جلد ثالث

وما آتاکم الرسول فخذوه وما نہاکم عنہ فانتہوا
المعلم
ترجمة
صحیح مسلم
در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

فائدہ تحقیق اوقیہ و درہم

فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین وفقہا واہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہین اور مثقال جاہلیت اور اسلام مین یکسان رہا ہے مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہین اور تولون کے حساب سے دو سو درہم ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور یہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس سے کم مین زکوۃ واجب نہین عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ عمرو بن یحیے نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ یحیے نے ابو سعید خدری سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ پانچ انگلیون سے اشارہ فرما کے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پانچ اونٹ سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق (یعنی ٹوکرا یا گونی) سے کم مین کھجور مین زکوۃ نہین اور نہ غلہ مین اس سے کم مین زکوۃ ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو سعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کھجور مین زکوۃ نہین جب تک کہ پانچ وسق تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین ف ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے اور اس زمانہ مین کہ سن ایک ہزار تین سو چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون روپیہ کلدار ہوتے ہین اور تیس ریال فرانسہ کہ مین ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہین اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنہ کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق

ساٹھہ صاع کا اور چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آدہ سیر آدہ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ
کی مولانا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبد اللہ سراج محدث مکہ زادہ اللہ شرفا وتعظیما سے خبر دی
اسکی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے انپر وقت قرأت مسلم کے
عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ ترجمہ اسمعیل سے بھی حدیث
مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ اٰدَمَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٌ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین تمر کی جگہہ ثمر کا لفظ ہے یعنے پہلون مین زکوٰۃ نہین جب تک پانچ وسق نہ
ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ لَيْسَ فِيْمَا
دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذرا اور اس مین پانچ اوقیہ ورق سے کم مین آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ نہین **ف** ورق
بکسر را مہملہ چاندی کو کہتے ہین مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس مین اختلاف ہے کہ
اصل اسکی کیا ہے بعضون نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ورق اسیکو
بولینگے جبمین سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازا بول سکتے ہین اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور
نصاب سونے کی کسی روایت صحیح مین وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث مین بیس مثقال مروی ہوا ہے
اگرچہ وہ روایتین ضعیف ہین مگر اوسپر اجماع ہوگیا ہے اور امت نے ان روایتون کو قبول کر لیا ہے
اور یہ سب کا اتفاق ہوگیا ہے کہ چارپاؤن مین اور سونے چاندی مین جب تک پورا سال نہ گزرے زکوٰۃ
واجب نہین ہوتی سوا ان چیزون کے جنمین عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے
کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس مین زکوٰۃ نہین اور حنفیہ نے اس مین خلاف کیا ہے مگر مذہب انکا
بے دلیل ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہین اور شافعی کا یہی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنے کہوٹے
روپیون مین بہی زکوٰۃ واجب نہین جب تک اون سے ساڑہے باون تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہے
چاندی کی اور یہ حدیث اون کی موید ہے (نووی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ
نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جسمین نہرون سے

فائدہ تحقیق اوقیہ و درہم

فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین و فقہا و اہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہین اور مثقال جاہلیت اور اسلام مین یکسان رہا ہے مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہین اور تولون کے حساب سے دو سو درہم ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور یہہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس سے کم مین زکوۃ واجب نہین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** عمرو بن یحیے نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ اَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **ترجمہ** یحیے نے ابو سعید خدری سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ پانچ انگلیون سے اشارہ فرماگے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پانچ اونٹ سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابی سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق (یعنی ٹوکرا یا گونی) سے کم مین کھجور مین زکوۃ نہین اور نہ غلہ مین اس سے کم مین زکوۃ ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو سعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کھجور مین زکوۃ نہین جب تک کہ پانچ وسق تک نہو اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین **ف** ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے اور اس زمانہ مین کہ سن ایک ہزار تین سو چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون روپیہ کلدار ہوتے ہین اور تیئیس[۱۳۰۵] ریال فرانسیکہ مین ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہین اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنہ کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق

ساٹھہ صاع کا اور چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آدھ سیر آدھ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ
کی مولانا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبد اللہ سراج محدث مکہ زاد ہا اللہ شرفا وتعظیما سے خبر دی
اسکی ترجمہ کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے انپر وقت قرات سلم کے
عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ ترجمہ اسمعیل سے یہی حدیث
مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ اٰدَمَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٌ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین تمر کی جگہہ ثمر کا لفظ ہے یعنے پہلوں مین زکوۃ نہین جب تک پانچ وسق نہ
ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ لَيْسَ فِيْمَا
دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذرا اور اس مین پانچ اوقیہ ورق سکے مین آپنے فرمایا کہ زکوۃ نہین **ف** ورق
بکسر رائے مہملہ چاندی کو کہتے ہین مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس مین اختلاف ہے کہ
اصل اسکی کیا ہے بعضون نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ورق اسیکو
بولینگے جب سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازا بول سکتے ہین اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور
نصاب سونے کی کسی روایت صحیح مین وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث مین بیس مثقال مروی ہوا ہے
اگرچہ وہ روایتین ضعیف ہین مگر اوسپر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایتون کو قبول کر لیا ہے
اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ چاندی سونے مین اور سونے چاندی مین جب تک پورا سال نہ گزرے زکوۃ
واجب نہین ہوتی سوا ان چیزون کے جنمین عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے
کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس مین زکوۃ نہین اور حنفیہ نے اس مین خلاف کیا ہے مگر مذہب انکا
بے دلیل ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہین اور شافعی کا یہی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنی کہوٹے
روپیون مین بہی زکوۃ واجب نہین جب تک اون سے ساڑھے باون تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہے
چاندی کی اور یہ حدیث اون کی موید ہے (نووی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ
نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تہے جسمین نہرون سے

۱۳ اوقیہ الاربعون درہما

اور مینہ سے پانی دیا جاوے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جاوے اسمین بیسوان حصہ **ف** یہ حکم ہے زراعتون کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہون جس مین محنت کم ہوتی ہے تو دسوان حصہ زکوۃ ہے ورنہ بیسوان حصہ اور اسپر اتفاق ہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ جتنی چیزین زمین سے نکلتی ہین جیسے پہل اور غلہ اور پہول وغیرہ سب مین زکوۃ ہے سوا گہانس اور لکڑی کے یا خاص چیزون مین ہے غرض ابوحنیفہ کے نزدیک ان سب مین ہے اور جمہور نے بعض مین زکوۃ خاص کی ہے جیسے گیہون اور جو اور جوار اور کہجور اور انگور ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریون مین زکوۃ نہین اور زمین عشری اٹنے کے ساتھ اسکا بھی حکم مینہ سے سینچی ہوئی کا ہے یعنے اوس مین بھی عشر دینا ہوتا ہے اور عشری وہ زمین ہے جس مین اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑون سے رطوبت زمین کی جذب کرین اور تر و تازہ رہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گہوڑے مین زکوۃ نہین **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزون مین زکوۃ نہین جیسے گہوڑے غلام مین اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلف تک مگر ابوحنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اسمین بھی زکوۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گہوڑے نر مادہ ملے ہون یا صرف مادہ ہون تو ہر ایک مین ایک دینار زکوۃ دے یا نہین اوس کی قیمت کرکے ہر دوسو درہم مین پانچ درہم دے مگر اون کی کوئی حجت نہین اور یہ حدیث صریح اون کے مذہب کے رد کرنے والی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوۃ نہین مگر صدقہ فطر ہے **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ صدقہ فطر غلام کیطرف سے مالک کو دینا ضرور ہے خواہ غلام اپنی خدمت کے لیے ہو خواہ تجارت کے لیے اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کے غلامون مین صدقہ فطر واجب نہین اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہین بلکہ

غلام اپنی مزدوری مین سے باجازت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بہی یہی نقل کیا ہے اور شافعی اور جمہور علما رکا مذہب مکاتب کے لیے یہ ہے کہ نہ اوسپر فطرہ واجب ہو نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بہی اسی کے قائل ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ اوسپر ایک درہم بہی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس سے اسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلا سو دو سو ہمکو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول کرنے کو بہیجا اور انہون نے آنکر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ان صاحبون نے زکوۃ نہین دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلا لیتا ہے کہ وہ محتاج تہا اللہ نے اسکو امیر کردیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اسلیے کہ اوس نے تو زرہین اور ہتہیار تک اللہ کی راہ مین دیدیے ہین (یعنے پہر زکوۃ کیون دیگا) اور رہی عباس سو انکی زکوۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہی پہر آپ نے فرمایا اے عمر چچا تو آدمی کے برابر ہے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہون خالد سے زکوۃ مانگی اس خیال سے کہ شاید وہ تجارت کے لیے ہین اور زکوۃ اس مین واجب ہو اور حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کے لیے ہین اور ابہی حول کامل نہین ہوا اور یا یہہ مراد ہے کہ جب اوس نے مال سارا اللہ کی راہ مین کردیا ہے تو زکوۃ واجبہ کیون نہ ادا کرے گا اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ وجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ وجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ وجب نہین اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیہ اسکی شرح مین لکہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اگرچہ تجارت جاری تہی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال مین زکوۃ وجب کرے وارد نہین ہوئی اور وہ جو ابوداؤد اور دارقطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تہے کہ ہم زکوۃ دیتے رہین اون مالون کی جو بیچنے کے لیے رکہی ہین

توہسکو ابن حجر نے تلخیص مین کہاہے کہ اس کی اسناد مین جہالت ہی اور جو حاکم اور دارقطنی نے عمران سے
مرفوعًا روایت کی ہے کہ اونٹ مین صدقہ ہی اور بکری مین صدقہ ہے اور بزّ مین صدقہ ہے اور بزائی نقطہ
دار سی ضعیف ہی حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری مین ضعیف کہاہے اور کہاہے کہ اوس کے سب طرق
ضعیف ہین اور ایک سند کو اسکی کہاہے کہ کچھ مضائقہ نہین (یہ کہنا ہی ضعف ہونے سے خالی نہین)
اور ایسی روایتون سے حجت قائم نہین ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہین ہوسکتی علی الخصوص ایسے
امور مین جو نہایت کثرت سی جاری ہون اور ابن دقیق العید نے کہاہے کہ مستدرک مین جو یہ حدیث آئی ہے
تو اس مین یہ لفظ ہے کہ بُرّ مین صدقہ ہے اور بے نقطہ کی راسے گیہون کے معنون مین ہے اور کہاہے کہ اگرچہ
دارقطنی نے اسکو نقطہ دار زا سے روایت کیاہے مگر طُرق اوس کے ضعیف ہین اور حاکم نے اگرچہ اسحدیث
کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج مین ہے مگر جب اوس مین احتمال ہوگیا کہ وہ لفظ را سے ہی
یا زا المنقطہ دار سی تو استدلال کے قابل نرہا اور حاکم کے مقابلہ مین حافظ ابن حجر اوس کے تضعیف کر رہے
ہین اور ابوہریرہ سے اور یہ مروی ہوچکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے مین صدقہ نہین اس
سے معلوم ہوا کہ کسی حال مین صدقہ نہین اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیاہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب
ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہین اسلیے کہ اول تو ظاہر یہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا
ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہاہے پھر اجماع اس کے وجوب پر کیونکر ہوسکتاہے اور یہ جو خالد کی روایت
سے استدلال کیاہے کہ اون سے تجارت کا مال خیال کرکے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسے ابھی نووی کی کلام مین
ہی فائدہ کے ابتدا مین گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہی یہ استدلال بھی صحیح نہین
اسلیے کہ اوّل تو یہ ثابت نہین کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ اوس نے
خدا کی راہ مین وقف کردیاہے اور بعد وقف کے زکوۃ نہین تیسرے یہ بھی ہوسکتاہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ مین دے چکاہے تو زکوۃ کیون رکھیگا غرض اس سے
اموال تجارت مین زکوۃ کا وجوب نہین ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال مین کوئی دلیل قطعی
موجود نہین اور اصل اشیا مین برارت ہی جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہو اور اجماع کا حجت ہونا اس کے درمیان
خود اختلاف ہی کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول مین مذکور ہے تمام ہوا کلام مولینا صدیق حسن صاحب
کا مترجم کہتاہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ کی فرضیت قطعی نہین ہے اسلیے اکابر نے تصحیح کی

ہے اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہین اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب سے خالی نہین مگر امام کو جبرا وصول کرنا نہین پہونچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آوے **بَابُ** زَكٰوةِ الْفِطْرِ باب صدقہ فطر کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگون پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو **ف** صدقہ فطر جمہور سلف وخلف کے نزدیک فرض ہے اس حدیث کی ظاہر کے رو سے اور بعض اہل عراق اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہین اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ واجب ہے فرض نہین اسلیے کہ اون کے مذہب مین واجب اور فرض مین **فرق** ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب کہ زکوٰۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض و واجب ہے (کذا قال النووی فی شرحہ) اور اس حدیث مین اشارہ ہے کہ وقت وجوب اوسکا رمضان کے بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ مین رمضان کے اور رات شروع ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ **ترجمہ** ابن عمر نے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد اور چھوٹے اور بڑے پر **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا ابن عمر نے کہا کہ پھر لوگون نے تجویز کیا کہ دو مد گیہون کے قیمت مین اوسکے برابر ہوتے ہین **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کیطرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اس کے اوپر کی حدیث مین ہو چکا اور ان
روایتون سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والون پر اسکا وجوب ہے ویسے ہی گاؤن والون پر اور جنگلیون پر اور یہی مذہب ہے مالک
اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علما کا اور عطا اور زہری اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے
شہر والون کے اورون پر نہین واجب ہوتا اور ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل وعیال
کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اوسپر صدقہ وجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابوحنیفہ کا
قول ہے کہ جس کو زکوۃ لینا روا ہے اوسپر صدقہ وجب نہین اور امام مالک اور ان کے اصحاب مین اختلاف
ہے اور ان روایتون سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ صدقہ اپنے مال سے ادا کرے
اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اسکیطرف سے دیوے
جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت مین کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر
نکل گئے غرض کسیکا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کیطرف سے صدقہ فطر دینا وجب نہین
اگرچہ نفقہ ان کا وجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کا اور کوفیون اور اسحاق
اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا وجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کیطرف
سے ایک صاع وجب ہے اگر سوا گیہون کے اور انگور خشک کے ہو تو بالاجماع ایک صاع وجب ہے اور اگر
گیہون اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہے واجب ہے اور ابوحنیفہ اور
امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع وجب ہے اور جمہور کی حجت ابوسعید کی روایت ہے جو آگے آتی
ہے کہ اوسمین ایک صاع انگور کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح
مین گیہون کو کہتے مین اور صاع کا بیان اسکے اوپر کے باب مین ہو چکا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِيْرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان
کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ **ترجمہ** ابوسعید کہتے

تہے ہم صدقہ فطر نکالتے تہے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین) ایک صاع طعام کا (یعنی گیہون
کا) یا ایک صاع جو کا یا کہجور کا یا پنیر کا یا انگور کا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا
نخرج اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر عن کل صغیر و
کبیر حر او مملوک صاعا من طعام او صاعا من اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من
زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم علینا معاویۃ بن ابی سفیان حاجا او معتمرا فکلم الناس علی المنبر
فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر فـ
اخذ الناس بذلک قال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ کما کنت اخرجہ ابدا ما عشت **ترجمہ** ابو سعید خدری کہتے
ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کیطرف سے ایک
صاع گیہون یا ایک صاع پنیر یا جو یا کہجور یا انگور نکالتے تہے پہر جب حضرت معویہ حج کو یا عمرے کو آئے
تو لوگون مین منبر پر وعظ کہا اور اس مین کہا کہ مین جانتا ہون کہ دو مد (یعنے نصف صاع) شام کے سرخ
گیہون کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کہجور کے (یعنے قیمت مین) سو لوگون نے اسی کو لے لیا اور ابو سعید نے
کہا مین تو وہی نکالی جاؤنگا جو نکالتا تہا (یعنے ایک صاع) جب تک جیونگا (سبحان اللہ یہ اتباع تہا حدیث
کا اور نفرت تہی راے اور قیاس سے **عن** ابی سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوٰۃ الفطر و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا عن کل صغیر و کبیر حر و مملوک من ثلاثۃ
اصناف صاعا من تمر صاعا من اقط صاعا من شعیر فلم نزل نخرجہ کذلک حتی کان
معاویۃ فرای ان مدین من بر تعدل صاعا من تمر قال ابو سعید فاما انا فلا ازال
اخرجہ کذلک **ترجمہ** مضمون اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین انگور کا ذکر نہین **عن** ابی
سعید قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر من ثلاثۃ اصناف الاقط والتمر والشعیر **ترجمہ**
ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تہے پنیر اور کہجور اور جو سے **عن** ابی سعید الخدری
ان معاویۃ لما جعل نصف الصاع من الحنطۃ عدل صاع من تمر انکر ذلک ابو سعید
وقال لا اخرج فیہا الا الذی کنت اخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من شعیر او صاعا من اقط **ترجمہ** ابو سعید نے
کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گیہون کا مقرر کیا ایک صاع کہجور کے برابر تو ابو سعید نے نکا

کیا اور کہا کہ مین تو وہی دون گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیتا تہا ایک صاع کہجور یا انگور یا جو یا پنیر عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے ف اوپر کی روایتون پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع حنطہ صدقہ فطر مین دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس کے خلاف مین ہیں اور فرماتے ہین کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تہا اسکو سند لائے پہر حضرت معاویہ کے قول کو کیون کر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کے معمولی بات پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولے نہین ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دونون کو دیکہنا چاہیے تو دونون سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث مین تو آہی چکا ہے اور قیاس یہی چاہتا ہے کہ انگور کہجور کے برابر گیہون بہی رہی اور مستحب وقت یہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جاوے جیسا حدیث مین آچکا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے لوگون کے نماز کے جانے سے پہلے

باب اِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ زکوۃ نہ دینے کا عذاب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ

اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا
وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهَا اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهَا اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ
اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ
رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ
وَالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدُ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهٗ عَدَدُ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا
حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا
حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ
مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ
الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ترجمہ ابوہریرہؓ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہین کہ زکوۃ اس کی نہ دیتا
ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اوسکی چاندی سونے کی تختے بنا کے جاوینگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ
مین گرم کیے جاوینگے پہر اسکا ماتہا اور کروٹین اس سے داغی جاوینگی اور اسکی پیٹھ اور جب وہ ٹہنڈی ہوجاوین
گے پہر گرم کیے جاوینگے پچاس ہزار برس کے دن پہر اسکو یہی عذاب ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو اور بندون
کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف اون سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پہر اونٹون کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹون کا حق نہین دیتا اور اسکے حق مین سے ایک یہی ہے
کہ دودہ دوہے جس دن انکو پانی پلاوے (عرب کا معمول تہا کہ تیسرے یا چوتہے دن اونٹون کو پانی پلانے
لے جاتے وہان مسکین جمع رہتے مالک اونٹون کے انکو دودہ دوہکر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہین ہے
مگر آپ نے اونٹون کا ایک حق اسکو بہی قرار دیا ہے) جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندہا لوٹایا جاوے گا

ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہوکر آوین گے کہ ان مین سے کوئی بچہ بہی باقی نہ رہے گا اور
اسکو اپنے کہرون سے روندینگے اور مونہہ سی کاٹین گے پہر جب ان مین کا پہلا جانور روندتا چلا جاوے گا
پپچھلا آجاویگا یون ہی عذاب ہوتا رہے گا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو جاوے
بندون کا پہر اوس کی کچہ راہ نکلی جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی اے رسول اللہ کے اور گاے بکری کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ کوئی گاے بکری والا ایسا نہین جو اوس کی زکوۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن
ہوگا تو وہ اونکا لٹا یا جاوے گا ایک پٹپر صاف زمین پر اور ان گاے بکریون مین سب آوین گی کوئی
باقی نہ رہے گی اور ایسے ہون گی کہ کوئی اون مین سینگ موڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینگ کی نہ سینگ
ٹوٹی اور اکر اوسکو مارین گی اپنے سینگون سے اور روندینگی اپنے کہرونسے جب اگلی اوسپر سے گذر جاوے
گی تو پچھلی پہر آوے گی یہی عذاب ہوگا اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پہر یہانتک کہ فیصلہ ہو جاوے بندون
کا پہر اوس کی راہ کی جاوے جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گہوڑے آپ نے
فرمایا گہوڑے تین طرح پر ہین ایک تو اپنے مالک پر بار ہے یعنے وبال ہے دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈہانپنے والا ہے
تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے اب اوس وبال والے گہوڑے کا حال سنو جو باندہا ہے اس لیے کہ
لوگون کو دکہاوے اور لوگون مین فخر مارے اور مسلمانون سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق مین
وبال ہے اور وہ جو عیب ڈہانپنے والا ہے وہ گہوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ مین باندہا ہے (یعنے جہاد کے
لیے) اور اوسکی سواری مین اللہ کا حق نہین بہولتا اور نہ اوسکی گہانس چارے مین کمی کرتا ہے تو وہ اسکا عیب
ڈہانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ وہ گہوڑا ہے کہ باندہا اللہ کی راہ مین اہل اسلام
کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ مین پہر اوس نے جو کہایا اس چراگاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق
نیکیان اوس کے مالک کے لیے لکہی گئین اور اوس کی لید اور پیشاب تک نیکیون مین لکہا گیا اور جب وہ
اپنی لمبی رسی توڑکر ایک دو ٹیلے پر چڑہ جاتا ہے تو اوس کے قدمون اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیان
لکہی جاتی ہین اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے لیے جاتا ہے اور وہ گہوڑا اسمین سے پانی پی لیتا ہے
اگرچہ مالک کو پلانے کا ارادہ بہی نہ تہا تب بہی اوس کے لیے اوسکی قطرون کے موافق نیکیان لکہی جاتی ہین
(جو اوسنے پیئے ہین یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے مین ہے پہر جب پانی پلانے کے ارادہ سے
لے جاوے تو کیا کچہ ثواب نہ پاوے گا) پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدہے کا حال فرمایئے آپ نے

فرمایا گدہون کے واسطے میرے اوپر کوئی حکم نہین اوترا بجز اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فَمَن
يَّعْمَلْ آخر آیت تک یعنی جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھیگا یعنے قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی
کی وہ بہی اوسے دیکھیگا **ف** اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے
دوسرے یہ کہ جو نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وجوب ہونا زکوۃ کا گائے
بیل مین اور یہ روایت اوس کے وجوب کی روایتون سب سے زیادہ صحیح ہے چوتہے استدلال کیا ہے اسی حدیث
ـ حنفیہ نے کہ گہوڑون مین بہی زکوۃ واجب ہے اور مذہب اون کا یہ ہے کہ اگر سب گہوڑے نر ہون تو
ز ن اور اگر نر و مادہ ملے ہوئے ہون یا صرف مادہ ہون تو اون مین زکوۃ ہے اور مالک کو اختیار
ت ہر گہوڑے کے بدلے ایک دینار دے چاہے انکی قیمت جوڑ کر چالیسوان حصہ قیمت کا ادا کرے اور
امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک گہوڑون مین زکوۃ نہین اگلی حدیث کے موافق کہ آپنے فرمایا
مسلمان پر اوسکے گہوڑے کی ز اور جو حق اس حدیث مین مذکور ہے اس سے اسکی خبر گیری مراد ہے
اور کسی دوست کو مانگی دینا پانچوین فـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ مجاہد کی گہوڑے کی کہ مرد عابد زاہد گوشہ نشین چلہ کش سے بڑا
درجہ اسکا گہوڑا افضل ہے چھٹے استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اجتہاد روا نہین آپ جو حکم فرماتے تہے وحی سے فرماتے تہے اسلیے گدہون کے بارے مین آپنے فرمایا کہ
مجھپر کچھ وحی نہین ہوئی مگر جمہور کا مذہب ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر گدہون کے بارے مین آپ کا
اجتہاد یہی ٹہیرا کہ ان مین زکوۃ فرض نکی جاوے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ
حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا
وَذَكَرَ فِيْهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا وَّقَالَ يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهٗ وَظَهْرُهٗ **ترجمہ** زید
بن اسلم نے اسی اسناد سے یہی روایت بیان کی کہ اوس مین کچھ لفظون کا فرق ہے مطلب وہی ہے
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ
لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا اُحْمِيَ عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ فَتُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِيْنُهٗ
حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا
اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ
مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ
صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ
تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا
حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى
سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا
أَشُكُّ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي
هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ
اللهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ
سَقَاهَا مِنْ نَهَرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا
وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ
سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّتِي
هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ
وِزْرٌ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی صاحب کنز (یعنے خزانہ) والا ایسا نہیں ہے جو زکوۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جاوے گا
وہ خزانہ اسکا جہنم کی آگ میں اور اوس کے تختے بنائے جاوینگے پھر داغی جاوینگی اس سے دونو کروٹیں
اوسکی اور ماتھا اوسکا جب تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جسکا اندازہ پچاس
ہزار برس ہے پھر اوسکی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ انکی زکوۃ نہ دیتا
ہو وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹیل زمین برابر میں اور وہ اونٹ آوینگے نہایت فربہ ہوکر جیسے دنیا میں بہت فربہ
کے وقت تھے اور وہ اسکو روندینگے اور جب ان میں کا پچھلا اوس پر نکل جاوے گا اگلا پھر لوٹ آوے گا
یہی صحیح ہے اور اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب ان میں کا پہلا روندتا چلا جاویگا پچھلا آجاویگا
یہ راوی کی غلطی ہے اسلیے کہ اس میں معنے صحیح نہیں ہوتے (نووی) یہاں تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے

اپنے بندون کا اتنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت مین جا
کی یا دوزخ مین اور جو بکری والا ان کی زکوۃ نہین دیتا وہ لٹایا جاوے گا ایک پٹپڑ برابر زمین مین اور
وہ آوین گی بہت موٹی ہو کر جیسے دنیا مین تہین اور اسکو روندین گی اپنے کہرون سے اور کوچین گی
اپنے سینگون سے کہ ان مین کوئی سینگ موڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہوگی جب اوپر سے پچہلی
گذر جاوے گی اگلی پہر آجاوے گی یہی عذاب ہوتا رہیگا جبتک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندون کا ایسے دن مین
جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے حساب سے پہر اسکی راہ نکالی جاوے گی جنت کیطرف یا
دوزخ کیطرف سہیل نے کہا اور مین نہین جانتا کہ بیل کا بہی ذکر آپ نے کیا یا نہین پہر عرض کی اور گہوڑے
اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گہوڑون کی پیشانی مین بہتری یا فرمایا گہوڑے کی پیشانی مین بہتری بندہی ہے
سہیل نے کہا مجہے اوس مین شک ہے کہ آپ نے فرمایا ان مین بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنے
جہاد کا بڑا سامان گہوڑا ہے اور بہتری دین و دنیا کی جہاد مین ہے) پہر فرمایا گہوڑے تین قسم مین ایک تو
آدمی کے لیے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اسکے عیبون کا) تیسرا وبال و عذاب ہے سو جو ثواب ہے وہ اس شخص
کا جس نے گہوڑا باندہا اللہ کی راہ مین اور طیار رکہا اوسکے واسطے (یعنے جہاد کو) سو وہ جو غائب کرتا
ہے اپنے پیٹ مین اللہ اوسکے مالک کے لیے ثواب لکہتا ہے (یعنے اسکا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور
اگر اوسکو کسی چراگاہ مین چرایا تو جو کچہ اوس نے کہایا اللہ نے اوسے ثواب مین لکہا یا جس نہر سے اس نے
پانی پلایا اوس کے ہر قطرہ پر جو اوس نے پیٹ مین اٹہایا ایک ثواب ہے یہانتک کہ اوسکی پیشاب اور لید
مین ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اوس نے دہرا ایک ثواب لکہا گیا اور جو مالک
کا پردہ ہے وہ اسکا گہوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خوبی کے لیے باندہا اور اوسکی سواری کا حق
نہ بہولا (یعنے دوستون کو مانگے دیا کبہی کبہی غربا کو چڑہا لیا) اور نہ اوس کے پیٹ کا (یعنے دانے
چارے پانی مصالح کی خبر رکہے اوسکی تکلیف اور آرام مین اور جو وبال و عذاب ہے وہ اسکا گہوڑا ہے
جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کے لیے اور لوگون کو دکہانے کے لیے باندہا سو وہ اوسپر وبال
ہے پہر عرض کی کہ گدہے کا حال فرمایئے اے رسول اللہ کے فرمایا اللہ نے مجہپر اوسکے لیے کوئی حکم نہین اوتارا
مگر یہ آیت جامع بے مثل فَمَنْ يَعْمَلْ الآیۃ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ
ترجمہ سہیل سے دوسری سند سے بہی روایت آئی ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ

عقصاء عضباء وقال فیکوی بھا جنبہ وظہرہ ولم یذکر جبینہ ترجمہ سہیل سے نیری سند سے یہی روایت آئی اور اوسمین عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہین عن ابی ھریرۃ رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا لم یؤد المرء حق اللہ او الصدقۃ فی ابلہ و ساق الحدیث بنحو حدیث سہیل عن ابیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی جو سہیل نے اپنے باپ سے اوپر روایت کی عن جابر بن عبد اللہ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من صاحب ابل لا یفعل فیھا حقھا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت قط وقعد لھا بقاع قرقر تستن علیہ بقوائمھا واخفافھا ولا صاحب بقر لا یفعل فیھا حقھا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لھا بقاع قرقر تنطحہ بقرونھا وتطؤہ بقوائمھا ولا صاحب غنم لا یفعل فیھا حقھا الا جاءت یوم القیمۃ اکثر ما کانت وقعد لھا بقاع قرقر تنطحہ بقرونھا وتطؤہ باظلافھا لیس فیھا جماء ولا منکسر قرنھا ولا صاحب کنز لا یفعل فیہ حقہ الا جاء کنزہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع یتبعہ فاتحا فاہ فاذا اتاہ فر منہ فینادیہ خذ کنزک الذی خبأتہ فانا عنہ غنی فاذا رای ان لا بد منہ سلک یدہ فی فیہ فیقضمھا قضم الفحل قال ابو الزبیر سمعت عبید بن عمیر یقول ھذا القول ثم سألنا جابر بن عبد اللہ عن ذلک فقال مثل قول عبید وقال ابو الزبیر سمعت عبید بن عمیر یقول قال رجل یا رسول اللہ ما حق الابل قال حلبھا علی الماء واعارۃ دلوھا واعارۃ فحلھا ومنیحتھا وحمل علیھا فی سبیل اللہ ترجمہ جابر نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آوے گا اور وہ اونٹ بھی بہت سے بہت ہو کر آوین گے اور مالک انکا ایک چٹیل زمین پر بٹھایا جاوے گا اور وہ اوسپر اپنے پیرون اور کہرون سے کودین گے اور جو گائے والا اسکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آوین گی بہت سی بہت اور اسکو بٹھا کر ایک چٹیل زمین مین اپنے سینگون سے کوچین گے اور پیرون سے روندینگی اور جو بکری والا اسکا حق ادا نہین کرتا وہ بہی قیامت کے دن بہت سی بہت ہو کر آوینگی اور اسکو ایک چٹیل زمین مین بٹھا کر اپنے سینگون سے کوچینگی اور اپنے کہرون سے روندینگی اور ان مین بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہین کرتا وہ قیامت کے دن آوے گا

ایک گنجا اژدہا بنکر (یعنے جس کی زہر کی تیزی سے اوسکے خود بال جہڑ جاتے ہین) اور اپنی دم پہ اتنا کھڑا ہوجاتا ہے کوسوا اوسکے سر تک اوسکا مونہہ پہنچ جاتا ہے اور اسکے پیچہے لگے گا موںہہ کہولکر جب اوسکے پاس آوے گا تو مالک اوس سے بہاگے گا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ جو تو نے چہپا رکہا تہا کہ مجہے اوسکی حاجت نہین ہے (شاید یہ ندا اللہ کیطرف سے ہوگی) پہر جب وہ دیکہے گا کہ یہ مجہے نہین چہوڑتا تو اوسکے منہ مین ہاتہہ ڈالدے گا اور وہ اسے ایسا چبا ڈالیگا جیسے اونٹ چباتا ہے ابو الزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہی بات کہتے تہے پہر ہمنے جابر سے پوچہا تو وہ بہی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا مین نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اسکو پانی پر دوہ لینا (کہ اسمین جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقیرون کو کچہ دودہ مل جاتا ہے) اور اسکا ڈول مانگے کو دینا (یعنے پانی پلانے کا) اور اسکا نر کو نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اسکو اللہ کی راہ مین سواری مین دینا (یعنے جہاد مین) **عن** جابر بن عبد اللّٰہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی حقہا الا اقعد لہا یوم القیمۃ بقاع قرقر تطؤہ ذات الظلف بظلفہا وتنطحہ ذات القرن بقرنہا لیس فیہا یومئذ جماء ولا مکسورۃ القرن قلنا یا رسول اللّٰہ وما حقہا قال اطراق فحلہا واعارۃ دلوہا ومنیحتہا وحلبہا علی الماء وحمل علیہا فی سبیل اللّٰہ ولا من صاحب مال لا یؤدی زکوتہ الا تحول یوم القیمۃ شجاعا اقرع یتبع صاحبہ حیث ما ذہب وہو یفر منہ یقال ہذا مالک الذی کنت تبخل بہ فاذا رای انہ لا بد منہ ادخل یدہ فی فیہ فجعل یقضمہا کما یقضم الفحل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گائے والا اور بکری والا اوس کی زکوۃ نہین دیتا وہ قیامت کے دن بٹہایا جاوے گا ایک چٹیل زمین پر اور کہر والا جانور اسکو اپنے کہرون سے روندے گا اور سینگون والا اپنے سینگون سے کوچے گا اوس دن کوئی جانور بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہم نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہے حق انکا آپ نے فرمایا نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اوسکی ڈول کو مانگے دینا اور اسکو دودہ پینے کے لیے مانگے دینا اور پانی جب لاوین اسکو دوہ لینا (اونٹون کو جب تہے پانچوین دن پانی پلانے کو لاتے ہین اور وہان فقرا جمع ہوتے ہین پہر وہان دوہنے مین بہی جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقرا کو بہی دودہ ملجاتا ہے) اور اللہ کی راہ مین انکو سواری اور بوجہہ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا وہ مال اسکا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا

لا بد لہ

بنجاوے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا جدہر وہ بہاگے گا اور وہ اس سے بہاگے گا پہر کہا جاویگا کہ یہ
وہی مال ہے جسمین تو بخیلی کرتا تہا (یعنے زکوۃ نہ دیتا تہا صدقہ فطر نہ ادا کرتا تہا) پہر جب وہ دیکہیگا کہ یہ میرا پیچہا نہ
چہوڑے گا تو اوس کے موہنہ مین ہاتہہ ڈالدے گا اور وہ اژدہا اسکا ہاتہہ ایسا چباڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے

باب ارضاء السعاۃ زکوۃ کے تحصیلدارون کے راضی کرنے کا بیان **عن** جریر بن عبد اللہ
قال جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان اناسا من المصدقین
یاتوننا فیظلموننا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضوا مصدقیکم قال جریر ما
صدر عنی مصدق منذ سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وہو عنی
راض **ترجمہ** جریر نے کہا چند لوگ گاون کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی بعضے
تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہین اور وہ ہمپر زیادتی کرتے ہین (یعنے جانور اچہے سے اچہا لیتے ہین حالانکہ
متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راضی کردیا کرو اپنے تحصیلدارون کو (یعنی
اگرچہ وہ تمپر زیادتی بہی کرین) جریر نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی
تحصیلدار میرے پاس سے نہین گیا مگر خوش ہوکر **ف** یعنے اُن سے نرمی سے بات کرو تکرار نہ کرو جو حق
زکوۃ ہے اوسکو بخوشی ادا کرو اور اُس زیادتی سے یہ تحصیلدارون کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو
ورنہ درصورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت مین حد شرعی سے زیادہ اوسکو دینا روا نہین
عن محمد بن اسمعیل بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تغلیظ
عقوبۃ من لا یؤدی الزکوۃ زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی **عن** ابی ذر قال انتہیت الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی قال ہم الاخسرون ورب
الکعبۃ قال فجئت حتی جلست فلم اتقار ان قمت فقلت یا رسول اللہ فداک ابی وامی من
ہم قال ہم الاکثرون اموالا الا من قال ہکذا وہکذا وہکذا من بین یدیہ و
من خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ہم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا
یؤدی زکوتہا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تنطحہ بقرونہا و
تطاؤہ باظلافہا کلما نفدت اخرہا عادت علیہ اولہا حتی یقضی بین الناس **ترجمہ**
ابوذر نے کہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ مین بیٹہے ہوئے تہے

جب مجھکو دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہین رب کعبہ کی قسم تب مین آپکے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کھڑا
ہوگیا اور عرض کی اے رسول اللہ کہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہون کون ہین آپنے فرمایا وہ بہت مال والے ہین
مگر جسنے خرچ کیا ادہر اور ادہر اور جدہر منا سب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور
بائین سے اور ایسے لوگ تہوڑے ہین (یعنے جہان دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھی وہان بے
تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ اونکی زکوۃ نہین دیتا قیامت کو دن آوینگے
وہ جانور اون سب دنون سے موٹے ہوکر اور جیسے بہلے جیسے دنیا مین تھے اور اپنے سینگون سے اسکو کونچینگے
اور اپنے کہرون سے اسکو روندینگے جب پچھلا انکا گذر جاوے گا اگلا پھر اوسپر آجاوے گا یہی عذاب
ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ ہو بندون کا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ وَكِیْعٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ
مَا عَلَی الْاَرْضِ رَجُلٌ یَمُوْتُ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ یُؤَدِّ زَكٰوتَهَا **ترجمہ** ابوذر سے دوسری
سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میرے
جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ جو زمین پر مرجاوے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ جاوے اور اوسکی زکوۃ
نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ
اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اَرْصُدُهٗ لِدَیْنٍ عَلَیَّ **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ آرزو نہین کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہوجاوے اور
تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر وہ دینار کہ مین اپنے کسی قرضخواہ کے دینے کو اٹھا
رکھون **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرَّةِ الْمَدِیْنَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ
اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا
اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاكَ عِنْدِیْ ذَهَبًا اُمْسِیْ ثَالِثَةً وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُهٗ
لِدَیْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا حَثَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهٰكَذَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَهٰكَذَا عَنْ شِمَالِهٖ
قَالَ ثُمَّ مَشَیْنَا فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِیْنَ هُمُ
الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی

قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا اَبَاذَرٍّ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ قَالَ سَمِعْتُ
لَغَطًا وَّسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهٗ قَالَ فَهَمَمْتُ
اَنْ اَتَّبِعَهٗ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهٗ فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهٗ
الَّذِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا
دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ **ترجمہ** ابی ذر نے کہا
مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھا مدینکی کنکریلی زمین مین بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھہ
رہی تھے تب مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین نے عرض کی حاضر ہون ای رسول
اللہ کے آپ نے فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہو کر تین دن بہی اسمین سے ایک دینار میرے
پاس بچے مگر وہ دینار کہ مین کسی قرض کے سبب سے اٹھا رکہون اور اگر یہ سونا ہو جاوے تو مین اسکو بندون
مین یون بانٹون اور آپنے اپنے آگے ایک لپ بہر کر اشارہ کیا اور اسیطرح داہنے اور بائین اشارہ کیا
ابوذر نے کہا پہر ہم چلے اور آپ نے فرمایا ای ابوذر اور مین نے عرض کی حاضر ہون اے رسول اللہ کے آپنے
فرمایا بہت مالوالے وہی ثواب کم پانے والے ہین قیامت کے دن (یعنے زہد کی درجات عالیہ سے محروم رہنے والے)
مگر جسنے خرچ کیا ادہر اودہر اور جدہر مناسب ہو آپنے پہر ویساہی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تہا پہر ہم چلے اور
آپنے فرمایا اے ابوذر تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنے یہان سے کہین جانا نہین) جبتک مین نہ آؤن اور پہر
آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظرون سے غائب ہو گئے پہر مین نے کچھ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل
مین کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشمن ملا ہو اور مین نے ارادہ کیا کہ آپکے پیچھے جاؤن اتنے
مین یاد آیا کہ آپنے فرمایا تہا یہین رہنا جب تک مین نہ آؤن تمہارے پاس غرض مین آپکا منتظر رہا پہر آپ
جب تشریف لائے تو مین نے اس آواز کا جو سنی تہی آپسے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تہے ان
کے اوپر سلامتی ہو اور وہ میرے پاس آئے اور انہون نے فرمایا کہ جو مرے آپ کی امت سے اور شریک نکیا
ہو اوسنے اللہ کا کسی چیز کو (یعنے پنجہ شدہ جھنڈے نیزے گور وحلیہ نبی دولی بہوت وپری کو) وہ جنت مین
جاویگا (یعنے بعد سزا پانے اپنے گناہون کے یا بخشے جانے کے بسبب رحمت کاملہ ارحم الراحمین
کے یا بشفاعت انبیاء واولیاء کے) مین نے کہا اگرچہ اوسنے زنا کی ہو اور چوری کی ہو جبرئیل نے کہا اگرچہ
اوسنے زنا اور چوری بہی کی ہو **ف** اسحدیث مین ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر مین اور اشارہ

ہے اس طرف کہ کوئی امرخیر مین مال کو نہ دوگے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاہ عام کی ہو سب مین بدل
خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکر یہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوائے نفسانی اور تقاضائے شیطانی
مین اسراف بیجا کرے اور اس روایت سے اور پر جو روایتین گذرین اون سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے
تاکید کلام کے لیے بھی کہنا درست ہے اور احادیث صحیحہ مین ایسی قسمین بہت آئین ہین اور اہل سنت کا
ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جسکا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی
جو لوگ کبیرہ گناہون مین آلودہ ہوئے ہین اور توحید پر مرے ہین وہ دوزخ سے نکلین گے اور جنت مین جاوینگے
اگرچہ ایک مدت اپنے گناہون کی سزا پانے کو دوزخ مین مقیم و معذب رہین اور خوارج نے بھی اسکا انکار
کیا ہے اور زنا اور چوری معلوم ہوا کہ تمام کبائر مین زیادہ بیحیائی کی بات ہے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ
لَیْلَةً مِّنَ اللَّیَالِیْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ وَحْدَہٗ لَیْسَ مَعَہٗ اِنْسَانٌ قَالَ
فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَکْرَہُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَہٗ اَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِیْ فِیْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِیْ
فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْذَرٍّ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَہْ قَالَ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ سَاعَةً
فَقَالَ اِنَّ الْمُکْثِرِیْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا فَنَفَحَ فِیْہِ
یَمِیْنَہٗ وَشِمَالَہٗ وَبَیْنَ یَدَیْہِ وَوَرَآءَہٗ وَعَمِلَ فِیْہِ خَیْرًا قَالَ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ سَاعَةً فَقَالَ
اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِیْ فِیْ قَاعٍ حَوْلَہٗ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِیْ اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْکَ
قَالَ فَانْطَلَقَ فِی الْحَرَّةِ حَتّٰی لَا اَرَاہُ فَلَبِثَ عَنِّیْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ وَهُوَ مُقْبِلٌ
وَهُوَ یَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ فَلَمَّا جَآءَ لَمْ اَصْبِرْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ
مَنْ تُکَلِّمُ فِیْ جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَرْجِعُ اِلَیْکَ شَیْئًا قَالَ ذَاکَ جِبْرِیْلُ عَرَضَ
لِیْ فِیْ جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِّرْ اُمَّتَکَ اَنَّہٗ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ
فَقُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ
قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ **ترجمہ** ابوذر نے کہا مین نکلا ایک
رات اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جاتے ہین کوئی آپ کے ساتھ نہین ہے تو مین سمجھا
کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آوے (ورنہ صحابہ کب آپ کو اکیلا چھوڑتے) تو مین یہ سمجھکر چاندنی کے
سایہ مین چلنے لگا تا کہ حضرت انکو نہ دیکھین تو آپ نے میری طرف مڑکر دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے مین نے

جبرئیل علیہ السلام

عرض کی ابوذر اللہ مجھکو آپ پہ سے فدا کرے آپنے فرمایا ابوذر آؤ پھر آپکے ساتھہ مین چلا تھوڑی دیر اور آپنے فرمایا
جو لوگ دنیا مین بہت مال والی ہین وہ کم درجہ والی ہین قیامت کے دن مگر جسے اللہ تعالی مال دیوے اور وہ پہونک
پر اڑا وی داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے اور کرے اس مال سے بہت خوبیان پھر انہون نے کہا مین
آپکے ساتھہ تھوڑی دیر ٹہلتا رہا پھر آپنے فرمایا یہان بیٹھو اور مجھے ایک صاف زمین مین بٹھا دیا کہ گرد اوسکے
کالے پتھر تھے اور مجھسے فرمایا تم یہین بیٹھے رہو جبتک مین لوٹ کر آؤن اور آپ چلے گئے اون پتھرون مین یہانتک
کہ مین آپکو ندیکھتا تھا اور وہان بہت دیر تک ٹھیرے رہے پھر مین نے سنا کہ آپ کہتے آتے تھے کہ اگرچہ چوری
کرے اور زنا کرے پھر آئے تو مجھہ سے صبر نہ ہوسکا اور مین نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے
(سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ کے زبان زد رہتا تھا رضی اللہ عنہم) کون تھا اون
کالے پتھرون مین مین نے تو کسی کو ندیکھا جو آپکو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ وہ
میرے آگے آئے ان پتھرون مین اور فرمایا بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوس نے اللہ کے ساتھہ
کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہوگا وہ جنت مین مینے کہا اے جبرئیل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہون
نے کہا ہان مین نے پھر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پھر تیسری بار
کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہون نے کہا ہان اگرچہ وہ شراب بھی پیے **ف** نووی نے کہا
اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن مین جبرئیل کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت
بڑا گناہ تھا اور چوری اور زنا سے بڑھکر تھا جب اسکو ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعجب دور کرنے
کو **عَن** الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَبَيْنَا اَنَا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا مَلَأٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِذْ
جَاءَ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّيَابِ اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ
بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ
نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ
قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوْسَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ
حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا كَرِهُوْا مَا قُلْتَ لَهُمْ فَقَالَ اِنَّ
هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اِنَّ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ فَاَجَبْتُهُ
فَقَالَ اَتَرٰى اُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّ اَنَّهُ يَبْعَثُنِيْ فِيْ حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ

اَرَاهُ قَالَ مَا يَسُرُّنِي اَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ كُلَّهُ اِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلِاِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيْهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ترجمہ

احنف نے کہا مین مدینہ مین آیا اور ایک حلقہ مین بیٹھا تہا کہ اوس مین قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری دی مال جمع کرنے والون کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ مین تپایا جاوے گا اور اوسکی چھاتی کی نوک پر رکھا جاوے گا یہانتک کہ شانے کی ہڈی سے پہوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چھاتیون کی نوک سے پہوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگون نے اپنے سر اور مین نے اون مین سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور مین اُن کے پیچھے ہوا کیونکہ وہ بیٹھ گئے اور مین نے کہا کہ مین تو یہی خیال کرتا ہون کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہون نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہین رکھتے (یعنے دین کی) اور میرے دوست ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا اور مین گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو دیکھتے ہو مین نے اپنے اوپر کی دہوپ کو خیال کیا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھے کسی اپنے کام کو وہان بھیجا چاہتے ہین اور مین نے عرض کی کہ ہان دیکھتا ہون آپنے فرمایا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو مین خرچ کر دون مگر تین دینار (یعنے جبکا اوپر ذکر ہوا کہ قرض کے لیے رکہو) پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہین اور کچھ نہین سمجھتے پھر مین نے اون سے کہا کہ تمہارا اپنے بہائیون قریش کے ساتھ کیا حال ہے کہ تم اُن کے پاس کسی حاجت کے لیے نہین جاتے اور نہ اون سے کچھ لیتے ہو انہون نے کہا مجھے قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ مین اون سے دنیا مانگون گا نہ دین مین کچھ پوچھون گا (اس لیے کہ مین ان سے زیادہ جانتا ہون) یہان تک کہ ملون گا مین اللہ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث مین تعلیم ہے زہد اور بے رغبتی کی دنیا سے اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوٰۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جسکی برائی قرآن مین اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مین آئی ہے اور یہی طرح اس حدیث مین وہی جس مال کی زکوٰۃ نہ دیجاوے اور جب زکوٰۃ دیدے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر الزاہدین کا مذہب یہ تہا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی رکھہ چہوڑے وہ سب کنز ہے غرض اُن کا مذہب مشہور وہی ہے مگر صحیح وہی ہے جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا **عَنْ** الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْ ذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِي ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِي هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ

ترجمہ احنف بن قیس نے کہا مین چند لوگون مین قریش کے بیٹھا ہوا تہا اور ابوذر آئے اور فرمانے لگے بشارت دو کنز جمع کرنے والون کو ایسے داغ سے جو اون کے پیٹ پر لگائے جاوین گے اور اُنکی کروٹوں سے نکل جاوین گے اور اُنکی گدیون مین لگائے جاوین گے تو اُنکی پیشانیون سے نکل آوین گے پہر وہ کنارے ہوگئے اور مین نے لوگون سے پوچہا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا یہ ابوذر ہین اور مین ان کیطرف کہڑا ہوا اور مین نے کہا یہ کیا تہا جو مین نے سُنا کہ ابہی آپ کہہ رہے تہے اونہون نے کہا مین وہ ہی کہہ رہا تہا جو سنا مین نے ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر مین نے کہا آپ کیا فرماتے ہین اس عطا مین (یعنے جو مال غنیمت سے امرا مسلمانون کو دیا کرتے ہین) انہون نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اسمین مدد خرچ ہے پہر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہوجاوے تب چہوڑ دینا یعنے دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہین تو نہ لینا

بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيْرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ باب سخاوت کی فضیلت مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خرچ کر مین بہی تیرے اوپر خرچ کرون اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتہہ بہرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے سے کچہ کم نہین ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتہہ ایک چیز ہے بلا کیفیت کہ اللہ پاک کے لیئے ثابت ہے اور اُسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونون ہاتہہ اُسکو قرآن سے ثابت ہین کہ فرماتا ہے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرماتا ہے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ اور ان آیتون سے اور بہت سی حدیثون سے جنمین دونون ہاتہہ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے

پس تاویل اون کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ او رمعتزلہ کا چنانچہ تصریح کی ہے اسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ مین جو فقہ اکبر مشہور ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِیْ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ اللّٰهِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُهَا سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَیْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِهٖ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِهِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے مجھہ سے فرمایا کہ تم لوگون پر خرچ کرو مین تم پر خرچ کرون اور فرمایا کہ اللہ کا سیدہا ہاتہہ بھرا ہوا ہے کم نہین ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے بہلا غور تو کرو کہ کیا کچہہ خرچ کیا ہوگا جب سے اسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہین ہوا اوس کے سیدہے ہاتہہ مین ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اوس کے دوسرے ہاتہہ مین موت ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے **ف** اس حدیث مین تصریح ہے کہ اوس تعالی شانہ کے دو ہاتہہ ہین اور تاویل ہاتہہ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین انپر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہانتک کہ گلزار دنیا سے تشریف لیجاتے اور اصول مین ثابت ہو چکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہین اور یہ بہی محال ہے کہ صحابہ کے کان مین لفظ ید کا جسکی اردو ہاتہہ ہے پڑتا اور ان کے عقیدون کے خلاف ہوتا اور وہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مراد کو جو حقیقت مین اس لفظ سے مباینت رکھتی ہوتی وریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچہتے پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور یہ تقلید فلاسفہ مسلمانون مین پہیلی ہے پس مومن کامل کو ضرور ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب وسنت مین وارد ہوئے ہین ایمان رکہے اور کیفیت اسکی خدا کے سپرد کرے یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت مین جو لفظ **فیض** وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتہہ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنے اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ مین مذکور ہوئے دوسری فا اور یے کے ساتہہ اسکے معنے احسان اور عطا اور رزق واسع کے ہین اور بلندی اور پستی

سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے **باب** فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَاِثْمِ مَنْ
ضَيَّعَهُمْ اَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ باب اہل وعیال کے خرچ کے بیان مین **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِيْنَارٌ
يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى اَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ
اَبُوْ قِلَابَةَ وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ
صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهِ وَيُغْنِيْهِمْ **ترجمہ** ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہتر اشرفی جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والون پر خرچ کرتا ہے (اسلیے کہ بعضے انمین
سے ایسے ہین کہ اون کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسیطرح وہ اشرفی جسکو اپنے جانور پر
خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد مین) اور وہ اشرفی جسکو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقون پر اللہ کی
راہ مین اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اوس سے بڑھکر کسکا ثواب ہے
جو اپنے چھوٹے بچون پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اللہ پاک اوسکے سبب سے اور بے پرواہ کردے
انکو **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ مین خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات
مستحبہ مین جب واجبات سے فاضل ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلَى اَهْلِكَ
اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهُ عَلَى اَهْلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک اشرفی تمنے اللہ کی راہ مین دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے
مین دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والون پر خرچی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی
ہے جو اپنے گھر والون پر خرچی **عَنْ** خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِذْ جَاءَهُ
قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى اِثْمًا اَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ **ترجمہ**
خیثمہ نے کہا ہم عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہون نے پوچھا کہ تمنے
غلامون کو خرچ دیدیا اوس نے کہا نہین انہون نے کہا دیدو اسلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچ دیتا ہے اوسکا خرچ روک رکھے **باب**

الابتداء فی النفقۃ بالنفس ثم اھلہ ثم القرابۃ باب پہلے اپنے ذات پر پہر اپنے گہر والون پر پہر قرابت والون پر خرچ کرنے کا بیان عن جابر انہ قال اعتق رجل من بنی عذرۃ عبدا لہ عن دبر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک مال غیرہ قال لا قال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ العدوی بثمان مائۃ درھم فجاء بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفعھا الیہ ثم قال ابدأ بنفسک فتصدق علیھا فان فضل شیٔ فلاھلک فان فضل عن اھلک شیٔ فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیٔ فھکذا وھکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک ترجمہ جابر نے کہا ایک شخص نے ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اسکی خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اوس کے سوا اوس نے کہا نہین تب آپنے فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجہسے تو نعیم نے اوسکو آٹہہ سو درہم کو خرید لیا اور درہم حضرت پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دیے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پہر اگر بچے تو اپنے گہر والون پر پہر بچے تو اپنے ناطے والون پر پہر بچے تو ادہر اودہر اور اشارہ کرتے تہے آپ آگے اور داہنے اور بائین **ف** نووی نے فرمایا اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب دوسرے جب دو خرچ آن پڑین تو اس مین سے جسکی تاکید زیادہ ہو اوسکو مقدم رکہے تیسرے یہ کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر مین خرچ کرے نہ ایک نوع خاص مین چوتہی یہ معلوم ہوا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور مدبر وہی غلام ہے جس سے میان کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ بیع مدبر روا ہے اور امام مالک اون کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا نہین مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف انپر حجت ہے عن جابر ان رجلا من الانصار یقال لہ ابو مذکور اعتق غلاما لہ عن دبر یقال لہ یعقوب وساق الحدیث بمعنی حدیث اللیث ترجمہ جابر سے دوسری سند مذکور ہے اور اس سے بھی وہی روایت مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ اُس مالک کا نام ابو مذکور تہا اور غلام کا یعقوب **باب** فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین والزوج والاولاد والوالدین ولو کانوا مشرکین **باب** فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماباپ کے اگرچہ مشرک ہون

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ اَحَبُّ
اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا
وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا
تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ
بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَخٍ تِلْكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي
الْاَقْرَبِيْنَ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ **ترجمہ** انس نے کہا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ

عزّ وجلّ

آیہ

عنہ مدینہ مین بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال اون کا بیرحا ایک باغ تہا مسجد نبوی
کے آگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین جاتے تھے اور اسکا میٹھا پانی پیتے تھے انس نے
کہا جب یہ آیت اوتری کہ نہ پہونچوگے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کروگے اپنی محبوب چیزون کو اللہ
کی راہ مین تو ابوطلحہ نے کہڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ
تم نیکی کی حد کو نہ پہونچوگے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالون مین زیادہ محبوب بیرحا
ہے اور وہ اللہ کی راہ مین صدقہ ہے اور مین اللہ سے اسکے ثواب کا اور اس کے آخرت مین جمع ہوجانے
کا اللہ کے پاس امیدوار ہون سو اسکو آپ جہان چاہین رکھدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے مین نے سُنا جو تم نے کہا اور مین مناسب جانتا
ہون کہ تم اسے اپنے عزیزون مین بانٹ دو پہر اوسکو ابوطلحہ نے اپنے عزیزون اور چچازاد بہائیون
مین بانٹ دیا **ف** نووی نے فرمایا اس سے کئی فائدے ہوئے اوّل یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اور مطرف بن عبد اللہ بن شخیر کہتے تھے کہ یہ روا نہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا
اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہین غرض یہ حدیث اون پر حجت ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات
اور خیرات مین اہل علم وفضل سے مشورہ لینا جیسے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا۔
اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزون قریبون کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیرون کے جب عزیز محتاج ہون اور یہ بہی
معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہون تو قرابت بعیدہ والون کو دے اس لیے کہ ابوطلحہ نے دو

باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کی ساتوین دادا مین جاکر ملتے ہین چنانچہ آگے آتا ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَرٰى رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِيْ بَيْرَحَاءَ لِلّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ترجمہ انس نے کہا جب آیتہ مذکور اتری ابوطلحہ نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہہ ہے کہ شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ ادنی غلام سے کوئی شے طلب فرماوے زہے و زہے قسمت) سو مین گواہ کرتا ہون آپ کو اے رسول اللہ کہ مین نے اپنی زمین جسکا نام بیرحا ہے اللہ کے نذر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت والون کو دیدو سو انہون نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ دیا عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسکا ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اگر تم اوسکو اپنے ماموون کو دے دیتین تو بڑا ثواب ہوتا ف اور بخاری مین اصیلی کی روایت مین اخواتک وارد ہوا ہے یعنی تم اگر اپنی بہنون کو دیتین تو بہت ثواب ہوتا اور دونون صحیح ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون بار ایسا ہی فرمایا اور اس مین مان کے اقارب کے ساتھہ سلوک کرنا ہے کہ مان کا حق بڑا ہے عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَاَخْبِرْہُ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ بِالْبَابِ یَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِیُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰی اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰی اَیْتَامٍ فِیْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْہُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَیْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** زینب عبد اسد کی بی بی نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو انہون نے کہا پہر مین عبد اسد اپنے شوہر کے پاس آئی اور مین نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتہ آدمی ہو اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دین سو تم جا کر حضرت سی پوچہو کہ اگر مین تم کو دیدون اور صدقہ ادا ہو جاوے تو خیر ورنہ اور کسیکو دون تو عبد اسد نے مجہسی کہا کہ تم ہی جا کر حضرت سی پوچہو پہر مین آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کہڑی تہی اسکا بہی کام یہی تہا جو میرا تہا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا رعب بہت تہا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انکو خبر دو کہ دو عورتین دروازے پر پوچہتے ہین کہ اگر اپنے شوہرون کو صدقہ دین تو ادا ہو جاویگا یا نہین یا ان یتیمون کو دین جنکو وہ پالتے ہین اور حضرت کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہین زینب نے کہا پہر بلال گئے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچہا تو آپنے فرمایا وہ کون ہین تو بلال نے عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور زینب ہین آپنے فرمایا کون سی زینب ہین انہون نے کہا عبد اسد کی بی بی تب فرمایا بلال سے آپ نے کہ انکو اس مین دونا ثواب ہے ایک ثواب تو قرابت والون سے سلوک کرنیکا دوسرا صدقہ کا **عَنْ** زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِیْمَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَرَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ اَبِی الْاَحْوَصِ **ترجمہ** زینب سی دوسری سند سی وہی مضمون مروی ہے اس مین یہ بات زیادہ ہے کہ مین مسجد مین تہی اور حضرت نے مجہے دیکہا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیورمین سے ہو **عَنْ** زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِیْ اَجْرٌ فِیْ بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اُنْفِقُ عَلَیْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِیْهِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ **ترجمہ**

زینب ام سلمہ سے روایت کرتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا مجھے ابی سلمہ کے بیٹون پر خرچ کرنے سے ثواب ہے اور مین انکو چھوڑنے والی نہین کہ ادہر ادہر پریشان ہوجاوین اسلیے کہ وہ میرے بیٹے ہین آپنے فرمایا بیشک جو تم انپر خرچ کرتی ہو اوسمین ثواب ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ہشام بن عروہ نے دوسرے اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

ف زینب کی ان سب روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا (النووی) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گھر والون پر اور اس مین امید ثواب کی رکھتا ہے تو وہ صدقہ ہے اوس کے لیے عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ شعبہ سے دوسری سند سے یہی مروی ہے عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَوْ رَاهِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ اسمار ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری مان آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتون مین آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے) کیا مین اس سے سلوک اور احسان کرون آپ نے فرمایا ہان عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ ترجمہ اسمانے عرض کی کہ میری مان آئی اور مشرکہ ہے جس زمانہ مین کہ آپ نے قریش سے صلح کی تھی پھر کیا مین اس سے احسان کرون آپ نے فرمایا ہان احسان کرو اپنی مان سے

باب وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ میت کو ایصال ثواب کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انھون نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان فوراً مر گئی اور وصیت نکرنے پائی اگر بولتے تو صدقہ دینے تو اگر مین صدقہ دون تو اُسے ثواب ہے آپ نے فرمایا ہان ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی

طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اسکو باتفاق علماے اہل سنت کے ثواب پہونچتا ہے اور اسیطرح دعا
کے پہونچنے مین بھی اجماع ہے اور دَین کے ادا مین بھی اور ان سب مین نصوص وارد ہوئے ہین اور ایسے
ہی قرض کا بھی اور ایسے ہی حج تطوع کا بھی اگر اوسنے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے روزہ مین جو میت
کے ذمہ ہین اور مذہب اصح اوسکا جواز ہے اسلیے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہوچکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے
مذہب مین قرارت قرآن کا ثواب میت کو نہین پہونچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بھی پہونچتا
ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتین اسکا ثواب شافعیہ اور جمہور کے
نزدیک نہین پہونچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہونچتا ہے حج کیطرح سے کذا قال النووی
مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہو اور کوئی بدعت اوسکے ساتھ مخلوط نہ
ہو جیسے سوم چہارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخون کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کہانے کے اقسام اپنی جہالت
سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک وہی خشکی ہی پر ہو اور نہ کہانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتین
کہاوین مرد نہ کہاوین دوخصمی نہ کہاوے شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ پینیوالے نہ کہاوین جا بین شراب
پینے والے کہاوین اور پہر اسمین نیت خالص اللہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری مین نام ہو کہ واہ صاحب باوا
کا سوم کس دہوم سے کیا اور داوے کے چالیسوین مین خوب جہو بانٹے اور مصارف صدقات مین خرچ کیا
جاوے غرض جب یہہ امور موجود ہون گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پہر ایصال کا خیال بہی ہو سکتا
ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہین ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہین تو نماز کا کیا ذکر عَنْ
هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ يُوصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ
الْبَاقُونَ ترجمہ ہشام نے دوسری اسناد سے بہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت مین یہ ہے
کہ انہون نے وصیت نہین کی جیسے ابن بشر کی روایت مین ہے اور اور راویون نے اسکا ذکر نہین کیا

باب بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ ہر نیکی صدقہ ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ ترجمہ حذیفہ نے کہا تمہارے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے **ف** یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی مین ثواب ہے اور
کسی نیکی مین بخل نہ کرنا چاہیے عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ **ترجمہ** ابی الاسود دیلی سے روایت ہو کہ ابی ذر نے کہا کہ چند اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال والے سب ثواب لوٹ لے گئے ہیں لیے کہ وہ نماز پڑہتے ہین جیسے ہم پڑہتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم روزہ رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین اپنے زائد مالون سے آپ نے فرمایا تمہارے لیے بہی تو اللہ تعالی نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچہی بات سکہانا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے مین صدقہ ہے لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم مین سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنے اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اوس مین بہی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیون نہین دیکہو تو اگر وہ سے حرام مین صرف کرے تو وبال ہو کہ نہین اسیطرح جب حلال مین صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامَى فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْسِي **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن مین تین سو ساٹھہ جوڑ ہین سو جسنے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتہر لوگون کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹادی یا اچہی بات سکہائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھہ جوڑون کی

گنتی کے برابر وہ اوسدن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابو توبہ نے اپنی روایۃ
مین کبہی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال مین **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَخِي زَيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَ فَاِنَّهٗ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
نے بہی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ کہا یعنے واو
عطف کی جگہہ اَوْ کہا کہ وہ اسدن شام کرتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَاِنَّهٗ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند سے **ف**
اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجہنا چاہیے کیونکہ کیا کیا ہوا یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیان ہین
عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيْلَ
اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
قَالَ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَيْرِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ
ترجمہ سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ دادا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پہر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتہ سے محنت کرکے
کماوے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بہی دے پہر عرض کی بہلا اگر یہ بہی نہ ہو سکے تو آپ نے
فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے پہر عرض کی بہلا اگر یہ بہی نہ ہو سکے تو آپ
نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکہاوے پہر عرض کی بہلا اگر یہ بہی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہے
کہ یہ بہی ایک صدقہ ہے **ف** ان سب صدقات سے صدقہ تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ **عَنْ**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے شعبہ سے دوسری سند
سے وہی روایت کی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ
كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهٖ
فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

عليه ن

وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا اِلَى الصَّلوٰةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کین اونہی مین یہہی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ
پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیون مین انصاف کردینا یہ بہی ایک صدقہ ہے
کسی کی مدد کر دینا اتنی بہی کہ اوسی سواری پر چڑہا دیا یا اسکا مال لادو یا یہ بہی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ
بات یہ بہی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے رکہتا ہے نماز کے لیے یہ بہی ایک صدقہ ہے اور
تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بہی ایک صدقہ ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ
فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن بندے صبح کرتے ہین دو فرشتے اوترتے
ہین اور ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو
تباہ کر ف معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بہی کوستے ہین آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا عَنْ حَارِثَةَ
ابْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا
فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنِيْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا
وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا ترجمہ حارثہ بن وہب کہتے تہے سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آجاویگا کہ آدمی اپنا صدقہ
لیکر نکلیگا اور جسکو دینے لگیگا وہ کہیگا کہ اگر تم کل لاتے تو مین لے لیتا مگر آج تو مجہے حاجت نہین ہے
غرض کوئی نملیگا جو اسے قبول کرے ف اس حدیث مین اشارہ ہے کہ صدقہ دینے مین دیر
نکرو جو کچہہ دینا ہو آج دے لو کل پر پست رکہو اور وڑرنا ہے آخر زمانے کے حال سے کہ اسوقت مال کی
کثرت ہوگی او خزانے زمین سے نکل پڑینگے اور برکتون کا مینہ برسیگا اور یہ یاجوج و ماجوج کے
ہلاک کے بعد ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی
خدمت گذاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ
الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً

يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پہ ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اُسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اوس کے پیچھے چالیس چالیس عورتین لگین ہوگین اور پناہ پکڑینگی اوس کی مردون کے کم ہونے سے اور عورتون کے زیادہ ہونے سے اور ابن براد کی روایت مین یہ ہے کہ دیکھے گا تو ف اس حدیث مین خبر ہے بڑی بڑی لڑائیون کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردون مین کام آوین گے عورتین رہ جاوین گی کہ اپنے سودا سلف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ پاوین گی اور یہ حال وہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام رونق افروز دنیا ہون گے اور پروردگار اون کے دیدار فرحت آثار سے ابصار امت مرحومہ کو پُر انوار کرے گا اور سونے کی قید اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا تو چاندی تانبے یعنے روپیہ پیسے کو کون پوچھے گا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰی يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہ ہو جاوے اور بہ نہ نکلے یہانتک کہ آدمی اپنی زکوۃ لیکر نکلے اور کسیکو نپاوے کا جو اوسکو قبول کرے یہانتک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہرین ہو جاوے ف یعنی قلت سے مردون کے زمین مین کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑ جاوے کہ جانورون کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نرہے اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰی يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهٗ مِنْهُ صَدَقَةً وَيُدْعٰی اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اِرْبَ لِیْ فِيْهِ ترجمہ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک مال بہت ہوکر بہ نہ نکلے اور یہانتک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اُسکا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہین ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا

ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو قے کردیگی جیسے بڑے کھنبے ہوتے ہیں سونے سے اور چاندی سے اور خونی آوے گا اور کہیگا کہ اسیکی لیے مین نے خون کیا تھا اور ناتون کا کاٹنے والا آوے گا اور کہیگا کہ اسی کے لیے مین اپنے ناتے والون کا حق کاٹ لیا اور چور آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر سب کو سب سے چھوڑ دینگے اور کوئی اس مین سے کچھ نہ لیگا **ف** اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کے قریب مین اپنے خزانے اوگل دے گی اور ہر شخص اوس کی برائی بیان کرے گا اور اسکی آفتون اور بلاؤن کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لیگا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہین کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) پھر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمن اپنے داہنے کے ہاتھہ مین اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور بھی ہو (عرب مین اس سے حقیر کوئی شے نہین) اور وہ رحمن کی ہتھیلی مین بڑھتی رہتی ہے یہانتک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھیڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھہ مین اور اس مین چیزون کو لیتا ہے اور پالتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلاکیف اوسپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اُس کے وہم مین آوے اس سے اس تعالی شانہ کی ذات وصفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے اور سوا اس کے اور جو کچھ سگویان معقلدان فلاسفہ ملاعنہ کے ہین لغو و نابہ سخا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ اَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ اِلَّا اَخَذَهَا اللّٰهُ بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ قَلُوْصَهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ اَوْ اَعْظَمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی مضمون روایت کیا

دوسری سندسی مگر اس مین اونٹ کے بچے کی جگہہ جوان اونٹنی مذکور ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِيْ حَقِّهَا وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِيْ مَوْضِعِهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اوس مین پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ کو لیتے حق کی جگہہ مین خرچ کرے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی مضمون بسند دیگر مروی ہوا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالی پاک ہے (یعنے صفات حدوث اور سمات نقص و زوال سے) اور نہین قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنون کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو کہاؤ پاکیزہ چیزین اور نیک عمل کرو مین تمہارے کامون کو جانتا ہون اور فرمایا اے ایمان والو کہاؤ پاک چیزین جو ہم نے تم کو دین پہر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لنبے لنبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار مین بہرا ہے اور پہر ہاتہہ آسمان کیطرف اٹہاتا ہے اور کہتا اے رب اے رب اور حالانکہ کہانا اوس کا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑا اسکا حرام ہے اور غذا اوس کی حرام ہے پہر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو **ف** یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کہانا کپڑا گہر مکان سب حلال کمانا ضرور ہے ورنہ اسکی مقبولیت سی ہاتہہ دہونا چاہیے اور معلوم ہوا کہ حرام خور بہی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہین کہ دعا مین ہاتہہ آسمان کیطرف اٹہاتے ہین پہر جو اس کے بہی منکر ہین وہ حرام خورون سے بہی بدتر ہین اور حلال خورون سے بہی کمتر **بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَاَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ** ایک کہجور یا ایک کام کی بات بہی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ
ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کر سکے تم مین سے کہ بچے آگ سے
اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو بھی کر گذرے **ف** یعنی اسکو بھی حقیر جانے اور خوشی سے بجا لاوے
کہ وہ بھی اگر مقبول ہو جاوے تو کافی ہے نجات کے لیے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ
فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ
فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ
فِيْهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَّقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ **ترجمہ**
عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ہر شخص کو اللہ تعالی سے بات کرنی ہوگی
اس طرح کہ اللہ کے اور اُس کے بیچ مین کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی وہنی طرف دیکھیگا تو
اس کے اگلے پچھے عمل نظر آوینگے اور بائین دیکھیگا تو وہی نظر آوین گے اور آگے دیکھیگا تو کچھ نہ سوجھے
گا سوا دوزخ کے جو اوس کے مونہہ کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر بھی ہو اور
دوسری روایت مین یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات ہی کہکر ہو **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے
کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اس مین ترغیب ہے صدقہ کی اور
تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے مین آدمی عار نکرے اور نہ لینے والا اُس سے شرماوے **عَنْ** عَدِيِّ
ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ
قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ كَاَنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا
النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ لَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ كُرَيْبٍ كَاَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ **ترجمہ** عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ
کا اور مونہہ پھیر لیا اور بہت مونہہ پھیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے پھر مونہہ پھیرا اور بہت مونہہ پھیرا یہانتک
کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکھہ رہے ہین پھر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو
اور یہ بھی نپاوے تو اچھی کوئی بات کہکر سہی اور ابو کریب کی روایت مین گویا کا لفظ نہین ہے ۔

ف سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تہا کہ صحابیون کو کمال خوف وخطر دوزخ کا ہو جاوے اور شاید اللہ تعالی نے آپ کے سامنے دوزخ کر دی ہو یہ بہی کچہ بعید نہین اس لیے کہ دوزخ اور جنت دونون موجود ہین اور جو موجود ہو اسکا دیکہنا محال نہین ہم نے ایسے لوگون کو دیکہا ہے جنہون نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری مین سیر کی ہے **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْھَا وَاَشَاحَ بِوَجْھِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ **ترجمہ** عدی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اوس سے پناہ مانگی اور تین بار مونہہ پہیرا اور فرمایا بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور اگر وہ بہی نہ ملے تو اچہی بات کہکر **عَنْ** مُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قَالَ فَجَاءَہٗ قَوْمٌ حُفَاۃٌ عُرَاۃٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ عَامَّتُھُمْ مِّنْ مُّضَرَ بَلْ کُلُّھُمْ مِّنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰی بِھِمْ مِنَ الْفَاقَۃِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا وَالْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْھَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّۃٍ کَادَتْ کَفُّہٗ تَعْجِزُ عَنْھَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ حَتّٰی رَاَیْتُ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَھَلَّلُ کَاَنَّہٗ مُذْھَبَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ **ترجمہ** منذر بن جریر اپنے باپ سی روایت کرتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے دن کے شروع مین سو کچہ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن گلے مین چمڑے کے کفنیان ڈالی ہوئی یا چمڑے کی عبائین پہنی ہوئی اپنی تلوارین لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان مین قبیلہ مضر کے لوگ

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کے فقر و فاقہ کو دیکھکر اور آپ اندر گئے پہر باہر آئے
(یعنے پریشان ہوگئے) (سبحان اللہ کیا شفقت تہی اور کیسی ہمدردی تہی!) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان
کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا اور یہ آیت پڑہی کہ اے لوگو ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان
سے (یہ اس لیے پڑہی کہ معلوم ہو کہ ساری نبی آدم آپس مین بہن بہائی ہین) اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا
تک پہر سورہ حشر کی آیت پڑہی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تمنے اپنی جانون کے لیے
کیا بہیج رکہا ہے جو کل کام آوے (پہر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسینے اشرفی کسی نے درہم کسی نے
کپڑا کسی نے ایک گیہون کسینے ایک صاع کہجور دینا شروع کیے یہانتک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا ہی
کہجور کا ہو (جب بہی لاؤ) پہر انصار مین سے ایک شخص ایک توڑا لایا کہ اسکا ہاتہہ تہکا جاتا تہا بلکہ تہک گیا
تہا (واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانون کو) پہر تو لوگون نے تار باندہ دیا یہانتک
کہ مین نے دو ڈہیر دیکہے کہانے اور کپڑے کے اور یہانتک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو مین دیکہتا تہا کہ چمکنے لگا تہا گویا کہ سونے کا ہو گیا جیسے کندن پہر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اسلام مین آکر نیک بات (یعنے کتاب وسنت کی بات) جاری
کی اوس کے لیے اپنے عمل کا بہی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد عمل کرین (اوسکی دیکہا دیکہی) اون کا
بہی ثواب ہے اور بغیر اسکے کہ ان لوگون کا کچہ ثواب گہٹے اور جس نے اسلام مین آکر بری چال ڈالی (یعنے
جس سے کتاب وسنت نے روکا ہے) اوس کے اوپر اوس کے عمل کا بہی بار ہے اور اون لوگون کا بہی جو
اوس کے بعد عمل کرین بغیر اس کے کہ اون لوگون کا بار کچہ گہٹے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی
لوگون کی ہمدردی دیکہہ کر ہوئی اور غریبون کی پرورش اور لوگون کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانون کی شفقت اپنے بہائیون پر دیکہہ کر اور ایسے
مقام مین ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جنکو مذاق حدیث نہین ہے
اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ روایت مخصص ہے کل بدعة ضلالة کی اور
مراد اس سے محدثات باطلہ ہین اور بدعہ مذمومہ اور غرض اون کہنے یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے
موافق ہون انکو اس کلیہ سے خارج کرکے جاری رکہین حالانکہ یہ استدلال اور تقریر اون کے محض باطل
ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہان حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہین کیا جو یہ حدیث احداث کی

مخصص ہوتا ثانیاً یہ کہ صحابہ نے اُسوقت کوئی نئی بات نہین کی تہی کہ جسپر آپ نے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی
بات مراد لینا محض سیاق و سباق کلام سے موہنہ موڑنا ہے ثالثاً یہ کہ سن اور سنت کے معنی طریقہ مسلوکہ
مین لغت مین نہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث مین وہی طریقہ مسلوکہ کو جاری کر دینا مراد ہے
نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعاً یہ کہ صدہا حدیثون مین احداث اور بدعت کی برائی آئی ہے پہر اس مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حسن کیون فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ سمجھنا چاہیے
کہ جو سنتین اور مستحبات ایسی ہین کہ جن پر لوگون نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اوس پر جس نے عمل جاری
کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسیطرح جو مکروہات و محرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ
قول ثانی مین داخل ہوا اس صورت مین کل محدثۃ بدعۃ کی تاویل بھی نہین کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع
مین منافات لازم آتی ہے اب باقی رہے وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوئے
جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا ہی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی ان کو ملحق
بالسنۃ کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون مین پائے گئے
وہ سنت اور جنکا نظیر پایا گیا اور بعینہ نپائے گئے وہ ملحق بالسنۃ کہے جاوین تو نہ منافات کلام شارع
مین آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیان لازم آتی ہین و ذلک تحقیق انیق **عَنْ**
مُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ
ثُمَّ خَطَبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپ نے ظہر کی نماز پڑہی
اور خطبہ پڑھا **عَنِ** الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ فَصَلَّى
الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ
أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ **ترجمہ** منذر بن جریر نے وہی روایت
کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپ نے ظہر پڑہی اور چھوٹے منبر پر چڑہے اور اللہ تعالی کی حمد و
ثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اوتارا ہے آخر حدیث تک ۔
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰی سُوْءَ حَالِہِمْ قَدْ اَصَابَتْہُمْ حَاجَۃٌ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِہِمْ ترجمہ جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ اونکے کپڑے تہے اون کے اور آپنے اون کا برا حال دیکھا کہ محتاج ہین پہر ذکر کی ساری حدیث

باب الْحَمْلِ بِاُجْرَۃٍ یَتَصَدَّقُ بِہَا وَالنَّہْیِ الشَّدِیْدِ عَنْ تَنْقِیْصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِیْلٍ بوجہ ڈہو کر مزدوری صدقہ کرنا اور برائی کرنے کی نہی کا بیان عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُمِرْنَا بِالصَّدَقَۃِ قَالَ کُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ عَقِیْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِشَیْءٍ اَکْثَرَ مِنْہُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَۃِ ہٰذَا وَمَا فَعَلَ ہٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِیَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُہْدَہُمْ وَلَمْ یَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِیْنَ ترجمہ ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہمکو حکم ہوا صدقہ کا اور ہم بوجہ ڈہویا کرتے تہے اور صدقہ دیا ابوعقیل نے آدہا صاع (یعنے دو سیر) اور ایک شخص نے کچہ اس سے زیادہ دیا اور منافق کہنے لگے اللہ کو اس کے صدقہ کی کچہ پرواہ نہین ہے اور اس دوسرے نے (یعنی ابوعقیل نے) تو صرف دکہلانے ہی کو صدقہ دیا ہے پہر یہ آیت اوتری کہ جو لوگ طعن کرتے ہین خوشی سے صدقہ دینے والے مومنون کو اور اون لوگون کو جو نہین پاتے ہین مگر اپنی مزدوری اور بشر کی روایت مین مطوعین کا لفظ نہین ہے ف اس حدیث مین صحابہ کی سچی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے کہ سوا مزدوری کے اور کچہ اُن کے پاس نہ تہا جب بہی فرمانبرداری اور سخاوت مین سرگرم تہے اور مزدوری کر کے صدقہ دیا کرتے تہے اللہ اون سے راضی ہو عَنْ شُعْبَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ کُنَّا نُحَامِلُ عَلٰی ظُہُوْرِنَا ترجمہ شعبہ سے یہی روایت مروی ہوئی اور سعید کی روایت مین یہ ہے کہ ہم پیٹہ پر بوجہ ڈہوتے تہے

باب فَضْلِ الْمَنِیْحَۃِ دودہ کا جانور مانگے دینے کے بیان مین عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَبْلُغُ بِہٖ اَلَا رَجُلٌ یَمْنَحُ اَہْلَ بَیْتٍ نَاقَۃً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ اِنَّ اَجْرَہَا لَعَظِیْمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بیشک جو کسی گہر والون کو ایک اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک گہڑا بہر دودہ دیتی ہے تو اسکا بہت بڑا ثواب ہے ف یہ ثواب ہے منیحہ کا اور

صدقہ کی

یمنح

سینچہ عرب مین کہتے ہین دو دہ والے جانور کو چندروز دینا کہ پہر دودہ پیکر پہیر دین یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پہر نہ پہرے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی فذکر خصالا وقال من منح منیحۃ غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحھا وغبوقھا **ترجمہ** ابی ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے کئی باتون سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے سینچہ دیا اوس کے لیے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام کا شام کے دودہ پینے سے **باب** مثل المنفق والبخیل باب سخی اور بخیل کے مثال مین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل المنفق والمتصدق کمثل رجل علیہ جنتان او جبتان من لدن ثدیھما الی تراقیھما فاذا اراد المنفق وقال الآخر فاذا اراد المتصدق ان یتصدق سبغت علیہ او مرت واذا اراد البخیل ان ینفق قلصت علیہ اخذت کل حلقۃ موضعھا حتی تجن بنانہ وتعفو اثرہ قال فقال ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقال یوسعھا ولا تتسع **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہان راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اوس کے اوپر دو کرتے ہون یا دو زرہین (راوی کو شک ہے مگر دو زرہین صحیح ہے) اون دونون کی چہاتی سے گلے تک پہر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہوجاوے اور اس کے سارے بدن پر پہیل جاوے (یعنے اسی طرح صدقہ دینے والی کا دل کشادہ ہوجاتا ہے اور جی کہول کر خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اوسپر تنگ ہوجاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہہ پر کس جاوے یہانتک کہ ڈہانپ لیوے اوس کے پورون تک کو اور مٹا دیوے اس کے قدمون کی نشان کو جو زمین پر ہون اور ابوہریرہ نے کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہین ہوتا **ف** یہ فقرہ یہانتک کہ ڈہانپ لیوے اوس کے پورون کو اور مٹا دیوے اوسکے نشان قدم کو) یہ سخی کے شان مین ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ ہوجاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان مین ذکر کردیا اور اسکی بعد کا فقرہ کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہین ہوتا یہ بخیل کی شان مین ہے یہی اگلی روایت مین اسطرح

مذکور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ
اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ
عَنْهُ حَتّٰی تُغَشِّیَ اَنَامِلَهٗ وَتَعْفُوْا اَثَرَهٗ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَ
اَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ مَکَانَهَا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
بِاِصْبَعِهٖ فِیْ جَیْبِهٖ فَلَوْ رَاَیْتَهٗ یُوَسِّعُهَا وَلَا تُوَسَّعُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیوں
کی سی ہے کہ اون دونوں پر دو زرہیں ہوں ہوتے کی کہ اون دونوں کے ہاتھ انکی چھاتیوں میں بند ہے
ہون اور ان کے گلوں میں پہر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اوسکی کشادہ
ہوجاوے یہانتک کہ اسکی پوروں کو ڈھانپ لے اور اوس کے ہاتھ بہی کہل جاوین اسکی کشادہ ہونیسے
اور اُس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہوں اوسکو بہی مٹادے یعنے سخی کے عیب سخاوت سے
ڈھنپ جاتے ہین یا گناہ معاف ہوجاتے ہین اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اوس کے قدموں
کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اوسکی تنگ
ہوجاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہہ پر پہنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ مین نے دیکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان میں ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے (تاکہ سامعین کے ذہن میں
اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکھتے تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے تہے
اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکہنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی
کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ اِذَا
هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ
تَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ وَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ وَانْقَبَضَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا قَالَ
فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَیَجْهَدُ اَنْ یُوَسِّعَهَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ **ترجمہ**

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دیوے زرہ اوسکی کشادہ ہوگئی کہ اوس کے قدمون کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہوگئی اور اس کے ہاتھ اس کے گلے مین پھنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ مین کس گیا راوی نے کہا مین نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہین کشادہ ہو

باب ثبوت اجر المتصدق وان وقعت الصدقۃ فی ید فاسق ونحوہ صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہونچے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقۃ فوضعھا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ قال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقۃ فوضعھا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی غنی قال اللھم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقۃ فوضعھا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلھا تستعف بھا عن زناھا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بھا عن سرقتہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا مین آج کی رات کچھ صدقہ دونگا سو وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لیکر نکلا) اور ایک زناکار عورت کو ہاتھ مین دیدیا پھر صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زناکار کے ہاتھ صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تیرے کو ہین سب خوبیان کہ میرا صدقہ زناکار کو جا پڑا اور پھر اوس نے کہا کہ آج اور صدقہ دونگا پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبحکو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دیگیا اوس نے کہا کہ اللہ تجھی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ مالدار کے ہاتھ جا پڑا تیسرے دن پھر اوس نے کہا کہ مین صدقہ دونگا اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ مین دیدیا اور صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تجھی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ زناکار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھ مین جا پڑا پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی

فرشتہ بانٹنے اوس نے بانٹے کر علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے زناکار عورت کا
تو اس نظر سے کہ شاید وہ اوس دن زنا سے باز رہی ہو (اسلیے کہ پیٹ کے لیے زنا کرتی تھی) اور غنی اسکا اسلیے
قبول ہوا کہ شاید اوسے شرم آوے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہین لاؤ مین بھی دو دن اور
وہ خرچ کرے اللہ تعالے کے دیے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری
نہ کرے (اس لیے کہ آج کا خرچ تو ہو گیا) **ف** یہ صدقہ نفل تہا کہ اس مین جسکا کلیجہ تر ہو ثواب ہے مگر
زکوۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی **باب** اَجْرِ الْخَازِنِ الْاَمِيْنِ وَالْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ
مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِاِذْنِهِ الصَّرِيْحِ اَوِ الْعُرْفِيِّ خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ
کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے **عَنْ**
اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِيْنَ الَّذِيْ يُنْفِذُ وَ
رُبَّمَا قَالَ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى
الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ **ترجمہ** ابو موسے سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ جو خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرمایا دیتا ہو جسکا حکم ہوا ہو
اور پوری رقم دیتا ہو (یعنے تحریر یہ رشوت نکالتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے
ساتھ اور جسکو حکم ہوا ہو اوس کو پہونچا وے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ
طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ
وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے اناج سے
خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنے جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جس مین شوہر کی رضا عادۃ سے
معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اسکو ثواب اوس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی
اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنے ہر ایک کو خداوند تعالی ایک ثواب دیگا)
نہ یہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کردے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا
ترجمہ منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے **عَنْ** عَائِشَةَ

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انفقت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة
كان لها اجرها وله مثله بما اكتسب ولها بما انفقت وللخازن مثل ذلك من غير ان ينقص
من اجورهم شيئا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اوسکا اور واسطے
خاوند کے مثل اُس کی بہ سبب کمانے اس کے کے اور واسطے عورت کے بہ سبب خرچ کرنے اس کے
کے، اور خزانچی کو بھی مثل اسکی سوا اس بات کے کہ کم کیا جاوے اجر اون کے سے کوئی چیز **عن**
الاعمش بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** اعمش سے اسکی مثل مروی ہوا **عن** عمير مولى ابي اللحم
قال كنت مملوكا فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصدق من مال موالي بشيء
قال نعم والاجر بينكما نصفان **ترجمہ** عمیر جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے مالکون کے مال سے کچھ صدقہ دون تو آپ نے فرمایا ہان اور
ثواب اوس کا تم دونون کو ہی آدہا آدہا **ف** ابی اللحم کے معنے گوشت سے انکار رکہنے والا یہ صحابی
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام اون کا عبد اللہ تہا یا خلف یا حویرث اور انہون نے
ایام جاہلیت مین قبل اسلام کے اون جانورون کا گوشت کہانا چہوڑ دیا تہا جو بتون کے اوپر چڑہائے
جاتے تہے اور یہ حنین مین شہید ہوئے **لطیفہ** سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تہا کہ قبل اسلام بہی
ایک فطری تقوے رکہتے تہے ایک زمانہ کے مسلمان ہین کہ سیکڑون بکرے شیخ سدو کے ہضم
کرجاتے ہین اور ڈکار تک بہی نہین لیتے **عن** عمير مولى ابي اللحم رضي الله تعالى عنه
قال امرني مولاي ان اقدد لحما فجاء مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني
فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فدعاه فقال لم ضربته
فقال يعطي طعامي بغير ان آمره قال الاجر بينكما **ترجمہ** عمیر نے جو غلام آزاد ہین
ابی اللحم کے انہون نے کہا مجہے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکہاؤن اور ایک فقیر آگیا سو
مین نے اسے کہانے کے موافق دیدیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجہے مارا اور مین رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا سبحان اللہ آپ امان تہے یتیمون اور بیوون اور مظلومون
کے، آپ نے انکو بلایا اور فرمایا اسکو کیون مارا انہون نے عرض کی کہ یہ میرا کہانا میرے بغیر حکم کے

دے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا ثواب تم دونوں کو ہے **ف** غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک نے یا شوہر نے کہدیا ہو کہ اس سائل کو یہ دیدو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر کے دینے سے ناراض نہین ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونون قسم مین سے کسی قسم کا اذن نہ ہو تو اوس کے مال مین دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہین اور عمیر سے جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہوا کہ مولی اس سے مانع نہون گے اسی خیال سے دیدیا بعد معلوم ہوا کہ وہ راضی نہتھے اس لیے عمیر کو اجر ہوا کہ انہون نے مولی کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب دونون کو ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ ثواب ہو نہ یہ کہ ایک ہی ثواب مین دونون کا حصہ ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور کئی حدیثین ذکر کین اون مین سے یہی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور شوہر اسکا حاضر ہو مگر اُس کے حکم سے اور نہ اوس کے گھر مین کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر ہو مگر اس کے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولی اوس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے معلوم نہ ہو چکی ہو کسیکو آنے نہ دینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اوس کے حکم (خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس مین سے بھی اوسکے مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنے مرد کو کمانے کا عورت کو دینے کا) **ف** یعنے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر نہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنے گھر مین ہو یا شہر مین اور اُس کی مرضی بھی معلوم ہو تو مضائقہ نہین اور روزہ سے جسکا دن معین نہین جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی یعنے جب تک شوہر اجازت ندے تو ایسا روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے اور عورت کو ضرور ہے کہ اوس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اسکا خیر مین خلل واقع ہوتا ہے لہذا بغیر اوس کے حکم کے جائز نہین سبحان اللہ اس شریعت غرّا اور ملت بیضا

مین ہرایک کے حق کی کیا رعایت ہے واہ واہ واہ) **باب** فَضْلِ مَنْ ضَمَّ اِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنْ اَلْبِرِّ صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خرچ کیا ایک جوڑ یعنے دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی اپنے مال سے اللہ کی راہ مین پکارا جاوے گا جنت مین کہ اے بندے اللہ کے یہاں آ تیرے لیے یہان خیر وخوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہو وہ نماز کے دروازے سے پکارا جاویگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازے سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازے سے اور جو روزہ کا وہ روزہ کے دروازے سے ابو بکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو سب دروازون سے پکارا جاویگا اوسکو کیا کام کر ناضرور ہے کیا کوئی ایسا ہو جو سب دروازون سے پکارا جاویگا آپ نے فرمایا کہ ہان اور مین (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہون کہ تم اُنہی مین ہو **ف** یون تو ہر مومن سب قسم کی نیکیان بجالاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت مین ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسے نیکی والون مین گنا جاوے گا اور اس حدیث نے کر توڑ دی روافض کی جو طعن کرتے ہین ابو بکر صدیق پر یعنے یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت مین ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہون گے کہ آپ ادہر سے آوین تو ہم کو فخر ہووے پھر جو جنت والون کے باعث افتخار کو برا جانے وہ آفت نار مین پڑکر خوار ہو اور ریان کے معنے سیر وآسودہ اور خنک کرنیوالا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہین اس لیے وہ دروازہ اُن کے لیے خاص ہوا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** زہری سے یہی معنے مروی ہوا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَيْ فُلُ هَلُمَّ

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ ترجمہ روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ مین بلاتے ہین اوس کو سب خزانچی جنت کی ہر دروازے کے اور کہتے ہین کہ اے فلانے آؤ تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص پر تو پہر کوئی خرابی نہین آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ مشکل نہین آپ نے فرمایا مین امید رکھتا ہون کہ تم بہی اون مین ہو (یعنی سب دروازون سے جنت کو پکارے جاؤ) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم مین سے آج روزہ دار ہی ابو بکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا ہے ابو بکر نے کہا مین آپنے فرمایا کس نے مسکین کو آج کہانا کہلایا ہے ابو بکر نے کہا مین آپنے فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تہا ابو بکر نے کہا مین تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص مین جب جمع ہوتے ہین تو وہ ضرور جنت مین جاتا ہے ف اس حدیث مین بعضے جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہین وہ محض بے اصل ہے

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْاِحْصَاءِ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گنکر رکہنے کی کراہت مین

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ (قَالَ لِیْ) رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ اَوِ انْضَحِيْ اَوِ انْفَحِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ترجمہ اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر رکہہ ورنہ اللہ بہی تجھے گن کر دے گا (یعنے کم دے گا)۔ ف راوی کو شک ہی کہ انفقی کہا یا اوس کے سوا اور لفظ کہا عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْفَحِيْ اَوِ انْضَحِيْ اَوْ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ عَلَيْكِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہی کہ نہ سنیت رکہہ نہین تو اللہ تجہپر سنیت رکہے گا (یعنے نہ دیگا) عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللہُ علیہِ وسلم قال لھا نحو حدیثھم ترجمہ اسمار کی وہی حدیث وہی معنے **عن** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انھا جاءت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیئ الا ادخل علی الزبیر فھل علی جناح ان ارضخ مما یدخل علی فقال ارضخی ما استطعت ولا توعی فیوعی اللہ علیک **ترجمہ** اسما ابی بکر کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس توکچھ ہی نہین مگر جو زبیر میرے کو دیتے ہین توکیا مجھے گناہ ہوگا اگر مین اسمین سے کچھ صدقہ دون آپنے فرمایا جتنا تم دی سکو اوتنا دو اور سنیت نر کھو نہین تو اللہ بھی تجھے ندے کر سنیت رکھیگا **ف** زبیر کے دینے سے یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہون گے اسمین انہی اختیار ہے یا اذن عرفی اون کا ہو خرچ کرنے اور صدقہ دینے کے لیے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہین

باب الحث علی الصدقۃ ولو بالقلیل و لا تمتنع من القلیل لاحتقارہ تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اوس کو حقیر نجاننے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ **ترجمہ** ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی تم مین سے اپنے ہمسائے کو حقیر نجانے اگرچہ ایک بکری کا کھر ہی دے (یعنی نہ لینے والا اوسکو حقیر سمجھکر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہوکر دینے سے باز رہے

باب فضل اخفاء الصدقۃ صدقہ چھپا کردینے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل وشاب نشاء بعبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم یمینہ ما تنفق شمالہ ورجل ذکر اللہ تعالیٰ خالیا ففاضت عیناہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین کہ اللہ اُن کو اپنے سایہ مین جگہہ دیگا (یعنے عرش کے نیچے) جسدن اوس کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا ایک تو حاکم منصف (جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو

اسد کی عبادت کے ساتہہ بڑہا ہو تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد مین لگا رہے
چوتہے وہ دو شخص کہ محبت کرین آپس مین اسد کے واسطے اوسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہون
پانچوین جو مرد ایسا متقی ہو کہ اوسے کوئی عورت حسب نسب والی مالدار زنا کے لیے بلاوے اور وہ
کہے مین اسد سے ڈرتا ہون (اور زنا سے باز رہے چھٹی جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو خبر نہ
ہو کہ بائین ہاتہہ نے کیا خرچ کیا (اور یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتہہ کو خبر نہ ہو کہ داہنا
کیا خرچ کرتا ہے) ساتوین جو اسد کو اکیلے مین یاد کرے اور اوس کی آنسو ٹپک پڑین (یعنی اسد
کی محبت یا خوف سے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ
مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور
اوس مین یہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اوس کا مسجد مین لگا ہو جب تک کہ لوٹ کر نجاوے

باب بَیَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِیْحِ الشَّحِیْحِ افضل صدقہ کس کا ہے عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰی
وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا اَلَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ
ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے
رسول اسد کے افضل اور ثواب مین بڑا صدقہ کون سا ہے آپنے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو
تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے
اور یہانتک صدقہ دینے مین دیر نہ کرے کہ جب جان حلق مین آجاوے تو کہنے لگے یہ فلانے
کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنے تیرے مرتے ہی وارث لوگ
لے لین گے) **ف** ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان دادی کی فاتحہ ہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ
الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَمَا وَاَبِیْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی
الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ

لِفُلَانٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثوں مین اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کہانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہان جو آپ سے قسم اُس کے باپ نکل گئی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہوگئی تعمدا اور قصدًا نہین تہی قصدًا ایسی قسم کہانا منع ہے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ الْاٰخِذَةُ

اسباب مین یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتہہ نیچے کے ہاتہہ سے بہتر ہے اور اس بیان مین کہ اوپر کا ہاتہہ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتہہ پکڑنے والا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى السَّائِلَةُ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے اور اوپر کا ہاتہہ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتہہ مانگنے والا ہے **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہی جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے یعنے یہ نہین کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹہے اور اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے اور صدقہ پہلے اوسکو دے جس کا نان نفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی غلام نوکر چاکر) **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ

النبی

مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ترجمہ حکیم نے کہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا مین
نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا
لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کر کے اوس مین برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے
نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنے سوال کر کے لجاجت کر کے) اوس برکت نہین ہوتی اور اُسکا حال ایسا ہوتا
ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور اوپر کا ہاتھ عمدہ ہے نیچے کے ہاتھ سے عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ
خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا
خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ترجمہ ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اوس کو خرچ کرتا رہ یہ بہتر ہے تیرے
لیے اور اگر اوسکو بھی روک رکھے جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق مین اور
تجھپر ملامت نہین ضروری خرچ کے موافق رکھنے مین اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے
ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے

بَاب النَّہْیِ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ سوال کرنے

کی برائی عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ
فِیْ عَھْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاِنَّ عُمَرَ کَانَ یُخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَکٌ لَّہٗ فِیْہِ وَ
مَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ مَّسْئَلَۃٍ وَّشَرَہٍ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ ترجمہ حضرت معاویہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سے مگر وہ حدیثین جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے
زمانہ مین تھین اسلیے کہ حضرت عمر لوگون کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالی جس کی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین کی
سمجھ دیتا ہے اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین تو فقط خزانچی
ہون پھر جسکو مین دل کی خوشی سے دون (یعنے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اوسمین اس
کو برکت ہوتی ہے اور جس کو مین مانگنے سے اور اوسکے ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہاتا ہے اور پیٹ نہین بہرتا **ف** حضرت معاویہ کے زمانہ مین ممالک یہود ونصاری کی فتح ہوئی
اور روایات اہل کتاب کی لوگون مین کثرت سی پہیلی اس لیے آپنے یہ حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ
کی روایات کیطرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط وضبط کا تہا اور غیر قومون سے اختلاط نہ تہا اور بعد
اون کے پہر کتب حدیث مدون ہوگئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہوگیا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْأَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا
اَعْطَيْتُهٗ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سوال مین ہٹ نکیا
کرو سلیے کہ اللہ کی قسم مجہہ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اُس کے سوال کی سبب سے میرے پاس سے چیز
خرچ ہوتی ہے اور مین اوسکو برا جانتا ہون تو اوس مین برکت کیونکر ہوگی **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ
عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَّدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ دَارِهٖ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِيْ مِنْ جَوْزَةٍ فِيْ دَارِهٖ عَنْ اَخِيْهِ
قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی
اور کہا کہ مین انکے گہر گیا صنعا مین اور مجہے انہون نے اپنے احاطہ کے جوز کہلائے اور ان کے بہائی
نے روایت کی کہ مین نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے یہہ روایت بیان کی مثل اوسکی جو اوپر گذری **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ
يَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ
وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللّٰهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ خطبہ پڑہتے تہے اور روایت کی کہ سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالی بہلائی چاہتا ہے اسکو دین مین
سمجہ دیتا ہے اور مین تو بانٹنے والا ہون اور دیتا تو اللہ ہے **ف** اس حدیث مین معلوم ہوا
کہ دین مین سمجہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہین کہ اوس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونون درست
ہوجاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے
سوا کوئی نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی باوجود علو مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے
ہین پہر بدمذہب شیعہ کدہر رہے یہہ نادان لوگ جو اولیا انبیا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہین اولاد

جور و مانگتو مین محض ہے دین اور جاہل ہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْکِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ لَهُ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ وَلَا یَسْأَلُ النَّاسَ شَیْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین جو گھومتا رہتا ہے اور لوگون کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پھر لوگون نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہین ملتا جو اوس کی ضروریات بشری کو کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اوسے مسکین جانتے ہین کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگون سے کچھ مانگتا ہے **ف** بہت سی اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہین کہ باوجود محنت ومشقت کے اون کے ضروریات کی موافق نہین ملتا اور تنگدست قرضدار رہتے ہین ایسون کو دینا اور ایسون کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولی ہے ہر مالدار کو اُسکا خیال ضرور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِالَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا یَسْأَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا **ترجمہ** ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لیکر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ لوگون سے مانگتے نہین لپٹ کر عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ **ترجمہ** وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہوئی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِاَحَدِکُمْ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَلَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ **ترجمہ** عبداللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم مین کا آدمی مانگتا رہے گا یہانتک کہ اللہ سے ملیگا اور اُس کے موہنہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا یعنے حشر مین **ف** گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہے گویا بے آبرو ہونے اور مکرو اور ذلیل ہونے

سے یعنے سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے عَنْ اَخِی الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ
مُزْعَةٌ ترجمہ زہری کے بھائی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اُس مین گوشت کے ٹکڑے کا ذکر
نہین عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی يَاْتِیَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِیْ وَجْهِهٖ
مُزْعَةُ لَحْمٍ ترجمہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آدمی ہمیشہ لوگون سے سوال کرتا رہتا یہانتک کہ قیامت کے دن آوے گا اور اوس کے مونہہ پر ایک
بوٹی گوشت کی نہ ہوگی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگون سے مانگتا رہتا ہے
اون کے مال اپنا مال بڑہانے (یعنے نہ ضرورت اور کفاف کرلیے) تو وہ چنگاریان مانگتا ہے پھر چاہے
کم لے چاہے زیادہ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ
يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ بِهٖ وَيَسْتَغْنِیَ بِهٖ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ مِّنْ
اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ
تَعُوْلُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر
کوئی صبحکو جا کر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لاوے اور اُس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے
کہ لوگون کا محتاج نہ ہو یہ اُس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگون سے مانگتا پھرے کہ وہ دیوین یا نہ
دیوین اور بلاشبہ اوپر کا ہاتھ افضل ہے نیچے کے ہاتھ سے اور پہلے صدقہ اوسکو دے جو تیرے
سر روٹی کہاتا ہے عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلٰی
ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بَيَانٍ ترجمہ قیس نے کہا ہمارے پاس ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی صبحکو جاوے اور
اپنی پیٹھ پر لکڑیان لاوے اور بیچے آگے وہی روایت کی جو اوپر گذری عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّحْتَزِمَ اَحَدُ

لَأَنْ يَّحْزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی لکڑی کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر لاد کر اوسکو بیچے تو یہ اوس کے حق مین بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے کہ معلوم نہین کہ وہ دیوے یا نہ دیوے **عَنْ** أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيْبُ الْأَمِيْنُ أَمَّا هُوَ فَحَبِيْبٌ إِلَيَّ وَأَمَّا عِنْدِيْ هُوَ فَأَمِيْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّالصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتُطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَّلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولٰٓئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُّنَاوِلُهٗ إِيَّاهُ **ترجمہ** ابی ادریس خولانی ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے مجہہ سے کہا کہ روایت کی مجہسے ایک دوست امانت دار نے اور بیشک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانت دار ہین عوف بن مالک اشجعی انھون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نو یا آٹھہ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلعم سے اور ہم نہیت دنون بیعت کر چکے تھے تو ہمنے عرض کی کہ ہم تو آپسے بیعت کر چکے ہین ای رسول اللہ تعالی کے پھر آپنے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے عرض کی کہ ہم آپسے بیعت کر چکے ہین آپنے پھر فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ہمنے اپنے ہاتہہ بڑہائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہین اب کس بات کی بیعت کرین آپ نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اوسکے ساتہہ کسی کو اور نماز وںکی پنجگانہ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سی کہی کہ لوگون سے کچہہ نہ مانگو تو مین نے اون مین سے بعضون کو دیکھا کہ اون کا کوڑا گر پڑتا تہا دینے اونٹ پر سے تو کسی سے سوال نکرتے کہ وہ اٹھا دیوے **ف** یہ کمال ایفاے بیعت تہی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابو مسلم جو اسحدیث کے راوی ہین وہ بڑے زاہد ہین اور

اور کرامات اون کے مشہور ہین اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور
اسود عنسی مردود جو دعوے نبوت کا کرتا تہا اوس نے اون کو آگ مین ڈالدیا اور وہ نہ جلے پہر لاچار
ہو کر اُن کو چہوڑ دیا اور وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے کہ آپ نے وفات
فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہم کی اور
باسپر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب مین جو نقل کیا ہے کہ
وہ حضرت معاویہ کے زمانہ مین ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان **عَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

ترجمہ قبیصہ نے کہا مین قرضدار ہو گیا تہا ایک بڑی رقم کا (یعنے دو قبیلون کی اصلاح وغیرہ کے لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تم ٹہیرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس مین سے کچہہ تمکو دین پہر آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہین مگر تین شخصون کو ایک تو وہ جو قرضدار ہو جاوے (یعنے کسی امر خیر مین) تو حلال ہو جاتا ہے اوسکو سوال یہانتک کہ ملجاوے اوسکو اوتنا مال پہر سوال سے باز رہے دوسرے وہ شخص کہ پہونچی ہو آفت اوس کے مال مین کہ ضائع ہو گیا ہو مال اُسکا تو حلال ہو جاتا ہے سوال اُسکو یہانتک کہ ملجاوے اُسکو اتنی رقم کہ درست ہو جاوے اوسکی گذران راوی کو شک ہے کہ قوام فرمایا یا سداد معنی دونون کے ایک ہین تیسرا وہ کہ پہونچا ہو اوسکو فاقہ اور تین شخص عقلمند اون میں سے اوسکی قوم کے گواہی دین کہ اُسکو بیشک فاقہ پہونچا ہے اسکو بہی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی

گذران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگون کے اوقبیصہ سوال حرام ہے اور سوا او
کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کہاتا ہے **بَابُ** جَوَازِ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ بے
مانگے جو چیز آجائے اسکا لینا کیسا ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي
الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ
مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ
مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے اُنھون نے
حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے
اور مین کہتا تھا کہ جو مجھسے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اوسکو عنایت کیجیے یہانتک کہ ایک بار مجھے آپ
نے کچھ مال دیا اور مین نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اوسے عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا
اس کو لے لو اور اس مال مین سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجاوے اوسکو لے لیا کرو
اور جو اس طرح نہ آوے اوسکا خیال بھی نہ کرو **ف** شاید یہ مثل اسی حدیث سے نکلی ہے **مصرع**
چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خداست اور حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لاطمعی اور ایثار
حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس مین علماء کا اختلاف ہے کہ جسکو مال آجاوے اوسے قبول کرنا چاہیے
یا نہیں اور اسمین تین مذہب ہین اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول
کرنا مستحب ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضون نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضون
نے حلال اور صحیح یہ ہے کہ عطایائے سلطانی مین مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو
لینا روا نہیں ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اسکا مستحق نہیں اور
اسمین مال حرام غالب نہیں تو لینا روا ہے اگر لینے والے مین کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضون
نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اوسکے غیر سے اور بعضون نے مستحب کہا ہے سلطان
کے عطیہ کو نہ اور کے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُوْلُ لَهُ عُمَرُ
اَعْطِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ

اَوْتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهٗ ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیے جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دیدو اور جو اس قسم کے مال سے تمہارے پاس آوے اور تم نے اوس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اوسکو لے لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو پھیر نہ دیتے تھے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ترجمہ ابن ساعدی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب مین فارغ ہوا اور صدقہ کا مال انکو لا کر دیدیا تو مجھے کچھ اجرت دینے کا حکم کیا مین نے کہا مین نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین جو دیتا ہوں لے لو ایک بار مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ تحصیلا تھا اور آپ نے مجھے بھی کچھ اجرت دی اور مین نے بھی ایسا ہی کہا جیسے تم نے کہا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہارے کچھ ملے تو کھاؤ اور صدقہ دو عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ترجمہ وہی روایت اس

دوسری سند سے مروی ہوئی **باب** كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا حرص دنیا کی مذمت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کہ جینے اور مال کی حرص جوان ہے **ف** یہ مصرع اس حدیث کے موافق ہے **مصرع** مرد چون پیر شود حرص جوان گردد **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيَاةِ وَحُبِّ الْمَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی اسمین طول کا لفظ زیادہ ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ **ترجمہ** مضمون وہی ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کو دو جنگل ہوں مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈھتا رہے اور پیٹ نہیں بھرتی آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے (یعنے جو دنیا کی حرص سے باز آوے اوسے گنج قناعت عطا فرماتا ہے) **ف** یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے **شعر** چشم تنگ دنیادار را یا قناعت پر کند یا خاک گور **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَلَا اَدْرِيْ اَشَيْءٌ اُنْزِلَ اَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُوْلُهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آپ پر یہ بات اوتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابوعوانہ کی جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنَّ لَهُ وَادِيًا اٰخَرَ وَلَنْ يَمْلَاَ

اثنتین

فَاہُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰہُ یَتُوبُ عَلٰی مَنْ تَابَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا اور ہو اور اُسکا مونہہ نہین بھرتی مگر مٹی (گور کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اوس کیطرف جو توبہ کرے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْاَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ یَکُوْنَ اِلَیْہِ مِثْلُہٗ وَلَا یَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰہُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ ھُوَ اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَایَۃِ زُھَیْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے کہ اوسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہین بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ قرآن مین سے ہے یا نہین اور زہیر کی روایت مین یہ ہے کہ مین نہین جانتا قرآن مین سے ہے یا نہین اور ابن عباس کا نام نہین لیا

عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ بَعَثَ اَبُوْمُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰی قُرَّاءِ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ فَدَخَلَ اِلَیْہِ ثَلَاثُ مِائَۃِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِیَارُ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ وَقُرَّاؤُھُمْ فَاتْلُوْہُ وَلَا یَطُوْلَنَّ عَلَیْکُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُکُمْ کَمَا قَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّا کُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَۃً کُنَّا نُشَبِّھُھَا فِی الطُّوْلِ وَالشِّدَّۃِ بِبَرَاءَۃٍ فَاُنْسِیْتُھَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْھَا لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَکُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَۃً کُنَّا نُشَبِّھُھَا بِاِحْدَی الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِیْتُھَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْھَا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُکْتَبُ شَھَادَۃً فِیْ اَعْنَاقِکُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ ابی الاسود نے کہا ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کے قاریون کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری اُنکے پاس آئے اور اُنھون نے قرآن پڑھا اور ابوموسی نے اُن سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگون سے بہتر ہو اور وہان کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سُست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاوین جیسے تم سے اگلون کے دل سخت ہو گئے

اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت وعیدوں میں برات کی برابر تھی پھر میں اسے
بھول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے مال کے تب بھی تیسرا ڈھونڈھتا رہتا
اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑھتے تھے اور اسکو مسبحات میں کی
ایک سورت کی برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اسمیں سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو
کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ تمھاری گردنوں میں
لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اسکا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن **ف** ان سب حدیثوں
میں مذمت دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کو بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے
شعر اہل دنیا کافران مطلق اند + روز و شب در زق زق و در بق بق اند + اور بشارت ہے حضرت
انسان کو کہ بے مرے ان کا پیٹ نہیں بھرتا اگرچہ سونے کی اینٹوں سے انکا گھر بھر جاوے **باب**
فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا قناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى
غِنَى النَّفْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** یعنی سامان دنیا
بہت ہے مگر آدمی پر حرص غالب ہے جب بھی امیر نہیں اور دل غنی ہے تو بے مال کے بھی بے پرواہ
ہے **باب** التَّحْذِيْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا دنیا کی زینت پر مغرور نہ
ہونے کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ
لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ اَوَ خَيْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَا
يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا
اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ فَمَنْ يَاْخُذُ مَالًا
بِحَقِّهٖ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ يَاْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہوکر لوگون مین وعظ کہا اور فرمایا اللہ
کی قسم اے لوگو مین تمہارے لیے اور کسی چیز سے نہین ڈرتا ہون مگر اُس سے جو اللہ نکالتا ہے تمہارے
لیے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا (یعنے
دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اسکا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تہوڑی دیر پہر فرمایا تمنے کیا کہا پہر اوس کے سوال کو پوچھ
لیا کہ کہین بہول نگیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتہہ اوسکی سمجھ مین نہ آوے) اوس نے
عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ نہین خیر کا نتیجہ تو
خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنون مین جو سبزہ اوگتا ہے (اور اوسے تم خیر ہی
جانتے ہو) وہ نہین مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہرا چرنے والے کو کہ
وہ کہا جاتا ہے یہانتک کہ اوس کی کوکہین بہول جاتی ہین اور سورج کے سامنے ہوکر پتلا گہنے
لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پہر جگالی کرنے لگتا ہے اور پہر چرنے جاتا ہے (یہانتک کہ اسی لوٹ
پوٹ مین ایک دن مرجاتا ہے) یہی حال اُس مال کا ہے کہ جو اُسکو حق کے ساتہہ لیتا ہے اوسکو
برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کہاتا جاتا ہے اور
پیٹ نہین بہرتا (جیسے اوس ہری چرنے والی کا) **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَّا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوْا
وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ
قَالَ لَا يَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا
اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ
وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهٖ وَ
وَضَعَهُ فِىْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ
ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا
کہ خیر کا نتیجہ خیر ہے ہوتا ہے اور اخیر مین فرمایا جس نے اُسکو (یعنے مال کو حق کی راہ سے لیا اور
راہ حق مین رکہا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے (یعنے درجات عالیہ صدقات وخیرات اور

سبرات کی اوسکو عنایت ہوتے ہین ا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا عَن اَبِی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ قَالَ
جَلَسَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَلَی المِنبَرِ وَجَلَسنَا حَولَہٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیکُم
بَعدِی مَا یُفتَحُ اللّٰہُ عَلَیکُم مِن زَہرَۃِ الدُّنیَا وَزِینَتِہَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَیَاتِی الخَیرُ بِالشَّرِّ
یَارَسُولَ اللّٰہِ قَالَ فَسَکَتَ عَنہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقِیلَ مَا شَانُکَ تُکَلِّمُ رَسُولَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُکَلِّمُکَ قَالَ وَرَاَینَا اَنَّہٗ یُنزَلُ عَلَیہِ فَاَفَاقَ یَمسَحُ عَنہُ
الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَینَ ہٰذَا السَّائِلُ وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاتِی الخَیرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنبِتُ
الرَّبِیعُ یَقتُلُ اَو یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الخُضرَۃِ فَاِنَّہَا اَکَلَت حَتّٰی اِذَا امتَلَاَت خَاصِرَتَاہَا
استَقبَلَت عَینَ الشَّمسِ فَثَلَطَت وَبَالَت ثُمَّ رَتَعَت وَاِنَّ ہٰذَا المَالَ خَضِرٌ حُلوٌ وَنِعمَ صَاحِبُ
المُسلِمِ ہُوَ لِمَن اَعطٰی مِنہُ المِسکِینَ وَالیَتِیمَ وَابنَ السَّبِیلِ اَوکَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ مَن یَّاخُذُہٗ بِغَیرِ حَقِّہٖ کَالَّذِی یَاکُلُ وَلَا یَشبَعُ وَیَکُونُ عَلَیہِ شَہِیدًا یَومَ
القِیٰمَۃِ ترجمہ ابوسعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا تب ایک شخص
نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے آپ چپ ہو رہے لوگون نے اوس شخص سے کہا تو نے کیون
ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھسے بات نکی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی
ہے اتنے مین آپنے پسینہ پونچھا اور فرمایا اُس سائل نے اچھی بات کہی پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے
والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا ہے میٹھا ہے اور بہت اچھا رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین
کو اور یتیم اور مسافر کو دیا اور کچھ فرمایا اخیر مین یہ فرمایا کہ وہ مال اوسپر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** اس حدیث مین آپنے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور
کثرت سے ڈرایا اور اُن کو ڈرایا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق مین خرچ ہو اُن ملاعین دنیا کا
تو ذکر ہی نہین جو مال حرام اکٹھا کرتے ہین اور اپنے پیٹون مین آگ بھرتے ہین اور سائل نے پوچھا
کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ ہان یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہین بلکہ
اسمین بندون کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمین مشغول ہو کر ہزارون خدا کو بھول جاتے ہین اور
آپسمین بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہین پھر اوسپر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا

فقیل لہ
آتی

سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہر مگر بدپرہیز جانوروں کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے **باب** فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰی کُلِّ ذٰلِکَ صبر وقناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُمْ ثُمَّ سَاَلُوْہُ فَاَعْطَاہُمْ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ قَالَ مَا یَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَآ اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَآءٍ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ **ترجمہ** ابوسعید نے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے انکو دیا انہوں نے پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب تمام ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپنے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اوسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ رکھے اللہ اسکو بے پرواہ کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اوسپر صبر آسان کر دیتا ہے اور کوئی عطائے الٰہی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہیں **ف** اس حدیث میں قناعت اور صبر اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہر **عَنْ** الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** زہری سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَّقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَآ اٰتَاہُ **ترجمہ** عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا اور چھٹکارا پایا وہ جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالےٰ نے اُسکو اپنی روزی پر قناعت دی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعوں کی روزی موافق ضرورت کے رکھہ **ف** یعنی دنیا کی طوم و طراق اور ساز و یراق اور حمل اثقال کے تحمل شاق اور زبردستی کی دھوم دھام اور ہجوم عوام اور ناحق کے زق زق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھہ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روٹی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے خیر الامور اوسطہا اور قوت اہل لغت کی نزدیک سد رمق کو کہتے ہیں اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

نے کی قوت لاموت پر **باب** اِعطَاءِ المُؤلفَۃِ وَمَن یَخَافُ عَلیٰ اِیمَانِہٖ اِن لَم یُعطَ وَاحتِمَالِ مَن سَاَلَ بِجَفَاءٍ لِجَھلِہٖ وَبَیَانِ الخَوَارِجِ وَاَحکَامِھِم باب دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان

عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَسَمَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَسمًا فَقُلتُ وَاللہِ یَا رَسُولَ اللہِ لَغَیرُ ھٰؤُلَاءِ کَانَ اَحَقَّ بِہٖ مِنھُم قَالَ اِنَّھُم خَیَّرُونِی اَن یَّسئَلُونِی بِالفُحشِ اَو یُبَخِّلُونِی فَلَستُ بِبَاخِلٍ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھہ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اوس کے مستحق اور لوگ تھے آپنے فرمایا انہون نے مجھے مجبور کیا دو باتون مین کہ یا تو یہ مجھسے بیحیائی سے مانگین یا مین اُن کے آگے بخیل ٹھیرون سو مین بخل کرنے والا نہین ہون **ف** غرض یہ کہ انہون نے مجھسے بہت الحاح سے سوال کیا بسبب ضعف ایمان کے اور اگر مین اُنکو ندیتا تو بخیل کہتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون اور سخت دل اور ضعیف الایمان لوگون سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے اُنکو مال دینا روا ہے **عَن** اَنَسِ بنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ کُنتُ اَمشِی مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیہِ رِدَاءٌ نَجرَانِیٌّ غَلِیظُ الحَاشِیَۃِ فَاَدرَکَہٗ اَعرَابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدَائِہٖ جَبذَۃً شَدِیدَۃً فَنَظَرتُ اِلیٰ صَفحَۃِ عُنُقِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَقَد اَثَّرَت بِھَا حَاشِیَۃُ الرِّدَاءِ مِن شِدَّۃِ جَبذَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُر لِی مِن مَّالِ اللہِ الَّذِی عِندَکَ فَالتَفَتَ اِلَیہِ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِعَطَاءٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلا جاتا تھا اور آپ ایک نجران (شہر کا نام ہے) کی چادر اوڑہی ہوئی تھی جسکا کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گانون کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ مین نے دیکھا آپکی گردن کے مونڈھے پر چادر کا نشان بن گیا اور اُسکا حاشیہ گڑ گیا اوس کے زور سے کھینچنے کے سبب سے پھر کہا اے محمد حکم کرو میرے لیے اس مال مین سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپکے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کیطرف دیکھا اور ہنسے اور حکم کیا اُسکو کچھ دینے کا **ف** اور اُسکی اس گانوری پر کچھہ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور حلم تھا آپکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون کی گستاخیون اور بے ادبیون پر حلم وصبر و درگذر کرنا اور اُن کے سوء ادب کے بدلے مین اُن سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیے جیسے آپ ہنس

دیے اور اُس کو کچھ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جواز بھی سمجھا گیا **عَنْ** اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْ حَدِیْثِ عِکْرِمَۃَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّیَادَۃِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَہٗ اِلَیْہِ جَبْذَۃً رَجَعَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ وَفِیْ حَدِیْثِ ھَمَّامٍ فَجَاذَبَہٗ حَتّٰی انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتّٰی بَقِیَتْ حَاشِیَتُہٗ فِیْ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** اسحق سے بذریعہ انس کے وہی روایت مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ اُس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت مین یہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اوس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے مین رہ گیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃً وَلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُہٗ لَہٗ فَخَرَجَ اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِّنْھَا فَقَالَ خَبَاْتُ ھٰذَا لَکَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَۃُ **ترجمہ** مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ تقسیم کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین اور مخرمہ کو کوئی ندی تب مخرمہ نے کہا ای میرے بیٹے میرے ساتھہ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو مین اُن کے ساتھہ گیا اور اُنھون نے کہا تم گھر مین جا کر اونھی بلاؤ مین نے حضرت کو بلایا آپ نکلے اوس مین کی ایک قبا اوڑھے ہوئی اور فرمایا کہ یہ مین نے تمہارے واسطے رکھہ چھوڑی تھی اور پھر آپنے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے **عَنْ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃٌ فَقَالَ لِیْ اَبِیْ مَخْرَمَۃُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَیْہِ عَسٰی اَنْ یُّعْطِیَنَا مِنْہُ شَیْئًا قَالَ فَقَامَ اَبِیْ عَلَی الْبَابِ فَتَکَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہٗ فَخَرَجَ مَعَہٗ قَبَاءٌ وَھُوَ یُرِیْہِ مَحَاسِنَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ خَبَاْتُ ھٰذَا لَکَ خَبَاْتُ ھٰذَا لَکَ **ترجمہ** مسور نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھہ قبا ئین آئین اور مجھہ سو میرے باپ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھہ چلو شاید ہمکو بھی اُس مین سے کچھہ دین غرض میرے باپ دروازہ پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ اسکی پھول بوٹون کی

طرف نظر کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ مین نے تمہارے لیے اُٹھا رکھی تھی یہ مین نے تمہارے لیے اُٹھا رکھی تھی **ف** اسمین سخاوجود وبذل وعطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنی یارون کا خیال کہنا اور اُنکی دلجوئی اور مدارات **عَنْ** سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهِ وَفِي حَدِيْثِ الْحُلْوَانِيِّ تَكْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو کچھہ مال دیا اور مین بہی اون مین بیٹہا تہا اور آپنے ایک شخص کو چہوڑ دیا جو میرے نزدیک اُن سب سے اچہا تہا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کہڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اُسکو مومن سمجہتا ہون آپ اُسکو کیون نہین دیتے مین اُسے اللہ کی قسم مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پہر مین تھوڑی دیر چپ رہا اور پہر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور مین نے پہر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اُسکو اللہ کی قسم مین مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پہر مین چپ رہا اور پہر اوس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تہی مجھپر غلبہ کیا اور مین نے پہر عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اللہ کی قسم مین اُسے مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پہر تیسری بار مین آپنے فرمایا کہ مین اکثر ایک کو دیتا ہون اور دوسرا میرے نزدیک اُس سے اچہا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اگر مین اُسے ندونگا تو یہ اوندہے موہنہ دوزخ مین چلا جائیگا اور حلوانی کی روایت مین وہ قول جو تین بار مروی ہوا دو ہی بار ہے **ف** اسمین صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگون کو تسلی دیتا ہون کہ وہ تکلیف پاکر ایمان سے پہر نہ جائین اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہین کہ وہ ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پہرنیوالے نہین اور انہین کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہین **عَنْ** الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ **ترجمہ** زہری سے دوسری

فوائد

سند سے یہی مضمون مروی ہوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ هٰذَا يَعْنِي حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ اَقِتَالًا اَيْ سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ ترجمہ محمد بن سعد سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی اُس مین اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانے کے بیچ مین ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہوا ے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی یہ آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ اونکی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ لَهٗ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا ذَوُوْ رَاْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا سَنَصْبِرُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا چند لوگون انصار کے حنین کے دن کہا جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اموال ہوازن مین سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیون کو قریش مین سے سو اونٹ دیے تو انصار کے لوگ کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہین ہمین چھوڑ کر اور ہماری تلوارین ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہین انس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور اُن کو ایک چمڑے کے خیمہ مین جمع کیا پھر جب سب جمع ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہونچی ہے تب اُن مین سے سمجھ
دار لوگون نے کہا کہ جو ہم مین فہمیدہ لوگ ہین یارسول اللہ اونہون نے تو کچھہ بھی نہین کہا اور بعضے کم سن
لوگ ہم مین کے بولے اللہ بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اور
ہماری تلوارین اون کے خون سے ابھی تک ٹپکا رہی ہین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بعض ایسے
لوگون کو دیتا ہون جو ابھی کافر تھے اُن کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہین ہوتے اس سے کہ لوگ
تو مال لیکر اپنے گھر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ تم جو
لیکر گھر جاؤ گے وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائین گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن سارے
دنیا سے بہتر ہے) پھر سب انصار نے کہا ہان یارسول اللہ ہم راضی ہوئے پھر آپنے فرمایا آگے تمپر اور لوگ
مقدم کیے جاوین گے (یعنے تمہین چھوڑ کر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملاقات کرو تم اللہ
سے اور اُس کے رسول سے کہ مین حوض (کوثر) پر ہون گا اُنہون نے کہا اب ہم صبر کرین گے (لعون اللہ
وقوتہ) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خمس (یعنی پانچوان حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اوسکو خمس مین نہین
گنا اور باقی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے انکو خمس مین سے دیا ہے اور اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ
امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جس کو چاہے اُسمین سے زیادہ دے یا ایک شخص کو
اُس مین سے بہت کچھہ دیدے اور اسیطرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین مین خرچ کرے اور
چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچھہ دے دے کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت نے انصار سے فرمایا کہ آگے حکام
ہونگے وہ تم کو چھوڑ کر اورون کے تئین اموال دنیاوی دیا کرینگے سو تم کو ضرور ہے کہ نعماء اُخروی پر نظر رکھو اور
مجھسے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ **ترجمہ** انس بن مالک
سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اوسی روایت کی مثل جو گذری اس مین اتنا زیادہ ہے کہ انس
نے کہا پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اُناس منا مین منا کا لفظ نہین کہا باقی مضمون وہی ہے کہا مسلم نے
اور روایت کی ہمسے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب نے اون سے ابن شہاب کے بھتیجے نے اون سے اُن کے چچا نے

بڑی نعمت ہی کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے بیت داغ غلامیت کرد پایۂ خسرو بلند ✦ صدر ولایت شود بندہ کہ سلطان خریدیہ اوسا اوسکا رسول او ز شکست کہا گئی مشرک لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بہت لوٹ کا مال ہاتھہ آیا اور آپ نے اوسکو مہاجرین مین تقسیم کردیا اور مکہ کے لوگون مین اور انصار کو اُس مین سے کچہہ ندیا تب انصار نے کہا کہ کٹھن گھڑی مین تو ہم بلائے جاتے اور لوٹ کا مال اورون کو دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپنے اُنکو ایک خیمہ مین اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے یہ کیا بات ہی جو مجھکو تم سے پہونچی ہے تب وہ چپ ہو رہی آپنے فرمایا اے گروہ انصار کی کیا تم خوش نہین ہوتے ہو اس پر کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین گے اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیجا کر اپنے گہر مین رکھہ چھوڑو گے اُنھون نے کہا کہ بیشک ای رسول اللہ کے ہم رضی ہو گئے پہر آپنے فرمایا اگر لوگ ایک گہاٹی مین چلے اور انصار دوسری مین تو مین انصار کی گہاٹی کی راہ لون ہشام نے کہا مین نے کہا ای ابو حمزہ تم اُسوقت حاضر تہے اُنہون نے کہا مین آپ کو چہوڑ کر کہان جاتا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال افتتحنا مکۃ ثم انا غزونا حنینا قال فجاء المشرکون باحسن صفوف رایت قال نصفت الخیل ثم صفت المقاتلۃ ثم صفت النساء من وراء ذلک ثم صفت الغنم ثم صفت النعم قال ونحن بشر کثیر قد بلغنا ستۃ الاف وعلی مجنبۃ خیلنا خالد بن الولید قال فجعلت خیلنا تلوذ خلف ظہورنا فلم نلبث ان انکشفت خیلنا وفرت الاعراب ومن نعلم من الناس قال فنادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا للمہاجرین یا للمہاجرین ثم یا للانصار یا للانصار قال قال انس ہذا حدیث عمیۃ قال قلنا لبیک یا رسول اللہ قال فتقدم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال فایم اللہ ما اتیناہم حتی ہزمہم اللہ قال فقبضنا ذلک المال ثم انطلقنا الی الطائف فحاصرناہم اربعین لیلۃ ثم رجعنا الی مکۃ قال فنزلنا قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی الرجل المائۃ ثم ذکر باقی الحدیث کنحو حدیث قتادۃ وابی التیاح وہشام بن زید **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالی) پہر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفین باندہ کر آئے جو مینے دیکھین اور پہلے گھوڑون نے صف باندہی (یعنے سوارون نے) پہر لڑنت لوگون نے پہر عورتون نے اُن کے پیچہے پہر صف باندہی بکریون نے پہر جاریایون نے اور ہم بہت لوگ تہے کہ پہونچ گئے تہے

تلوذ

الی المہاجرین

چھ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت مین اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت میں گذرا) اور ہماری ایک جانب کو سوار وپر خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بارگی ہماری گھوڑے پیٹھ کیطرف جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہانتک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہماری اور گاؤن کے لوگ بہاگنے لگے اور جن لوگون کو کہ مین جانتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہان ای مہاجرین ہان ای مہاجرین پھر ڈانٹا کہ اے انصار ای انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے کہا یہ حدیث میرے چچاؤن کی ہے پھر ہمنے کہا حاضر ہین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور کہا انس نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچے نہین تھے کہ اللہ تعالے نے انکو شکست دیدی اور ہمنے اُن کا سب مال لے لیا پھر ہم طائف کیطرف چلے اور انکو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سو اونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابی التیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گذری **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ **شعر** أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِئٍ مِنْهُمَا وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً **ترجمہ** حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھ کم دیے تو عباس نے یہ شعر کہین جو اوپر مذکور ہوئیں تب آپنے اُن کے سو اونٹ پورے کردیے **ف** اور مضمون اُن شعرون کا یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جسکا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ مین کئے فرماتے ہین حالانکہ عیینہ اور اقرع دونون مرداس سے یعنے مجھسے کسی مجمع مین بڑہ نہین سکتے اور مین اُن دونون سے کچھ کم نہین ہون اور آج جس کی بات نیچی ہوگئی وہ پھر اوپر نہو گی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ وَأَعْطَى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً **ترجمہ**

عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غنائم حنین تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سو اونٹ دیے اور حدیث بیان کی مانند اوسکی اور علقمہ بن علاثہ کو سو دیے

عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ ابْنَ أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ ترجمہ عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور اسمین علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہین نہ شعرون کا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللَّهُ بِي وَيَقُولُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَلَا تُجِيبُونِي فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا لِأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو أَنْ لَا يَحْفَظُهَا فَقَالَ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عبداللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا اور غنیمت تقسیم کی اور مولفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہین کہ جیسا اور لوگون کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے گروہ انصار کے کہ مین نے تم کو گمراہ نہین پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا مین نے محتاج نہین پایا تم کو پھر اللہ نے میرے سبب سے تم کو بھر دیا اور کیا مین نے تم کو متفرق نہین پایا پھر اللہ نے اکٹھا کر دیا تم کو (انصار مین دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج اون مین سو برس سے برابر لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالی نے اوسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اوسکا نہایت امانت دار ہے (یعنے جو آپنے کیا وہی حق ہے اور ہم اوسپر راضی ہین) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے جواب نہین دیتے انہون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اوسکا بہت امانت دار ہے پھر آپنے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کھاؤ اور کام ایسا ایسا ہو کئی چیزون کا آپنے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہین مین انکو نہین بہول گیا (یہہ نہین ہوسکتا) پہر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہین ہوتے کہ لوگ بکریان اور اونٹ لیکر اپنے گہر جاوین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گہر جاؤ پہر فرمایا انصار استر ہین (یعنے بدن سے ہمارے لگے ہوئے ہین جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہین (یعنی بہ نسبت انصار کے ہمسے دور ہین جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو مین انصار مین کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک میدان اور گہاٹی مین جاوین تو مین انصار کی وادی اور گہاٹی مین جاؤن اور میرے بعد لوگ تم کو پیچہے ڈالین گے (یعنے تمکو ندیگا اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملو مجہسے حوض پر **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطَى اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ وَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَّاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَاجَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ کو بھی ایسے ہی اور چند آدمیون کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچہہ دیا اور اور لوگون سے ان کو مقدم کیا تقسیم مین سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اسمین عدل نہین ہے اور اسمین اللہ کی رضامندی مقصود نہین تو مین اپنے دل مین کہا کہ اللہ کی قسم مین اسکی خبر دون گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپکو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا ہے پہر آپنے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالی اور رسول اسکا عدل نہ کرے پہر فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہون نے صبر کیا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ آج سے مین آپکو کسی بات کی خبر نہ دون گا (اسلیے کہ آپکو اس مین تکلیف ہوتی ہے) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَّا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهٗ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَذْكُرْهُ لَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہین پھر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر چپکے سے کہدیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرۂ آپکا لال ہوگیا اور مین نے آرزو کی کہ کاش اسکا ذکر نکیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپنے فرمایا موسی علیہ السلام کو اس سے زیادہ ستایا اور انھون نے صبر کیا (حضرت موسی علیہ السلام پردہ مین چھپکر نہلتے تھے جاہلون نے کہا ان کے انثیین بڑے ہین ایک بار پتھر پر کپڑے رکھدیے وہ لے بھاگا آپ اوس کے پیچھے دوڑے لوگون نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہین اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا اون کا جنازہ آسمان پر ملئکہ لے گئے جاہلون نے کہا اونہون نے انکو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور انہون نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے مجھے نہین مارا غرض اسطرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیا و علما کو بدنام کرتے چلے آئے ہین خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہین) **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ بِالْجِعِرَّانَةِ مُنْصَرَفَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ لَخِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهٗ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلال کے کپڑے مین کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی سے لے کر بانٹتے تھے اور لوگون کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور اوس نے کہا عدل کرو اے محمدؐ آپ نے فرمایا کون عدل کرے گا اگر مین عدل نہ کرون اور تو تو بڑا بدنصیب اور بڑا نقصان والا ہوگیا اگر مین عدل نہ کرون (یعنے تو مجھے نبی سمجھکر ایمان لایا اور جب مین ظالم ٹھیرا تو تیرا کہان ٹکانا لگے گا) اسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایے کہ مین اس منافق کو

مار ڈالون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی لوگ کہین گے کہ مین اپنے رفیقون کو مارتا ہون
(معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اوسکے یار قرآن کو پڑہین گے اور قرآن اونکی گلون
سے نہ اترے گا (یعنے دل مین اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے
(بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہوجاتا ہے اور اُس مین خون تک نہین بہرتا) **عن** جابر بن عبد اللہ انّ
النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم کان یقسم مغانم وساق الحدیث **ترجمہ** وہی ہے دوسری سندسے
عن ابی سعید الخدریّ رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث علیّ رضی اللہ تعالی عنہ وھو بالیمن
بذھبۃ فی تربتھا الی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقسمھا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم
بین اربعۃ نفر الاقرع بن حابس الحنظلیّ وعیینۃ بن بدر الفزاریّ وعلقمۃ بن علاثۃ العامریّ
ثمّ احد بنی کلاب وزید الخیر الطائیّ ثمّ احد بنی نبھان قال فغضبت قریش فقالوا
یعطی صنادید نجد ویدعنا فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم انّی انّما فعلت ذٰلک
لاتألّفھم فجاء رجل کثّ اللحیۃ مشرف الوجنتین غائر العینین ناتی الجبین
محلوق الرّاس فقال اتّق اللہ یا محمّد قال فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فمن یطع اللہ
ان عصیتہ ایأمننی علی اھل الارض ولاتأمنونی قال ثمّ ادبر الرّجل فاستأذن رجل من
القوم فی قتلہ یرون انّہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ
وسلّم انّ من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القرآن لایجاوز حناجرھم یقتلون اھل الاسلام
ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السّھم من الرّمیّۃ لئن ادرکتھم
لاقتلنّھم قتل عاد **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا حضرت علی نے یمن سے کچھہ سونا بہیجا مٹی مین ملا
ہوا (یعنے کہان سے جیسا نکلا تہا ویسا ہی تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے اُسے چار
آدمیون مین بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی کلاب کے
قبیلے کا اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی نبہان سے اور اسپر قریش بہت جلے اور کہنے لگے
کہ آپ نجد کے سردارون کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین
اُن کو اس لیے دیتا ہون کہ اُن کے دلون مین اسلام کی محبت پیدا ہو اتنے مین ایک شخص آیا کہ اوسکی
داڑہی گہنی تہی گال پہولی تہی آنکہین گڑہے مین گہسی ہوئین تہین ماتہا اونچا تہا سر منڈا ہوا تہا اور اُسنے

اگر کہا اسہ سی ڈر ای محمد یہہ حلیہ عجیب فتنہ انگیز ہے مجھے دوبار اس شکل والون سے ایذا پہونچی ہے اللہ
صورت سی بچاوے) اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین نا فرمانی کرون گا تو اللہ تعالی کی
اطاعت کون کرے گا (معلوم ہوا نبی سے بڑھکر کسی کا درجہ نہین) اور اللہ تعالی نے مجھے زمین والون پر
امانت دار مقرر فرمایا ہے اور تم لوگ امانت دار نہین جانتے پھر وہ آدمی پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور ایک شخص
نے اجازت مانگی قوم مین سے اوسکے قتل کی لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ خالد بن ولید تھے اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اوس کے اصل مین سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑھتے ہین اور اوس
کے گلون سے نیچے نہین اوترتا اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہین اور بت پرستون کو چھوڑ دیتے ہین (تمام
اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے مین آتا ہے کہ پنجہ پرست شدہ پرست جھنڈی پرست تعزیہ پرست گور پرستون
کے یار غار بے نمازیون ہجڑون بھڑوون رنڈیون زانیون کے دوستدار وفادار فاسقون فاجرون شاربان
خمر بازان مسکرات مغنیان ومغنیات کے خیر خواہ اور جس عزیز نے حدیث پر عمل کیا اوس کے دشمن بدخواہ
جان کے خواہان عزت کے جویان رہتے ہین) اسلام سے ایسا نکل جاتے ہین جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے
اگر مین انکو پاتا تو ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہین یعنے جڑ پیڑ سے اوڑا دیتا جیسے عاد کو باد نے
برباد کیا) **ف** اس حدیث سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ انہون نے خوارج
کو قتل کیا اور گویا حضرت کی آرزو بر لائے آگے بیان انکا مفصل آویگا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ
نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَ
إِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ
صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ
مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ
الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ

بلسانہ ما لیس فی قلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اومر ان انقب عن
قلوب الناس ولا اشق بطونھم قال ثم نظر الیہ وھو مقف فقال انہ یخرج من ضئضئ
ھذا قوم یتلون کتاب اللہ رطبا لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق
السھم من الرمیۃ قال اظنہ قال لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل ثمود ترجمہ ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا ایک چمڑے
مین جو ببول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور مٹی سے بھی جدا نہین کیا گیا تھا تو آپ نے چار آدمیون مین بانٹا
عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل مین اور چوتھے علقمہ بن علاثہ تھے یا عامر بن طفیل تو ایک شخص نے
آپکے اصحاب مین سے کہا کہ ہم اوس کے زیادہ حقدار تھے ان لوگون سے اور یہہ خبر آپ کو پہونچی اور
آپنے فرمایا کہ تم مجھے امانت دار نہین جانتے اور مین اسکا امانتدار ہون جو آسمان کے اوپر ہے (یعنی
اللہ تعالی اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی آسمانون کے اوپر ہے نہ جیسا ملاعین جہمیہ جو مفسدان دین
ہین خیال کرتے ہین اور برق وبجلی کیطرح اہلسنت پر کڑکتے ہین کہ وہ ذات مقدس ہر جگہہ ہے معاذ اللہ
من ذلک اور یہ ملاعین بیہودہ عقاید جہمیہ کو جان جہان جانتے ہین اور عقیدہ انبیا کو وہم وگمان سمجھتے ہین
اللہ تعالی ان کے شر سے ہر بشر کو محفوظ رکھے) آتی ہے مجھے خبر آسمان کی صبح اور شام پھر ایک شخص
کھڑا ہوا جس کی دونون آنکھین گڑھے مین گھسی ہوئی تھین دونو گال پھولے ہوئے تھے پیشانی اوبھری ہوئی
تھی سر منڈا ہوا تھا تہمت اٹھائے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا خرابی ہے تیری تو کیا
سب زمین والون سے بڑھکر مستحق نہین اللہ سے ڈرنیکا (یعنے سب سے زیادہ تو تو ہی مستحق ہے ڈرنے کا اس لیے کہ یہ
رسول سے بے ادبی کرتا ہے) پھر وہ شخص چلا اور خالد بن ولید نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا مین اسکی گردن نہ
مارون آپنے فرمایا نہین شاید یہ نماز پڑھتا ہو (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا
ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) خالد نے کہا بہت نماز پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہین کہ آپ اپنی زبان سے
وہ باتین کرتے ہین جو اونکے دل مین نہین ہوتین اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ
حکم نہین ہوا کہ کسی کا دل چیر کر دیکھون نہ یہ کہ کسیکا پیٹ پھاڑون پھر آپ نے اوس کیطرف دیکھا اور وہ
پیٹھ موڑے جاتا تھا تو آپ نے فرمایا اوس کی اصل سے ایسے لوگ نکلین گے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے
پڑھین گے مگر گلے سے نیچے نہ اترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا کہ شبہ قرآن پڑھین گے مگر عقیدہ یہ رکھینگے

کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیون کر گلے اوترے نکل جاوین گے
دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے یعنے تمام اعمال صالحہ خیر وصدقات صلوۃ وزکوۃ حج وصیام سب کچھ
بجا لاتے ہین مگر شرک وبدعت کی شومی سے جو اُن کے عقائد واعمال مین گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہین
جیسے تیر نکل گیا تو اوس مین خون بہی نہین بھرتا) راوی نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہہ بھی فرمایا
کہ اگر مین انکو پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **ف** آخر حضرت علی نے وہی کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء
آمین اور زید جاہلیت مین زید الخیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلام
مین زید الخیر رکھدیا اسیلیے بعضے نسخون مین زید الخیر آیا ہے اور دونون صحیح ہین اور ان روایتون سے
معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کافر ہے
اور ان روایتون مین اُسکا قتل جو مروی نہین اُسکی وجہہ خود حضرت نے فرمادی کہ لوگ کہین گے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے یارون کو قتل کرتے ہین اور یہ امر لوگون کے بہاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ نے
تمام منافقون کے ساتہہ یہی سلوک کیا تاکہ اورون کو الفت ہو اور شاید اُنکو بعد چندی ہدایت ہو اور
ان روایتون مین سے کسی مین اجازت مانگنا حضرت عمر کا مروی ہے کسی مین خالد بن ولید کا اور دونون
صحیح ہین اسلیے کہ ہوسکتا ہے کہ دونون نے اجازت مانگی ہو اوسکے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ قرآن
کا گلے سے نہ اوترنا مراد اس سے یہ ہے کہ سوا لفظون کے تلاوت کے اوس کے معانی سے اُنکو کچھ حصہ نہین اور
اور یہ قول نووی کا بہی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ مراد اوس سے وہ ہین جو ترجمہ
قرآن سے نفور ہین اور ان حدیثون سے اُن لوگون نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہین قاضی
عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے لکھا ہے کہ خوارج کی تکفیر مین علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل
ہے اس لیے کہ داخل کرنا کافر کا ملت مین اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور ابی بکر
باقلانی کے اقوال اس مین مضطرب ہین اور انہون نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اسلیے کہ قوم نے اُن
کے کفر کی تصریح نہین کی اور سبب اشکال کا یہ ہے کہ مثلاً معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے علم
نہین اور زندہ ہے مگر اوسکو حیوۃ نہین اور اسیلیے اوس کے کفر مین شک پڑجاتا ہے اس لیے کہ شرع
مین یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہین ہے یا حی نہین ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی سے
معلوم ہوچکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اوسے علم نہ ہو یا حے ہونا اس طرح کہ حیات

نہ ہو محال ہے اب ہم اگر یہ کہیں کہ معتزلے نے حرب علم الٰہی کی نفی کی تو اسکے عالم ہونے کی نفی کی اور
یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت میں اُسکا عالم کہنا مفید نہیں اور اگر یہ کہیں کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اسکے
ے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض
یہی مقام اشکال کا ہے یہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جماہیر علما کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر
نہ کیجاوے اور ایسی ہی قدریہ اور معتزلہ میں اور تمام اہل ہوا و بدع اور امام شافعی نے کہا ہے کہ میں
گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہوں مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہیں رافضیوں میں سے کہ وہ اپنے ہم
مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہیں تمام ہوا مضمون نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع
اختصار کے اور غنیۃ الطالبین میں جناب مستطاب مولنا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے
عنہ فرماتے ہیں کہ خطابیہ منسوب ہیں ابی الخطاب کیطرف اور اُن کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نبی ناطق ہوتا
ہے ایک صامت یعنی چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض
انکی گواہی مقبول نہیں **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ
بْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا
وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے
جو اگلی روایتوں میں گذرا دوسری سند سے مروی ہوا ہے **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدِ الْخَيْرِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ
اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ
هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** عمارہ سے وہی مضمون
مروی ہوا اور اسمیں یہ ذکر نہیں کہ میں انکو اگر پاؤں تو ثمود کیطرح قتل کروں **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ وَ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ
هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَذْكُرُهَا فَقَالَ لَا اَدْرِيْ مَنِ الْحَرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ يَقْرَؤُوْنَ

الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ اَوْحَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَیَنْظُرُ الرَّامِیْ
اِلٰی سَهْمِهٖ اِلٰی نَصْلِهٖ اِلٰی رِصَافِهٖ فَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَیْءٌ **ترجمہ** ابوسلمہ اور
عطا دونوں ابوسعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کے باب مین تم نے کچھ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ اُن کا کچھ ذکر کرتے تھے انہون نے کہا مین نہین جانتا کہ حروریہ کون ہین مگر مین آپ سے سنا ہے
کہ فرماتے تھے اس امت مین ایک قوم نکلے گی اور یہ نہین فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسی ہونگے
کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو اُن کی نماز کے آگے اور قرآن پڑہین گے کہ اُن کے حلقون سے یا فرمایا
گلون سے نیچے نہ اُترے گا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی
کو اور اوسکی بھال کو اور اوسکی پر کو اور غور کرتا ہے اوسکے کنارہ اخیر کو جو اوسکی چٹکیون مین تھا کہ کہین
اوسکی کسی چیز مین کچھ خون بھرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہین بھی نہین بھرا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ
ذُوالْخُوَیْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلَكَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّیْ فِیْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ
یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ
یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی
نَضِیِّهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ
وَالدَّمَ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ
عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ
فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَاُتِیَ بِهٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْهِ عَلٰی نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچھ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اوس نے

کہا کہ اے رسول اللہ کے عدل کرو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب میں عدل
نہ کرون کا تو کون کرے گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا اگر میں نے عدل نکیا اوسپر حضرت عمر نے
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوس کی گردن مارون آپنے فرمایا جانے دو اسلیے کہ اوسکے
چند یار ہون گے کہ تم حقیر سمجھو گے اپنی نماز کو انکی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو انکے روزے کے
آگے قرآن پڑہین گے کہ اون کے گلون سے نہ اوتریگا اسلام سے ایسا نکل جاوینگے کہ جیسے تیر شکار سے
کہ دیکہتا ہے تیر انداز اوس کے پیکان کو تو اوس مین کچہہ بہرا نہین ہے پہر دیکہتا ہے اوسکی پیکان کی جڑ کو
تو اسمین بہی کچہ نہین پہر دیکہتا ہے اوسکی لکڑی کو تو اسمین بہی کچہ نہین پہر دیکہتا ہے اوسکے پر کو تو اسمین بہی کچہ نہین اور تیر اس شکار کے بیٹ اور
خون سے نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہ ہے کہ اون مین ایک کالا آدمی ہوگا کہ ایک شانہ عورت کی
پستان کا سا ہو گا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتہڑا تہلتہلاتا ہوا اور وہ گروہ اوسوقت نکلیگا جب لوگون
مین پہوٹ ہو گی ابو سعید کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی رضے اللہ تعالے عنہ اون سے لڑے اور مین آپکے ساتہہ تہا اور
آپنے حکم فرمایا اوس کے ڈہونڈنیکا اور وہ ملا اور حضرت علی کے پاس لایا گیا اور مین نے اوس کو دیکہا
کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی تہا **ف** ان روایتون مین کئی معجزے
کہلے کہلے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکی آپ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا ۔
اول یہ کہ آپ نے فرمایا پہوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع
تہی اور دونون تحکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گروہ دس ہزار کا دونون لشکرون سے جدا ہو گیا اور
دونون گروہون کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علی نے بشارت دی کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اس گروہ سے لڑوگے تو اون مین دس بہی نہ بچین گے اور تم مین کے دس بہی
نہ مارے جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا پہر آگے روایتون مین آپ نے فرمایا کہ انکو قتل وہ فرقہ کرے گا جو
حق سے قریب ہو گا یعنے حضرت علیکا فرقہ اور انہون نے ہی قتل کیا اور ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ حضرت علی حق پر تہے اور جن لوگون نے ان سے خلاف کیا وہ باغی تہے اور یہ روایتین حجت ہین اہل
سنت کی ان روایتون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ امت آپکی آپکے بعد باقی رہے گی اور اون مین شوکت اور
قوت ہو گی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کرین گی بے موقع کہ جہان تشدد ضرور نہین اور ویسا ہی

ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور ہمکا آنا ایسا ہوگا چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی ذی ہوش
یا عقیل ہرگز عقل سے نہیں کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے اور جو منکر نبوت اس مین غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے
گا تصدیق رسالت کرے گا وللہ الحمد عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ ذَکَرَ قَوْمًا یَکُوْنُوْنَ فِیْ اُمَّتِہٖ یَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ قَالَ ھُمْ
شَرُّ الْخَلْقِ اَوْ مِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ یَقْتُلُھُمْ اَدْنَی الطَّائِفَتَیْنِ اِلَی الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَھُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا اَلرَّجُلُ یَرْمِی الرَّمِیَّۃَ اَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَیَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً
وَّیَنْظُرُ فِی النَّضِیِّ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَّیَنْظُرُ فِی الْفُوْقِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّاَنْتُمْ
قَتَلْتُمُوْھُمْ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ ترجمہ ابی سعید نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ
کی امت مین ہوگی اور وہ لوگ نکلین گے جبکہ لوگون مین پھوٹ ہوگی اور نشانی انکی سر مونڈنا ہوگی اور
فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق ہین قتل کرینگے انکو وہ لوگ دونون گروہون مین سے جو نزدیک ہونگے حق
کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور انکی ایک مثال آپنے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی تیر مارتا
ہے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے بھال کو تو اس مین کچھ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی
لکڑی مین تو کچھ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے سوفار مین جو تیر انداز کی چٹکی مین رہتا ہے تو کچھ اثر نہین پاتا
ہے ابو سعید نے کہا کہ اے عراق والون تم ہی نے تو انکو قتل کیا ہے (یعنے حضرت علی کے ساتھ ہوکر) عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ عِنْدَ فُرْقَۃٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ
یَقْتُلُھَا اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہو جاوے
گا جب مسلمانون مین پھوٹ ہوگی اور اوسکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونون گروہون مین حق سے
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ
فِیْ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَیْنِھِمَا مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَاھُمْ بِالْحَقِّ ترجمہ ابو سعید نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین دو گروہ ہو جاوینگے اور ان دونون مین
ایک فرقہ جدا ہووے گا اور انکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ
النَّاسِ فَیَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ ترجمہ اسکا وہی جو ہوچکا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

فرقتان

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ
أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ اسکا بھی وہی ہے عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ
السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ
الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
يخرج
قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ
فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ سوید بن غفلہ نے
کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین تم سے روایت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر مین آسمان
سے گر پڑون تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندھون جو آپ نے نہین فرمائی اور جب مین
تمہارے اور اپنے بیچ مین کچھ بات کرون تو جان لو کہ لڑائی مین حیلہ اور فریب روا ہے اب سنو کہ
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ مین ایک قوم نکلے گی
کہ اُن کے لوگ کم سن ہون اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہین گے اور قرآن ایسا پڑھین گے
کہ اون کے گلون سے نیچے اوترے گا اور دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے پھر جب تم اُن سے
ملو تو اُن کو مارو اس لیے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کے دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ اپنے مناقشات مین یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ
باندھ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بڑا گناہ جانتے تھے اور اپنی ہلاکت
کا موجب سمجھتے تھے اسی لیے صحابہ نہایت عدول ہین کہ کوئی اون مین ضعیف نہین ہے نہ قابل جرح
عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مذکور ہوئی عَنِ
الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
ترجمہ اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اسمین یہ مضمون نہین ہے کہ دین سے
ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ
فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا

وعد الله الذين يقتلونهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم قال قلت انت سمعته
من محمد صلى الله عليه وسلم قال اى ورب الكعبة اى ورب الكعبة اى ورب
الكعبة **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا خوارج کا فرمایا کہ اون مین ایک شخص
ہوگا جسکا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا کہ اگر تم فخر نکرو تو مین بیان کرون
جسکا وعدہ کیا اللہ تعالی نے اُن کے قتل کرنیوالون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا تمنے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اُنہون نے
کہا ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی **عن** عبيدة قال
لا احدثكم الا ما سمعت منه فذكر عن على نحو حديث ايوب مرفوعا **ترجمہ**
وہی روایت جو مروی ہوئی **عن** زيد بن وهب الجهني انه كان في الجيش الذي كانوا
مع على رضي الله تعالى عنه الذين ساروا الى الخوارج فقال على رضي الله تعالى عنه
ايها الناس اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم من امتي يقرؤن
القران ليس قراءتكم الى قراءتهم بشيء ولا صلوتكم الى صلوتهم بشيء ولا صيامكم
الى صيامهم بشيء يقرؤن القران يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلوتهم
تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين
يصيبونهم ما قضي لهم على لسان نبيهم لا تكلوا عن العمل واية ذلك ان فيهم
رجلا له عضد ليس له ذراع على راس عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض
فتذهبون الى معاوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم واموالكم
والله اني لارجو ان يكونوا هؤلاء القوم فانهم قد سفكوا الدم الحرام واغاروا في
سرح الناس فسيروا على اسم الله قال سلمة بن كهيل فنزلني زيد بن وهب منزلا حتى
قال مررنا على قنطرة فلما التقينا وعلى الخوارج يومئذ عبد الله بن وهب الراسبي فقال
لهم القوا الرماح وسلوا سيوفكم من جفونها فاني اخاف ان يناشدوكم كما
ناشدوكم يوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا السيوف وشجرهم
الناس برماحهم قال وقتل بعضهم على بعض وما اصيب من الناس يومئذ الا

رجلان فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ التمسوا فیھم المخدج فالتمسوا فلم یجدوہ فقام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفسہ حتی اتی ناسا قد قتل بعضھم علی بعض فقال اخروھم فوجدوہ مما یلی الارض فکبر ثم قال صدق اللہ وبلغ رسولہ قال فقام الیہ عبیدۃ السلمانی فقال یا امیر المومنین اللہ الذی لا الہ الا ھو لسمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای واللہ الذی لا الہ الا ھو حتی استحلفہ ثلاثا وھو یحلف لہ ترجمہ زید سے روایت ہے کہ وہ اوس لشکر مین تھے جو حضرت علی کے ساتھ خوارج پر گیا تھا اُنہون نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑہین گے ایسا کہ تمہارا پڑہنا اون کے آگے کچہ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز اونکی نماز کے آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ اُن کے روزون کے آگے کچہ ہوگا قرآن پڑہکر سمجہین گے کہ ہمارا اسمین فائدہ ہے اور وہ اُن کا ضرر ہوگا نماز اون کے گلون سے نہ اُترے گی نکل جاوین گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جو اون پر جاویگا جان لے اس بشارت کو جو کہ بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو بہروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجہ لے کہ اب عمل کی حاجت نہین اتنا ثواب اون کے قتل مین ہے) اور نشانی اُنکی یہ ہے کہ اُن مین آدمی ہے کہ اوس کے شانہ کے سر پر عورت کے سر پستان کی مثل ہے اور اُسپر بال ہین سفید رنگ اور حضرت علی نے فرمایا کہ تم جاتے ہو معاویہ کیطرف اور اہل شام پر اور انکو چھوڑی جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دین اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ یہ وہی قوم ہے اسلیے کہ اُنہون نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مویشی کو لوگون کی سو ان پر چلو اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ پہر بیان کیا مجہہ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہانتک کہ کہا اونہون نے کہ گذرے ہم ایک پل پر (اور وہ پل تہا دبرخان کا چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا ہے) پہر جب دونون لشکر ملے اُسدن خوارج کا سپہسالار عبداللہ بن وہب راسبی تہا اور اوس نے حکم دیا اُنکو کہ اپنے نیزے پہینک دو اور تلوارین میان سے نکال لو اسلیے کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ لوگ تمپر ویسے ہی پوچہار نہ کرین جیسے حرورا کے دن کی تہی سو وہ پہرے اور اپنے نیزے پہینکدیے اور تلوارین میان سے نکال لین اور لوگ اون سے جلد ملے اور انکو اپنے نیزون سے کونچ لیا اور ایک پر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علی کے

لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پہر حضرت علی نے فرمایا کہ ڈہونڈو اوسمین مخدج کو اور اوسکو ڈہونڈہا
اور نہ پایا پہر حضرت علی خود کہڑے ہوئے اور اون مقتولون کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تہے
اور آپنے فرمایا کہ انکو ہٹاؤ پہر اوسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اللہ اکبر پہر فرمایا کہ سچا ہے
اللہ تعالی اور پیغام پہونچایا اوس کے رسول نے کہا راوی نے کہ پہر کہڑے ہوکے عبیدہ سلمانی اور
عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہین کہ آپ نے
سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ ہان قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہین معبود ہے کوئی
سوا اوس کے یہانتک کہ تین بار اوسنے آپ کو قسم دی اور آپ نے قسم کہائی اسپر کہ سنا ہے مین نے
اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا انکا صرف اس لیے تہا کہ لوگون
کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہون اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی
معلوم ہوجاوے اور یہ بہی معلوم ہو کہ حضرت علی اور اُنکے رفیق حق پر مین اور وہ اس جنگ
مین مثاب ہین اور برسر صواب **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَوْلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَرُوْرِیَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالُوْا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِهَا بَاطِلٌ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا اِنِّیْ لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِیْ هٰؤُلَاءِ یَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ
بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا یَجُوْزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَاَشَارَ اِلٰی حَلْقِهٖ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَیْهِ مِنْهُمْ اَسْوَدُ
اِحْدٰی یَدَیْهِ طُبْیُ شَاةٍ اَوْ حَلَمَةُ ثَدْیٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ اُنْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَجِدُوْا شَیْئًا فَقَالَ ارْجِعُوْا فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَیْنِ
اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِیْ خَرِبَةٍ فَاَتَوْا بِهٖ حَتّٰی وَضَعُوْهُ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ وَاَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ
اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِیٍّ فِیْهِمْ زَادَ یُوْنُسُ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ بُكَیْرٌ وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَیْنٍ اَنَّهٗ
قَالَ رَاَیْتُ ذٰلِكَ الْاَسْوَدَ **ترجمہ** عبیداللہ جو مولی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون سے
روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہہ تہے تو حروریون نے کہا
لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنے حکم نہین کسیکا سوا اللہ کے تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ
اُن کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تہا ایک لوگون کا کہ مین انکا

حال بخوبی جانتا ہون اور اُن کی نشانیان اُن لوگون مین پائی جاتی ہین اور وہ اپنی زبانون سے حق کہتے ہین مگر وہ اُس سے تجاوز نہین کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اللہ نے اپنے حلق کیطرف (یعنے حق بات حلق سے نیچے نہین اُترتی) اور اللہ کی مخلوق مین بڑے دشمن اللہ کے یہی ہین اون مین ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھ اُسکا ایسا ہے جیسے چوچے بکری کے یا سرپستان فرمایا پھر جب قتل کیا اُنکو علی بن ابیطالب نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا اُنھون نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ مین نے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنے نبی نے مجھسے جھوٹ نہین فرمایا مین نے تم سے جھوٹ کہا) دو بار یا تین بار یہی کہا پھر پایا اوسکو ایک کھنڈر مین اور لائے اُسکو یہانتک کہ رکھدیا لاشہ اُسکا حضرت علی کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ مین حاضر تھا اوس جگہہ جب اُنھون نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے اُسکے حق مین یہ فرمایا اور یونس کی روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھہ سے ایک شخص نے ابن حنین نے کہ اُنھون نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے اوس اسود کو **عَنْ** اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَھُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْہِ وَھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِیْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قُلْتُ مَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَذَا وَکَذَا فَذَکَرْتُ لَہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت مین وہ قوم کہ قرآن پڑھینگے اور اُن کے حلقومون سے نیچے نہ اوترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاوینگے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آوینگے وہ دین مین وہ ساری مخلوق سے بدتر ہین ابن صامت نے کہا کہ پھر مین ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہین اور مین نے کہا وہ کیا حدیث ہے جو تم نے سنی ہے ابوذر سے ایسے ایسے اور ذکر کی مین نے یہ حدیث تو اُنھون نے کہا مین نے سنی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِھِمْ

لایعدو تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ وحدثناہ ابوکامل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا سلیمان الشیبانی بہذا الاسناد وقال یخرج منہ اقوام ترجمہ سہل نے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے آپ خوارج کا اور کہا اونہون نے کہ سنا مین نے آپ کو کہ اشارہ کرتے تھے مشرق کیطرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑہتے ہین اپنی زبانون سے اور اوترتا نہین ہے اونکے گلون سے نکل جاتے ہین وہ دین سے جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور روایت کی ہم سے یہ ابوکامل نے اونہون نے عبد الواحد سے اونہون نے سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نکلین گے اون سے کئی قومین عن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یتیہ قوم قبل المشرق محلقۃ رؤسہم ترجمہ سہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک قوم نکلے گی مشرق کیطرف سے سر مونڈائے ہوئے باب تحریم الزکوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وہم بنو ہاشم وبنو المطلب دون غیرہم باب زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر اور وہ نبی ہاشم اور نبی عبد المطلب ہین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول اخذ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ ارم بہا اما علمت انا لا تاکل الصدقۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حسن بن علی نے ایک کہجور صدقہ کی اپنے مونہہ مین لیکر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہو تہو پہینکدے اسکو کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہین کہاتے ف اس سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑون کو بچنا واجب ہے اس سے چھوٹون کو بھی بچانا واجب ہے اور یہ ان کے ولیون کو ضرور ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنوہاشم اور بنو عبد المطلب ہین یہ مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا اور جو انکے موافق ہین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنوہاشم ہین اور قاضی نے کہا کہ بعض علما کے نزدیک سب قریش اس مین داخل ہین اور اصبغ مالکی نے کہا وہ اولاد ہین قصے کی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ایک ہی ہین اور آپنے حصہ ذوی القربے کا انہین مین تقسیم کیا اور یہ حکم زکوۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع مین امام شافعی کے تین قول ہین اصح یہ ہے

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونون پر حرام ہے۔
تیسرا یہ ہے کہ دونون پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کی موالی مین بھی شافعیہ کے دو قول ہین اور
صحیح یہی ہے کہ اُنپر بھی حرام ہے اسحدیث کی روسے اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور دوسرا
یہ ہے کہ اُن کو حلال ہے اور کوفیون اور ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی
کہتے ہین اور مالک نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعوی کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی
بنی ہاشم مین ہے اور اون کے سوا اور ون کے موالی مین اختلاف نہین یعنے اُنکو حلال ہے بالاجماع اور یہ
بات اُنکی کچھ نہین بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی المطلب دونو کے موالی پر حرام ہے اور
اُن مین کسی طرح کا فرق نہین ہے انتہی النووی **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا
الصَّدَقَةُ **ترجمہ** شعبہ سے یہی روایت آئی ہے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہمکو صدقہ حلال نہین **عن** شُعْبَةَ
فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** شعبہ سے اس روایت مین
یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہین کہاتے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ
اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے گھر جاتا ہون اور اپنے بچھونے پر کھجور
پڑی پاتا ہون اور اُٹھاتا ہون کہ کھاؤن پر پھر ڈرتا ہون کہ صدقہ کی نہو اور پھینکدیتا ہون۔
فائدہ اب عوام بلکہ خواص مین بھی اوسکے خلاف ہو رہا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارع نے
طہارت ظاہری مین تخفیف فرمائی کہ جبتک نجاست معلوم نہو تطہیر واجب نہین بخلاف طہارت
لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگون کا قاعدہ اوسکے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود
یقین کے بھی نہ چھوڑین گے اور طہارت ظاہری مین وہ وساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ **عن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ
اَوْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا آپ نے کہ اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو میں
کھالیتا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا ترجمہ وہی مضمون ہے عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا
وہی مضمون ہے **فائدہ** نووی نے کہا ان روایتوں سے ورع ثابت ہوا اس لیے کہ یہ کھجور مجرد احتمال
سے حرام نہیں ہوئی مگر اُس کا ترک ورع کی راہ سے فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی حقیر کم قیمت چیزیں
پڑی ملیں تو اُن کو پہنچوانا ضرور نہیں اور اُنکو استعمال میں لانا درست ہے اور آپنے صدقہ کے خوف
سے چھوڑ دیا نہ اس خیال سے کہ لقطہ ہے اور یہہ حکم متفق علیہ ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ مالک ایسی چیزوں کو
نہ ڈھونڈتا ہے نہ اوس کے تلف ہونیکا غم کرتا ہے عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ
حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَا
وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَ لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاهُ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا
مِمَّا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَقَفَ
عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ
فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا تَصْنَعُ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْسِلُوْهُمَا فَانْطَلَقَا
وَاضْطَجَعَ قَالَ لَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا
عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا ثُمَّ قَالَ اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ
هُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ
هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيْبَ كَمَا يُصِيْبُوْنَ قَالَ فَسَكَتَ
طَوِيْلًا حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ اِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ اَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ

قَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِیْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُوَا لِیْ مَحْمِیَةَ وَ
کَانَ عَلَی الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِیَةَ اَنْکِحْ هٰذَا الْغُلَامَ
اِبْنَتَکَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاَنْکَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ اَنْکِحْ هٰذَا
الْغُلَامَ اِبْنَتَکَ فَاَنْکَحَنِیْ وَقَالَ لِمَحْمِیَةَ اَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ کَذَا وَکَذَا قَالَ الزُّهْرِیُّ
وَلَمْ یُسَمِّهِ لِیْ **ترجمہ** عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جمع ہوئے ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب
اور دونون نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم بھیجدین ان دونون لڑکون کو یعنے مجھکو اور فضل بن عباس کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہہ دونو جاکر عرض کرین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو تحصیلدار بنا دیں
اُن زکوتون پر اور یہہ دونو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کردین جیسے اور لوگ ادا کرتے ہین اور کچھ
اُن کو بھی ملجاوے جیسے اور لوگون کو ملتا ہے غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علی بن ابی طالب آئے اور
اُن کے آگے کھڑے ہوئے اور اُن دونون نے حضرت علی سے اُسکا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے
فرمایا کہ مت بھیجو کہ حضرت قسم اللہ کی ایسا کرنے والے نہین (اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوۃ سیدون
کو حرام ہے) پس برا کہنے لگے حضرت علی کو ربیعہ بن حارث اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے ساتھ یہہ جو کرتے
ہو تو حسد سے اور قسم ہے اللہ پاک کی کہ تم نے جو شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا پایا
ہے تو اُسکا تو ہم تم سے کچھہ بھی حسد نہین کرتے تب حضرت علی نے فرمایا کہ اچھا اُن دونو کو روانہ کرو
اور ہم دونون گئے اور حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ لیٹ رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی
نماز پڑھ چکے تو ہم دونو جلدی حجرے مین آپ سے پہلے جا پہونچے اور کھڑے ہوئے حجرے کے پاس یہانتک
کہ آپ تشریف لائے اور ہم دونون کے کان پکڑے (یہ شفقت اور ملاعبت تھی آپ کی کہ لڑکے اس سے خوش
ہوتے ہین) اور فرمایا آپ سے کہ ظاہر کرو جو تم دل مین گھڑے باندہ لائے ہو پھر آپ بھی حجرے مین گئے
اور ہم بھی اور اوسدن آپ حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تھے پھر ایک
دوسرے سے کہنے لگا کہ تم بولو غرض ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ احسان
کرنیوالے ہین اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہین قرابت والون سے اور ہم نکاح کو پہونچ
گئے ہین (یعنے جوان ہو گئے ہین) پھر ہم اسلیے حاضر ہوے ہین کہ آپ ہمکو ان زکوتون پر تحصیلدار
بنا دیوین کہ ہم بھی آپ کو تحصیل لادین جیسے اور لوگ لاتے ہین اور ہم کو بھی کچھہ ملجاوے جیسے

اوروں کو ملتا ہے (تاکہ ہماری نکاح کا خرچ نکل آوے) پہر حضرت چپ ہو رہی بڑی دیر تک یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ پہر کچہ کہیں اور ام المومنین زینب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تہیں کہ اب کچہ نہ کہو پہر آپ نے فرمایا کہ زکوۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے (شاید یہ مثل ہے سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتہہ کی میل ہے) مگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تہا آپکے خزانچی کا) اور وہ خمس کے اوپر مقرر تہے اور بلا لاؤ نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو کہا راوی نے کہ پہر یہ دونو حاضر ہوئے اور آپ نے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سے بیاہ دو یعنی مجہہ سے (یعنی عبدالمطلب بن ربیعہ سے جو راوی حدیث ہیں) غرض میرا نکاح کر دیا آپ نے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا مہر خمس سے ادا کر دو اتنا اتنا زہری نے کہا کہ مجہسے عبداللہ بن عبداللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہیں فرمائی

ف قرآن مجید میں بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ویسا ہی اس روایت میں بھی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے کہ لمع لغت میں اسیکو کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جاوے خواہ یوں دیا جاوے غرض آٹھوں اسباب جو قبول زکوۃ کے ہیں اُن سب میں سے کوئی وجہ ہو اُن کو لینا اوسکا روا نہیں اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بہی اسی کی موید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل میں وہ ضعیف مذہب ہے بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس میں علت اُسکی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اسلیے ہیں کہ زکوۃ کے نکالنے سے اون کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِئْتِيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَقَالَ فَاَلْقَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اُرِيمُ مَكَانِي حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا

اَنْبَأَکُمَا بِنَحْوِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا إِنَّ ہٰذِہِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا ہِیَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّہَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَیْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ادْعُوَا لِی مَحْمِیَۃَ بْنَ جَزْءٍ وَہُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی أَسَدٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَہُ عَلَى الْاَخْمَاسِ **ترجمہ** عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اون کے باپ ربیعہ اور ابن عباس دونون نے عبدالمطلب اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونون جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری اور اس مین یون ہے کہ حضرت علی نے اپنے چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ مین باپ ہون حسن کا اور سید ہون قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اس جگہہ سے نہ جاؤن گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹین تمہاری بات کا جواب لیکر جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل ہین لوگون کی اور یہ محمد اور آل محمد کو جائز نہین اور فرمایا بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے اون کو تحصیلدار کیا تھا خمسون پر **باب** اِبَاحَۃِ الْہَدِیَّۃِ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِی ہَاشِمٍ وَلِبَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنْ کَانَ الْمُہْدِی مَلَکَہَا بِطَرِیْقِ الصَّدَقَۃِ وَبَیَانِ أَنَّ الصَّدَقَۃَ إِذَا قَبَضَہَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ زَالَ عَنْہَا وَصْفُ الصَّدَقَۃِ وَحَلَّتْ لِکُلِّ أَحَدٍ مِمَّنْ کَانَتِ الصَّدَقَۃُ مُحَرَّمَۃً عَلَیْہِ **باب** ہدیہ حلال ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اُس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو **عن** جُوَیْرِیَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا فَقَالَ ہَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِّنْ شَاۃٍ أُعْطِیَتْہُ مَوْلَاتِی مِنَ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ قَرِّبِیْہِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّہَا **ترجمہ** جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو انہون نے عرض کی کہ نہین قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے پاس کچھ کھانا نہین ہے مگر چند ہڈیان بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ مین ملی ہین آپ نے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہہ تک پہونچ گیا **فائدہ** یعنے جب صدقہ جسکو دینا تھا اوس تک پہونچ گیا اور اُس نے

دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو سادات پر تھی باقی نرہی اسلیے کہ اب وہ ہدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ رہا اور اس مین دلیل ہے شافعی اور اُنکے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اُسکو بیچنا اور سکو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تہا تو بہی اوسکو حلال ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اوس گوشت کی روا نہین مگر دلیل اُن کی معلوم نہین اور ظاہرا اس روایت کو خلاف معلوم ہوتا ہے (نووی) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی روایت جو اوپر گذری عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ انس نے کہا ہدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچہ گوشت کہ اُس کو کسینے صدقہ دیا تہا تو آپ نے لیا اور فرمایا اُن کو صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ کچہ گوشت گائے کا لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسینے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا اون پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے گائے کا گوشت کہایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی مین ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی کہ اُنہون نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اوس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا تو آپنے فرمایا وہ اوسپر صدقہ ہے اور تمکو ہدیہ ہے سو تم کہاؤ **ف** یہان ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہی کہ ولا اُسی کو ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اوس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے عَنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ترجمہ قاسم سے وہی روایت مذکور ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

عن ام عطیہ سے وہی روایت مروی ہے مگر اوس مین یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اُس کیطرف سے ہدیہ ہے
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت بعث الیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ من الصدقۃ
فبعثت الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا منہا بشیء فلما جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی عائشۃ قال ھل عندکم شیء قالت لا الا ان نسیبۃ بعثت الینا من الشاۃ
التی بعثتم بہا الیہا قال انہا قد بلغت محلہا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ اُنہون نے کہا بہیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو مین نے
اُس مین سے تہوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہیجدیا پہر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچہہ کہانا ہے اُنہون نے عرض کی کہ نہین
مگر نسیبہ نے (یعنی ام عطیہ نے) ہماری پاس کچہہ گوشت بہیجا ہے اوس بکری مین سے جو آپ نے اُن
کے پاس بہیجی تہی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہہ پہونچ گئی **ف** یعنی صدقہ ام عطیہ کے واسطے تہا
اُنکو پہونچ گیا اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کہاؤ اور ہمین کہلاؤ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اتی بطعام سال عنہ فان قیل ھدیۃ اکل منہا
وان قیل صدقۃ لم یاکل منہا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی
کہ جب کہانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کہاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کہاتے **ف** یہ پوچھنا آپ
کا ورع کی راہ سے تہا اور جب تک کہ لوگون کو خوب معلوم نہ تہا کہ آپ صدقہ نہین کہاتے اور اس سے
اصل ماکل ومشارب کا دریافت کرنا روا ہوا **باب** الدعاء لمن اتی بصدقتہ **باب** صدقہ لانے
والے کو دعا دینے کا **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللھم صل علیہم فاتاہ ابی ابو اوفی بصدقتہ فقال اللھم
صل علی آل ابی اوفی **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
مبارک تہی جب کوئی قوم صدقہ لاتی تہی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تھے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر
پہر آئے میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی اوفی کی آل پر **ف**
یہ دعا فرمانا آپ کا موجب اس آیت شریف کے تہا کہ اللہ پاک نے فرمایا وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم
اور مذہب مشہور علماء کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہریہ کا قول ہے کہ جو

ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بہی اسیطرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے نزدیک استحباب پر
مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بہیجا زکوۃ لینے کو اور انکو دعا کا
حکم نہیں دیا اور جواب اس کا دیا ہے کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تہا اور جمہور نے اس کے
جواب میں کہا ہے کہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باعث انکی تسکین کی تہی بخلاف اور وں کے اور امام شافعی
نے دعا میں کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یوں کہے اٰجَرَکَ اللّٰہُ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَجَعَلَکَ طُھُوْرًا وَبَارَکَ لَکَ فِیْمَا اَبْقَیْتَ مگر
جب تک یہ الفاظ کسی روایت کی ثابت نہوں مجرد قول کسی کا ثبت استحباب نہیں ہو سکتا اور تحصیلدار کا یہ
کہنا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فُلَانٍ اسکو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور امام مالک
اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اسکو جائز کہا ہے اسی حدیث کے رو سے
اور بعضوں نے مکروہ کہا ہے کہ صلوۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیے جائز نہیں مگر انبیا کی ذیل میں اس لیے
کہ صلوۃ لسان سلف میں مخصوص بانبیا تہی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کیواسطے اور جیسے یہ نہیں کہہ سکتے
کہ محمد عزوجل اگرچہ آپ بہی عزیز و جلیل ہیں اسیطرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ
معنی اس کے بہی صحیح ہیں اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اسمیں کہ یہ نہی تنزیہہ ہے یا تحریم یا مجرد ادب
ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اسلیے کہ یہہ شعار ہے اہل بدع کا اور اُن کی شعار
سے ہم منع کیے گئے ہیں اور اتفاق ہے اوسپر کہ غیر انبیا کے لیے لفظ صلوۃ بشراکت انبیا جائز ہے جیسے آیا
ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اور شیخ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعیہ
سے ہیں اونہوں نے کہا ہے کہ سلام بہی بمعنے صلوۃ ہے اور اسکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیا کے
اس لیے کہ اللہ تعالی نے صلوۃ وسلام کو قرین کیا غرض یوں نہ کہنا چاہیے کہ فلان علیہ السلام نے
(مثلا کہیں کہ عبد الکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی و میت سے کہنا درست ہے جیسے کہیں السلام علیکم
یا اسلام علیکم واللہ اعلم (نووی) **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ صَلِّ عَلَیْھِمْ ترجمہ
شعبہ سے بسند ثانی یوں ہی مروی ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یا اللہ رحمت کر اُن پر **بَابُ**
اِرْضَاءِ السَّاعِیْ مَالَمْ یَطْلُبْ حَرَامًا **باب** تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکہنے کا جب تک وہ کچہ مال حرام
طلب نہ کرے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ ترجمہ

جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیے کہ راضی جاوے **ف** مقصود حدیث یہہ ہے کہ حاکمون کی اطاعت کرو اُن کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست مین اُنکو رنج نہ دو کہ اس مین صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہہ سب امور جب ہی تک ہین کہ تم سے جبر اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت مین مطلق امساک کے معنے مین ہے اور شرع مین امساک مخصوص ہے زمان مخصوص مین شخص مخصوص کا اوسکی شرائط کے ساتھہ **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہین دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور زنجیرون مین کس دیے جاتے ہین شیاطین **ف** یہہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور اسیطرف گئے ہین محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر کے اور اس مین کچہ کراہت نہین ہے اور اس مین تین مذہب ہین اول یہہ کہ کسی حال مین صرف رمضان کہنا روا نہین اور یہہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگون نے دعوی کیا کہ رمضان نام ہے اللہ تعالی کا پس اُسکا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہین اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا قول یہ ہے کہ یہان ایک قرینہ ہے کہ اوس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہان اللہ پاک مراد نہین اور مہینا مراد ہے پس اسمین کراہت نہین اور اگر قرینہ نہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہین ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان مین قیام شب کیا یہ مکروہ نہین مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جسطرف بخاری وغیرہ گئے ہین کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونو مذہب فاسد ہین اللہ کھلنا اور بند ہونا دروازون کا اور قید ہونا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہین یہی مذہب حق ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہین اور دروازے دوزخ کے بند ہوجاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا

بَابُ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَاَنَّهٗ اِذَا غُمَّ فِیْ اَوَّلِهٖ اَوْ اٰخِرِهٖ اُکْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا **باب** اس بیان مین کہ روزہ اور افطار چاند دیکھہ کر کرین اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھہ لو پھر اگر بدلی ہوجاوے تیس تیس دن پورے کرو یعنے خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِیَدَیْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا ثُمَّ عَقَدَ اِبْهَامَهٗ فِی الثَّالِثَةِ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ثَلَاثِیْنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونون ہاتھون سے (یعنے دس انگلیون سے) اور فرمایا کہ مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنے انتیس دن کا ہوتا ہے) مین اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھہ کر اور فطار کرو چاند دیکھہ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن **فائدہ** یعنے انتیس کو شعبان کی مثلا ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھنا ہو اسیطرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بسبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس دن ہی پورے کر لو اور بعد اس کے عید فطر کرو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنے کیے ہین اور احادیث اور روایات بہی اسی کے موید ہین **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ نَحْوَ حَدِیْثِ

اَبِیْ اُسَامَةَ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا قَالَ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وَلَمْ یَقُلْ ثَلَاثِیْنَ **ترجمہ** عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مھینا انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھہ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اسکا اور تیس کا لفظ نہین فرمایا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی مضمون ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْھِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ اِلَّا اَنْ یُّغَمَّ عَلَیْکُمْ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وہی مضمون ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَقَبَضَ اِبْھَامَہٗ فِی الثَّالِثَةِ **ترجمہ** ابن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مھینا ایسا ایسا ایسا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا تیسری بار مین یعنے انتیس کا بھی ہوتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے مھینا انتیس کا بھی ہوتا ہے **ف** اس سے یہی معلوم ہوا کہ انتیس کا رمضان ہونے سے اسکا اجر بھی نہین گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہو ایسا ہو ایسا ہے یعنی دس اور دس اور نو دن کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ اَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ اِبْهَامَ الْيُمْنٰى اَوِ الْيُسْرٰى ترجمہ عبداللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو بار اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری بار میں انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر لیا یعنی بند کر دیا اور اشارہ ہوا انتیس کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَكَسَرَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَ اَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُوْنَ وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا انتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونوں ہتھیلیوں کو تین بار ملایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنی تیس دن پورے ہوتے ہیں **ف** قربان اس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب والے گرد ہیں اور ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے ان کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالے محدثین کو کہ انہوں نے کیسے آپکی تعلیمات اور ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ سے اور اسالیب مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی بات کو تضیع نہوئی الحمد علے ذلک عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ الثَّانِيَ ثَلَاثِيْنَ ترجمہ اسود سے اس اسناد سے بھی مروی ہوئی مگر اس میں دوسرے تیس دن کے

مرارٍ

مہینے کا ذکر نہیں عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ فَقَالَ
لَهُ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ وَهٰكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا
وَحَبَسَ أَوْ خَنَسَ إِبْهَامَهُ **ترجمہ** سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمر نے ایک آدمی کو کہتا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہو گیا
تو عبداللہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آجکی رات آدھا مہینا ہوا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا
اور بند کر لیا یا چھپا لیا اپنے انگوٹھے کو **ف** یعنے تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدھا مہینا ہوا
اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس ہی کا ہوتا ہے پھر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ انتیس کا ہوا
یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا
وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور
جب تم اوسکو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روزے پورے رکھ لو پھر اس
کے بعد عید کرو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند
دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کر دو یعنے تیس کی عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا
لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ

يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
رمضان سے پیشگی ایک دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی
دن آگیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقرر دن میں (مثلا جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور اونتیس اور تیس تاریخ
مین شعبان کے وہی دن آگئے تو وہ رکھ لے) عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ یحیی سے
اس اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسَمَ اَنْ
لَّا يَدْخُلَ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَاَ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّكَ
دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ زہری نے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بی بیون پاس نہ آوین گے ایک ماہ تک زہری نے
کہا پھر خبر دی مجھکو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبانی کہ انہون نے فرمایا کہ جب انتیس
روز گذرے اور مین گنتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ارشاد
کیا اور اس مین کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون کے ساتھ ثابت ہوئی) پھر مین نے عرض
کی یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آوین گے مہینا بھر تک اور آپ انتیسوین ہی
دن تشریف لے آئے اور مین دن گنتی تھی تو آپ نے فرمایا مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا
فَخَرَجَ اِلَيْنَا فِيْ تِسْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْنَا اِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَقَالَ اِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ
بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّحَبَسَ اِصْبَعًا وَّاحِدَةً فِي الْاٰخِرَةِ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیون سے ایک مہینہ کو پھر نکلے ہماری طرف انتیسوین دن سو
ہم نے عرض کی کہ آج تو انتیسوان دن ہے تو آپ نے فرمایا مہینا اتنا ہی ہوتا ہے اور دونون ہاتھ ملائے تین
بار اور بند کر لی ایک اونگلی پچھلی بار مین (یعنے اونتیس کا اشارہ فرمایا) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا صَبَاحَ

تِسۡعٍ وَّعِشۡرِيۡنَ فَقَالَ بَعۡضُ الۡقَوۡمِ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَصۡبَحۡنَا لِتِسۡعٍ وَّعِشۡرِيۡنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّهۡرَ يَكُوۡنُ تِسۡعًا وَّعِشۡرِيۡنَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيۡهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيۡنِ بِاَصَابِعِ يَدَيۡهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسۡعٍ مِّنۡهَا **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کنارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ اونتیسوین کی صبحکو سو بعضے لوگون نے عرض کی اے رسول اللہ تعالےٰ کے آج تو ہماری انتیسوین دن کی صبح ہے تو آپنے فرمایا کہ مھینا انتیس کا بھی ہوتا ہے پھر ملائے آپ نے دونو ہاتھ بار دو بار تو سب اونگلیون کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیون سے **عَنۡ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهَا اَخۡبَرَتۡهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ اَنۡ لَّا يَدۡخُلَ عَلٰى بَعۡضِ اَهۡلِهٖ شَهۡرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسۡعٌ وَّعِشۡرُوۡنَ يَوۡمًا غَدَا عَلَيۡهِمۡ اَوۡ رَاحَ فَقِيۡلَ لَهٗ حَلَفۡتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا تَدۡخُلُ عَلَيۡنَا شَهۡرًا قَالَ اِنَّ الشَّهۡرَ يَكُوۡنُ تِسۡعًا وَّعِشۡرِيۡنَ يَوۡمًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنۡ** ابۡنِ جُرَيۡجٍ بِهٰذَا الۡاِسۡنَادِ مِثۡلَهٗ وہی **مضمون** ہے جو اوپر گذر چکا۔ **عَنۡ** سَعۡدِ بۡنِ اَبِيۡ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَالَ الشَّهۡرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصۡبَعًا **ترجمہ** سعد سے بھی وہی اونتیس کا اشارہ مروی ہوا **عَنۡ** سَعۡدٍ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهۡرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشۡرًا وَّعَشۡرًا وَّتِسۡعًا مَّرَّةً **ترجمہ** سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایکبار **عَنۡ** اِسۡمٰعِيۡلَ بۡنِ اَبِيۡ خَالِدٍ فِيۡ هٰذَا الۡاِسۡنَادِ بِمَعۡنٰى حَدِيۡثِهِمَا **ترجمہ** اسمعیل سے وہی مضمون مروی ہے **باب**

بَيَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤۡيَتَهُمۡ وَاَنَّهُمۡ اِذَا رَاَوُا الۡهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثۡبُتُ حُكۡمُهٗ لِمَا بَعُدَ عَنۡهُمۡ **باب** اس بیان مین کہ ہر شہر مین وہین کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہان کام نہین آتی **عَنۡ** كُرَيۡبٍ اَنَّ اُمَّ الۡفَضۡلِ بِنۡتَ الۡحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهَا بَعَثَتۡهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمۡتُ الشَّامَ فَقَضَيۡتُ حَاجَتَهَا وَاسۡتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيۡتُ الۡهِلَالَ لَيۡلَةَ الۡجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمۡتُ الۡمَدِيۡنَةَ فِيۡ اٰخِرِ الشَّهۡرِ فَسَاَلَنِيۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ابۡنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الۡهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيۡتُمُ الۡهِلَالَ فَقُلۡتُ رَاَيۡنَاهُ لَيۡلَةَ الۡجُمُعَةِ فَقَالَ اَنۡتَ رَاَيۡتَهٗ فَقُلۡتُ نَعَمۡ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوۡا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ

فَقَالَ لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ الثَّلَاثِيْنَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِيْ نَكْتَفِيْ أَوْ تَكْتَفِيْ **ترجمہ** کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف بھیجا شام کو اونہون نے کہا کہ مین گیا شام کو اور اُن کا کام نکال دیا اور مین نے چاند دیکھا رمضان کا شام مین جمعہ کی شب کو (یعنے پنجشنبہ کی شام کو) پھر مدینہ آیا آخر ماہ مین اور عبد اللہ بن عباس نے پوچھا مجھسے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا مین نے کہا جمعہ کی شب کو انہون نے کہا تم نے خود دیکھا مین نے کہا ہان اور اور لوگون نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ اور اور لوگون نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہمنے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھینگے یا چاند دیکھہ لینگے تو مین نے کہا آپ کافی نہین جانتے دیکھنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکھنا آپنے فرمایا نہین ایسا ہی حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحیی بن یحیی کو شک ہے کہ نکتفی کہا یا تکتفی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہین ہوتی یعنے جس شہر والے دیکھین وہ روزہ رکھین یا افطار کرین اور دوسرون کو اونکی رویت پر اعتماد ضرور نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے کہ جہانتک قصر نہین ہوتا ہے نماز وہین تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضون نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسرون کو بھی اعتبار ضرور ہے اور بعضون نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہین اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انھون نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن عباس نے اوس ایک شخص کی گواہی قبول نہین کی مگر ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ اونہون نے رویت بعیدہ کا اعتبار نہین کیا (نووی) **باب** بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلٰثُوْنَ **باب** اس بیان مین کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہین اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو **عَنْ** أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قَالَ

فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَاَيْتُمُوْهُ **ترجمہ** ابو البختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہونچے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضون نے دیکھکر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنے بڑا ہونے کے سبب سے) اور بعضون نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور اُن سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسینے کہا تین رات کا ہے اور کسینے کہا دو رات کا ہے تب اُنہون نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات مین دیکھا تو ہمنے کہا فلان فلان رات مین اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اُسکو بڑھا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہین جب دیکھا ہو اُسی شب کا ہے خواہ اونتیسوین ہو یا تیسوین **عَنْ** اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ **ترجمہ** وہی ہے مگر اس مین آتا ہے کہ ذات عرق مین چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح نہین

باب بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ دو مہینے عید کے ناقص نہین ہوتے اسکا بیان

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ **ترجمہ** ابی بکرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدون کے ناقص نہین ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذیحجہ

ف صحیح اور معتبر معنے تو اس کے یہی ہین کہ ان دونون ماہ کا ثواب کسی طرح نہین گھٹتا خواہ اونتیس کے ہون خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ ایک سال مین دونون ماہ اونتیس کے نہین ہوتے اگر ایک اونتیس کا ہوتا تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون ثواب مین برابر ہین ایک دوسرے سے کم نہین یعنے اگر رمضان مین روزے ہین تو ذیحجہ مین مناسک حج ہین اور یہ سب قول ضعیف ہین صحیح وہی ہے جو اول گذرا

باب بَيَانِ اَنَّ الدُّخُوْلَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَنَّ لَهُ الْاَكْلَ وَغَيْرَهٗ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُوْلِ

وقت صلوة الصبح وغير ذلك وهو الفجر الثاني ويسمى الصادق والمستطير وانه لا اثر للفجر
الاول في الاحكام وهو الفجر الكاذب المستطيل باللام كذنب السرحان وهو الذئب

باب اس بیان مین کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہوجاتا ہے اور اس بیان مین کہ کہانا پینا وغیرہ جائز ہے واسطے سحری کہانے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کے بیان مین جس سے احکام تعلق رکہتے ہین روزہ مین دخول کرنے اور صبح کے وقت کو داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جس کا نام صادق اور مستطیر ہے اور اس بیان مین کہ پہلی فجر کو احکام مین کچہ اثر نہین اور وہ صبح کاذب ہے

عن عدي بن حاتم رضي الله تعالى عنه قال لما نزلت حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر قال له عدي يا رسول الله اني اجعل تحت وسادتي عقالين عقالا ابيض وعقالا اسود اعرف الليل من النهار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان وسادك لعريض انما هو سواد الليل وبياض النهار **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اوتری حتى يتبين لكم یعنے کہاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہوجاوے سفید دہاگا کالے دہاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیان رکہتا ہون ایک سفید ایک کالی اوسی سے مین پہچان لیتا ہون رات کو دن سے تب آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بڑا چوڑا ہے (یہہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اوسکے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت مین تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے **ف** غرض یہہ ہے کہ دہاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان مین یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لیے اون کو دہوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے غرض صبح صادق اور رات مین کوئی فاصل نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی قول ہے جماہیر علما کا۔

عن سهل بن سعد رضي الله تعالى عنه قال لما نزلت هذه الآية وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود قال كان الرجل ياخذ خيطا ابيض وخيطا اسود فياكل حتى يستبينهما حتى انزل الله عز وجل من الفجر فبين ذلك **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اوتری كلوا واشربوا الی آخرہ کہاتے تہے آدمی پکڑتے دو تاگے سفید اور سیاہ پہر کہاتے صبح کے روشن ہونے تک یہانتک کہ اتاری اللہ تعالی نے من الفجر پہر وہ (التباس) ظاہر ہوگیا

عن سهل بن سعد

قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ
قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْاَبْيَضَ
فَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رِئْيُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا
اَنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اتری کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
تو آدمی جبتک روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو تاگے اپنے پیر مین باندہ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور
کہاتا پیتا رہتا یہانتک کہ اوس کو دیکھنے مین کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے لگتا تب اللہ پاک نے
اُسکے بعد مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اتارا تب لوگون کو معلوم ہوا کہ تاگون سے مراد رات اور دن ہے۔

ف ان روایتون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کیطرح عرض مشرق مین مستطیل
ہوتی ہے اور جو عمود کیطرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات مین داخل ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ
بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان دیتے ہین تاکہ تہجد پڑہنے والے کہانے کو جاوین اور سحر سے
فارغ ہو جاوین) سو تم کہاتے پیتے رہا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور وہ نابینا تہے
جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تہے بلال اور ابن ام مکتوم نابینا تو آپ نے فرمایا
بلال رات سے اذان دیتا ہے سو تم کہاتے پیتے رہو یہانتک کہ اذان دیوین ابن ام مکتوم اور کہا
راوی نے کہ دونون کی اذان مین کچہ بیچ مین نہ ہوتی تھی اتنا ہی تہا کہ یہ اترے وہ چڑہے **فائدہ**
مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تہے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تہے طلوع فجر کا اور وہین ٹہیرے ہوئے

کچھ پڑہتے رہتے پھر جب اور عبد اللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت وغیرہ کرکے چڑہتے اور اذان دیتے طلوع فجر کی قبل **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم بمثلہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بھی وہی روایت مروی ہوئی ہے **عن** عبید اللہ بالاسنادین کلیہما نحو حدیث ابن نمیر **ترجمہ** وہی جو اوپر مذکور ہوا **عن** ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدا منکم اذان بلال او قال نداء بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی لیرجع قائمکم و یوقظ نائمکم وقال لیس ان یقول ھکذا وھکذا وصوب یدہ ورفعہا حتی یقول ھکذا و فرج بین اصبعیہ **عبد اللہ** بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کوئی باز نرہے تم مین سے اپنی سحر کہانے سے بلال کی اذان سنکر اس لیے کہ وہ اسوسطے اذان دیتے ہین رات سے کہ پھر جاوے جو نماز پر کہڑا ہے تم مین سے اور جاگ جاوے سونیوالا اور فرمایا کہ صبح وہ نہین ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے ہاتھ کو (یعنے جو روشنی نیزہ کیطرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہین ہے) جبتک کہ ایسی نہو اور کھولدیا آپ نے انگلیون کو (یعنے جبتک کنارون مین نلک کے منتشر نہو وہ صبح صادق نہین) **عن** سلیمان التیمی بھذا الاسناد غیر انہ قال ان الفجر لیس الذی یقول ھکذا وجمع اصابعہ ثم نکسہا الی الارض ولکن الذی یقول ھکذا ووضع المسبحۃ علی المسبحۃ ومد یدیہ **سلیمان** تیمی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گذری مگر اس مین ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ فجر وہ نہین ہے جو ایسی ہو اور آپ نے سب انگلیون کو جمع کیا اور انکو زمین کیطرف جھکایا (یعنے جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہین ہے بلکہ صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپنے کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونون ہاتھون کو پھیلایا (یعنے اشارہ کیا کہ آسمان کے کنارون مین پہیلے) **عن** سلیمان التیمی بھذا الاسناد وانتھی حدیث المعتمر عند قولہ ینبہ نائمکم ویرجع قائمکم وقال اسحاق قال جریر فی حدیثہ ولیس ان یقول ھکذا یعنی الفجر ھو المعترض ولیس بالمستطیل **ترجمہ** سلیمان تیمی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہین تک کہ آپ نے فرمایا اذان بلال کی اسلیے ہے کہ جگادی تمہارے سوتون کو اور لوٹے تمہارا تہجد پڑہنے والا اور اسحاق نے کہا کہ

جبریئے کہا اپنی حدیث مین اور صبح وہ نہین جو ایسی ہو یعنی اونچی اولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو یعنی پہیلی
ہوئی عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ ترجمہ سمرہ بیٹے جندب کے
کہتے تہے مین نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے
دہوکا کہاکر سحری کہانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو نیزے کیطرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ
صبح وہ ہے جو پہیلی ہو عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ ترجمہ
سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا
ستون جب تک کہ وہ اسطرح چوڑی نہ ہوجاوے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ
الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ
أَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ ترجمہ اسکا اوپر کی روایتوں سے معلوم ہوسکتا ہے مضمون وہی ہے عَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا

بَابُ فَضْلِ السَّحُورِ وَاسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ سحر کی فضیلت
اور اوس کی دیر مین کہانے کی فضیلت اور افطار جلدی کرنے کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً ترجمہ فرمایا سحر کہاؤ سحر مین
برکت ہی عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ ترجمہ فرمایا ہمارے اور اہل کتاب
کے روزہ مین سحر کے لقمہ کا فرق ہے عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی
روایت موسی سے مروی ہوئی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ

خَمْسِيْنَ اٰيَةً ترجمہ زید نے کہا سحری کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز صبح کو میں نے کہا دونوں میں بیچ میں کتنی دیر ہوئی اونہوں نے کہا پچاس آیت کے موافق **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قتادہ سے بھی یہی روایت آئی ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ترجمہ سہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جبتک افطار جلد کرینگے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ سہل سے وہی مضمون مروی ہوا جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى ترجمہ ابی عطیہ روایت ہے کہ اونہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو شخص ہیں اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں تو آپ نے پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں تو ہمنے کہا وہ عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ہیں اور آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریب نے اپنی روایت میں کہ کہا دوسرے ابو موسی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا ہی مسنون ہے اور یہی ہدی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو **عَنْ** اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر مذکور ہوئی ہے **بَابُ** بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوْجِ النَّهَارِ **باب** وقت روزہ

کذلک

تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا **عن** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّھَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ نُمَیْرٍ فَقَدْ **ترجمہ** عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا بس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت مین فَقَدْ کا لفظ نہین ہے **ف** یعنے غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار مین جیسے بعضے وسواسی کہتے ہین کہ ذرا ٹھیرو کیا بیتابی ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہہ نہین جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب آورے رات کا آنا دن کا جانا تینون ایک ہی وقت مین ہوتا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضیح کے لیے تینون کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہین کہ غروب آفتاب نہین معلوم ہوتا ہے تو وہان کا اندھیرا وقت افطار بناتا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْکَ نَھَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین رمضان کے مہینے مین پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ نے فرمایا اے فلانے اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی آپ پر دن ہے (یعنے اون صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی رہے تب دن جاتا ہے حالانکہ یہہ غلط ہے) آپنے پھر فرمایا کہ اترو یعنے اونٹ پر سے اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اوترے اور ستو گھولے اور آپ کے پاس لائے اور آپ نے پیے اور پھر اپنے ہاتھہ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈوب جاوے اس طرف کو (یعنے مغرب مین) اور آجاوے رات اس طرف سے (یعنے مشرق سے) بس روزہ کھل چکا صائم کا **عن** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْنَا نَھَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَہٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ **ترجمہ** عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اونہون نے عرض

کی کہ اگر آپ شام ہونے دیں تو خوب ہو اور آپ نے آخر میں فرمایا ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہ جب رات
کو دیکھو کہ ادھر آئی تو افطار کر چکا صائم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ
ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَوَّامٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ
وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهٗ وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا اِلَّا فِیْ رِوَایَةِ هُشَیْمٍ
وَحْدَهٗ ترجمہ شیبانی نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبد الواحد
کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور ان میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ وہ مہینا رمضان کا تھا (یعنی اس سفر
میں یہ مذکور نہیں) اور یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہ مذکور صرف ہشیم کی روایت میں ہے

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْوِصَالِ باب صوم وصال کی نہی میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ
کَهَیْئَتِکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال
سے (یعنی روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال
کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنی
پروردگار کی طرف سے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاصَلَ فِیْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِیْلَ لَهٗ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ
اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی ترجمہ مضمون وہی فقط اتنا فرق ہے کہ آپ نے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں
نے بھی پھر آپ نے انکو منع فرمایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَقُلْ رَمَضَانَ ترجمہ ابن عمر سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں۔
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ
یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُکُمْ کَالْمُنَکِّلِ لَهُمْ حِیْنَ

اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تب ایک شخص
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کر لیتے ہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مین سے
کون ہی برابر میرے مین تو رات کو رہتا ہون کہ کہلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے پہر جب لوگ
باز نرہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہون نے
اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے انکے ساتھ وصال کیا ایک روز پہر دوسرے روز پہر
چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہوتا تو مین زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا زجر و
توبیخ کی راہ سے تہا جب وہ باز نرہے وصال سے ف متفق ہین علما وصال کی نہی پر اور وہ
روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ بیچ مین کچھہ کہاوے یا پیوے اور امام شافعی اور اُن کے
اصحاب نے تصریح کی ہے اُس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی
کا بہی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلف ہین احادیث
وصال مین سو بعضون نے کہا ہے کہ نہی اُس سے بسبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت
نے سلف مین وصال فرمایا ہے پہر جو قادر ہو اوسکو مضائقہ نہین اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق
نے وصال کا جواز فرمایا سحر تک پہر نقل کی قاضی نے اکثر لوگون سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ
نے کہا کہ وصال خصائص مین سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہی امت پر اور
جن لوگون نے جواز کا قول لیا ہے اُنہون نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم مین وارد ہوا ہی
کہ آپنے لوگون کو منع فرمایا بسبب رحمت کے اور یہ روایت بہی جس کی ذیل مین فائدہ ہے اُسکی
جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبہی اوسکے مرتکب نہوتے بعد نہی کے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِیْ ذٰلِكَ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ
مَا تُطِیْقُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو وصال
سے تو کسینے عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہین آپنے فرمایا تم میرے برابر نہین ہو مین تو رات کاٹتا ہون اس
لطف مین کہ کہلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اوتنے ہی افعال بجا لاؤ جسکی طاقت رکھتے
ہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ

اَنَّہٗ قَالَ فَاکْلَفُوْا مَا لَکُمْ بِہٖ طَاقَۃٌ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس
مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اوٹھا و جتنی تم کو طاقت ہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُمَارَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے اور باقی
وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی زرعہ سے روایت کیا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ
اَیْضًا حَتّٰی کُنَّا رَھْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّا خَلْفَہٗ جَعَلَ یَتَجَوَّزُ فِی
الصَّلٰوۃِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَہٗ فَصَلّٰی صَلٰوۃً لَا یُصَلِّیْھَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَہٗ حِیْنَ اَصْبَحْنَا اَفَطِنْتَ لَنَا
اللَّیْلَۃَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاکَ الَّذِیْ حَمَلَنِیْ عَلٰی الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ فَاَخَذَ یُوَاصِلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَاکَ فِیْ اٰخِرِ الشَّھْرِ فَاَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ یُوَاصِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ یُوَاصِلُوْنَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادَّ لِیَ الشَّھْرُ
لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین نماز پڑہتے تہے (یعنی رات کو) سو مین آیا اور آپ کے بازو پر کہڑا ہو گیا اور
دوسرا شخص آیا وہ بہی کہڑا ہو گیا یہانتک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنی دس سے کم) پہر جب آپ نے
ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑہنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تہی امت پر) پہر اپنے گہر مین
تشریف لگئے اور وہان ایسی نماز پڑہی (یعنی بہت لنبی) کہ ہمارے ساتہہ نہ پڑہتے تہے پہر ہم نے
صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تہی رات کو ہماری اقتدا کی آپ نے فرمایا کہ ہان اسی سبب سے تو مین نے
کیا جو کچہ کیا (یعنی نماز ہلکی کی) پہر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تہے تو اور لوگ بہی
وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا کہ وصال کرتے ہین تم میری مثل نہین ہو اللہ کی
قسم اگر مہینا زیادہ ہوتا تو مین ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چہوڑ دیتے عَنْ
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ شَھْرِ رَمَضَانَ
فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَبَلَغَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّھْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا یَدَعُ
الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَوْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ

وَيَسْقِيْنِي ترجمہ انس نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان مین اور اور لوگون نے
بھی اور آپ کو خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینا لنبا ہوتا تو مین ایسا وصال کرتا کہ جا بیجا منہ زور اپنی
زیادتی چھوڑ دیتے یعنے ہار جاتے اور حقیقت یہ ہی کہ ہم سب آپ سے ہارے ہوئے ہین (تم تو میرے برابر نہین
ہو) یا فرمایا مین تمہاری مثل نہین ہون (سچ ہی چہ نسبت خاک را با عالم پاک) مین اس طرح رہتا ہون کہ
مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى هُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ
اِنِّيْ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ آپ نے فرمایا
منع کیا لوگون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے نظر سے اور عرض کی لوگون
نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہین تو آپ نے فرمایا مین تمہاری طرح کا نہین ہون مجھے تو کھلاتا ہے رب
میرا اور پلاتا ہے یہان پر مولف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ
دی ہے **ف** سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نو سو برس کے جو مولف کی کتاب
مین بیاض چلی آتی ہے تو اوسکو نقل کرتے جاتے ہین اور اپنی طرف سے تصرف نہین کرتے یہ کسی اور
کو کہان نصیب ہے، **فائدہ** زاد المعاد مین ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق مین پورا کلام
کیا ہے کہ زیادہ اوس سے ممکن نہین جسکو مزید تحقیق درکار ہو اوسے ملاحظہ فرما دے **باب**
بَيَانِ اَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ لَّمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهٗ **باب** روزہ کی حالت
مین بوسے کے بیان مین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ اِحْدٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ تَضْحَكُ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ لیتے تھے اور آپ روزہ سے ہوتے
تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھین اور ہنستی تھین عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ
اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ ترجمہ سفیان نے کہا کہ مین نے
عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہی کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ لیتے تھے روزے

میں تو وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہا کہ ہاں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسے آپ روکتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهٗ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور وہ روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو میں رکھنے والے تھے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت (یعنے بوس وکنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ اَوْ مِنْ اَمْلَكِكُمْ لِاِرْبِهٖ شَكَّ اَبُوْ عَاصِمٍ ترجمہ اسود نے کہا میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں مباشرت کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہاں مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَسْاَلَاهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ اسود سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ یحیی بن ابی کثیر سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ

فِیْ شَہْرِ الصَّوْمِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے روزونکے مہینے مین **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ فِیْ رَمَضَانَ وَھُوَ صَائِمٌ وہی مضمون ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَھُوَ صَائِمٌ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** حَفْصَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَاَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَخْشَاکُمْ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ صائم بوسہ لیوے تو آپنے فرمایا ام سلمہ سے پوچہو ام سلمہ نے خبر دی کہ ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی بوسہ لیتے ہین تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکے تو اگلے پچہلے گناہ سب معاف کردیے ہین تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو مین تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنیوالا ہون

فائدہ غرض ان رواتیون سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اوس کا امت کے لیے ثابت ہوا اور ابوداؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اُن کی زبان چوستے تہے اس مین مُصَدِّع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے کہ وہ کج و طریق سے پہرا ہوا ہے اور اسی طرح محمد بن دینار بہی اوس مین ضعیف ہے کہ یحیی نے اوسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اوس عورت ومرد کو کہ روزہ دار تہی اور انہون نے بوسہ لیا تو آپنے فرمایا کہ روزہ اُن کا کہل گیا تو یہ روایت صحیح نہین اور اُس مین ابی یزید ضبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً جواز بوسہ کا مذکور ہے کچہ جوان اور بوڑہے کی قید صحیح نہین ہوئی آپ سے اور اُن کا فرق کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین اور اسباب مین جو روایت ابوداؤد نے ذکر کی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ایک شخص نے پوچہا آپ سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہین تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے

وہی مضمون ہے **عن** حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم

پوچھا تو اوسکو منع فرمایا پھر جس سے رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جسے اجازت نہین دی تھی وہ جوان تھا اس مین اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہین مگر اسرائیل اور اعرج کے بیچ مین ابو العنبس عدوی کوفی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اوس کی حدیث لینے سے محدثین ساکت ہو گئے اور نام اوسکا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہین کذا فی زاد المعاد اور نووی نے فرمایا ہے کہ امام شافعی اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے کہ بوسہ روزہ مین لینا حرام نہین اوس شخص کو جس کی شہوت حرکت مین نہ آوے مگر اوسکا ترک اولی ہے اور مکروہ نہین ہے بوسہ اون کے نزدیک اور جس کے شہوت حرکت مین آوے اوس کو حرام ہے اور خوف ہو اسکو کہ جماع کر بیٹھے گا اور بعضون نے اوس کے حق مین مکروہ کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اسکی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ جوان کو مکروہ ہے بوڑھے کو مباح اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک سے اباحت اس کے صوم نفل مین نہ فرض مین اور اس مین اتفاق ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہین ہوتا مگر جب انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اوس پر اس حدیث سے جو سنن مین مشہور ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہین ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل روزہ کا نہین انتہی

بَابُ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

روزے اوس شخص کے جو جنب ہو اگر صبح ہو جاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُومُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

اَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا اَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ
لَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَمَّا
كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ اَقَالَتَا فِيْ رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ
حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ترجمہ ابو ہریرہ اپنی روایتون مین کہتے تہے کہ جسکو فجر ہو جاوے حالت جنابت مین
وہ روزہ نرکہے سو مین نے (یہہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبد الرحمن کا) عبد الرحمن سے کہا جو میرے باپ تہے اُنہون
نے اسکا انکار کیا اور ہم دونو (یعنے ابو بکر اور عبد الرحمن) حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس گئے اور عبد الرحمن
نے اُن سے پوچہا تو دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت مین صبح ہو جاتی تہی
اور پہر روزہ رکہتے تہے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تہی (اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا یعنے
صحبت سے بیبیون کے سبب ہوتی تہی) کہا ابی بکر نے پہر ہم گئے مروان کے پاس اور عبد الرحمن نے اون
سے ذکر کیا سو مروان نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون کہ تم ابو ہریرہ کے پاس جاؤ اور اُنکی باتون
کو رد کرو پہر ہم ابو ہریرہ کے پاس آئے اور ابو بکر ان سب باتون مین حاضر تہا اور ذکر کیا عبد الرحمن نے
تو ابو ہریرہ نے کہا کہ اون دونون بیبیون نے یہ فرمایا تم سے اونہون نے کہا ہان تو ابو ہریرہ نے کہا
کہ بیشک وہ اور لوگون سے زیادہ جانتی ہین پہر ابو ہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کیطرف
کی اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مین نے یہ بات فضل سے سنی تہی تو اوس کو مین نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا غرض ابو ہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ مین کہا
کرتے تہے پہر مین نے (یہہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبد الملک سے کہا کہ کیا اون دونو بیبیون نے رمضان
کے روزے کو کہا اُنہون نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیون نے کہ صبح ہوتی تہی آپ کو حالت جنابت مین بغیر
احتلام کے پہر آپ روزہ رکہتے تہے **ف** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس قول کی نسبت فضل
کیطرف کی الخ یعنے ابو ہریرہ نے فضل سے روایت کی ہے مرفوعًا کہ جو جنب ہو اور صبح ہو جاوے وہ روزہ
نرکہے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو اُن سے
اور ڈہونڈہو جو لکہا اللہ تعالی نے تمہارے لیے اور کہاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دہاگہ فجر کا آخر
تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ نخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا اب رہا یہ

فضل کی روایت کا اوسکے کئی جواب ہین اول یہ کہ وہ بات فضل ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تہا مگر افضل فجر کے قبل ہے نہانا ہے دوسرے یہ کہ شاید فضل کی مراد مین جنب سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اسکا روزہ نہ ہوگا اب ان مین توفیق ہوگئی اور تعارض بہی نرہا اور تیسرے یہ کہ ابوالفضل کی روایت منسوخ ہے اور وہ جب کی بات ہی جب جماع شب کو بہی حرام تہا پہر جب یہ آیۃ اتری جو ہمنے اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہوگیا ابن منذر نے کہا ہے یہ جواب بہت اچہا ہی خلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے بہی نہادے جب بہی روزہ صحیح ہے اسی پر دال ہی قرآن مجید وحدیث شریف دونو اور یہی مذہب ہی جماہیر صحابہ اور تابعین کا اور رجوع کیا اسی کیطرف ابو ہریرہ نے اگرچہ پہلے افساد صوم کے قائل تہے اور یہی حکم ہے حائض اور نفسا کا جب خون انکا رات سے بند ہوجاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کرین کہ روزہ اون کا صحیح ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجاتی تہی رمضان مین اور آپ جنب ہوتے تہے بغیر احتلام کے یعنی صحبت سے جنب ہوتے تہے نہ احتلام سے کہ اوس سے انبیا پاک ہین پہر غسل فرماتے تہے اور روزہ رکہتے تہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلْمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ ترجمہ عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ ابوبکر بن عبدالرحمن نے اون سے بیان کیا کہ مروان نے اونکو بہیجا ام سلمہ کیطرف کہ پوچہین کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین آیا وہ روزہ رکہے یا نہین انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت مین صبح کرتے تہے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پہر نہ افطار کرتے تہے نہ قضا کرتے تہے یعنی روزہ کو صحیح جانتے تہے ف اس سے رد ہوگیا وہ قول جو حسن بصری اور نخعی کی طرف منسوب ہی کہ روزہ نفل مین تو یہہ امر جائز ہے اور فرض مین روا نہین اور وہ قول بہی جو سالم بن عبداللہ اور حسن بصری اور حسن بن صالح کیطرف منسوب ہی کہ روزہ تو رکہ لے مگر قضا بہی کرے غرض اب اختلاف اس مسئلہ مین جاتا رہا اور اتفاق ہوگیا اسپر کہ جو جنب ہوجاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہاوے

روزہ اوسکا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل اور نہ اوسپر قضا ہے نہ اور کوئی بلا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ یَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ اور
حضرت ام سلمہ دونون بیبیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہے کہ دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی بغیر احتلام کے رمضان مین اور پھر روزہ رکھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِیْهِ وَهِیَ تَسْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ
الْبَابِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنِی الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا تُدْرِكُنِی الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ
غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ
لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِیْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے
پوچھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تھین غرض اوس نے عرض کی کہ اے
رسول اللہ کے مجھے نماز صبح کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون کیا مین روزہ رکھون آپنے فرمایا مجھے
بھی نماز کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون پھر مین روزہ رکھتا ہون اوسنے عرض کی کہ آپ اور ہم
برابر نہین ہین اے رسول اللہ کے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین آپ نے فرمایا کہ
قسم ہے اللہ تعالے کی مین امید رکھتا ہون کہ مین تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا
ہون اور تم سب سے زیادہ ہون جاننے والا اون چیزون کا جس سے بچنا ضرور ہے غرض
اوس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپکے ساتھ خاص ہو مگر آپ نے فرمادیا کہ یہ حکم مجھکو تمکو سب کو
برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت مین تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر
نہین ہو سکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون یہ کمال عبدیت ہے ورنہ واقع
مین حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ ساری جہان سے اعلم واتقی ہین عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهُ
سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنِ الرَّجُلِ یُصْبِحُ جُنُبًا اَیَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ
جُنُبًا مِّنْ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ سلیمان سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
کسینے پوچھا کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین وہ روزہ رکھے تو انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم صبح کرتے تھے جنابت مین بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے **باب** تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان علی الصائم ووجوب الکفارۃ الکبری فیہ وبیانہا وانہا تجب علی الموسر والمعسر وتثبت فی ذمۃ المعسر حتی یستطیع جماع کا رمضان مین دنکو حرام ہونا روزہ دار پر اور بیان کفارہ کا اوراسکے وجوب کا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہلکت یا رسول اللہ قال وما اہلکک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان قال ہل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال فہل تستطیع ان تصوم شہرین متتابعین قال لا قال فہل تجد ما تطعم ستین مسکینا قال لا قال ثم جلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال تصدق بہذا قال افقر منا فما بین لابتیہا اہل بیت احوج الیہ منا فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اذہب فاطعمہ اہلک **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین ہلاک ہوگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھکو اوس نے عرض کی کہ مین اپنی بیوی پر جا پڑا رمضان مین (یعنے جماع کر بیٹھا) آپنے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کرسکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا دو مہینے کے روزہ برابر رکھ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھ مسکینون کو کھلا سکتا ہے اوس نے کہا نہین پھر وہ بیٹھا رہا یہانتک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا جا اوسکو صدقہ دیدے مسکینون کو اوس نے کہا کہ مجھ سے بڑھکر کوئی مسکین ہے مدینہ کے دونون کنکریلی کالے پتھرون والے زمینون کے بیچ مین کہ اُن مین کوئی گھروالا مجھ سے بڑھکر محتاج نہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم و فدایت گردم و گرد سرت گردم) یہانتک کہ آپکی کچلیان کھل گئین پھر آپنے فرمایا کہ لے اُسکو اور کھلا اپنے گھروالون کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دن مین جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اوسپر کفارہ واجب ہے اور نووی نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب کافہ علماء کا جب جماع قصداً واقع ہو جان بوجھکر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مومن ومسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو محنت اور خدمت مین خلل انداز ہوتی مثلاً لنگڑا لولا نہو پھر اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ساٹھ مساکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عربی ہیں

ہوتا ہے پھر اگر یہ تینوں کی طاقت اُسوقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہیں اوّل یہ کہ اوسپر کچھہ واجب نہیں
ہے اسواسطے اگر اُس کے بعد طاقت بھی ہو جب بھی اوسپر کچھہ واجب نہیں اور اوس کی دلیل یہی حدیث ہو
کہ اوس میں جب اوس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ نے یہہ نہیں فرمایا کہ
جب تجھی طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہو کہ وقت استطاعت اوسپر ادای کفارہ
واجب ہے اور اسکو نووی نے صحیح و مختار کہا ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب آپکے پاس ٹوکرا آیا
تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اوسکی عدم استطاعت تینوں باتوں میں ظاہر ہو
چکی تھی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اوسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ
اوس کے ذمہ باقی رہا اور عرق حدیث میں وارد ہوا ہے وہ فقہا کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے جسکے ساٹھ
مد ہوتے ہیں پس ہر مسکین کو ایک مد پہونچنا ضرور ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيْلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ترجمہ محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے یہی
حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اوس میں کہ ایک عرق (یعنے ٹوکرا) اور وہ ہی
زنبیل ہے اور اُس میں حضرت کی ہنسی کا ذکر نہیں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ
هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ
مِسْكِيْنًا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹھا رمضان میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دو مہینہ روزے
رکھہ سکتا ہے اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا ساٹھہ مسکینوں کو کھانا کھلادے **فائدہ** اس حدیث سے
استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان میں کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ
ظہار میں اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل میں ضرور ہے اسلیے کہ اس میں ایمان کی شرط منصوص قرآنی
ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہو کہ جمیع کفاروں میں رقبہ مومنہ ضروری ہو اسلیے کہ جہاں مطلق رقبہ مذکور ہے
اوسکو حمل کرتے ہیں رقبہ مومنہ پر اوسی قید کے لحاظ سے جو قرآن میں کفارہ قتل میں مذکور ہے اور
قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہیں کذا قال النووی نے شرح مسلم۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **ترجمہ** زہری سے یہی روایت مروی ہے اس اسناد سے جیسے ابن عیینہ سے اوپر روایت کی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اوس نے روزہ توڑ ڈالا تہا رمضان مین کہ آزاد کرے ایک بردہ یا روزے رکہے دو ماہ یا کہلاوے ساٹہہ مسکینون کو **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **زہری** سے اس اسناد سے مروی ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَجَاءَهٗ عَرَقَانِ فِيْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهٖ + **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنھون نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین جل گیا آپ نے فرمایا کیون اوس نے عرض کی کہ مین نے جماع کیا رمضان شریف مین اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچہ موجود نہین ہے اتنے مین آپ کے پاس دو گونیان آئین کہانیکی (یعنے غلہ یا کہجور کی) آپ نے فرمایا اسے یہ صدقہ کردے **فائدہ** صدقہ دے یعنے وہی ساٹہہ مسکینون کو کہانا کہلا جیسا اوپر مذکور ہوا دوسری روایتون مین اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہہ جو اوسنے کہا کہ مین جل گیا اس سے استعمال مجاز کا روا ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهٗ نَهَارًا **حضرت** عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسی اوپر گذری مگر اس کے اول مین صدقہ دے صدقہ دے نہین ہے اور نہ دن کا لفظ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِيْ قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا لِيْ شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوْقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوْهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد مین رمضان مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین جل گیا مین جلگیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اوسکا اوس نے عرض کی کہ مین نے اپنی بی بی سے صحبت کی آپنے فرمایا صدقہ دی اوسنے عرض کی کہ قسم اللہ تعالی کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچہہ نہین ہے اور نہ مین کچہہ دے سکتا ہون آپنے فرمایا بیٹہو وہ بیٹہہ گیا اور وہ اوسی حال میں تہا کہ آدمی آیا اور ایک گدہے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اوس پر کچہہ غلہ تہا آپ فرمایا وہ جلنے والا کہان ہی جو ابہی یہان تہا اور وہ کہڑا ہوا اور آپنے فرمایا لے اوس کو صدقہ دے اوسنے عرض کی کہ کیا میرے سوا اُسکا مستحق کوئی اور ہے اللہ کی قسم ہم لوگ بہوکے ہین اور ہمارے پاس کچہہ نہین آپ نے فرمایا لو اسے کہاؤ

بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ

مسافر کے صوم اور افطار کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُوْنَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان مین اور آپنے روزہ رکہا یہانتک کہ جب کدید مین پہونچے (نام مقام کا ہے کہ وہان ایک نہر ہے اور مدینہ سی سات منزل ہی اور وہان سے مکہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اوسکا اتباع کرتے **ف** علما کا اختلاف ہی سفر مین روزہ رکہنے مین چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان مین سفر مین روزہ رکہنا صحیح نہین اور اگر کسی نے رکہا بہی تو درست نہین ہوا اور اوسکی قضا واجب ہی دلیل اُنکی ظاہر آیت وحدیث ہی اور حدیث یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن شہاب بہذا الاسناد مثل حدیث اللیث قال ابن شہاب فکانوا یتبعون الاحدث فالاحدث من امرہ ویرونہ الناسخ المحکم ترجمہ زہری سے اس اسناد سے
مروی ہے کہ انہون نے مثل حدیث لیث روایت کی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ حضرت کی نئی سے نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناسخ اور محکم جانتے (یعنی آپنے روزہ رکھا اور پھر افطار کیا
اور افطار کو ناسخ جانتے ہین اور روزہ رکھنے کو منسوخ)

نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ روزہ رکھنے والون کو آپنے عصاۃ
یعنے نافرمان فرمایا اور جماہیر علماء اور جمیع اہل فتوی کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے
تو درست ہوتا ہے اور اس مین بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونون برابر ہین پس امام مالک
اور امام ابوحنیفہ اور شافعی رضی اللہ عنہم اور اکثر لوگون کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اوسکو جسے طاقت ہو اور بے
مشقت رکھہ سکے اور کچھہ ضرر نہ ہو پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبداللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور اور بہت سی روایتون مین روزہ صحابہ کا
مذکور ہے اور اسلیے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برارت ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور
اوزاعی اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہرحال افضل ہے اور بعضون نے ایک قول امام
شافعی کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور انکی دلیلین بھی وہی روایات ہین جو اہل ظاہر
کے دلائل ہین اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کے لیے جو مسلم کے آخر باب مین آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ
افطار و صوم دونون برابر ہین اور صحیح قول اکثر لوگون کا قول ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحیے نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں
نہین جانتا کہ یہ قول کسکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قول لیا جاتا ہے) یعنے اول قول منسوخ
ہوتا ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ
مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ زہری نے اس اسناد سے کہا ہے کہ روزہ رکہنا
اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر ہی بات پر
عمل ضرور ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہوین رمضان کی مکہ مین عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ
ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رمضان میں روزہ رکھا یہانتک کہ عسفان میں پہونچے پہر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اُس میں کوئی پینے کی چیز تہی اور اُس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکہیں پہر افطار کرتے رہے یہانتک کہ مکہ میں پہونچے ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بہی رکھا اور افطار بہی کیا سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلٰى مَنْ صَامَ وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ہم برا نہیں کہتے اوسکو جو روزہ رکھے یعنی سفر میں اور نہ اوسکو جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بہی رکھا اور افطار بہی کیا **فائدہ** ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا ہیں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں مکہ کیطرف اور روزہ رکہا یہانتک کہ جب کراع غمیم تک پہونچے (کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل زیادہ ہے) اور لوگونے روزہ رکہا پہر آپنے ایک پیالہ پانیکا منگایا اُسکو بلند کیا یہانتک کہ لوگوں نے اُسکیطرف دیکہا پہر آپنے پی لیا اور لوگوں نے اُس کے بعد آپسے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکہتے ہیں آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان ہیں **ف** شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جن کو روزہ ضرر کرتا ہے عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اوس میں اتنی بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپسے عرض کی کہ لوگوں پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہیں کہ آپ کیا کیا پہر آپنے ایک پیالہ پانیکا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهٗ قَالُوْا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تہے

کہ ایک شخص پر لوگوں کی بہیڑ دیکہی اور سپر سایہ کیے ہوئے تہے آپنے پوچہا کہ اسے کیا ہوا لوگوں نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہی آپ نے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین **ف** یعنے جب ضرر ہو اور ایسی نوبت پہونچے تو کیا لطف ہی **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ **ترجمہ** جابر سے وہی روایت ہے **عن** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تہے اس حدیث مین اور اس اسناد مین کہ آپنے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لیے دی ہے اور کہا راوی نے پہر جب مین نے ان سے پوچہا تو انہیں یاد نہین ہا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولھوین[۱۶] رمضان کو تو ہم مین کوئی روزے سے تہا اور کوئی افطار کیے تہا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تہا اور افطار کرنیوالا روزہ دار پر **عن** قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ **ترجمہ** قتادہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت مین اٹھارہوین تاریخ اور سعید کی روایت مین بارہوین اور شعبہ کی روایت مین سترہوین یا انیسوین مذکور ہے **ف** بارہوین سے شاید انیسوین تک وہ ممتد ہوا ہو پہر کسینے اول تاریخ بیان کی کسینے آخر **عن** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک مین تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا ہے نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس سے مسلک انصاف صاف

لم يحفظه

کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب قریب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ یَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّۃً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَیَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضُعْفًا فَاَفْطَرَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جسمیں قوت ہو وہ روزہ رکھے یہ بہی خوب ہے اور جس میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بہی خوب ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَصُوْمُ الصَّائِمُ وَیُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا یَعِیْبُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ دونو نے کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا افطار والا افطار کرتا تھا اور کوئی کسی پر عیب نہ کرتا تھا عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ ترجمہ حمید نے کہا کہ انس سے کسی نے پوچھا صوم رمضان کو سفر میں تو کہا انہوں نے کہ سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوْا لِیْ اَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یُسَافِرُوْنَ فَلَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَقِیْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ فَاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِمِثْلِہٖ ترجمہ حمید نے کہا نکلا میں سفر میں اور میں نے روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنے سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا انس نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا میں ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مثل اسکی عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ

السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ اَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا
مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهٖ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ ترجمہ انس نے کہا ہم نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے سفر مین سو کوئی ہم مین صائم تہا کوئی مفطر اور ایک منزل مین اترے گرمی
کے دنون مین اور سب سے زیادہ سائے مین وہ صاحب کے پاس چادر تہی اور کتنی تو ایسی تہی کہ ہاتہہ ہی سے بچتے
کی آڑ کیے ہوئے اور روزہ دار جتنے تہے سب منزل پر جا کر پڑ گئے اور افطار والون نے کہڑے ہو کر خیمہ لگائے اور
اونٹون کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطار کرنیوالے آج بہت سا ثواب لے گئے ۔
ف معلوم ہوا کہ سفر مین بہائیون کی خدمت کرنا بہی بڑا ثواب ہی **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَّاَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ
وَعَمِلُوْا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِيْ ذٰلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ
ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے اور بعض صحابہ صائم تہے بعض
مفطر پہر کمر خدمت چست باندہی مفطرون نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعضے کامون سے اس
وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے **عَنْ** قَزَعَةَ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْاَلُكَ عَمَّا
يَسْاَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ سَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ
دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ ثُمَّ
نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مُصَبِّحُوْا عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَفْطِرُوْا وَكَانَتْ عَزْمَةً
فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ +
ترجمہ قزعہ سے روایت ہی کہ انہون نے کہا مین ابی سعید کے پاس آیا اور اُن پر لوگون کا ہجوم تہا پہر جب
بہیڑ چہٹ گئی تو مین نے کہا مین آپ سے وہ نہین پوچہتا جو یہہ لوگ پوچہتے تہے اور مین نے اون سے سفر مین
روزے کو پوچہا انہون نے فرمایا سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مکہ کو اور ہم روزہ دار تہے
پہر ایک منزل مین اترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار مین تمہاری قوت زیادہ ہوگی

پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضے ہم مین سے روزہ دار تہے اور بعضے مفطر پہر ہم آگے کی منزل مین اوترے
اور آپنے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑہا دیگا سو تم سب افطار کرو اور یہہ
فرمانا آپ کا حکم قطعی تہا پہر ہم سب لوگون نے افطار کیا پہر اوس کے بعد یعنے بعد فراغ مقابلہ غنیم ہمنے
اپنے لشکر کو دیکہا کہ ہم روزہ رکہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سفر مین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا روزہ کو سفر مین آپنے فرمایا
چاہو روزہ رکہو چاہے افطار کر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ فَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ
قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ
بن عمرو اسلمی نے پوچہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بہت پے در پے روزہ رکہتا ہون تو کیا سفر مین بہی کہا
کرون آپنے فرمایا چاہو رکہو چاہو نہ رکہو **ف** اس حدیث مین بہی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ
سفر مین روزہ رکہے خواہ نہ رکہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ
الصَّوْمَ **ترجمہ** ہشام سے بہی روایت مروی ہوئی مثل حدیث حماد کی جو اوپر گذری **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ اَنَّ حَمْزَةَ قَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ **ترجمہ** ہشام سے اس اسناد سے بہی روایت
مروی ہوئی کہ حمزہ نے کہا مین روزے رکہتا ہون کیا سفر مین بہی رکہون آخر تک **عَنْ** حَمْزَةَ
ابْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَی الصِّيَامِ فِي
السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ
اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُوْنُ فِيْ حَدِيْثِهٖ هِيَ رُخْصَةٌ
وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللّٰهِ **ترجمہ** حمزہ اسلمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے مین قوت پاتا ہون روزہ
کی سفر مین تو مین اگر روزہ رکہون تو کیا کچہہ گناہ ہے آپنے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کیطرف سے سو جسنے اوس کو
لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکہنا تو اوسپر گناہ نہین اور ہارون نے اپنی روایت مین اللہ کیطرف
سے ذکر نہین کیا **عَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ

رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ
صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ ترجمہ ابی درداؔ نے کہا نکلے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین سخت گرمی مین یہانتک کہ کوئی کوئی ہم مین سے اپنا ہاتھ
سر پر رکھے ہوئے تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم مین سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
عبد اللہ بن رواحہ کے عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ
شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ +
ترجمہ ابی الدرداؔ نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین رمضان کا ذکر نہین بَابُ اسْتِحْبَابِ
الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ عرفات مین حاجی کو افطار مستحب ہونے کے بیان مین عَنْ أُمِّ
الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ
وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ ترجمہ ام الفضل حارث کی بیٹی کہتی ہین کہ اوکے پاس چند لوگون نے تکرار کی
عرفہ کے دن (عرفات مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین کسی نے کہا آپ روزے سے ہین کسی نے کہا
نہین تب اونہون نے ایک دودھ کا پیالہ آپکی خدمت شریف مین بھیجا اور آپ عرفات مین اپنے اونٹ پر
وقوف کیے ہوئے تھے پھر آپنے پی لیا ف نووی نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک اور ابو حنیفہ
اور جمہور علما کا یہی ہے کہ افطار عرفہ مین مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے ابوبکر صدیق
اور عمر اور عثمان اور ابن عمر اور ثوری سے اور کہا ہے کہ ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
روزہ رکھتے تھے اور عمر بن خطاب اور عثمان بن ابی العاص سے بھی یہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان
بھی اسیطرف تھا اور عطا جاڑے مین روزہ رکھتے تھے گرمی مین نہین اور قتادہ نے روزے مین کچھ مضائقہ
نہین دیکھا اگر دعا مین ضعیف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار سے
اور اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ اسمین آسانی ہے حاجی کو اداب وقوف اور اداے مناسک مین اور دوسرون نے اور احادیث مطلقہ
سے استدلال کیا ہے جنمین مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثون سے اسکو مراد لیا ہے جو عرفات
سے باہر ہو عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ ترجمہ ابی النضر سے اس اسناد سے بھی روایت

مروی ہوئی مگر اوس مین یہ ذکر نہین کہ آپ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تہے اور سند مین یہ ہی کہ روایت ہے عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے **عن** ابی النضر بھذا الاسناد نحو حدیث ابن عیینۃ وقال عن عمیر مولی ام الفضل **ترجمہ** سالم ابی النضر سے اس اسناد سے مانند روایت ابن عیینہ کے مروی ہے اور اس مین یہی راوی نے کہا کہ روایت ہی عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے **عن** عمیر مولی ابن عباس حدثہ انہ سمع ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہا تقول شک ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صیام یوم عرفۃ ونحن بہا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسلت الیہ بقعب فیہ لبن وھو بعرفۃ فشربہ **ترجمہ** عمیر بن عباس کے مولی سے روایت ہے کہ اونہون نے ام الفضل سے سنا لوگون نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دن عرفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین تب انہون نے ایک پیالہ دودہ کا بہیجدیا اور آپ عرفات مین تہے پہر آپ نے پی لیا **عن** میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ان الناس شکوا فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ فارسلت الیہ میمونۃ بحلاب اللبن وھو واقف فی الموقف فشرب منہ والناس ینظرون الیہ **ترجمہ** میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے فرمایا کہ لوگون نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین عرفہ کے دن (میدان عرفات مین) سو بہیجا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک لوٹا دودہ کا اور آپ وقوف کیے ہوئے تہے موقف مین اور آپنے پی لیا اور سب لوگ دیکہتے تہے آپکو **ف** ان روایتون سے کئی امور ثابت ہوئے اول مستحب ہونا افطار کا عرفات مین **دوسری** مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور یہی صحیح ہے مذہب شافعی مین **تیسری** جواز کہڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بہی **چوتہے** مباح ہونا قبول ہدیہ کا آپ کیواسطے

باب صوم یوم عاشوراء عاشورے کے روزے کا بیان

عن عائشۃ قالت کانت قریش تصوم یوم عاشوراء فی الجاھلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فلما ھاجر الی المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض شھر رمضان قال من شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کے دن روزہ رکہتے تہے ایام جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی پہر جب آپنے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکہا اور اس دن روزے کا حکم فرمایا پہر جب رمضان فرض ہوا آپنے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکہے جو چاہے

چھوڑ دے **ف** نووی نے کہا ہے کہ علما نے اتفاق کیا ہے کہ اب عاشوریکا روزہ سنت ہے واجب نہیں
اور اول اسلام میں اسکا کیا حکم تہا اس میں اختلاف ہے یعنے رمضان فرض ہونیسے قبل سو ابو حنیفہ کا قول ہے
کہ واجب تہا اور اصحاب شافعی میں اختلاف ہے مشہور قول ہے کہ ہمیشہ سنت تہا کبہی واجب نہیں ہوا مگر
استحباب اُسکا موکد تہا پہر جب رمضان فرض ہوا استحباب گیا موکد نرہا **عَنْ** هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ
وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيرٍ **ترجمہ** ہشام نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اول حدیث میں یہ نہیں کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوریکا روزہ رکہتے تہے اور آخر میں یہ کہا کہ آپ نے عاشوریکا روزہ چہوڑ دیا پہر جس
کا جی چاہے روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے چہوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں
ٹہیرایا جیسے جریر کی روایت میں تہا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ
يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض
نے فرمایا کہ عاشوریکا روزہ جاہلیت میں رکہا جاتا تہا پہر جب اسلام آیا تو اب جسکا جی چاہے کوئی رکہے جاہے چہوڑ دے
ف جو چاہے رکہے جو چاہے چہوڑ دے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہیں واجب ہونے پر اور شافعیہ استدلال
کرتے ہیں مؤکد نہ ہونے پر اور بہرحال اب وہ سنت مستحب ہے غیر مؤکدہ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ
مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تہے اوسکے روزے کا (یعنے عاشوریکا) جب رمضان فرض نہیں
ہوا تہا پہر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جسکا جی چاہے عاشوری کا روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے نہ
رکہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورہ کو روزہ رکہتے تہے جاہلیت میں پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بہی حکم فرمایا اوسکے روزے کا یہانتک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا جسکا جی چاہے وہ

روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَھْلَ الْجَاھِلِیَّۃِ
کَانُوْا یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَامَہٗ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ
اَنْ یُّفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا اُفْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَاشُوْرَآءَ
یَوْمٌ مِّنْ اَیَّامِ اللّٰہِ فَمَنْ شَآءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَکَہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے
کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے
سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا عاشورہ اللہ تعالٰی کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے
اوس میں روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے **عن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **عبیداللہ** نے اس اسناد سے
یہی روایت کی **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَوْمًا یَّصُوْمُہٗ
اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّصُوْمَہٗ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَرِہَ فَلْیَدَعْہُ **ترجمہ** عبداللہ
بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپ نے فرمایا اوس دن میں اہل جاہلیت
روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جی نہ چاہے جسکا تو چھوڑ دے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حَدَّثَنَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ
یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ کَانَ یَصُوْمُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَہٗ
فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّتْرُکَہٗ فَلْیَتْرُکْہُ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَصُوْمُہٗ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ
صِیَامَہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
عاشورے کے دن ایسا ہے کہ اوس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی
چاہے چھوڑ دے اور عبداللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جاوے اون دنوں کے جن میں انکی
عادت تھی روزہ رکھنے کی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْمُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَآءً **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر
ہوا عاشورے کا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ ذَاکَ یَوْمٌ کَانَ یَصُوْمُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَنْ

یفترض

شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
يَزِيْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَى
الْغَدَاءِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَهَلْ تَدْرِىْ مَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَمَا
هُوَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ شَهْرُ
رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ وَقَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ تَرَكَهٗ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید
نے کہا اشعث بن قیس عبداللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتا کرتے تھے صبح کو تو کہا اونہوں نے کہ اے ابومحمد
آؤ ناشتا کرو تو اونہوں نے کہا کہ آج کیا عاشوری کا دن نہیں ہے تو عبداللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشوری
کا دن کیا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیا دن ہے تو عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن روزہ
رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اوتری تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور
ابوکریب کی روایت میں ہے کہ اوس کو چھوڑ دیا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ
تَرَكَهٗ ترجمہ اعمش سے وہی مضمون مروی ہوا اوس میں یہ ہے کہ جب رمضان کی فرضیت اوتری
اوسے چھوڑ دیا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ فَكُلْ قَالَ اِنِّىْ صَائِمٌ
قَالَ كُنَّا نَصُوْمُهٗ ثُمَّ تُرِكَ ترجمہ قیس نے کہا اشعث آئے عبداللہ کے پاس اور وہ کھانا کھا رہے تھے عاشوری
کے دن اونہوں نے کہا آؤ اے ابومحمد اور نزدیک آؤ اور کھاؤ تو اونہوں نے کہا میں روزے سے ہوں اونہوں
نے کہا ہم روزہ رکھتے تھے اوسمیں پھر چھوڑ دیا گیا عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى
ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ يَاْكُلُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اِنَّ الْيَوْمَ عَاشُوْرَاءُ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ
فَاِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ ترجمہ علقمہ نے کہا کہ اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آئے
اور وہ عاشوری کے دن کھانا کھا رہے تھے تو اونھوں نے کہا اے ابوعبدالرحمن آج عاشوری کا دن ہے
اونہوں نے کہا اسکا روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم
روزے سے نہو تو کھاؤ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ

نَكَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزے کا اور اسکی ترغیب دیتے تھے اور اسکا خیال رکھتے
تھے وہ ہمارے لیے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپنے اسکا حکم فرمایا نہ اوس سے منع کیا نہ اسکا خیال رکھا آپ نے ہمارے
لیے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ خَطِيْبًا بِالْمَدِيْنَةِ يَعْنِي فِي
قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ترجمہ
عبدالرحمن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آمد میں جب مدینہ
آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علماء کہاں ہیں اے اہل مدینہ میں نے سنا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اسدن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا
اور میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ
بِمِثْلِهِ ابن شہاب سے یہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ
يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَيُوْنُسَ ترجمہ زہری سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت
معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ میں روزے سے ہوں پھر جو
چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک اور یونس کی انہوں نے بیان نہیں کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ
نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں
تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں روزہ
رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوسی دن اللہ تعالٰی نے موسٰی اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا
اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہیں اوسکی تعظیم کے لیے (یعنے اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَحَبَّ

سے تم سے زیادہ دوست ہین اور قریب ہین موسیٰ علیہ السلام کے پہر حکم دیا آپ نے اوس دن کے روزہ کا عن
ابی بشر بھذا الاسناد وقال فسالھم عن ذلک ترجمہ ابو بشر سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی
مگر اس مین یون ہے کہ آپ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزہ کا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیھود صیاما یوم عاشوراء فقال
لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا ھذا یوم عظیم
انجی اللہ فیہ موسی وقومہ وغرق فرعون وقومہ فصامہ موسی شکرا فنحن نصومہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ وہی مضمون ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بہی
اوسدن شکر نجات مین روزہ رکھا عن ایوب بھذا الاسناد الا انہ قال عن ابن سعید بن
جبیر لم یسمہ ایوب سے بہی مضمون اس اسناد سے مروی ہوا مگر اسکی اسناد مین یہ ہے کہ روایت ہے
ابن سعید سے اور اون کا نام نہین لیا عن ابی موسی قال کان یوم عاشوراء یوما تعظمہ
الیھود وتتخذہ عیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموہ انتم ترجمہ ابو موسیٰ نے
کہا عاشورہ کے دن کی تعظیم یہود کرتے تہے اور اسکو عید ٹہیراتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اوسدن روزہ رکھو عن قیس فذکر بھذا الاسناد مثلہ وزاد قال ابو اسامۃ
فحدثنی صدقۃ بن ابی عمران عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن ابی
موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان اھل خیبر یصومون یوم عاشوراء یتخذونہ
عیدا ویلبسون نساءھم فیہ حلیھم وشارتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصوموہ انتم ترجمہ قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اوس مین یہ مضمون زائد ہے کہ ابو اسامہ نے
کہا روایت کی مجہ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے اونہون نے طارق سے اونہون نے
ابو موسیٰ سے کہ کہا ابو موسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تہے عاشورے کے دن اور اوس دن عید
ٹہیراتے تہے اور اپنی عورتون کو زیور پہناتے تہے اور انکو سنوارتے تہے اور سنگار تہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روزہ رکھو ف اوپر کی روایتون سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بہی روزہ رکھتے تہے عاشورہ کا پہر جب مدینہ مین آئے تو یہود کو دیکہا اور رکھنے

قالوا

لگے شاید بیچ مین ترک کردیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اوتری ہو یا یہود مین سے جو مسلمان ہو ہین انکی تصدیق آپ نے کی ہو یا یہ تواتر اُسکا علم آپ کو ہوا یہود سے اور صرف اخبار آحاد سے آپ نے روزہ نہین رکھا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے سوال کیا عاشورے کے روزے کا تو اُنہون نے فرمایا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور دنون مین سے اسدن کی بزرگی ڈہونڈہنی کو سوا اسدن کے اور نہ کسی ماہ مین روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی ڈہونڈہنے کو سوا ماہ رمضان کے (یعنی دنون مین عاشورہ مہینون مین رمضان کو بزرگ جانتے تہے)

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وہی روایت اس سند سے بہی مروی ہوئی عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حکم بن اعرج نے کہا مین ابن عباس کے پاس پہونچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹہے تہے اپنی چادر پر زمزم کے کنارے سو مین نے کہا خبر دیجیے مجھکو عاشورے کے روزے سے اونہون نے فرمایا جب تم چاند دیکہو محرم کا تو تاریخین گنتے رہو پہر جب نوین تاریخ ہو اوسدن روزہ رکھو مین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تہے اونہون نے کہا ہان **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشورا نوین تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے یہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگون نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود نصاری کرتے ہین تو آپ نے فرمایا اگر سال آئندہ آونگا تو ہم انشاء اللہ تعالی نوین تاریخ روزہ رکھین گے پہر آپ کا انتقال ہو گیا غرض انکا مذہب یہی ہے کہ عاشورہ نوین کو ہے اور جماہیر علماے سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشورا دسوین تاریخ ہے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی مقتضی لفظ ہے اسلیے کہ عاشورا عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہین اور امام شافعی اور انکے اصحاب اور احمد اور اسحاق اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نوین اور دسوین دونون کا روزہ مستحب ہے اس لیے کہ آپ نے دسوین

کا روزہ رکھا تھا اور نوین کی نیت کی تھی کہ اتنے مین وفات ہوگئی اور حدیث مسلم مین گذرا ہے کہ فضل صیام
بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علما نے کہا ہے کہ نوین تاریخ کے روزہ ملا لینے سے غرض یہ تھی کہ
اکیلے دسوین کے روزہ مین یہود کی مشابہت تھی عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ
ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا پوچھا مین نے ابن عباس سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زمزم کے پاس عاشورہ
کے روزہ کو پھر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن عمر کی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ
بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى
تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عاشوری کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگون نے عرض کی کہ اے
رسول اللہ کہ یہ دن تو ایسا ہے کہ اسکی تعظیم کرتے ہین یہود و نصاری تو آپنے فرمایا جب اگلا سال آویگا تو
انشاء اللہ تعالی ہم نوین تاریخ روزہ رکھین گے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ نے وفات فرمائی عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ
اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین باقی رہا سال آئندہ تک تو روزہ
رکھون گا مین نوین تاریخ کو اور ابوبکر کی روایت مین یہ ہے کہ اونہون نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ
وَمَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهٗ اِلَى اللَّيْلِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگون کو پکارے
کہ جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا امساک پورا کرے رات تک عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ
مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ

عَاشُوْرَآءَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ الَّتِیْ حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ مَنْ کَانَ اَصْبَحَ صَآئِمًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ فَکُنَّا بَعْدَ ذٰلِکَ نَصُوْمُهٗ وَنُصَوِّمُ صِبْیَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَنَذْهَبُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَکٰی اَحَدُهُمْ عَلَی الطَّعَامِ اَعْطَیْنَاهَا اِیَّاهُ عِنْدَ الْاِفْطَارِ **ترجمہ** ربیع معوذ کے بیٹی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤن مین مدینہ کے گرد کہ جس نے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنے اب کچھ نہ کھاوے) پھر اوس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکون کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر اللہ چاہتا تھا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکون کے لیے گڑیان بناتے تھے اُنکی پھر جب کوئی رونے لگتا تھا تو اُسکو وہی کھیلنے کو دیدیتے تھے یہانتک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا **ف** مراد ان دونو روایتون کی یہہ ہے کہ جو روزہ دار ہو روزہ پورا کرے اور جس نے کھایا ہو وہ اُسدن کے ادب سے پھر افطار کیوقت تک کچھہ نہ کھاوے جیسے یوم الشک مین جو روزہ کے شروع مین کچھہ کھا چکا ہو اور پھر معلوم ہو جاوے کہ یہہ دن رمضان کا ہے اوسکو بھی شام تک کچھہ نہ کھانا چاہیے اور چھوٹے لڑکون کو اسلیے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَکْوَانَ قَالَ سَاَلْتُ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُسُلَهٗ فِیْ قُرَی الْاَنْصَارِ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهٖ مَعَنَا فَاِذَا سَاَلُوْنَا الطَّعَامَ اَعْطَیْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِیْهِمْ حَتّٰی یُتِمُّوْا صَوْمَهُمْ **ترجمہ** خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع بنت معوذ بن عفراء سے عاشورہ کے روزہ کو تو اونہون نے کہا کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گاؤن مین اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس مین اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکون کے لیے کھلونا اون سے اور اُسکو اپنے ساتھہ لے جاتے تھے پھر جب وہ کھانا مانگتے تھے تو ہم وہی کھلونا اُنکو دیدیتے تھے اور وہ اُنکو غافل کر دیتا تھا یہانتک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تھے

بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ یَوْمَیِ الْعِیْدَیْنِ عیدین مین روزہ حرام ہونے کا بیان

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلَی ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَجَآءَ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ ترجمہ ابی عبید مولی ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا میں عید میں عمر بن خطاب کے ساتھ اور آپ آئے اور نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون میں روزہ رکھنے سے اور یہ دن آجکا تمہاری افطار کا ہے بعد روزوں کے (یعنی رمضان کے) اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اُس میں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو ف روزہ عید فطر اور عید اضحی کا باجماع علما حرام ہے ہر حال میں خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص اونہی کیطرف تعیین کرکے نذر کرے قصداً تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک نذر اوسکی منعقد نہیں ہوتی اور نہ اوسکی قضا لازم ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضا اوس کی واجب ہے اور اگر اُسی دن روزہ رکھ لے تو نذر پوری ہو جاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے خلاف ہے کذا قال النووی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ ترجمہ ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزوں سے ایک عید النحر اور دوسری عید الفطر میں عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيْثًا فَاَعْجَبَنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ قزعہ نے ابی سعید سے روایت کی کہ اونہوں نے کہا سنا میں نے اون سے ایک حدیث کو کہ مجھے بہت پسند آئی اور میں نے کہا اون سے کہ کیا تمنے سنا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اونہوں نے کہا کہ کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہوں گا جو آپ نے نہیں فرمائی اور جو میں نے نہیں سنی کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے اُن کو کہ فرماتے تھے کہ روزہ درست نہیں ان دو دن میں ایک عید اضحی میں اور دوسرے عید الفطر میں رمضان کی عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزوں سے عید فطر اور عید اضحی کے عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فَقَالَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمًا فَوَافَقَ یَوْمَ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَمَرَ اللّٰہُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ ھٰذَا الْیَوْمِ **ترجمہ** زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ مین نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھونگا اور وہ دن موافق ہوا عید ضحی یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہین **ف** یعنی ابن عمر نے اُس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس مین دلیلین معارض ہین اور جو عید کے دن کی نذر معین کرے اوس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحی کے روزے سے

بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَبَیَانِ اَنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ایام تشریق مین روزہ حرام ہونیکا بیان **عَنْ** نُبَیْشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ **ترجمہ** نبیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کے کہانے پینے کے دن ہین **عَنْ** خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ نُبَیْشَۃَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِیْتُ اَبَا الْمَلِیْحِ فَسَاَلْتُہٗ فَحَدَّثَنِیْ بِہٖ فَذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ھُشَیْمٍ وَّزَادَ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی **ترجمہ** ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین یہ ہے کہ یہ دن کہانے پینے کے ہین اور یاد الہی کے **عَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ وَاَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَنَادٰی اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّاَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ **ترجمہ** کعب کو اور اوس بن حدثان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق مین بہیجا کہ پکارو ین کہ جنت مین کوئی نہ جاویگا سوا مومن کے اور منی کے دن کہانے پینے کے ہین **عَنْ** اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَنَادَیَا **ابراہیم** سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اوس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم دونو پکار دینا

بَابُ کَرَاھَۃِ اِفْرَادِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ بِصَوْمٍ لَا یُوَافِقُ عَادَتَہٗ اکیلے جمعہ کو روزہ رکہنے کی کراہت **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ
وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ **ترجمہ** محمد نے کہا پوچھا مین نے جابر سے اور وہ طواف کرتے تھے بیت اللہ کا کہ کیا منع
فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے انہون نے کہا کہ ہان قسم ہے اس بیت کے رب کی
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وہی مضمون دوسری سند سے مروی ہوا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ
يَصُومَ بَعْدَهُ **ابو ہریرہ** نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نرکھے اکیلے جمعہ کا
مگر آگے اوس کے بہی رکہے یا اوسکے پیچہے بہی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ
مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت
کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نکرے جمعہ کی رات کو سب راتون مین جاگنے اور
نماز کے ساتھہ اور نہ خاص کرے اوس کے دن کو سب دنون مین روزے کے ساتہہ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ
اور اُس مین جمعہ آجاوے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے
دن روزہ رکہنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ مین وہ ہمیشہ روزہ رکہتے تہے اور اوس دن جمعہ آگیا تو
مضائقہ نہین اور اسی طرح مثلا اوس نے نذر کی کہ جسدن بیمار اچہا ہوگا روزہ رکہون گا اور وہ شخص
جمعہ کو اچہا ہوگیا تو حرج نہین یا ایک روزہ اوس کے آگے یا ایک پیچہے ملالیا تو بہی مکروہ نہین اور امام مالک نے
جو موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو
یہ حدیثین نہ پہونچی ہون پس وہ معذور ہین اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص
جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داودی نے جو امام مالک کے شاگردون مین ہین انہون نے تصریح کی
ہے کہ یہ حدیث انکو نہین پہونچی اگر پہونچتی تو وہ اوسکے خلاف کبہی نکرتے اور یہی گمان ہین سب اماموں
کے ساتہہ جو مسائل اُنکے حدیث کے خلاف ہین ورنہ کوئی اون مین جان بوجہ کر مخالفت حدیث کی نہین
کرتا اور امت کو ضرور ہے کہ جب حدیث نبی معصوم ملجاوے پہر کسی کی تقلید نکرے یہی سبیل مؤمنین
ہے اور یہی طریق منصفین اگرچہ بڑے برا مانین متعصبین اور حکمت اس نہی مین شاید یہ ہو کہ یہ دن

دعا اور ذکر وعبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جانے کا اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہہ
وظائف بخوبی ادا ہوں اور یہ دن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والوں کے لیے کہ اُسدن بھی حاجیوں
کو افطار اولی ہے پس اس میں بھی افطار مستحب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ
روزہ گویا کفارہ ہو گئی اون وظیفوں کا جن میں بسبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اس
حدیث میں تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بھی نہ کرے کہ اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑہے اور سوا دونوں
میں نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالی اوسکی احداث کرنیوالے کو برباد
کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور بڑی پکی ضلالت ہے اور اس میں بہت منکرات
و محدثات ہیں اور ایک جماعت نے اماموں کی اوسکی مذمت اور قباحت میں تصانیف نفیسہ کیے ہیں اور
اوس کو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت و موجب وسیاہی لکھا ہے اور اُس کے مرتکب کو سراپا ضال اور
اہل ضلال لکھا ہے انتہے ما فی النووی بنوع تغیر **مترجم** کہتا ہے یہی حکم ہے اون اوراد و
وظائف کا جو لوگوں نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمۃ سے اوسکی کوئی سند نہیں جیسے دعائے
گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ اُن سب
سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم ہے اور اُسکو منجملہ وظائف و اوراد سمجھنا اور عبادۃً اُنکی قرارت
کرنا اور اوس پر امیدوار ثواب ہونا گویا گھوڑا کھو کر اضافہ کے فرد گذر انا ہے **باب** بیانِ
نسخِ قولِ اللہِ تعالیٰ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اس آیت کے منسوخ ہونیکا بیان
وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا
سلمہ بن الاکوع نے کہا جب یہ آیت اوتری وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنے جن
لوگوں کو طاقت ہے روزے کی وہ فدیہ دیدیں ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا تو جو چاہتا تھا افطار کرتا
تھا یعنے رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تھا اور یہی حکم رہا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اوتری اور
اُس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنے اب روزہ ضرور رکھنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں۔
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ فَافْتَدٰى بِطَعَامِ مِسْكِيْنٍ حَتّٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم رمضان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین یہ عادت رکہتے تہے کہ جس نے چاہا روزہ رکہا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ دیا ایک مسکین کا کہانا یہانتک کہ اوس کے بعد کی آیت اوتری فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو شخص اس مہینے کو پاوے ضرور ہے کہ روزہ ہی رکہے ف یعنے اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت منسوخ ہوگئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت مین ہے اور ابن عمر اور جمہور کا یہ بہی قول ہے کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکہتا ہو بسبب بوڑہاپے کے وہ فدیہ دیدیوے اور ایک جماعت کا سلف کی اور مالک اور ابو ثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہوگیا خواہ بوڑہا ہو یا جوان اور جو بوڑہے ایسا ہو کہ روزہ کی طاقت نہین رکہتا اوسپر بہی کہانا دینا مسکین کو واجب نہین اور مالک نے اوس کے لیے کہانا دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ رخصت تہی بوڑہے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکہتا تہا پہر یہ رخصت منسوخ ہوگئی اور رہی اوسکے حق مین یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہین رکہتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑہے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہین رکہہ سکتے اور انکو فدیہ دینا چاہیے اور اس صورت مین گویا لفظ لا یہان محذوف ہوگا یعنے وَعَلَى الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اس صورت مین آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی مگر مریض جب اچہا ہوجاوے تو قضا کرے مگر بوڑہے پر قضا واجب نہین صرف فدیہ ہی کافی ہے اور اکثر علما کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہین صرف قضا اوسپر واجب ہے کہ بعد صحت کے قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور نازل ہوئی ہے مریض کے حق مین جو افطار کرے اور پہر اچہا ہوجاوے اور قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجاوے پہر دوسرے رمضان کے روزے رکہلے اور بعد رمضان کے قضا بہی کرے اور فدیہ بہی دیوے اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مد گیہون ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان مین روزہ قضا کیا اور بیماری اوسکی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دے صرف قضائے روزہ ہے کافی ہے اور ان سب صورتون مین يُطِيقُونَهُ کی ضمیر صوم کیطرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ضمیر اوسکی راجع ہے اطعام کیطرف یعنے جو لوگ اطعام کی طاقت رکہتے ہین وہ فدیہ دیوین اور روزہ کیطرف راجع نہین اور اون کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ اطعام ہر روزہ کا ایک مد ہی اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دو مد کہے ہین اور صاحبین کا بہی

قول یہی ہے اور اشہب مالکی نے کہا ہے کہ ایک مدار و ثلث مدکا ہے اہل مدینہ کو سوا اسکے جمہور علماء کا قول ہے کہ وہ مرض جسمین افطار روا ہے ایسا ہو نا ضرور ہے کہ روزے سے اوس مین مشقت ہو اور بعض نے کہا ہے کہ ہر بعض کو افطار روا ہے کذا قال القاضی عیاض علی مانقلہ النووی **بَابُ** جَوَازِ تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِيءْ رَمَضَانُ آخَرُ لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ ایک رمضان کی قضا مین دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونیکا بیان اوس شخص کے لیے جو کسی عذر سے چھوڑدے مثل مرض اور سفر اور حیض وغیرہ کے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغُلُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - **ابی سلمہ** نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرماتی تہین کہ مجھ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تھے تو مین اون کو قضا نکر سکتی تہی مگر شعبان مین اور وجہ اسکی یہ تہی کہ مین مشغول رہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین (اور فرصت نپاتی تہی) **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - **یحیے** سے یہی روایت مذکور ہوئی اسی سند سے مگر اوس مین یہ ہے کہ یہ تاخیر قضا کی رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب تہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ **ترجمہ** یحیے سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اوسمین یحیے نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ تاخیر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب ہوتی ہوگی **عَنْ** يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغْلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **یحیے** سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور مشغولی کا ذکر نہین **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ہمسے ایک ایسی تہی کہ افطار کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور قضا نہ کرسکتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے سے یہانتک کہ شعبان آجاتا تہا **فائدہ** یعنے جناب ام المومنین رضی اللہ عنہن

ہنشیہ حضرت کی خدمت مین حاضر رہتی تہین اور منتظر صدد استمتاع رہا کرتی تہین ہر وقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت بجا لاوین اور یہ معلوم نہ تہا کہ آپ کسوقت اون کا ارادہ فرماتے ہین اور اجازت روزے
کی اس لیے نہ لیتی تہین کہ شاید آپ اجازت تو دیدین مگر پہر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اُس سے تکلیف
گذری اور یہ کمال ادب تہا آپ کا اور کمال رضا جوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا
اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہین جب اوس کا شوہر گھر مین ہو مگر اوسکی اجازت سے اور حضرت
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان مین اسلیے فرصت پاتی تہین کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوس مین اکثر روزے رکہتے تہے اور تاخیر قضا کی مدت بہی قریب اختتام پہونچتی تہی اور مذہب
امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر سلف وخلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا
کرنا تاخیر کے ساتھ جائز ہے یعنی یہ واجب نہین کہ اول شوال ہی مین اوسے پورا کرے بلکہ پوری سال
مین جب چاہے ادا کرلے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اوتار لے اور ان لوگون کا قول ہے
کہ تاخیر اوس کی شعبان سے آگے روا نہین اسلیے کہ اوس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس مین
قضا نہین ہوسکتی اور داود ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکہنا ضرور
ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اللہ راضی ہو اون سے داود پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے
کہ البتہ جلدی کرنا قضا مین مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان مین کسی عذر کے سبب اور وہ عذر
اوسکا مثلاً بیماری یا حیض و نفاس وغیرہ یہانتک باقی رہا کہ وہ مرگیا یا مرگئی تو اوسپر نہ روزہ ہے نہ فدیہ
نہ اوسکی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکہے نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکہے تو مستحب ہے کہ پے
درپے رکہے اور اگر الگ الگ بہی رکہا تو عند الجمہور جائز ہے اس لیے کہ روزے کا اطلاق اوسپر بہی ہے

باب قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ میت کیطرف سے روزے رکہنے کا بیان عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ
عَنْهُ وَلِيُّهُ۔ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہون اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ
وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ

فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ میری ماں مرگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کی روزی تھے آپنے فرمایا کہ بھلا دیکھو تو اگر اوس پر کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوس نے عرض کی کہ ہان آپنے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا ضرور ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا صَوْمُ شَہْرٍ اَفَاَقْضِیْہِ عَنْہَا فَقَالَ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّکَ دَیْنٌ اَکُنْتَ قَاضِیَہٗ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ سُلَیْمَانُ فَقَالَ الْحَکَمُ وَسَلَمَۃُ بْنُ کُہَیْلٍ جَمِیْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِیْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاہِدًا یَذْکُرُ ہٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رحمہ

ابن عباس نے کہا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری ماں مرگئی ہے اور اوس پر ایک ماہ کے روزے ہین کیا مین اُس کی قضا رکھون آپنے فرمایا کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہین اوس نے کہا کہ ہان ادا کرتا آپنے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونون نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم البطین نے تو اون دونون نے کہا سنا ہمنے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے تھے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَمُجَاہِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ سعید اور مجاہد اور عطا نے ابن عباس سے یہی روایت بیان فرمائی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْہَا قَالَ اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیْنٌ فَقَضَیْتِیْہِ اَکَانَ یُؤَدِّیْ ذٰلِکِ عَنْہَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ فَصُوْمِیْ عَنْ اُمِّکِ سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور اوس پر نذر کا روزہ تھا کیا مین اوسکی طرف سے روزہ رکھون پھر آپنے وہی قرض کی مثال فرمائی جو اوپر گذری عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ

اِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ
عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِي عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا
قَالَ حُجِّي عَنْهَا ترجمہ بریدہ نے کہا ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت
آئی اور اوس نے عرض کی کہ مین نے ایک لونڈی خیرات مین دی تھی اپنی مان کو اور میری مان مر گئین آپ
نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہوگیا اور پہر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی بہ سبب میراث کے اوس نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ میری مان پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا مین اوسکیطرف سے روزہ رکہون آپنے فرمایا کہ ان
روزے رکھوا اوسکیطرف سے اوسنے عرض کی کہ میری مان نے حج نہین کیا تھا آپنے فرمایا اوسکی طرف
سے حج بہی کرو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ عبد اللہ بن بریدہ نے
اپنے باپ سے وہی روایت کی مگر اسمین دو ماہ کے روزے مذکور ہین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ
ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ
وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ وہی مضمون ہے مگر اس مین دو ماہ کے روزے مروی ہین عَنْ سُفْيَانَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ سفیان سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین دو ماہ کے
روزے مروی ہین عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ سلیمان سے وہی روایت مروی ہوئی اور
اوس مین ایک ماہ کے روزے مروی ہین ف امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کو
میت کیطرف سے روزہ رکہنا اور جب ولی نے روزہ رکھہ لیا تو اطعام مسکین کی کچھہ ضرورت نہین اور
میت بری الذمہ ہوگیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو اون اصحاب شافعی نے صحیح
و محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونون کے جامع ہین اور یہی قول موافق ہے ان حدیثون کے جو صحیح
ہین اور صریح اوسپر دلالت کرتی ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ جو مر جاوے اور اوسپر روزے ہون تو
اوسکی طرف سے کہانا کہلایا جاوے یہ حدیث ثابت نہین اور اگر ثابت بہی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح
ہے کہ دونون امر جائز ہین اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزہ رکھے اور ولی سے مراد قریب
ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث ہو یا اور کوئی ہو اور ان روایتون سے کئی امور معلوم ہوئے اول

ہاز صوم کا میت کیطرف سے **دوسری** اجنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی مین **تیسری** صحت
یاس کی اسلیے کہ آپ نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس کیا اور اسسے میت کیطرف سے
واسے دین بہی ثابت ہوا اور اوسپر اجماع امت ہے اور اداے دین اگر غیر قرابت والے کیطرف سے
ہو جب بہی روا ہے **چوتھی** یہ بہی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی عزیز پر صدقہ کرے اور پہر وہ میراث کی سبب سے
وہ آدمی تو اُسکا لینا روا ہے بلا کراہت بخلاف اس کے کہ اُس چیز کو خریدے کہ یہ منع ہے **پانچوین** معلوم
ہوا کہ نیابت میت کی حج مین جائز ہے اور اسیطرح نیابت اوسکی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکھتا ہو

باب تَنْدُبُ لِلصَّائِمِ اِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ وَلَمْ یُرِدِ الْاِفْطَارَ اَوْ شُوْتِمَ اَوْ قُوْتِلَ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ صَائِمٌ وَاَنَّهٗ یُنَزِّهُ صَوْمَهٗ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهٖ صائم کو مستحب ہے کہ جب کہانے کو بلایا جاوے
یا کوئی گالی دیوے یا لڑنے آوے تو کہدے کہ مین صائم ہون اور اپنے روزے کو بیہودہ باتون وغیرہ سے
پاک رکہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ
اَحَدُكُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ **ابی ہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلاوین کہانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہدے کہ مین روزے
سے ہون **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رِوَایَةً اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا
یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اسکو
برا کہے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون مین روزے سے ہون **ف** یعنی اوس کو خبر دیدے
کہ مین گالی گلوچ کے لائق نہین اور اگر دعوت مین کوئی بلاوے تو بہی عذر روزے کا بیان کردے پہر اگر وہ
نہ مانین اور بلاوین تو جانا لازم ہے اور کہانا نہ کہاوے اور روزہ اوس کے نہ کہانیکا عذر ہے اور جسکا
روزہ نہ ہو اوسکو کہانے مین کچہ عذر نہین اور اُسکو کہانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہی قول ہے
کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام
ہے اور اسسے یہ بہی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوٰۃ وغیرہ وقت ضرورت کے
جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اوسکا مستحب ہے اور اس مین حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین
اور دلخوشی ہے دوستون کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے بولدے کہ مین روزے سے ہون اس مین

اوسکا باز رکہنا ہے زیادتی سے اور غالبًا وہ چپ ہوجاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہر شخص کو بچنا ضرور ہے مگر روزہ دار کو اور بہی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ روزے کی فضیلت کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور مین اوس کا بدلا دیتا ہوں اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتہہ مین ہے کہ بو روزہ دار کے موںہہ کی اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے بہی زیادہ اچہی ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے **ف** یعنے بچاتا ہے شہوت وغضب کو فنا سے **عَنْ** أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ **ابو صالح** زیات سے روایت ہے کہ اونہوں نے سنا ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ یون تو ہر عمل بنی آدم کا اوس کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور مین ہی اسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے پہر جب کسیکو روزہ ہو تو اوس دن گالیان نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پہر اگر کوئی اوسے گالی دے یا لڑنے کو آوے تو کہدے کہ مین روزے سے ہوں اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ محمد کی جان اوس کے ہاتہہ مین ہے کہ بیشک بو صائم کے منہہ کی اللہ تعالی کے آگے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیان ہین جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک وہ اپنے افطار سے دوسرے خوش ہوگا وہ جب ملیگا اپنے پروردگا

سے انہو رنزی کے سبب **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلیٰ سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اسطرح کہ ایک نیکی دس تک ہوجاتی ہے یہانتک کہ سات سو تک بڑہتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ روزہ سووہ خاص میری لیے ہے اور مین خود اوسکا بدلہ دیتا ہون اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشین اور کہانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دارکو دو خوشیان مین **ایک** خوشی اوسکے افطارکی وقت **دوسری** خوشی ملاقات پروردگار کیوقت اور البتہ بو روزہ دار کے موںہہ کی اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے بوئی مسک سے **فائدہ** اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنے اُس میں چونکہ ظاہر مین کوئی صورت نہین صرف ایک امر عدمی ہے اسلیے اُس مین ریا وسمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اسمین مطلق حظ نہین اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العلمین کے ساتھ کہ کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزہ کی معلوم ہوئی اور بو کو اوسکی مسک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدون کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مسک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کی ہاتہہ کی معلوم ہوا کہ اوس تعالی کو ہاتہہ ہین اور نافی اسکا منکر احادیث ہے اور جیسی اوسکا ہاتہہ ویسا ہی ہے جیسی اُسکی ذات ہے یعنے کیفیت اُسکی ذات کی معلوم نہین اور تاویل اوسکی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسی وصیت کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر مین اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتہہ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث مین آئی ہین اُن سبکے ظاہر معنے پر ایمان رکہنا اور اُسکی کیفیت خدا کو سونپنا اور بلا تاویل وبلا تعطیل اوسپر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہا کرتے پہر کسی روایت مین کسی صحابی سے یہ مروی نہین کہ اونہون نے پوچہا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتہہ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو تلائی ہو یا کسی سلف صحابہ وتابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ وتابعین سے ایک حرف بہی اُسکی تاویل مین مروی نہین.

حالانکہ سب اُن آیات و احادیث کو عوام و خواص میں بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہیں پس جو وہ لوگ معنے سمجھتے تھے وہی ٹھیک ہیں اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرور تھا کہ کچھ اور مراد ہوتا تو اسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلاف ھذا فعلیہ البیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ ترجمہ ابو ہریرہ اور ابو سعید نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میری لیے ہے اور میں اوسکا بدلا دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکے ہاتھ میں ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسک سے زیادہ پاکیزہ ہے **فائدہ** افطار کیوقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت نے سرانجام پایا اور نعمائے دنیوی نے الحال حلال ہوئے اور لذائذ اخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جب اجر و ثواب کا وعدہ تھا وہ پورا ہوا عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّۃَ وَھُوَ اَبُوْ سِنَانٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ اِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَجَزَاہُ فَرِحَ ضرار سے بھی روایت مروی ہوئی اور اُس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب ملاقات کریگا اللہ پاک سے اور اللہ تعالیٰ اُسکو بدلا دیویگا وہ خوش ہوگا عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مَعَھُمْ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ مِنْہُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ فَلَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہی اُسکو ریان کہتے ہیں (یعنے سیراب کرنے والا) اسی میں سے جائینگے روزہ دار قیامت کو دن اور کوئی اُنکو سوا اوس میں سے نجانے پائیگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں پھر وہ سب وہیں سی چلے جائینگے پھر جب اُن میں کا اخیر آدمی بھی داخل ہوجاوے گا وہ بند ہوجاویگا کہ اور کوئی اُس میں

نجاد ہو **ف** بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جب اون مین کا اول آدمی داخل ہو جاوے گا جب بند ہوگا
اور یہہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے (نووی) اور اس مین بڑی فضیلت اور
کرامت روزہ کی مذکور ہوئی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ
حَقٍّ جہاد مین جو طاقت رکھتا ہو اوسکو روزے کی فضیلت **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا
بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا **ابوسعید** رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھے اسکی راہ مین (یعنے
جہاد مین) مگر دور کر دیتا ہے اللہ پاک اوس دن کی برکت سے اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے
عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **سہیل** سے بھی یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ
اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ خَرِيفًا **ابوسعید** نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ مین دور کرتا ہے اللہ اوسکے مونہہ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ
سے **ف** فی سبیل اللہ سے ہر جگہہ جہاد مراد ہے اور روزہ اوسیکا افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو کہ باوجود
روزے کے عزو کے کاروبار مین سست نہو **باب** جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ
الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَالْأَوْلَى إِتْمَامُهُ روزہ نفل کی نیت دن سے
درست ہونا قبل زوال کے اور روزہ نفل کا توڑنا جائز ہونا بغیر عذر کے اور پورا کرنا اوسکا اولی ہے اس کا
بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدَنَا
شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُهْدِيَتْ لَنَا
هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ
قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ
مُجَاهِدًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا

وَاِنْ شَاءَ اَمْسَکَہٗ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہین کہ مجھ سو ایک دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ تمہاری پاس کچھ کہانا ہے تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کچھ نہین ہے تو آپنے فرمایا کہ مین روزی سے ہون پھر آپ باہر تشریف لیگئی اور ہماری پاس کچھ حصہ آیا ہدیہ کے
طور سی اور آگئے ہماری پاس کچھ مہمان رکہ اون مین بڑا حصہ اوس ہدیہ کا خرچ ہوگیا) اور کچھ تہوڑا سا مین نے آپ
کے لیے چہپا رکھا ہے پھر آپنے پوچھا کہ وہ کیا ہے مین نے کہا حیس (حیس وہ کہانا ہے کہ کھجور اور گھی
اور اقط یعنی سوکھا دہی ملا کر بناتے ہین) آپنے فرمایا لاؤ پہر مین لائی اور آپ نے کہایا پہر فرمایا کہ مین روزے
سی تہا صبحکو طلحہ نے کہا مین نے یہ حدیث مجاہد سی بیان کی تو اونہون نے کہا یہ ایسی بات ہی (یعنی نفل روزہ توڑ
ڈالنا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سی تو اوسکو اختیار ہی چاہے دیدے چاہے پہر رکھ لے عَنْ
عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ ترجمہ حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے
پاس کچھ ہی ہمنے کہا کچھ نہین ہے آپنے فرمایا مین تو روزے سے ہون پہر آئے ہماری پاس دوسرے دن پہر ہمنے
عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ مین تو آپنے فرمایا مجھے دکھاؤ اور مین صبحکو روزی
سے تہا پہر آپنے کھایا **فائدہ** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بہی جائز ہے جبتک
زوال شمس نہ ہوا اور یہی مذہب ہی جمہور کا اور ان مین یہ بہی تصریح ہے کہ نفل روزی کا توڑ ڈالنا بہی اور دن
کو کھالینا بہی درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جیسی اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی
سے تہا ویسی ہی اوسکا تمام کرنا بہی اوسکے اختیار پر ہی اور یہی قول ہے ایک جماعت کا صحابہ سی اور احمد اور
اسحاق کا اور ان سب لوگون کے نزدیک اوسکا پورا کرنا مستحب ہی اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اسکا
جائز نہین اور توڑنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضا اوسکی
واجب ہے اوسپر جسنے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اوسپر کہ جسنے عذر کے
سبب سی کہولڈالا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اوسپر قضا نہین **باب** اَكْلُ النَّاسِيْ وَشُرْبُهٗ وَ
جِمَاعُهٗ لَا يُفْطِرُ بہولے سی کہا لینے اور پینے سے اور جماع سی روزہ نہ جانے کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ
أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو بھول کر کھا لیوے یا پی لیوے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کر لیوے اسلیے کہ اوسکو اللہ
تعالی نے کھلا پلا دیا **ف** یہی ہے مذہب اکثر لوگون کا کہ روزہ دار جب بھولے سے کھا لے یا پی
لے یا جماع کرے تو اُسکا روزہ نہین جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور داؤد کا اور ربیعہ
اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اوسپر قضا ہے کفارہ نہین اور عطا اور اوزاعی اور لیث
نے کہا ہے کہ جماع مین تو قضا ہے اور کھانے مین قضا نہین اور احمد کا قول ہے کہ جماع مین قضا اور کفارہ
دونون ہین اور کھا لینے مین کچھ نہین (نووی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے

بَابُ

صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ أَنْ لَا يُخْلِيَ شَهْرًا مِنْ صَوْمٍ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان سوا رمضان کے اور مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا
سِوَى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا مین نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے
رمضان مبارک کے سوا تو انہون نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپ نے نہین رکھے سوا رمضان
شریف کے یہانتک کہ دنیا سے تشریف لیگئے اور نہ کسی پورے مہینے پر افطار کیا تھا یہانتک کہ کوئی دن روزہ رکھا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ
شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ
مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ع**بد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے عرض کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دن کا تو انہون نے فرمایا کہ
مین نہین جانتی کہ آپ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہون اور نہ کوئی ماہ پورے افطار
کیا جبتک کہ ایک دو روز روزہ نہ رکھا اور یہین یہانتک کہ آپ گذر دنیا سے تشریف لیگئے سلام اللہ تعالے
کا اور رحمت اونپر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ
قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق
نے کہا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو تو آپ نے فرمایا کہ روزہ
رکھتے تھے آپ یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم
کہتے تھے آپ نے بہت دن افطار کیا بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ
رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق سے وہی
مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں راویوں میں سے **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ
حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ
وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ
کریں گے اور افطار یہاں تک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے پورے مہینے کے روزے
رکھتے ہوئے انکو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ دیکھا **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ
حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ
مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا **ترجمہ** ابی سلمہ نے کہا کہ میں نے پوچھا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کیونکر رکھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اتنے
روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت
افطار کیا اور میں نے انکو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپ پورے
شعبان روزے رکھتے تھے پورے شعبان روزے رکھتے سوا چند روز کے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ
فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ

أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ ترجمہ ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ مین سال بہر کے شعبان سے زیادہ روزے نرکہتے تہے اور فرماتے تہے کہ اوتنی ہی عبادت کرو جسقدر تم کو طاقت ہے کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہین تہکیگا اور تم عبادت کرتے کرتے تہک جاؤگے اور فرماتے تہے کہ سب سے زیادہ پیارا اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ چلا جاوے اگرچہ تہوڑا ہی ہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے نہین رکہے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکہتے تہے یہانتک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نرکہینگے **ف** اس سے یہی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اسکو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت کی ہدی کے خلاف اور یہ قسم کہانا قائل کے بر سبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالی فرماتا ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ یعنے اس مین مواخذہ نہین **عن** شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ترجمہ شعبہ نے ابی بشر سے یہی روایت کی اس اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ پے درپے کسی ماہ کے روزے نہین رکہے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے **عن** عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ ترجمہ عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا رجب کے روزون کو اور یہ سوال ماہ رجب مین کیا تو سعید نے کہا مین نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکہتے تہے یہانتک کہ ہم کہتے تہے اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے تہے یہانتک کہ ہم کہتے تہے کہ اب روزہ نرکہینگے **عن** عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هٰذَا مِثْلُهُ عثمان سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک روزے رکہتے تہے کہ لوگ کہتے تہے کہ خوب روزے رکہے اور یہانتک افطار

کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے خوب افطار کیا خوب افطار کیا **ف** ان حدیثون سے کئی باتین معلوم ہوئین اول یہہ کہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نرہے دوسرے یہہ کہ نفل روزے کا کوئی زمانہ معین نہین جب چاہے رکھہ سکتا ہے سواے رمضان وعیدین وایام تشریق کے جن مین منع ہے تیسرے یہہ کہ شعبان مین آپ بہ نسبت اور ایام کے زیادہ روزے رکھتے چوتھے یہہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے نہین سرفراز ہوتا تھا کہ کہین امت کو وجوب کا شبہ ہو جاوے اور مثل رمضان کی فرض ہو جاوے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آوے اور صوم رجب کے نہ نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص رجب کی البتہ نفل روزہ مستحب ہین سارے اوقات مین سو یہی ہے رجب بھی ہے اور سنن ابی داؤد مین اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سند وب ہی میرے نزدیک روزے حرام کے مہینون کے اور رجب بھی اونمین داخل ہے کذا قال النووی فی شرح مسلم **بَابُ** النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقَ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ **ترجمہ** صوم دہر کی نہی اور صوم داؤدی کی فضیلت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلٰثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ مین کہتا ہون کہ مین ساری رات جاگا کرون گا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کرون گا جب تک جیون گا سبحان اللہ کیا شوق تھا عبادت کا اور جوانی مین یہ شوق یہ تاثیر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت وخدمت کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمنے ایسا کہا مین نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ مینے ایسا ہی کہا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکھہ سکتے اس لیے تم روزے بھی رکھو اور

افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ مین تین دن روزے رکھ لیا کرو اسلیے کہ ہر
نیکی دس گنے لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اسلیے کہ تین دہائے تیس ہو گئے) تب مین نے
عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور
دو دن افطار کرو پھر مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا ایک
دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا (یعنے اُن کی عادت یہی
تھی) اور یہ سب روزون سے عمدہ ہے اور معتدل مین نے پھر عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون
آپ نے فرمایا ان روزون سے افضل کوئی روزہ نہین ہے عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہین کہ اگر مین یہ فرمانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزے ہر ماہ مین رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و متاع
سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہ فرمانا اُنکا ایام پیری مین تھا کہ جب ضعف محسوس ہوا **عن**
يحيى قال انطلقت انا وعبد الله بن يزيد حتى ناتي ابا سلمة فارسلنا اليه رسولا فخرج علينا
واذا عند باب داره مسجد قال فكنا في المسجد حتى خرج الينا فقال
ان تشاؤا ان تدخلوا وان تشاؤا ان تقعدوا ههنا فقلنا لا بل نقعد ههنا فحدثنا قال حدثني
عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال كنت اصوم الدهر واقرأ القران كل
ليلة قال فاما ذكرت للنبي صلى الله عليه وسلم واما ارسل الي فاتيته فقال لي الم اخبر
انك تصوم الدهر وتقرأ القران كل ليلة فقلت بلى يا نبي الله ولم ارد بذلك الا الخير
قال فان بحسبك ان تصوم من كل شهر ثلاثة ايام قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من
ذلك قال فان لزوجك عليك حقا ولزورك عليك حقا ولجسدك عليك حقا قال فصم
صوم داود نبي الله صلى الله عليه وسلم فانه كان اعبد الناس قال قلت يا نبي الله وما صوم
داود قال كان يصوم يوما ويفطر يوما قال واقرأ القران في كل شهر قال قلت يا نبي
الله اني اطيق افضل من ذلك قال فاقرأه في كل عشرين قال قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من
ذلك قال فاقرأه في عشر قال قلت يا نبي الله اني اطيق افضل من ذلك قال فاقرأه في سبع
ولا تزد على ذلك فان لزوجك عليك حقا ولزورك عليك حقا ولجسدك عليك حقا قال
فشددت فشدد علي قال وقال لي النبي صلى الله عليه وسلم انك لا تدري لعلك يطول

يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحییٰ سے روایت ہے کہ مین اور عبد اسد بن یزید دونو ابوسلمہ کے پاس گئے اورایک آدمی ان کے پاس بہیجا اور وہ گہر سے نکلے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تہی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد مین تہے اور انہون نے کہا کہ چاہو گہر چلو چاہو یہان بیٹہو ہم نے کہا یہین بیٹہین گے اور آپ ہم سے حدیثین بیان فرمائے انہون نے کہا روایت کی مجہسے عبد اسد بن عمرو بن العاص نے اور کہا کہ مین ہمیشہ روزے رکہتا تہا اور ہر شب قرآن پڑہتا تہا (یعنے ساری رات) اور کہا کہ یا تو میرا ذکر آیا نبی صلے اسد علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجہی بلا بہیجا غرض مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپنے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہین لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکہتے ہو اور ساری رات قرآن پڑہتے ہو مین نے کہا ہان یارسول اسد اور مین اس سے بہلائی چاہتا ہون (یعنے ریا و سمعہ مقصود نہین) تب آپنے فرمایا تم کو اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ مین تین روزے رکہہ لیا کرو مین نے عرض کی کہ ای نبی اسد کے مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہی اور تمہارے جسم کا بہی حق ہے تمپر تو اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تہے اسد تعالی کے اور سب لوگون سے زیادہ اسد کی عبادت کرنیوالے تہے اونہونے کہا کہ مینے عرض کی کہ ای نبی اسد تعالی کے داؤد کا روزہ کیا تہا آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے اور آپنے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ مین ایک بار ختم کیا کرو مینے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون اے نبی اللہ تعالی کے تو آپ نے فرمایا کہ بیس روز مین ختم کیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اسد تعالی کے مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا کہ دس روز مین ختم کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اسد کے مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا کہ سات روز مین ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑہو اسلیے کہ اس سے کم مین تدبر اور تفکر قرآن مین ممکن نہین) اسلیے کہ تمہاری بی بی کا حق بہی ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے تمپر اور تمہارے بدن کا حق ہے تمپر اور مین نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا اور نبی صلی اسد علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا کہ تم نہین جانتے شاید تمہاری عمر دراز ہو تو اتنا بار تمپر گران ہوگا اور امور دین مین خلل آویگا سبحان اسد یہ آپ کی شفقت اور انجام بینی تہی اور سا آخر وہی ہوا) کہا عبد اسد نے کہ پہر مین اسی حال کو پہونچا جسکا آپنے مجہہ سے ذکر کیا تہا اور جب مین بوڑہا ہوا تو آرزو کی مین نے کہ کاش مین نبی صلے اسد علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا

عن يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد وزاد فيه بعد قوله من كل شهر ثلاثة ايام فان بكل حسنة عشر امثالها فذلك الدهر كله فقال في الحديث قلت وما صوم نبي الله داود قال نصف الدهر ولم يذكر في الحديث من قراءة القرآن شيئا ولم يقل وان لزورك عليك حقا ولكن قال ان لولدك عليك حقا ترجمہ یحییٰ سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اوس مین تین دن کے روزون کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہوتی ہے اور یہ ثواب مین ہمیشہ کا روزہ ہے اور حدیث مین یہ بھی ہے کہ عبداللہ نے کہا مین نے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا روزہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا سب دنون کا آدھا (یعنے وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار) اور اس روایت مین قرات قرآن مجید کا مطلق ذکر نہین اور ملاقاتیون کے حق بھی مذکور نہین اور یہ ہے کہ تمھاری بچہ کا تم پر حق ہے عن ابي سلمة عن عبد الله ابن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرا القرآن في كل شهر قال قلت اني اجد قوة قال فاقراه في عشرين ليلة قال قلت اني اجد قوة قال فاقراه في سبع ولا تزد على ذلك ترجمہ ابی سلمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ انہون نے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ مین ایک بار مین نے کہا مجھ مین قوت اور ہے آپ نے فرمایا بیس دن مین مین نے کہا اور قوت ہے آپ نے فرمایا ختم کرو سات دن مین اور اس سے زیادہ قرات نہ کرو **فائدہ** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ ایک شب مین ختم جو رمضان شریف مین مروج ہے اور حافظون کو اوس پر ناز ہے یہ خلاف سنت اور حقیقت مین بدعت ہے اور اوس پر ناز سراپا حماقت ہے عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل ترجمہ ابی سلمہ راوی مین کہ عبداللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہو جاؤ کہ وہ شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اوس نے اٹھنا چھوڑ دیا (یعنے بہت جاگنے سے کہین دب نہ جاؤ) عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يقول بلغ النبي صلى الله عليه وسلم اني اصوم اسرد واصلي الليل فاما ارسل الي واما لقيته فقال الم اخبر انك تصوم ولا تفطر وتصلي الليل فلا تفعل فان لعينك حظا ولنفسك حظا ولاهلك حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من كل عشرة ايام يوما ولك اجر تسعة قال اني اجدني اقوى من ذلك يا نبي الله قال صم صيام

دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ
يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ
الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ ترجمہ عبداللہ کہتے تھے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں تو آپ نے کسی
کو میرے پاس بھیجا یا میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکھتے ہو اور بیچ میں افطار نہیں
کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری
ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور نماز بھی پڑھو سو بھی رہو
اور ہر دس دن میں ایک روزہ رکھ لیا کرو کہ تم کو اس نو دن کا بھی ثواب ملے تو میں نے عرض کی کہ میں اپنے میں
اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو میں نے کہا ان
کا روزہ کیا تھا اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے
اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنی جہاد میں) تو عبداللہ نے کہا یہ دشمن سے نہ بھاگنا مجھے کہاں
نصیب ہو سکتا ہے اے نبی اللہ تعالیٰ کے (یعنے یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے) عطا نے کہا جو راوی
حدیث ہیں کہ پھر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزہ کا کیونکر ذکر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس پر فرمایا
کہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے روزہ ہی نہیں رکھا یعنے مطلق ثواب نہ پایا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس
نے روزہ ہی نہ رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ ہی نہ رکھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے
ہیں کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے اون سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا
کہ ابو العباس شاعر نے اُنکو خبر دی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو العباس ابن سائب ابن فروخ اہل مکہ سے
ہیں اور ثقہ اور عدل ہیں مترجم کہتا ہے ابو العباس اوپر کی روایت کے راوی تھے اس لیے مسلم رحمۃ
اللہ علیہ نے انکی توثیق فرمائی عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ
الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ
الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى ترجمہ

حبیب سے روایت ہے کہ انہون نے ابو العباس سے سنا کہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اے عبد اللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کروگے تو آنکھین پھر آئینگی
اور ضعیف ہو جاوین گی اور جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوسنے تو روزہ ہی نہین رکھا اور ہر ماہ مین تین دن روزہ رکھنا
گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنے ثواب کی راہ سے) تو مین نے عرض کیے کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون
تو آپ نے فرمایا اچھا صوم داؤدی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن
افطار کرتے تھے اور پھر وہی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنے اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ نہ رکھتے
تھے جیسے تمنے اختیار کیا ہے) عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ
ترجمہ حبیب سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہے اور اس مین یہ ہے کہ تمہاری جان تھک جاوے گی
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبَرْ
أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَ
نَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ ترجمہ عبد اللہ نے
کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہین لگی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ
رکھتے ہو مین نے عرض کی کہ ہان مین ایسا کرتا ہون آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھین پھر آوین
گی اور جان تھک جاوے گی اور تمہاری آنکھ کا بھی آخر تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے
گھر والون کا بھی سو تم جاگو بھی سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا
وَيُفْطِرُ يَوْمًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب قسم کے روزون
سے زیادہ پیارا روزہ اللہ کو داؤد علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے
(یعنے رات کی) کہ وہ سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے (یعنے تہجد پڑھ کر)
چھٹے حصہ مین رات کے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ
صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ فَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَعَمْرُو
ابْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ روزون مین پیارہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھی زمانہ
مین روزہ رکھتے تھے اور سب سے زیادہ پیاری نماز انکی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک پہلے سوجاتے تھے اور
پھر اوٹھتے تھے اور اخیر مین پھر سوجاتے تھے اور آدھی رات کے بعد جو اٹھتے تو ثلث شب تک نماز پڑھتے
(ابن جریج راوی نے کہا) کہ مین نے پوچھا عمرو بن دینار سے (یہ اُن کے شیخ ہین اس روایت مین) کہ
کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پھر جاگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تہائی رات تک آدھی رات کے بعد تو انہون نے
کہا کہ ہان **عَنْ** أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ
لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ
لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ
دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ **ترجمہ** ابوقلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابوالملیح نے کہ
مین داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کے پاس اور انہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے میرے روزون کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور مین آپ کے لیے
دو تکیے ڈالے کہ وہ چمڑے کے تھے اور اُس مین کھجور کا کھوجا بھرا ہوا تھا پھر آپ زمین پر بیٹھ گئے
اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے بیچ مین ہو گیا پھر آپنے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر ماہ مین کافی نہین مین نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ (یعنی مین اس سے زیادہ قوی ہون) پھر آپنے فرمایا پانچ سہی مین نے عرض کیا یا
رسول اللہ آپنے فرمایا سات مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے
فرمایا گیارہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے فرمایا داؤد کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہین کہ وہ آدھے
ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ

من ذلك قال صم يومين ولك اجر ما بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم ثلاثة
ايام ولك اجر ما بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم اربعة ايام ولك اجر ما
بقي قال اني اطيق اكثر من ذلك قال صم افضل الصيام عند الله صوم داود كان يصوم
يوما ويفطر يوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ
رکھو اور تم کو دوسرے دنوں کا بھی ثواب ہے تو عبد اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا
کہ دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے پھر کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں
آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تمکو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ چار دن روزہ
رکھو اور تمکو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے پھر انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا سب روزوں سے افضل روزہ اللہ
کے نزدیک صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عن** عبد الله بن عمرو
رضي الله تعالى عنهما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله بن عمرو بلغني
انك تصوم النهار وتقوم الليل فلا تفعل فان لجسدك عليك حظا ولعينك عليك
حظا وان لزوجك عليك حظا صم وافطر صم من كل شهر ثلاثة ايام فذلك صوم
الدهر قلت يا رسول الله ان بي قوة قال فصم صوم داود عليه السلام صم يوما و
افطر يوما فكان يقول يا ليتني اخذت بالرخصة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھ سے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے
ہو سو ایسا نہ کرو اس لیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے
تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے یعنی ثواب کی رو سے
میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے قوت اس سے زیادہ ہے اور روزہ رکھو تم داؤد علیہ السلام کا ایک دن
روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو تو عبد اللہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب
ہوتا **ف** ان سب روایتوں سے عبد اللہ بن عمرو کے کئی امور ثابت ہوئے اول رفق اور نرمی اور شفقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت مرحومہ پر اور ارشاد انکی صلاح و خیر کا اور تعلیم و تلقین آپ کی ان
کے آرام و راحت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور
استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے اوسے حقوق آخر سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے

ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان میں متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ فلان شخص کی شل نہو کہ وہ رات کو جاگتا تہا پہر جاگنا چہوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے مذمت کی ہے ادن لوگون کی جو عبادات شاقہ کرتے ہین اور پہر اُس سے بیزار ہو کر چہوڑ دیتے ہین جیسے فرمایا رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا دوسری یہ کہان روایتون مین صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہریہ کا مذہب بہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی روایتون کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ مین یعنے عیدین مین اور ایام تشریق مین روزہ نہ رکہے تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہی ہے کہ اگر سب دن روزہ رکہے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہین ہے بلکہ مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق مین کمی نہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ مین کمی ہو تو مکروہ ہے اور ان کے دلیل حدیث حمزہ بن عمرو ہے کہ اونہون نے عرض کی کہ یارسول اللہ مین برابر روزہ رکہتا ہون تو کیا سفر مین بہی رکہون آپ نے فرمایا کہ چاہو تو رکہو اور اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے کہ وہ برابر روزے رکہتے تہے یعنے عمر خطاب کے صاحبزادے اور ایسے ہی ابو طلحہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی ہے اور یہ جو حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا جسنے ہمیشہ روزے رکہے اوس نے روزہ ہی نہین رکہا اُس کے بہت جواب دیے ہین اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنون مین بہی روزہ رکہے اور یہ جواب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اُس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ مین خلل واقع ہو وے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص بہی آخر عمر مین نادم ہوئے اور ضعف انکو بہی لاحق ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تہا کہ اُن کو ضعف ہو جاویگا پس نہی اوسی کے ساتہہ خاص ہے جسکو ضعف ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہی کہ یہ تم سے نہین ہو سکیگا اس مین اشارہ تہا اون کے عجز کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑہنا اوسکو نووی نے علی الاطلاق مکروہ لکہا ہے اور انکو علماء رضی اللہ عنہم نے مکروہ لکہا ہے اسلیے کہ ساری رات جاگنے مین ضرر یقینی ہے بخلاف روزے کے اور جو رات بہر جاگے گا تو خواہ نخواہ دن کو سوویگا اور اس مین اور حقوق کا اتلاف ضرور ہوگا اور اگر دن کو بہی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث مین تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے منقول کا جو اصحاب شافعی مین سے ہین کہ اُن کے نزدیک دائما روزے سے صوم داؤدی افضل ہے اور بعضون نے علی الدوام رکہنے کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ رد شتین خاص ہین عبداللہ

بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قول اول کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے
اور قرارت و ختم قرآن مین صحابہ مختلف تھے بعض ایک ماہ مین ختم کرتے بعض بیس روز مین بعض دس دن مین بعض
سات دن مین بعض تین دن مین بعض ایک رات ایک دن مین بعض ہر رات مین بعض ایک رات ایک دن مین
تین ختم فرماتے اور ان کے نامون کی تفصیل نووی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب اداب القراءمین اور مذہب
مختار یہ ہے کہ جسپر دوام ہو سکے وہ اولی ہے اور جسقدر مین نشاط باقی رہی اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اس
کے ساتھ زیادہ قرارت بہی ہو تو نور علی نور ہے اور عبد اللہ بن عمرو نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے
معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جسپر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہہ
جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجہپر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہے اگر باپ نہ ہو تو ماں
کو تعلیم دینی ضرور ہے اور انکو اس تعلیم مین اجر ہے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَّصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَالاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ہر ماہ مین تین روزے اور عرفہ کے روزے
اور عاشورے کے روزے اور پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت کا بیان **عَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا
سَاَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ
مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ **ترجمہ** معاذہ عدویہ نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ مین تین روزے رکہتے تہے انہون نے فرمایا کہ ہان پہر پوچہا کن دنون مین انہون نے فرمایا
کچہ پرواہ نہ کرتے تہے کبہی دنون مین بہی رکہہ لیتے تہے **ف** اس سے مستحب ہونا ہر ماہ مین تین روزون
کا ثابت ہوا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهُ اَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ اَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا
اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **عمران** نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور
یہہ سنتے تہے غرض آپنے فرمایا کہ اے فلانے تمنے اس ماہ کے بیچ مین روزے رکہے انہون نے کہا نہین آپ
نے فرمایا پہر جب تم افطار کرو تو دو دن اور روزہ رکہو **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَجُلٌ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا
رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ

وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ
مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَ
يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ
قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ
يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ
اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ **ترجمہ** ابو قتادہ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور عرض کی کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہین اوسپر آپ غصے ہوگئے (یعنے اس لیے کہ یہ سوال بیموقع
تھا اسکو لازم تھا کہ یون پوچھتا کہ مین روزہ کیونکر رکھون) پھر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکھا تو عرض
کرنے لگے مین راضی ہوا اللہ تعالی کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے
پر اور پناہ مانگتے ہین ہم اللہ کے غصہ سے اللہ کے ساتھ اور اوسکے رسول کے غصہ سے غرض حضرت عمر بار
باران کلمات کو کہتے تھے یہانتک کہ غصہ آپکا تھم گیا پھر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
کے جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اوسنے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر کہا جو دو دن روزہ
رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا آپنے فرمایا ایسی طاقت کسکو ہے (یعنی اگر طاقت ہو تو خوب
ہے) پھر کہا جو ایک روزہ رکھے ایکدن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ ہے داود علیہ السلام کا
پھر کہا جو ایکدن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا مین آرزو رکھتا ہون کہ مجھے اتنی طاقت ہو۔
(یعنے یہہ بہت خوب ہے اگر طاقت ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر ماہ مین اور
رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب مین) اور عرفہ کے
دن کا روزہ ایسا ہے کہ مین امیدوار ہون اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہون کا کفارہ
ہو جاوے **ف** اس حدیث سے عرفہ اور عاشورہ کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ مین تین
روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزون کا ثواب ملتا ہے **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ

فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر رضي الله عنه رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد ∴ رسولا وببيعتنا بيعة قال فسئل عن صيام الدهر فقال لا صام ولا افطر او ما صام وما افطر قال فسئل عن صيام يومين وافطار يوم قال ومن يطيق ذلك قال وسئل عن صوم يوم وافطار يومين قال ليت ان الله قوانا لذلك قال وسئل عن صوم يوم وافطار يوم قال ذاك صوم اخي داود عليه السلام قال وسئل عن صوم الاثنين قال ذاك يوم ولدت فيه ويوم بعثت او انزل علي فيه قال فقال صوم ثلثة من كل شهر ورمضان الى رمضان صوم الدهر قال وسئل عن صوم يوم عرفة فقال يكفر السنة الماضية والباقية قال وسئل عن صوم يوم عاشوراء فقال يكفر السنة الماضية وفي هذا الحديث في رواية شعبة قال وسئل عن صوم يوم الاثنين والخميس فسكتنا عن ذكر الخميس لما نراه وهما

ترجمہ ابو قتادہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ سے کسی نے آپکے روزون کو پوچھا اور آپ غصہ ہوئے پھر حضرت عمر نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس مین اتنا زیادہ ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر سوال ہوا دو روز روزہ اور ایک روز افطار سے تو آپنے فرمایا اسکی طاقت کسی ہے پھر سوال ہوا ایک دن افطار اور دو دن روزہ سے تو آپ نے فرمایا کاشکے اللہ تعالیٰ ہم کو ایسی قوت دیوے اور سوال ہوا ایک دن افطار اور ایک دن روزے سے تو فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سوال ہوا دوشنبہ کے روزے کا تو فرمایا مین اسی دن پیدا ہوا ہون اور اسی دن نبی ہوا ہون یا فرمایا اوسی دن مجھ پر وحی اوتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ مین تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آگے آنیوالے کا کفارہ ہے اور عاشورے کے روزے کو پوچھا تو فرمایا ایک سال گذرے ہوئے کا کفارہ ہے مسلم نے فرمایا اسی حدیث مین شعبہ کی روایت مین کہ پوچھا آپ سے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزے کو تو ہمنے پنجشنبہ کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ اس مین وہم ہے **ف** اس روایت مین مسلم نے فرمایا کہ ہم نے پنجشنبہ کے ذکر کو وہم سمجھا اس لیے ذکر نہین کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ دوشنبہ کے سوال مین اگر پنجشنبہ کا بھی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ مین اسی دن پیدا ہوا اوسی دن نبی ہوا اسکو ربط نہین رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے اور قاضی عیاض نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ

روایت شعبہ کی صحیح ہوا اور پنجشنبہ کا ذکر بہی اوس مین ہو مگر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہوا اور کفارہ گناہون کا جو حدیث شریف مین مذکور ہی مراد اس سے گناہ صغیرہ نہین ہین تو کبیرہ مین بہی کچہ تخفیف ہوتی ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونون نہین ہین تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہین اور تین روزے جو مذکور ہوے ہر ماہ مین انکو ایام معین کرتے ہین اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہو کہ ایام بیض تیرہوین چودہوین پندرہوین ہین کہ اونہی مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابوذر ہین اور بعضون نے آخر ماہ کہین ہین اور بعضون نے تین دن اول کے کہین ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بعض اور علماء نے اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ مین ہفتہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکہے اور دوسرے مین سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو رکہے غرض اسیطرح اور بہی اقوال ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تہی کہ ان کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تہے جیسا اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو چکا ہے۔

عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ شعبہ سے یہی روایت اس سند سے مروی ہوئی ہے **عَنْ** غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ الْاِثْنَيْنِ وَ لَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيْسَ **ترجمہ** غیلان نے یہی روایت اس اسناد سے بیان فرمائی مگر اوس مین دوشنبہ کے بعد پنجشنبہ کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ **ابو قتادہ** سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا دوشنبہ کے روزے کو تو آپ نے فرمایا مین اسیدن پیدا ہوا ہون اور اسیدن مجہہ پر وحی اوتری ہے

باب صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ شعبان کے روزون کا بیان **عَنْ** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ اِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **ترجمہ** عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول مین کچہ روزے رکہے اونہون نے کہا نہین آپ نے فرمایا جب تم افطار کرو دن تمام کرلو تو دو روز روزہ رکہو **فائدہ** سرر کے معنی اوزاعی اور ابو عبید اور جمہور علماء نے آخر ماہ کہین ہین اس لیے کہ وہ استرار سے مشتق ہے اور استرار چہپنا ہے اور اون دنون مین قمر چہپ جاتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا بیچ ہے اور ابوداؤد نے اوزاعی سے نقل کیا کہ مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ مین روزے رکہنے کی وہ

ص ۲۰۱ و ص ۲۰۲ ... (margin note)

رمضان کے قبل رکھہ سکتا ہے اور جسکو عادت نہ ہو اوسکو ایک دو دن پیشتگی رمضان سے روزہ منع ہے **عن**
عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر هذا الشهر شيئا قال لا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم يومين مكانه **ترجمہ** عمران بن حصین نے
کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر مین روزے رکھے
یعنے شعبان مین اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا جب تم رمضان کے روزون سے فارغ ہو تو دو روزے
رکھہ لو اس کے عوض مین **عن** عمران بن حصين رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر هذا الشهر يعني شعبان شيئا قال لا فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم يوما او يومين شعبة الذي شك
فيه قال واظنه قال يومين **ترجمہ** عمران سے وہی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ فرمایا آپنے
کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزے رکھہ لو اور یہ شبہ شعبہ کا ہے **عن** عبد الله بن هانئ
ابن اخي مطرف في هذا الاسناد بمثله **ترجمہ** عبد اللہ سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے
باب فضل صوم المحرم محرم کے روزے کی فضیلت **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل
الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزون مین رمضان کے بعد محرم کے روزے ہین جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد
نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے **ف** اس سے محرم کے روزون کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے
یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کے نفل دن کے نفل سے افضل ہین اور اسی پر اتفاق ہے علماء کا **عن** ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه يرفعه قال سئل اي الصلوة افضل بعد المكتوبة واي الصيام افضل
بعد شهر رمضان قال افضل الصلوة بعد الصلوة المكتوبة الصلوة في جوف الليل وافضل
الصيام بعد شهر رمضان صيام شهر الله المحرم **ترجمہ** ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا بعد فرض نماز کے کون سی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے
افضل ہین تو آپنے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے **عن** عبد الملك بن عمير بهذا الاسناد
في ذكر الصيام عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** عبد الملک سے اس اسناد سے وہی ا

مروی ہوئی **باب** استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعا لرمضان ستہ شوال کے روزون کی فضیلت **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر **ابوایوب** انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے اور اُسکے ساتھ لگادے چھ روزے شوال کے تو اوسکو ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوگا **عن** ابی ایوب الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثلہ ابی ایوب سے اسی سند سے یہی حدیث مروی ہے **عن** محمد بن ثابت قال سمعت ابا ایوب یقول قال رسول اللہ صلعم بمثلہ وہی حدیث ہے **ف** اس روایت سے استحباب ان روزون کا ثابت ہوا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد اور انکے موافقین کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہین اور مالک نے موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ روایتین انپر حجت ہین اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہین سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے **باب** فضل لیلۃ القدر وبیان محلھا **فضیلت** شبقدر اور اوسکی تعین کا ذکر **عن** ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطات فی السبع الاواخر فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلایا گیا کہ شب قدر ہفتہ آخر مین ہے (یعنے رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب مین دیکھتا ہون کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخون کے پھر جو اس شبکا تلاش کرنے والا ہو وہ انہی راتون مین تلاش کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر **عبداللہ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تلاش کرو شبقدر کو سات راتون مین اخیر کے **عن** سالم عن ابیہ قال رای رجل ان لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم فی العشر الاواخر فاطلبوھا فی الوتر منھا **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے شبقدر کو ستائیسوین شب کو دیکھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ خواب

تمہارا اخیر دہے میں واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتون مین اخیر دہے کے تلاش کرو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوْا اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چند لوگون نے تم مین سے شبقدر کو سات تاریخون مین اول کے دیکھا ہے یعنی خواب مین اور چند لوگون نے سات تاریخون مین آخر کے دیکھا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخون مین ڈھونڈو عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو اخیر دہے مین پھر اگر کوئی بوڈا ہن کرے یا عاجز ہو جاوے تو سات راتون مین اخیر کے سستی نہ کرے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر دس تاریخون مین ڈھونڈھنا چاہیے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِي التِّسْعِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شبقدر کو اخیر دہے مین یا فرمایا اخیر ہفتہ مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَقَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيْتُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مجھے خواب مین شب قدر دکھائی دی پھر مجھے کسی میرے گھر والے نے جگا دیا سو مین اُس کو بھلا دیا گیا اور حرملہ کی روایت مین ہے کہ مین اُسکو بھول گیا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِيْ فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنِ تَمْضِيْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَّيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اِنَّهٗ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ

فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیْ فَلْيَبِتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّ طِيْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِيْنًا وَّمَاءً

ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے ہر مہینے کے بیچ کے دہے مین یعنے رمضان کے) پھر جب بیس راتیں گذر جاتی تھین رمضان کی اور اکیسوین آنیکو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے تھے اور جو آپکے ساتھ معتکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے پھر ایک ماہ مین اسیطرح اعتکاف کیا اور جس رات مین گھر آنے کو تھے خطبہ پڑھا اور لوگون کو حکم کیا جو منظور الٰہی تھا پھر فرمایا کہ مین اس عشرے مین اعتکاف کرتا تھا پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ مین اس عشرہ اخیر مین بھی اعتکاف کرون سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی مین رہے (اور گھر نہ جاوے) اور مین نے خواب مین اس شب قدر کو دیکھا مگر بھلا دیا گیا سو اسی اخیر کی دس راتون مین ڈھونڈھو ہر طاق رات مین اور مین نے اپنے کو خواب مین دیکھتا ہون کہ سجدہ کر رہا ہون پانی اور کیچڑ مین یعنے اُس رات کی آخر مین ایسا ہوگا یہ بات خواب کی آپ کو یاد رہی) پھر ابو سعید خدری نے کہا کہ اکیسوین شب کو ہمپر مینہ برسا اور مسجد حضرت کی مصلی کی جگہہ پر ٹپکی اور مین نے آپکو دیکھا جب آپنے صبح کی نماز سے سلام پھیرا کہ آپ کے مبارک مونہہ مین کیچڑ اور پانی بھرا ہوا تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلی کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی نماز کے اندر نہ پونچھے

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْيَثْبُتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَالَ وَجَبِيْنُهٗ مُمْتَلِئًا طِيْنًا وَّمَاءً ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف مین اور آخر مین کہا کہ پیشانی مین آپکے کیچڑ اور پانی بھرا ہوا تھا

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ

عَلٰى سُدَّتِهَا حَصِيْرٌ قَالَ فَاَخَذَ الْحَصِيْرَ بِيَدِهٖ فَنَحَّاهَا فِىْ نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَكَلَّمَ
النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ اِنِّىْ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِىْ
اِنَّهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهٗ قَالَ وَاِنِّىْ اُرِيْتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَّ
اَنِّىْ اَسْجُدُ صَبِيْحَتَهَا فِىْ طِيْنٍ وَّمَاءٍ فَاَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَدْ قَامَ اِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ
السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرْتُ الطِّيْنَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَجَبِيْنُهٗ
وَرَوْثَةُ اَنْفِهٖ فِيْهِمَا الطِّيْنُ وَالْمَاءُ وَاِذَا هِىَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ**
ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول مین رمضان کے پھر
اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط مین ایک ترکی قبہ مین (اس سے کفار کی چیزون کا استعمال روا ہوا) کہ اوسکے دروازے
پر ایک حصیر ٹنگا ہوا تھا (پردہ کے لیے) تو آپ نے وہ حصیر اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور ایک کونے مین قبہ کے
کر دیا پھر اپنا سر نکالا اور لوگون سے باتین کین اور وہ آپکے نزدیک آگئے تب آپنے فرمایا کہ مین عشرہ اول کا
اعتکاف کرتا تھا اور اس رات کو ڈھونڈھتا تھا پھر مین نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میری پاس کوئی
آیا (یعنے فرشتہ) اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر مین ہے پھر جو چاہے تم مین سے وہ پھر اعتکاف کرے
یعنے عشرہ اخیر مین بھی معتکف رہے پھر لوگ معتکف رہے اور فرمایا آپ نے کہ مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق رات
مین ہے اور مین اوسکی صبح کو پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پھر آپ کو جب اکیسوین شب کی صبح ہوئی اور
اس رات آپ صبح تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور مین نے دیکھا مٹی اور پانی
کو پھر جب صبح کی نماز پڑھکے نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات
اکیسوین تھی اور عشرہ اخیر کی رات تھی **عن** اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاَتَيْتُ اَبَا
سَعِيْدِ الْخُدْرِىَّ وَكَانَ لِىْ صَدِيْقًا فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ
فَقُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ
اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ
عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّىْ نُسِّيْتُهَا
اَوْ نَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَاِنِّىْ رَاَيْتُ اَنِّىْ اَسْجُدُ فِىْ مَاءٍ وَّ
طِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ

قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَوٰةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ **ابوسلمہ** سے روایت ہے کہ انہون نے کہا ہمنے آپسمین ذکر کیا شبقدر کا تو مین ابوسعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے اور مین نے اون سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ کھجور کے باغ مین نہین چلتے اور وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے اور مین نے کہا آپ نے کچھ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہون شبقدر کا انہون نے کہا کہ ہان ہمنے اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ بیچ کے عشرہ مین رمضان کے اور ہم بیسوین کی صبح کو نکلے (یعنے اعتکاف سے) پھر خطبہ پڑھا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجھکو دکھائی دی شبقدر اور مین اسے بھول گیا یا فرمایا بھولا دیا گیا سو تم اُسکو اخیر کی دس تاریخون مین طاق راتون میں ڈھونڈو اور فرمایا کہ مین اپنے آپ کو دیکھتا ہون کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پھر جس نے اعتکاف کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تو وہ پھر جاوے یعنے اپنے معتکف مین اور ہم لوگ پھر معتکف مین آگئے اور ہم آسمان مین کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہین دیکھتے تھے کہ اتنے مین ابر آیا اور ہمپر مینہ برسا یہانتک کہ مسجد کی چھت بہنے لگی اور کھجور کی ڈالیون سے پٹی ہوئی تھی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور مین نے آپ کو دیکھا کہ سجدہ کرتے ہین پانی اور کیچڑ مین (یعنے جو خواب مین دیکھا تھا وہ صحیح ہوا) یہانتک کہ دیکھا مین نے اثر کیچڑ کا آپ کی پیشانی مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ **یحیی** سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے یعنی صبح کی نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تھا کیچڑ کا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ف ای یخصمان ۱۲

الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ
أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ
وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ
فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ
يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے
عشرہ مین رمضان کے ڈھونڈھتے تھے آپ شبقدر کو قبل اس کے کہ ظاہر ہو شبقدر آپ پر پھر جب عشرہ اوسط
کی راتین گذر گئین تو آپ نے فرمایا کہ خیمہ کھول ڈالین پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ مین ہے اور حکم
کیا آپ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو مجھے شبقدر معلوم ہوئی تھی اور مین نکلا تھا
کہ تم کو خبر دون پھر دو شخص آپسمین جھگڑتے ہوئے آئے کہ اُن کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر مین بھول گیا
تو اسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر مین رمضان کے اور ڈھونڈھو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین راتون
مین راوی نے کہا کہ مین ابوسعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگون سے تو انہون نے کہا کہ ہان
ہم اس کے زیادہ مستحق ہین بہ نسبت تمہاری پھر مین نے پوچھا نوین ساتوین پانچوین سے کیا مراد ہے انہون
نے فرمایا کہ جب اکیسوین گذر جاوے تو اوس کے بعد جو آوے بائیسوین وہی بائیسوین رات مراد ہے نوین سے اور جب
تئیسوین گزر جاوین تو اوس کے بعد جو رات آوے یعنے چوبیسوین وہی ساتوین سے مراد ہے اور جب
پچیسوین گذر جاوے تو اُس کے بعد جو رات آوے یعنے چھبیسوین وہی مراد ہے پانچوین سے اور خلاد نے یحتقان
کی جگہہ یختصمان کہا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ
الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ
وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
ترجمہ عبداللہ بن اُنیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھائی گئی شبقدر پھر مین
بھول گیا اور مین نے دیکھا کہ اوس کی صبحکو مین پانی اور کیچڑ مین سجدہ کر رہا ہون اور راوی نے
کہا کہ مینہ برسا ہماری اوپر تئیسوین شبکو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
جب پھیرے آپ نماز پڑھکر یعنے صبحکی تو آپ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبداللہ بن اُنیس

تیسوین رات کو شبقدر کہا کرتے تہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْتَمِسُوْا وَقَالَ وَكِيْعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈہونڈہو شبقدر کو عشرہ

اخیر مین رمضان کے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهُ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ

الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ

بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِي اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا ترجمہ زر بن حبیش کہتے تہے کہ مین نے ابی بن کعب

سے پوچہا کہ تمہارے بہائی ابن مسعود تو کہتے ہین کہ جو سال بہر برابر جاگے وہ شبقدر پاوے تو انہون نے

کہا اللہ رحمت کرے انپر اس کہنے سے انکی غرض یہ تہی کہ لوگ ایک ہی رات پر بہروسا کر رہین بلکہ ہمیشہ عبادت

مین مشغول رہین اور وہ خوب جانتے تہے کہ وہ رمضان مین ہے اور وہ عشرہ اخیر مین ہے اور وہ ستائیسوین

شب ہے پہر وہ قسم کہاتے تہے اور انشاء اللہ بہی نہ کہتے تہے (یعنے ایسا اپنی قسم پر یقین تہا) اور

کہتے تہے کہ وہ ستائیسوین شب ہے تو مین نے ان سے کہا کہ تم اے ابو المنذر کیون یہ دعوی کرتے ہو انہون نے

کہا کہ ایک نشانی یا علامت کیوجہ سے جسکی خبر دی ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ یہ ہے

کہ اوسکی صبحکو آفتاب جو نکلتا ہے تو اسمین شعاع نہین ہوتی (مگر افسوس ہے کہ یہ علامت بعد زوال شب

کے ظاہر ہوتی ہے) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ

اُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي اَمَرَنَا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي

هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ

حَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ ترجمہ زر نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ ابی نے کہا شبقدر کے

بابمین کہ قسم ہے اللہ کی مین اسے خوب جانتا ہون شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتین مجہے ایسی پہونچی ہین کہ وہ

وہی رات تہی جسمین حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین شب

الْتَمِسُوْهَا

اكثر

ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان مین کہ حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اوس شب مین اور کہا کہ یہ عبارت مجھسے ایک میرے رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو اون کے شیخ ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ تَذَاکَرْنَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ **ابوهریرہ** رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شبقدر کا تو آپ نے فرمایا کون تم مین سے یاد رکھتا ہے شبقدر اوس ساعت مین ہے کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شبقدر اس لیے کہتے ہین کہ اُس مین اندازے رزقون کے اور اندازے عمرون کے ملائکہ کو لکھدیے جاتے ہین جو سال مین ہونے والے ہین اور فرشتون کو معلوم ہو جاتا ہے جو اُس سال مین ہونیوالا ہے اور اجماع ہے معتبر لوگون کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت مین اور اُس کے محل مین البتہ اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ وہ ہر سال مین بدلتی رہتی ہے اور اس صورت مین سب حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور جس حدیث مین جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اُس سال مین اوسی تاریخ مین واقعہ ہوئی ہو پس روایتون مین تعارض نرہا اور اسیکی مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحاق کا اور ابی ثور وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے ادلتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ سال بھر کی راتون مین بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی روسے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہین ہوتی اور اس مین کئی قول ہین ایک یہ کہ وہ سال بھر مین ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان مین ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیر مین ہے اور چوتھا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیر مین ہے اور پانچوان یہ قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتون کی طاق راتون مین ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتون مین ہے مگر یہ حدیث صحیح کے خلاف ہے گو حدیث ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تئیسوین ہے اور ایک یہ کہ وہ ستائیسوین اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضون نے سترہوین اور بعضون نے اکیسوین اور تئیسوین مین منحصر کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہوا ہے اور بعضون نے تئیسوین کہا ہے

اور یہ قول ہے اکثر صحابہ وغیرہم کا اور ایک قول تحقیق چوبیسوین کا بہی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ کیطرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسوین کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا ہے اور بعضون نے سترہوین کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کیطرف منسوب ہے اور بعضون نے انیسوین کہا ہے کہ وہ ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت علی سے بہی اور بعضون نے کہا اخیر رات رمضان کی ہے قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قول شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہین ہے اور یہ قول خطا ہے اور شعاع سے مراد وہ دہاریان نورانی ہین جو آفتاب سے دیکہنے والے کی آنکہہ ممتد نظر آتی ہین اور وہ آفتاب مین شب قدر کی صبح کو نہین ہوتین یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالے نے مقرر کردی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شب قدر کی حقیقة ممکن نہین یہ غلط ہے اسلیے کہ رویت اوس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہین اور معتبر تران سب اقوال مین فقیر کے نزدیک ستائیسوین رات ہے اور ابن عباس سے ایک نکتہ بہی اس بارہ مین مروی ہے کہ لیلة القدر کا لفظ قرآن شریف مین تین جگہہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا مین اور اس مین نو حرف ہین پہر نو کو تین بار رکہو تو ستائیس ہوتے ہین اسمین اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسوین شب ہے اور ابی بن کعب اسپر قسم کہاتے تہے چنانچہ روایت انکی اوپر گذر چکی ہے اور اسکی علامت بہی وہ بیان کرچکے ہین واللہ اعلم

کتاب الاعتکاف

اعتکاف کی کتاب

ف لغت مین اعتکاف کے معنی حبس اور مکث اور لزوم کے ہین اور شرع مین مکث مسلم کا مسجد مین بصفت مخصوصہ اور اعتکاف کو جوار بہی کہتے ہین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ مین رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تہے **ف** اس حدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمانون کا اور یہ کہ واجب نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہین بلکہ افطار کی حالت مین اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بہی ہوسکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور ان کے نزدیک ضابطہ اسکا یہ ہے کہ اتنا ٹہیرنا ہو جتنا رکوع مین طمانینت کے لیے ٹہیرنا ہوتا ہے اور اس سے کچہ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے

اعتکاف عشرہ اخیرہ کا بیان

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد مین آنے والے کو لازم ہے کہ جب آدمی
اور نماز کا منتظر ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب پاوے پھر اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ تجدید
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہین کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہے اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلاً سیوے یا پروے سلے تو اعتکاف فاسد نہین ہوتا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اعتکاف
مین روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہین اور اُن لوگون نے انہی روایتون سے استدلال کیا
ہے جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے اس حدیث سے استدلال
کیا ہے جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہے
اور اسکو بخاری اور مسلم دونون نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے ایام جہالت مین نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپنے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور
اسمین روزہ کا ذکر نہین ہے غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہین مگر مسجد
مین ہونا شرط ہے اسلیے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد مین اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس مین حرج
اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور داؤد اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے
جائز نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہہ نماز کی اپنے گھر مین مقرر کر لی ہے اُسمین اعتکاف
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر مین اُس جگہہ مین روا نہین اور امام شافعی کا ایک قول قدیم بھی یہی ہے پھر اُس
مین اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہان جمعہ ہوتا ہے امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول یہ ہے
کہ ہر مسجد مین جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ جسمین جمعہ ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اُسمین ہوتی ہون اور زہری اور دوسرے لوگون کا قول ہے کہ جس
مین جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدون کے سوا اعتکاف کہین درست
ہی نہین ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی دوسری مسجد اقصی تیسری مسجد الحرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے
اِسپر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہین مترجم کہتا ہے کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہے کہ اعتکاف
عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حق تعالی کے لیے اور جب مسجد عام مین جائز ہونا اُسکا مختلف فیہ ہے
حالانکہ وہ خانۂ خدا ہے پھر قبر پرستان مخون کے تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے
کہ قبور پر بتعظیم نیت کرنے لیے محض شرک ہے اگرچہ نام اُسکا بدل ڈالین اور اوپر یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف

کو جوار بھی بولتے ہیں تو مجاور کے معتکف کے معنی ایک ہوئے اور مجاور قبر البتہ معتکف قبر ہوا اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلک اور اسکو عبادت اور سبب قربت سمجھنے والا اجہل خلق اللہ ہے اور ابعد عباد شرائع انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے اور یہ اس زمانہ میں ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان انام بھی اس سے غافل ہیں وذلک لجہلہم بالشریعۃ وحقیقۃ العبادۃ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قال نافع وقد ارانی عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **عبد اللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ آخر رمضان میں اعتکاف فرماتے نافع نے کہا مجھے مسجد میں وہ جگہہ دکھائی عبد اللہ نے جہاں آپ اعتکاف کرتے تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی وہی روایت کی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **اسکا** بھی وہی مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر عشرہ میں رمضان کے اعتکاف فرماتے تھے یہانتک کہ آپ نے وفات فرمائی پھر آپکے بعد آپ کی بی بی صاحبوں نے اعتکاف فرمایا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ وانہ امر بخبائہ فضرب اراد الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان فامرت زینب بخبائہا فضربت وامر غیرہا من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبائہ فضرب فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر نظر فاذا الاخبیۃ فقال آلبر یردن فامر بخبائہ فقوض وترک الاعتکاف فی شہر رمضان حتی اعتکف فی العشر الاول من شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہہ میں داخل ہو جاتے اور ایک بار آپ نے حکم فرمایا

اپنا خیمہ لگانے کا یعنے مسجد میں اور وہ لگا دیا گیا اور آپ نے عشرہ اخیر میں ارادہ کیا رمضان کے پہر زینب نے کہا انکا
بہی خیمہ لگا دیا اور اور بیبیوں نے کہا اون کے بہی خیمے لگا دیے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر
کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکہا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنے اسمین
بو بے ریا پائی جاتی ہے) اور آپ نے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کہولڈالا جاوے اور اعتکاف ترک کیا رمضان میں
یہانتک کہ پہر عشرہ اول میں شوال کے اعتکاف کیا **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے استدلال
کیا ہے کہ روزہ اعتکاف میں شرط نہیں **عن** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُعَاوِیَۃَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ
عُیَیْنَۃَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ اِسْحَاقَ ذَکَرَ عَائِشَۃَ وَحَفْصَۃَ وَزَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْھُنَّ اَنَّھُنَّ ضَرَبْنَ الْاَخْبِیَۃَ لِلْاِعْتِکَافِ **یحیی** نے عمرہ سے اونہوں نے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور
ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ اور حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تہی
ف اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اس مین شمول نفسانیت کا ہو گیا
اور حقانیت نہی بلکہ ایک کے دیکہا دیکہی دوسرے کرنے لگے اسلیے آپ نے اپنا اعتکاف بہی موقوف
کیا اور ماہ شوال میں اسکا عوض پورا کیا **باب** الْاِجْتِھَادِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ
عشرہ اخیرہ مین رمضان کے زیادہ عبادت مین کوشش کرنیکا بیان **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْیَی اللَّیْلَ وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ
وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی عادت مبارک تہی کہ جہاں عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ نے رات بہر جاگنا اور اپنے گہر والون
کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت مین اور کمر ہمت باندہنا شروع کیا **فائدہ** یعنے اور معمولی
عبادتوں سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے اس حدیث سے زیادتی عبادات کی
عشرہ اخیرہ مین ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت مذکور ہے مراد اس سے دوام جاگنے
کا ہے نہ خاص اس عشرہ مین **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْتَھِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا یَجْتَھِدُ فِیْ غَیْرِہٖ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیر میں رمضان کے اتنی کوشش کرتے عبادت میں اور دنوں میں نہ کرتے **باب** صوم عشر ذی الحجۃ عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزے سے نہیں دیکھا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے کبھی عشرہ میں روزہ نہیں رکھا **ف** عشرہ سے یہاں نو دن ذی الحجہ کے مراد ہیں اور علما نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ان دنوں کے روزوں کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ نہیں ہیں بلکہ مستحب ہیں چنانچہ نویں تاریخ اوسکی عرفہ ہے اور اسکی روزے کی فضیلت میں احادیث اوپر گذر چکی ہیں اور بخاری شریف میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے اعمال صالحہ عشرہ اول میں ذی الحجہ کے افضل ہیں ایسے اور ایام میں نہیں غرض یہ جو فرمودہ ہے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اس عشرہ میں آپ نے روزہ نہیں رکھا اس کی تاویل ضرور ہے کہ شاید کسی عارضی یا مرض کی وجہ سے نہیں رکھا یا بطریق وجوب کے نہیں رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہیں ہوئی اور اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے ہنیدہ بن خالد کی کہ وہ اپنی عورت سے اور وہ بعض ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نویں ذی الحجہ کو اور عاشورے کے دن کو اور تین دن میں ہر ماہ کے آخر حدیث تک اور روایت کی یہ ابوداؤد نے اور یہ لفظ ابوداود کے ہیں اور سوا احمد اور نسائی میں یہ مضمون مروی ہوا ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب حج کے بیان میں

ف حج بفتح حا مصدر ہے اور فتحہ اور کسرہ سے دونوں ہی اسم ہیں اور اصل لغت میں بمعنی قصد ہے اور عمل پر بھی اطلاق اسکا ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنے زیارت ہیں اور حج فرض عین ہے ہر مکلف مسلم پر جو طاقت رکھتا ہو مستطرف کی زاد و راحلہ کی اور عمرہ کے وجوب میں علما کا اختلاف ہے بعضوں نے

نے کہا ہے کہ واجب ہے اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور شافعی کے دو قول ہین اس بارہ مین اصح یہ ہے کہ واجب ہے
اور اجماع ہے اسپر کہ حج وعمرہ انسان کی عمر مین ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اُس
کی وفا بھی واجب ہوجاتی ہے مگر جب مکہ مین داخل ہو یا حد حرم مین کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہین
ہوتا تجارت ہے یا زیارت ہو تو وجوب احرام مین حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہے اور صحیح قول امام شافعی کا
یہی ہے کہ مستحب ہے کہ جب داخل ہو احرام باندھ کر جاوے عمرہ کا بشرطیکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا بیکر نہ جاتا ہو
اور اس مین اختلاف ہے وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک وہ
کا قول ہے کہ وجوب اُسکا مع التراخی ہے جب ایسی حالت پر پہونچ جاوے کہ گمان اوسکی موت کا ہوجاوے
اگر تاخیر کرے تو اسوقت علی الفور واجب ہوجاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہا کا مذہب ہے کہ
علی الفور واجب ہوتا ہے **باب** مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ وَمَا لَا يُبَاحُ محرم
کو کونسا لباس درست ہے اور کونسا درست نہین ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ
رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ
اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ
الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑون کی قسم سے تو آپ نے فرمایا کرتے نہ پہنو
نہ عمامے باندھو نہ پجامے پہنو نہ باران کوٹ اوڑھو نہ موزے پہنو مگر جو چپل نہ پاوے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنون
کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس مین زعفران لگی ہو یا ورس مین رنگا ہوا ہو **ف**
اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑون مین سے کوئی حالت احرام مین پہننا روا نہین بلکہ حرام ہے اور غرض
یہی ہے کہ جو کپڑا سیا ہوا ہو اور محیط ہو ساری بدن کا یا ایک عضو کا جیسے موزہ اور تنبان اور دستانہ یا عمامہ
وغیرہ مین اوسکو منع فرما دیا اور باران کوٹ مین شامل ہوگیا وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ
یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف مین یعنے موزون مین آگیا وہ کپڑا جو پیرون کو ڈھانپے جیسے پاتابہ یہانتک کہ سر
مین پٹی باندھنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہو مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے تو باندھ لے اور فدیہ دیوے
اور یہ سب حکم مردون کے واسطے ہے بخلاف عورتون کے کہ انکو سیا کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا

مباح ہی سوا دہنہ کے اسکا ڈھانپنا حرام ہے خواہ کسی ڈھانپنے والی چیز سے ہو اور رہا تھوڑی کے ڈھانپنے مین وہ شافعی
سے اختلاف اور امام شافعی کے بہی اس مین دو قول ہین اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو
منع فرمایا تو اس مین سب خوشبوئین داخل ہو گئی اور ورس ایک گھاس ہے خوشبودار یمین مین ہوتی ہے غرض
خوشبوئین سب قسم کی عورت اور مرد دونو کو منع ہین اور مراد اس سے وہ چیزین ہین جو خاص خوشبو کے لیے
استعمال ہوتی ہین باقی رہی فواکہ اور میوے جیسے ترنج سیب اور پہول اور رنگ جو ہین انکا استعمال حرام نہین اس
لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہین ہوتی اور حکمت ان چیزون سے منع کرنے مین یہ ہے کہ ترفہ اور امارت اور انانیت
اور تزک اور تکلف کی بو جاتی رہے اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آجاوے اور یہ امر معین
ہووے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات اور محظورات سے اور تذکرہ ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث وقیامت
کا کہ اسدن لوگ ننگے سر اور ننگے پیر اور ننگے بدن ہون گے اور اس روایت مین مذکور ہوا کہ جو نعلین نپاوے وہ موزہ
پہن لے اور کاٹ لے اور ابن عباس کی روایت جو آگے آتی ہے اوس مین کاٹنے کا ذکر نہین اور علما نے اسمین
اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین نپاوے تو موزہ کا ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضرور نہین
اس لیے کہ اسمین اضاعت مال کی ہے اور انہون نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جسمین کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے
ابن عباس اور جابر کی روایت سے کہ اُن مین کاٹنے کا حکم نہین اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور
جماہیر علما کا قول ہے کہ پہننا موزے کا بغیر کاٹے درست نہین اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے
اور حدیث ابن عمر کی مقید ہے اور حمل مطلق کا مقید پر ضرور ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت
مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہوا تو اب ادا اسکا واجب ہوا اور یہ بہی مسئلہ مختلف فیہ ہے
کہ جو موزے پہنے اور نعلین نپاوے اوسپر فدیہ ہے یا نہین سو امام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ اوسپر کچہ
واجب نہین اگر واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب
نے کہا ہے کہ اوسپر فدیہ ہے جیسے بضرورت سر منڈانے مین فدیہ ہے اور ورس اور زعفران مین سب
خوشبوئین آگئین کہ باجماع امت حرام ہین اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانیوالی ہے کہ اوسکے حرام ہونے
مین عورت اور مرد دونون برابر ہین غرض **محرمات احرام** سات ہین لباس سیا ہوا جس کی
تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بالون اور ناخونون کا دور کرنا اور سر مین اور ڈاڑہی مین تیل لگانا اور
عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور ساتوین تلف کرنا شکار کا

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَئَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچھا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باراں کوٹ اور پاگجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جسمین ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزی اور اگر نعلین نہ ہوے تو موزے پہنے اور اُسکو ٹخنون کے نیچے تک کاٹ دے (کہ جوتی کیطرح ہو جاوے) **فائدہ** سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنو اور سوا اس کے جو چاہے پہنے اس مین اشارت کو آسانی ہی اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا محرم کو زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جو نعلین نہ پاوے وہ موزے پہن لے ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالْخِفَافُ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِى الْمُحْرِمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاجامہ اوس کیلیے ہے جو تہمت نہ پاوے اور موزہ اوس کے لیے ہے جو نعلین نہ پاوے یعنے محرم ہو **ف** یہی مذہب ہی امام احمد کی کہ موزہ بے کاٹے پہن لے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے اس اسناد سے روایت کی کہ سنا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات مین خطبہ مین یہ بات فرمائی جو اوپر گذری عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرَ شُعْبَةَ وَحْدَهٗ **ترجمہ** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر سوا شعبہ کے کسی اور نے خطبہ کا ذکر نہین کیا عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعلین نہ پاوے

معذور ہئے اور جوانا یعنی تہمت نہ پائے وہ سراویل یعنی پاجامہ پہنے **عن** یعلی بن منیۃ قال جاء
رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ علیہ جبۃ وعلیھا خلوق او قال
اثر صفرۃ فقال کیف تأمرنی ان اصنع فی عمرتی قال وانزل علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الوحی فستر بثوب وکان یعلی یقول وددت انی اری النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقد نزل علیہ الوحی قال فقال ایسرک ان تنظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد انزل
علیہ الوحی قال فرفع عمر رضی اللہ عنہ طرف الثوب فنظرت الیہ لہ غطیط قال
واحسبہ کغطیط البکر قال فلما سری عنہ قال این السائل عن العمرۃ اغسل عنک
اثر الصفرۃ او قال اثر الخلوق واخلع عنک جبتک واصنع فی عمرتک ما انت صانع
فی حجک **ترجمہ** یعلے رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
آپ جعرانہ مین تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تہا اور اوسپر کچہ خوشبو لگی ہوئی تہی یا کہا کہ کچہ اثر زردی
کا تہا اور اُس نے عرض کی کہ آپ مجہے عمرے مین کیا حکم فرماتے ہین اور اُس مین آپکے اوپر وحی اُترنے
لگی اور آپنے کپڑا اوڑہ لیا اور یعلی کہتے تہے کہ مجہے آرزو تہی کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہون جس
وقت آپ پر وحی اترتی ہو پہر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ دیکہو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور آپ پر وحی اُترتی ہو پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کپڑے کا کونا اُٹہایا اور مینے
آپکو دیکہا کہ آپ ہانپتے اور خراٹے لیتے راوی نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ اُنہون نے کہا جیسے
جوان اونٹ ہانپتا ہو پہر جب آپ سے وحی تمام ہوچکی تو فرمایا کہان ہے وہ سائل عمرے کا اور فرمایا دہو
ڈالو اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے یا فرمایا اثر خوشبو کا اور اُتار ڈالو اپنا کرتا اور عمرے مین
وہی کرو جو حج مین کرتے ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو محرم کو حرام ہے خواہ حالت
احرام مین لگاوے یا پہلے کی لگی ہو اور یہ بہی ثابت ہوا کہ سیا ہوا کپڑا محرم کو منع ہے اور یہ بہی اگر کوئی
خوشبو بہولسے یا چوک سے لگالے تو جلد اُسکا چہوڑانا چاہیے اور جسکی بہول چوک سے خوشبو لگ جاوے
اوسپر کچہ کفارہ نہین ہے اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور یہی قول ہے عطا اور ثوری اور اسحاق اور
داؤد کا اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور مزنی اور احمد کے ایک روایت صحیح مین ہے کہ فدیہ اوسپر واجب
ہے اور صحیح قول مالک کا یہ ہے کہ فدیہ جب واجب ہوتا ہے بہولنے والے پر یا نجان کر خوشبو لگانیوالے

کر جب بہت دیر تک کی ۔۔ **عن** یعلی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو بالجعرانۃ
وانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مقطعات یعنی جبۃ وھو متضمخ بالخلوق
فقال انی احرمت بالعمرۃ وعلی ھذا وانا متضمخ بالخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک قال انزع عنی ھذہ الثیاب واغسل
عنی ھذا الخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک
فاصنعہ فی عمرتک **ترجمہ** یعلی نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ
جعرانہ مین تہے اور یعلی کہتے ہین کہ مین آپکے پاس تہا اور وہ سائل جو آیا تہا کرتا پہنے ہوئے تہا اور اسپر
مین خوشبو لگی ہوئی تہی اور اوس نے عرض کی کہ مین احرام باندہا ہے عمرہ کا اور اوسپر یہی مین خوشبو
لگائے ہون تو آپ نے فرمایا جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین بہی کرو یعنے خوشبو سے بچنا اور
سیے ہوئے کپڑے نہ پہننا طواف وسعی بجا لانا ہے تو اُس نے پہر عرض کیا کہ مین یہ کپڑے اوتار ڈالون
آپنے پہر فرمایا کہ جو تم حج مین کرتے ہو وہی عمرے مین کرو **ف** معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے
ارکان سے واقف تہا تو اُسکو اتنا ہی فرمادینا کافی ہوا **عن** یعلی کان یقول لعمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ لیتنی اری نبی اللہ حین ینزل علیہ فلما کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالجعرانۃ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ علیہ معہ
ناس من اصحابہ فیہم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبۃ متضمخ بطیب فقال یا رسول
اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرۃ فی جبۃ بعد ما تضمخ بطیب فنظر الیہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم سکت فجاءہ الوحی فاشار عمر رضی اللہ
تعالی عنہ بیدہ الی یعلی بن امیۃ تعالی فجاء یعلی فادخل راسہ فاذا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم محمر الوجہ یغط ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی
عن العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیء بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب
الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات واما الجبۃ فانزعہا ثم اصنع فی عمرتک
ما تصنع فی حجک **ترجمہ** یعلی ہمیشہ حضرت عمر سے کہا کرتے تہے کہ کبہی مین دیکہتا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کے اوپر وحی اوترتی ہے پہر جب آپ جعرانہ مین تہے اور آپ کے اوپر

ایک کپڑے کا سایہ کیا گیا تہا اور آپکے ساتہہ چند صحابہ تھے کہ اُن مین حضرت عمر بہی تہے کہ ایک شخص آیا
ایک کرتہ پہنے ہوئے کہ اُس مین خوشبو لگی ہوئی تہی اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کا حکم کیا ہے
اوس کے لیے جو احرام باندہے عمرہ کا ایک کرتے مین کہ اُسمین خوشبو لگی ہو اور آپنے اوس کیطرف نظر کی
تہوڑی دیر اور چپ ہو رہے پہر آپ پر وحی آئی اور اشارہ کیا حضرت عمر نے اپنے ہاتہہ سے یعلے کو کہ آؤ اور
یعلے آئے اور اپنا سر اندر کپڑے کے ڈالا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ
ہو رہا ہے اور آپ لنبی لنبی سانسین لے رہے ہین پہر وہ کیفیت کہل گئی آپ سے اور آپنے فرمایا کہان
ہے وہ سائل جو مجہہ سے عمرہ کا حکم ابہی پوچہتا تہا پہر وہ ڈہونڈہا گیا اور اُسکو لائے اور آپ نے فرمایا کہ
خوشبو تو دہو ڈال تین بار (کہ اثر نرہے) اور جبہ اتار دے اور باقی وہی کر اپنے عمرے مین جو حج مین کرتا
ہے **عن** یعلی ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ قد اھل بالعمرۃ
وھو مصفر لحیتہ وراسہ وعلیہ جبۃ فقال یا رسول اللہ انی احرمت بعمرۃ وانا
کما تری فقال انزع عنک الجبۃ واغسل عنک الصفرۃ وما کنت صانعا فی
حجک فاصنعہ فی عمرتک **ترجمہ** یعلے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تہے کہ
ایک شخص آیا اور اُس نے اہلال کیا تہا ساتہہ عمرے کے اور اوسکی داڑہی اور سر مین زردی لگی تہی یعنے خوشبو
کی اور اوپر ایک کرتا تہا پہر اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے احرام باندہا ہے عمرے کا اور مین اسحال مین ہون
جس مین آپ مجہے دیکہتے ہین پہر آپنے وہی حکم دیا **عن** یعلی قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاتاہ رجل علیہ جبۃ بہا اثر من خلوق فقال یا رسول اللہ انی احرمت بعمرۃ فکیف
افعل فسکت عنہ فلم یرجع الیہ وکان عمر یسترہ اذا انزل علیہ الوحی یظلہ فقلت
لعمر رضی اللہ تعالی عنہ انی احب اذا انزل علیہ ان ادخل راسی معہ فی الثوب فلما انزل
الوحی خمرہ عمر رضی اللہ عنہ بالثوب فجئتہ فادخلت راسی معہ فی الثوب فنظرت
الیہ فلما سری عنہ قال این السائل انفا عن العمرۃ فقام الیہ الرجل فقال انزع عنک
جبتک واغسل اثر الخلوق الذی بک وافعل فی عمرتک ما کنت فاعلا فی حجک **ترجمہ**
یعلے سے وہی مضمون مروی ہے

باب مواقیت الحج حج کے میقات کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاھل المدینۃ

ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم قال فهن لهن و
لمن اتى عليهن من غير اهلهن ممن اراد الحج والعمرة فمن كان دونهن فمن
اهله وكذا حتى اهل مكة يهلون منها ترجمہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ میقات مقرر
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے
قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم اور یہ سب میقاتین اون لوگون کے لیے بھی ہین جو اُن ملکون مین رہتے
ہین اور اُنکے لیے بھی ہین جو اور ملکون سے وہان آوین جو حج کا ارادہ رکھتے ہون یا عمرہ کا پھر جو ان
میقاتون کے اندر رہنے والے ہون یعنی مکہ سے قریب تو وہ اہل مکہ سے ہین اور وہ وہین سے احرام باندہین
یہانتک کہ مکہ والے مکہ سے اہلال پکارین **ف** ذوالحلیفہ جو مدینہ والون کی میقات ہے مکہ سے
بنسبت اور میقاتون کے بہت دور ہی اور یہ میقاتین حد حرم ہین کہ اُن کے اندر شکار کرنا اور درختون کے
پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہین اور ذوالحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہی اور مدینہ سے چھہ میل پر واقع ہے اور جحفہ
اہل شام اور اہل مصر دونون کی میقات ہی اور اُسکو مہیعہ بھی کہتے ہین اور وہ مکہ سے تین منزل ہی اور
یلملم کو الملم بھی کہتے ہین اور وہ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑون سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے
کہ جہاز مین احرام باندہ لیتے ہین جب اوسکی مقابل ہو پہنچتے ہین اور اہل نجد کے میقات قرن منازل اور وہ مکہ
سے دو منزل ہی اور یہ سب میقاتون سے نزدیک ہی مکہ کیطرف اور ذات عرق میقات ہی اہل عراق کی اور وہ
آگے آویگی اور علمار کا اسمین اختلاف کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر کے
اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعی نے اُم مین جو اُنکی کتاب ہی تصریح کی ہے توقیت عمر کی اور
بخاری مین بھی اُسکی تصریح ہے اور جمہور نے توقیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زعم کیا ہے اُنکی دلیل
روایت جابر بہی مگر اوس کے مرفوع ہونے مین کلام ہے اور دارقطنی نے اوسکی تضعیف بھی کی ہی اسلیے کہ عراق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین فتح نہین ہوا تہا مگر یہ تعلیل دارقطنی کی معقول نہین اس
لیے کہ شام بھی آپکے وقت مین فتح نہین ہوا تہا اور اجماع ہے علمار کا کہ یہ مواقیت شرعی ہین اور
امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی اُن سے آگے بڑہ گیا اور آگے
بڑھکر احرام باندھا تو گنہگار ہوا اور اوسپر دم لازم آیا اور حج اُسکا صحیح ہوگیا اور عطا اور نخعی کا قول ہی
کہ اوسپر کچھ واجب نہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ اوس کا حج صحیح نہین ہوتا اور بعض مواقیت کی مقرر

کرنے سے یہی ہو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اوسکو آگے بڑھنا سوا نیت سی حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر
بڑھا تو دم لازم آویگا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پہر میقات تک لوٹ آوے قبل نسک حج بجا لانے
تو اوس سے دم ساقط ہوجاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نرکہتا ہو اوسپر احرام واجب نہین دخول
مکہ کے لیے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کے لیے جاوے جو مکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیان لیجانا
یا گہانس لانا یا ایسی ہو جو مکرر نہو جیسے اور تجارتین ہین اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کرگیا اور
ارادہ مکہ جانیکا نرکہتا تہا پہر اوس کے دل مین آیا کہ احرام باندہ لے تو وہین سے احرام باندہ لے جہان پہنچا
ہے پہر اگر وہان احرام نہ باندہا اور آگے بڑہ گیا تو آثم ہوا اور اوسپر دم لازم ہوا اور اگر وہین سے
احرام باندہا جہان سے ارادہ کیا تہا دخول مکہ کا تو اوسپر دم نہین ہے اور اوسکو میقات تک لوٹنا بہی
ضرور نہین یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور مذہب ہے جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اوسکو ضرور
ہے کہ میقات تک لوٹ کر جاوے اور وہان سے احرام باندہ کر آوے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ
لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ اٰتٍ
اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ
حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ **ترجمہ** عبد اللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ
اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** عبد اللہ
نے تین میقاتون کا بیان ویسا ہی کیا اور کہا کہ مجہے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کرین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ
وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ **ترجمہ** عمر بن خطاب نے مدینہ اور شام
اور نجد والون کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ لوگون نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر میں نے خود ان سے نہیں سنا عن
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل المدينة ان
يهلوا من ذي الحليفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال عبد الله بن
عمر واخبرت انه قال ويهل اهل اليمن من يلملم ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے
احرام باندھیں اور کہا عبداللہ نے کہ مجھے خبر لگی کہ یمن والے یلملم سے عن جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما یسال عن المهل فقال سمعت ثم انتهى فقال اراه يعني النبي صلى الله
عليه وسلم ترجمہ جابر نے یہی میقاتیں روایت کی ہیں یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن
سالم عن ابيه رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يهل اهل
المدينة من ذي الحليفة ويهل اهل الشام من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن قال
ابن عمر وذكر لي ولم اسمع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ويهل اهل اليمن
من يلملم ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی
الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلملم سے عن
جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما يسال عن المهل فقال سمعت احسبه رفع الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقال مهل اهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر الجحفة
ومهل اهل العراق من ذات عرق ومهل اهل نجد من قرن ومهل اهل اليمن من يلملم
ترجمہ جابر نے وہی مواقیت مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کہی دوسری دوسری راہ سے جحفہ
کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں **باب التلبية وصفتها** لبیک کا بیان عن
عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك اللهم
لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك وقال
وكان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يزيد فيها لبيك لبيك وسعديك
والخير بيديك لبيك والرغباء اليك والعمل ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تہا لبیک سے لا شریک لک تک یعنی حاضر ہون مین تیری خدمت مین یا اللہ حاضر ہون
مین تیری خدمت مین حاضر ہون مین کوئی شریک نہین تیرا حاضر ہون مین بیشک سب تعریف اور نعمت
تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہین اور عبد اللہ بن عمر اُن مین یہ کلمات
زیادہ پڑہتے تہے لبیک سے آخر تک یعنی مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور حاضر ہون تیری خدمتمین
اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونون ہاتہو مین ہے حاضر ہون مین تیرے آگے
اور رغبت کرتا ہون مین تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَائِمَۃً
عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ اَھَلَّ فَقَالَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالُوْا وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا
یَقُوْلُ ھٰذِہٖ تَلْبِیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَزِیْدُ مَعَ
ھٰذَا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ آپ کو لیکر سیدہی
کہڑی ہوگئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپنے لبیک پکاری پہر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہوچکی اور
عبد اللہ بن عمر فرماتے تہے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اُس مین وہی الفاظ بڑہاتے
تہے جو اوپر ہوچکے مگر اُس مین لبیک کا لفظ ابتدا مین تین بار ہے اور اُس مین وہی بار تہا **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِیَۃَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ
حَدِیْثِھِمْ عبد اللہ بن عمر نے کہا سیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ذکر کی حدیث مثل حدیث
اُنہی لوگون کی **ف** اس صیغہ تلبیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے ہاتہہ ہین اور اسکی
تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہے اور جن لوگون نے دعوی کیا ہے کہ تثنیہ اسکا تاکید کے لیے
ہے یہ قول اُن کا جمیع اہل لغت اور تمام اہل ادب کے خلاف ہے اسلیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکرر لاتے ہین
یا حروف تاکید بڑہاتے ہین نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کردین غرض ان صفات مین جیسے ہاتہہ اور قدم اور ساق
اور جنب ہو محدثین اور صحابہ اور تابعین اور سلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہو کہ اُن پر ایمان لانا
اور اُنکو ظاہر پر محمول کرنا اور نفی کرنا اُن سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کے طرف

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل ملبدا یقول لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لا یزید علی ھؤلاء الکلمات وان عبد اللہ بن عمر کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اھل بھؤلاء الکلمات وکان عبد اللہ بن عمر یقول کان عمر بن الخطاب یھل باھلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللھم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھے تلبید کیے ہوئے سر مین اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی ذی الحلیفہ مین پھر جب آپکی اونٹنی آپکو لیکر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپنے لبیک پکاری اور عبد اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات لبیک پکارتے تھے اور اُس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک سے آخر تک اور معنی اُن سبکے اوپر گذر گئے

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کیا تو مدینہ مین ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم کیے اور ظاہر یہ ہی کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم نے لکھا ہے کہ پنجشنبہ تھا اور اُس مین ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین پھر آپنے کنگھی کی اور تیل ڈالا اور قمیص پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے بیچ مین مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ مین اوترکر عصر کی دو رکعت پڑھی اور شبکو وہان رہے اور مغرب اور عشا او صبح اور ظہر غرض پانچ نمازین وہان ادا کین اور سب بیبیان آپکے ساتھ تھین اور اُس رات آپنے سب سے صحبت کی اور آخیر مین ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اسکو ذکر نہین کیا اور اور لوگون سے بھی سہوا ترک ہوا اور خطمی سے آپنے سر دہویا اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھہ خوشبو لگائی ذریرہ اور ایک خوشبو ہوتی ہے جسمین مشک ہوتا یہانتک کہ چمک مشک کی آپکی مانگ مین نظر آتی تھی اور ڈاڑھی مین اور اُسکو آپ نے رہنے دیا اور دہویا نہین پھر آپ نے ازار پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون کی اپنے مصلے ہی پر اور نہین سے لبیک

تلبیۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تھے اس لیے جس نے جہان سے سنا وہین سے روایت کی مگر ابتدا
یہین سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہین سوا ظہر کی دو رکعتون کے اور احرام سے
پہلے اپنے بدنہ کے گلے مین ہار ڈال دیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہین اور خون اُس سے
بہ چلا اور احرام آپ کا قران کا تہا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے اوپر روایتین اُسپر بصراحت دلالت
کرتی مین (کذا فی زاد المعاد) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُوْلُوْنَ اِلَّا شَرِيْكًا
هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس
نے کہا کہ مشرکین کہ کہتے تھے لبیک لا شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خرابی ہو
تمہاری یہین تک رہنے دو یہین تک بس کرو (یعنے آگے نہ کہو) اور وہ اُسکے آگے کہتے تھے کہ مگر ایک
شریک ہے تیرا کہ یا اللہ تو اُسکا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہین غرض یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا
طواف کرتے جاتے تھے **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکان مکہ بہی اپنے شریکون کو اللہ کے برابر
نہین جانتے تھے بلکہ اللہ تعالی کو ہر شے کا مالک جانتے تھے اور اُنکو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم اُن کو
پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالے کی بارگاہ مین اُنکے مشرک کرنے کو اور ابد الآباد دوزخ
مین جہونکنے کو کافی تہا پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھکر بہی کسی کی عبادت کرے
اور اُسکو دور دور سے پکارے تو وہ بہی مشرک ہو جاتا ہے گو اُسکو خدا کے برابر نجانے اور اسیلیے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پہ فرماتے تھے کہ یہین تک رہنے دو اور شریک ٹہیراؤ مگر وہ ملاعین
کب سنتے تھے اور ان حدیثون سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہے
جیسے تکبیر اولے نماز کے لیے اور اُسکی وجوب مین اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور
صحت حج کی شرط نہین اور اگر اسکو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اسپر دم واجب نہین مگر فضیلت ترک ہو
گئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چھوڑ دے تو دم واجب ہے اور حج صحیح ہو جاتا
ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام بے اُسکے صحیح نہین ہوتا اور امام
مالک نے کہا ہے کہ واجب تو نہین مگر تارک پر اوسکے دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہر حال
آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ مین کچھ کلام نہ

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہین اور تغیر احوال کیوقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین رمی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے جن لوگون کے نزدیک حلق بہی نسک مین داخل ہے اور عمرہ مین جب تک طواف شروع نہین کیا اور ہر حالت مین عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **بَابُ** اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ذی حلیفہ سے احرام باندہنے کا بیان مدینہ والون کے لیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذَا الَّتِي تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ ذَا الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** عبد اللہ کہتے ہے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہان جہوٹ باندہتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپنے لبیک نہین پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ مین اور بیدا اُسکو کہتے ہین جسمین کچہ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر چٹپر زمین کو بیدا کہتے ہین مگر یہان وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہان سے باندہا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس ہی پکاری بلکہ اپنے مصلی ہی سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکہہ آئے ہین **عَنْ** سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا قِيْلَ لَهُ الْاِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِيْنَ قَامَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ **ترجمہ** سالم نے کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جہوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے پاس جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدہا کھڑا ہوا ہے **بَابُ** بَيَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّحْرِمَ حِيْنَ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ باب بیان احرام باندہنے کا جب اونٹ اوٹہے مکہ کیطرف متوجہ ہوکر **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ

وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ۔ ترجمہ عبید بن جریج نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ ای ابوعبدالرحمن میں نے تم کو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یاروں میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبداللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہیں اے بیٹے جریج کے انہوں نے کہا اول تو میں تمکو دیکھتا ہوں کہ تم کعبے کے کونوں میں سے طواف کیوقت ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو یمن کیطرف ہیں دوسری تم نعال سبتی پہنتے ہو تیسری داڑہی رنگتے ہو زردی سے (یعنے زعفران و ورس وغیرہ سے) چوتھی جب تم مکہ میں رہتے ہو تو لوگ چاند دیکھ کر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی لبیک پکارتے ہو پس عبداللہ نے جواب دیا کہ سنو ارکان کو تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے ہوں سوا اُن کے جو یمن کیطرف ہیں اور انکو رکن یمانی کہتے ہیں اور نعال سبتی تو میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعلین پہنتے تھے جسمیں بال نہوں اور انہی میں وضو کرتے تھے (یعنے وضو کرکے گیلے پیر میں اُسکو پہن لیتے تھے) سو میں بھی درست رکھتا ہوں کہ اوسی کو پہنوں رہی زردی تو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اُس سے رنگتے تھے (یعنے بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں درست رکھتا ہوں کہ اُس سے رنگوں اور لبیک سو میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لبیک پکاری ہو مگر جب کہ اونٹنی آپ کو سوار کرکے اوٹھی (یعنے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس)۔ **ف** امام مالک اور شافعی اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کیطرف اور ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے (یعنے قبل سوار ہونے کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلی ہی سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ تصریح اوسکی نووی اور المعادسی اور گزری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی مراد ہے اور ایک وہ کونا جس میں حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً اُن دونوں کو رکن یمانی بولتے ہیں اور دو رکن اون کے مقابل کے جو حطیم کیجانب ہیں انکو شامیین بولتے ہیں جیسا کہ نقشہ مندرجہ حاشیہ سے جلی

ظاہر ہے اور رکنین یمانین دونون بنائے ابراہیم پر باقی ہین یعنے اوسی نیو پر بنی ہوئی ہین جو ابراہیم
علیہ السلام نے ڈالی تھی بخلاف شامیین کے کہ اودہر سے کعبہ شریفہ چہوٹا کر دیا گیا ہے اور اسیلیے حضرت
نے اوسکو نہین چہوا اور اب اتفاق ہوگیا ہے فقہا کا رکن شامیین کے نہ چہونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جسکا
چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اوس کے دور کر دیے گئے ہون اور ابن عمر زرد رنگ سے اپنی ڈاڑہی رنگا
کرتے تھے اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑہی زعفران اور ورس سے
دہوتے تھے جو ایک زرد رنگ گہانس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر حج
شروع کیا جب احرام باندہا اس لیے عبداللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹہوین تاریخ لوگ منا کو جاتے ہین اسی
دن سے ابتداء حج ہوتی ہے تو ابتداء احرام بہی اوسی دن سے چاہیے نہ اوس کے قبل سے اور امام شافعی اور
اصحاب انکے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ مین ابن عمر کے موافق ہین اور دوسرے لوگون نے کہا ہے
کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور دونو جائز ہے باجماع امت **عن** عُبَيدِ اللهِ بنِ
جُرَيجٍ قَالَ حَجَجتُ مَعَ عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُمَا بَينَ حَجٍّ وَعُمرَةٍ ثِنتَي
عَشرَةَ مَرَّةً فَقُلتُ يَا أَبَا عَبدِ الرَّحمٰنِ لَقَد رَأَيتُ مِنكَ أَربَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الحَدِيثَ بِهٰذَا
المَعنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ الإِهلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ المَقبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعنًى سِوَى ذِكرِهِ
إِيَّاهُ **ترجمہ** عبید نے کہا مین نے عبداللہ بن عمر کا ساتھ دیا حج مین قریب بارہ حج و عمرے کے اور مین نے اون سے
اوسی چار باتون کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا مگر اہلال کے بارے مین انہون نے مقبری
کے خلاف روایت کی اور اور مضمون روایت کیا سوا اس مضمون کے جو اوپر گذرا تہا **عن** ابنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجلَهُ فِي الغَرزِ وَانبَعَثَت بِهِ رَاحِلَتُهُ
قَائِمَةً أَهَلَّ مِن ذِي الحُلَيفَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب
مین پیر رکہا اور آپ کی اونٹنی اوٹہی ذی الحلیفہ مین جب لبیک پکارا **عن** عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ استَوَت
بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً **عبداللہ** عمر کے بیٹے خبر دیتے تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری جب
آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر کہڑی ہولی **عن** عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُمَا قَالَ
رَأَيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الحُلَيفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَستَوِي

بِہٖ قَائِمَۃً ترجمہ اسکا بھی مضمون وہی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ بَاتَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ مَبْدَاَہٗ وَصَلّٰی فِیْ مَسْجِدِھَا **عبد اللہ** نے کہا کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذو الحلیفہ مین رہے حج کے ابتدا مین اور نماز پڑھی اوسکی مسجد مین **ف**
یعنے پانچ نمازین جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہین **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ الطِّیْبِ قُبَیْلَ الْاِحْرَامِ فِی الْبَدَنِ
وَاسْتِحْبَابِہٖ فِی الْمِسْکِ وَاَنَّہٗ لَا بَاْسَ بِبَقَاءِ وَبِیْصِہٖ خوشبو لگانا احرام کے قبل بدن مین اور مسک کا
استحباب اور اسکی چمک باقی رہنا حالت احرام مین اسکا جواز **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا
قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِہٖ حِیْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ
بِالْبَیْتِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا مین نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اون کے احرام کے لیے جب احرام باندہا اور اون کے احلال کے لیے قبل طواف افاضہ کے **ف** اس سے معلوم ہوا
مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہوا باقی رہنا اوسکی خوشبو اور اثر کا بعد احرام
باندہنے کے اور حرام یہی ہے کہ حالت احرام مین ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور خلائق
کثیر کا صحابہ اور تابعین مین سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور
معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داؤد وغیرہم
ہین اور بعضوں نے اسکا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کی ہین حضرت عائشہ کی روایت
کی وہ قوی نہین اور یہ جو فرمایا کہ اون کے احلال کے لیے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبہ
کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے
شافعی کا اور تمام علما کا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث اونپر حجت
ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ لِحُرْمِہٖ حِیْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّہٖ حِیْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے کہ مین نے اپنے ہاتہ سے خوشبو لگائی **عَنْ**
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِہٖ
قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ ترجمہ اسکا بھی مضمون وہی ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحِلِّہٖ وَلِحُرْمِہٖ ترجمہ حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے لیے بھی اور باندھنے کے لیے بھی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریرہ سی (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکھا ہے کہ ہند سے آتی ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے لیے عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ **ترجمہ** عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تم نے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہوں نے فرمایا سب عمدہ خوشبو (یعنی مشک جیسی آگے آتا ہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ملتی تھی قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کریں عمدہ خوشبو جو پائی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهُ قَالَ وَذَاكَ طِيْبُ إِحْرَامِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گویا میں ابھی نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور خلف جو راوی میں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تھی ان کے احرام کی۔ یعنی جو احرام کے قبل لگائی تھی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں گویا نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ میں چمک خوشبو کی اور آپ

لبیک پکار رہے تہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلَبِّي وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وہی مضمون ہے اور اسمین یہ ہے کہ مین دیکھتی تہی اور وہ محرم تہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبِيصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنھا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پہر مین دیکھتی تھی چمک تیل کی آپکے سر اور ڈاڑھی میں احرام باندہنے کے بعد عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی ہین کہ گویا مین دیکھتی ہون چمک مشک کی آپ کی مانگ مین اور آپ احرام مین ہین عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ حسن نے اس اسناد سے مثل روایت سابق کے روایت کی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ مین خوشبو لگاتی تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور نحر کے دن (یعنے بعد رمی جمرۂ عقبہ کے) قبل اس کے کہ آپ طواف افاضہ کرین بیت اللہ کا اور اُس خوشبو مین مشک ہوتا تہا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا محمد منتشر کے بیٹے نے کہا میں نے
عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگا وے اور صبح کو احرام باندھے تو اوس کے لیے کیا حکم ہے تو انہوں
نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں ایسے حال میں کہ خوشبو جھاڑتا ہوں اور اگر میں ڈانبر
اپنے اوپر مل لوں تو مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا کے پاس گیا اور اون سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے احرام کے قریب اور آپ نے اپنی سب بیبیوں سے صحبت کی پھر صبح کو
احرام باندھا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا **حضرت** عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ اپنی بیبیوں پر طواف
کرتے تھے یعنے سب سے صحبت کرتے تھے پھر صبح کو احرام باندھتے اور خوشبو جھڑتی رہتی **عَنْ**
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيْبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ
أَصْبَحَ مُحْرِمًا **ترجمہ** محمد بن منتشر سے وہی مضمون مروی ہوا جو ابھی اوپر گذرا اور قطران ایک روغن
کالا ہے جو کشتیوں پر پھیرا جاتا ہے اب اوسے ڈانبر بولتے ہیں **ف** غرض ان سب روایتوں سے
بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اوس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں اور ابتداءً خوشبو نہ لگاوے وذلک
المقصود **باب** تَحْرِيْمِ الصَّيْدِ لِمَأْكُوْلِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا صید
ماکول جنگل کی حرمت محرم کے لیے **عَنْ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى
لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي
وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدھا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ابوا یا ودان میں تھے (کہ نام مقام کا ہے) اور
آپ نے پھیر دیا جب آپ نے دیکھا میرے چہرے کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا فقط اتنا ہے

کہ ہم لوگ احرام باندہے ہوئے ہین عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَهْدَيْتُ لَهٗ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا
قَالَ مَالِكٌ وَّفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهٗ مضمون وہی ہے کچہ لفظون
کا فرق ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ اَهْدَيْتُ لَهٗ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ ترجمہ
اس روایت مین وحشی گدہے کے گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ
بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ
عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ ترجمہ اس مین بہی وہی مضمون ہے مگر آپنے فرمایا
ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے عَنِ الْحَكَمِ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ
يَقْطُرُ دَمًا وَّفِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارِ
وَحْشٍ فَرَدَّهٗ ترجمہ حکم نے کہا صعب نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحشی
کا اوس مین خون ٹپکتا تہا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یون ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحش
کا ہدیہ دیا پہر آپ نے پہیر دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْتَذْكِرُهٗ كَيْفَ
اَخْبَرْتَنِيْ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ
قَالَ اُهْدِيَ لَهٗ عُضْوٌ مِّنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهٗ فَقَالَ اِنَّا لَا نَاْكُلُهٗ اِنَّا حُرُمٌ عبد اللہ
نے کہا زید بن ارقم آئے اور عبد اللہ نے اُن کو یاد دلا کر کہا کہ تمنے کیونکر خبر دی تہی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تہا اور آپ احرام باندہے ہوئے تہے اُنہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے
گوشت کا اور آپنے پہیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندہے ہوئے ہین ف اتفاق ہے علما کا اسپر
کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بہی حرام
ہے اور اسیطرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے مین اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم
نے خود شکار کیا ہے یا اُس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اسکی حکم سے شکار
کیا ہو یا بغیر حکم کے پہر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہین کیا پہر
محرم کو بہی اوس کے گوشت مین سے ہدیہ دیدیا یا بیچ ڈالا تو اوسکو حرام نہین اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا

اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابو حنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کے محرم کے لیے شکار کیا جاوے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسیطرح حلال نہیں برابر ہے کہ اوسنے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اوس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض بہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے استدلال کیا ہے اس آیت کی ظاہر سے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا کہ انہوں نے کہا ہے کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار ہاتھ آیا ہے غرض وہ بہر حال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہے کہ آپ نے انکا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ تمنے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے ہم واپس کرتے ہیں اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت سے جو مسلم میں آگے آتی ہے اس لیے کہ ابو قتادہ نے جو شکار کیا تہا اور وہ حلال تہے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محرمین سب ہی فرمایا کہ کہاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے پوچہا تمہارے پاس اُس میں کا بچا ہوا کچہ ہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں اُسکا پیر آپنے ادسے لیا اور کہایا اور سنن ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تمکو حلال ہے جب تک تمنے خود شکار نہ کیا ہو اور توفیق صعب اور ابو قتادہ کی روایت میں یوں ہے کہ صعب کی روایت اس پر محمول کیجاوے کہ اوسنے محرموں کے لیے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت میں مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتوں میں توفیق بہی ہو گئی اور آیت قرآنی کو حمل کریں خود شکار کرنے پر اور اس پر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپ کا صعب سے کہ ہم محرم ہیں اس کے منافی نہیں کہ احتمال ہے کہ انہوں نے آپ کے لیے شکار کیا ہو (النووی)

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَاوِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَمَّا مِنَّا فَحَرَّكْتُ فَرَسِيْ فَاَدْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ **ترجمہ** ابی محمد غلام آزاد ابو قتادہ
کے کہتے ہیں کہ میں نے ابو قتادہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جب
پہونچے ہم قاحہ میں (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ
ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ اتنے میں میرے یاروں کو میں نے دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں جب میں نے
نظر کی تو ایک گدھا وحشی تھا اور میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا
گر پڑا اور میں نے اپنے یاروں سے کہا اور وہ محرم تھے کہ میرا کوڑا اٹھا دو انھوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری
کچھ مدد نہ کریں گے پھر میں نے اتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدھے تک پہونچا اور وہ پیچھے سے اور وہ
ٹیلے کے پیچھے تھا پھر اسکو نیزہ مارا اور اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے یاروں کے پاس لایا اور کسی نے
کہا کھاؤ کسی نے کہا مت کھاؤ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے سو میں نے اپنا گھوڑا اڑایا اور
ان تک پہونچا اور ان سے عرض کی انہوں نے فرمایا وہ حلال ہے اور کہا کھاؤ **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ
مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ
اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهُ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ
مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ**
ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی راہ میں مکہ کے اور وہ چند یاروں کے ساتھ
حضرت سے پیچھے رہ گئے اور وہ غیر محرم تھے اور یار انکے محرم پھر ایک وحشی گدھا دیکھا اور اپنے گھوڑے پر چڑھے
اور یاروں سے کوڑا مانگا کسی نے نہ دیا نیزہ مانگا کسی نے نہ دیا پھر انہوں نے آپ لے لیا اور گھوڑے کو دوڑایا اور
گدھے کو مار لیا اور اصحاب میں سے کسی نے کھایا کسی نے نہیں پھر جب حضرت کے پاس پہونچے اور آپ سے پوچھا
آپ نے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عز وجل نے تم کو دی **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ فِی
حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِی النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَیْءٌ **عطا** نے ابو قتادہ سے جنگلی گدھے کے بارہ میں وہی
مضمون روایت کیا جو ابی النضر سے اوپر گذرا مگر زید بن اسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے پوچھا

کہ اوس کے گوشت مین کچھ ہے تمہارے پاس **عن** عبد اللہ بن ابی قتادۃ قال انطلق ابی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فاحرم اصحابہ ولم یحرم وحدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عدوا بغیقۃ فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فبینما انا مع اصحابہ یضحک بعضھم الی اذ نظرت فاذا انا بحمار وحش فحملت علیہ فطعنتہ
فاثبتہ فاستعنتھم فابوا ان یعینونی فاکلنا من لحمھا وخشینا ان نقتطع فانطلقت
اطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفع فرسی شأوا واسیر شأوا فلقیت رجلا من بنی
غفار فی جوف اللیل فقلت این لقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکتہ بتعھن
وھو قائل السقیا فلحقتہ فقلت یا رسول اللہ ان اصحابک یقرءون علیک السلام
ورحمۃ اللہ وانھم قد خشوا ان یقتطعوا دونک انتظرھم فانتظرھم فقلت یا رسول
اللہ انی اصطدت ومعی منہ فاضلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للقوم کلوا وھم
محرمون **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حدیبیہ کے
سال اور اصحاب نے احرام باندھا تھا اور اونہون نے نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ دشمن
غیقہ مین ہے اور آپ چلے اور ابو قتادہ نے کہا کہ مین اپنے یارون کے ساتھ تھا کہ بعض لوگ میرے طرف دیکھ
ہنسنے لگے اور مین نے جو نظر کی تو میرے آگے ایک وحشی گدہا تھا اور مین نے اوس پر حملہ کیا اور اوسکو نیزہ مار کر رو
دیا اور اپنے لوگون سے مدد چاہی اور کسی نے میری مدد نہ کی (بسبب احرام کے) پھر ہم نے اوسکا گوشت
کہایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ مین حضرت سے چھوٹ نہ جائین اسلیے مین آپ کو ڈہونڈہتا چلا اور کبھی اپنے
گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم قدم چلاتا کہ ایک آدمی ملا بنی غفار کا اندھیری رات مین اور مین نے اوس سے
پوچھا کہ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان ملے اوس نے کہا کہ مین نے انکو تعہن مین چھوڑا ہے۔
(نام ہے ایک مقام کا اور وہ ایک نہر ہے پانی کی سقیا سے تین میل پر اور سقیا ایک گاؤن ہے مدینہ سے
تین منزل مکہ کی راہ مین) اور وہ سقیا مین دوپہر کو ٹہیرا چاہتے ہین غرض مین آپ سے ملا اور مین نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ آپکے اصحاب آپ پر سلام اور رحمت بھیجتے ہین اور انکو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ سے دور
کر کے کاٹ نہ ڈالے تو آپ انکا انتظار کریے سو آپنے اون کا انتظار کیا پھر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے شکار
کیا ہے اور اس مین سے کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپنے فرمایا لوگون سے کہ کھاؤ اور وہ لوگ سب احرام

باندھے ہوئے تھے عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم حاجا وخرجنا معه قال فصرف من أصحابه فيهم أبو قتادة فقال خذوا ساحل
البحر حتى تلقوني قال فأخذوا ساحل البحر فلما انصرفوا قبل رسول الله صلى الله عليه و
سلم أحرموا كلهم إلا أبا قتادة فإنه لم يحرم فبينما هم يسيرون إذ رأوا حمر وحش فحمل
عليها أبو قتادة فعقر منها أتانا فنزلوا فأكلوا من لحمها قال فقالوا أكلنا لحما
ونحن محرمون قال فحملوا ما بقي من لحم الأتان فلما أتوا رسول الله صلى الله عليه
وسلم قالوا يا رسول الله إنا كنا أحرمنا وكان أبو قتادة لم يحرم فرأينا حمر وحش
فحمل عليها أبو قتادة فعقر منها أتانا فنزلنا فأكلنا من لحمها فقلنا نأكل لحم
صيد ونحن محرمون فحملنا ما بقي من لحمها فقال هل منكم أحد أمره أو أشار
إليه بشيء قال قالوا لا قال فكلوا ما بقي من لحمها **ترجمہ** عبداللہ بن ابی قتادہ نے روایت کی
اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپ کے ساتھ اور کہا ابی قتادہ نے کہ آپ نے اور راہ لی اور اپنے بعض اصحاب سے
فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہیں میں ابو قتادہ بھی تھے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف تو ان لوگوں نے احرام باندھ لیا تمام لوگوں نے سوا ابو قتادہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے
کہ انہوں نے چند وحشی گدھوں کو دیکھا اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک گدھی کی انمیں سے کونچیں کاٹیں اور سب یار اونٹ سے اترے اور اس کا گوشت
کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اس کا ساتھ لے لیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو
عرض کی کہ اے رسول اللہ کہ ہم نے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے
ایک کی کونچیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور پھر کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں اور باقی
گوشت اس کا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اس کا حکم کیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے
فرمایا تو کھاؤ جو گوشت اس کا باقی ہے **عن** عثمان بن عبد الله بن موهب رضي الله تعالى عنه
بهذا الإسناد في رواية شيبان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمنكم أحد أمره
أن يحمل عليها أو أشار إليه وفي رواية شعبة قال أشرتم أو أعنتم أو أصدتم قال
شعبة لا أدري قال أعنتم أو أصدتم **ترجمہ** عثمان بن عبداللہ سے اسی اسناد سے یہی مضمون
مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

کسینے اُس کے شکار کا حکم کیا کہ اُسپر حملہ کیا جاوے یا اوسکیطرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت مین ہی کہ تم نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تمنے شکار کیا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہُ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْحُدَیْبِیَۃِ قَالَ فَاَھَلُّوْا بِعُمْرَۃٍ غَیْرِیْ قَالَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَأْتُہٗ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِہٖ فَاضِلَۃً فَقَالَ کُلُوْہُ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے خبر دی اُنہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ مین تو اور لوگون نے عمرہ کا احرام باندہ لیا سوا میرے اور مین نے ایک حمار وحشی شکار کیا اور اپنے یارون کو کھلایا اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اُنکو خبر دی کہ ہمارے پاس اُسکا گوشت بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کھاؤ اور وہ لوگ احرام باندہے ہوئے تہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّھُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ رض مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ فَقَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِّنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ قَالَ فَاَخَذَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَھَا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سب لوگ محرم تہے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس مین یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ اُسمین سے کچھ ہے اُنہون نے کہا ہمارے ساتھ اُسکا پیر ہے پھر لیا اوسکو آپ نے اور کھایا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فِیْ نَفَرٍ مُّحْرِمِیْنَ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ ھَلْ اَشَارَ اِلَیْہِ اِنْسَانٌ مِّنْکُمْ اَوْ اَمَرَہٗ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْہُ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگون مین تہے اور وہ احرام باندہے ہوئے نہ تہے اور حدیث بیان کی اور اُس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا آیا اشارہ کیا تم مین سے کسینے اُس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا اُنہون نے عرض کی کہ نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کھاؤ اُسکو **ف** غرض ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوس مین حکم و اشارہ و تائید و نصرت نہ ہو تو اُسکا کھانا

محرم کو بھی روا ہے جب اوس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے اور یہی صحیح ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عبد الرحمن** نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا انکو ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ جو سو رہے تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا انہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے **باب** مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ جن جانوروں کا مارنا حل اور حرم میں مستحب ہے انکا بیان **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے چار چیزیں ہیں شریر کہ قتل کیجاتی ہیں حل وحرم میں چیل اور کوا اور چوہا اور کٹہا کتا راوی نے کہا کہ میں نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بہلا فرمایے سانپ کو تو انہوں نے کہا مارا جاوے ذلت سے **ف** اور بچھو میں بہی حکم آیا ہے غرض یہ چھ چیزیں منصوص ہیں اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے انکے قتل پر حل وحرم واحرام میں اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل ہیں معنے میں وہ بہی ان چیزوں میں داخل ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنی کیا ہے امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزیں کہائی نہ جاتی ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکولات وغیرہ سے تو قتل انکا جائز ہے محرم کو اور اسکو فدیہ دینا ضرور نہیں اور امام مالک نے کہا وہ معنی موذی ہونا ہے غرض جو موذی ہے اسکا قتل روا ہے اور جو موذی نہ ہو اسکا قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے یہی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا کہ ہر درندہ مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں ہر درندے کو کلب عقور کہتے ہیں غرض اوزاعی اور ابو حنیفہ اور حسن بن صالح نے کہا کہ اس سے یہی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو بہی اسی میں داخل کیا ہے اور

امام زفر نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور
شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم
کا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ
يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ ماری
جاویں حل و حرم میں سانپ اور چتکبرا کوا اور چوہا اور کٹہا کتا اور چیل **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ
وَالْفَأْرَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ **حضرت عائشہ** سے وہی جانور مروی ہوئے اس
میں سانپ کی جگہ بچھو مذکور ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ہشام** سے اس سند سے یہی روایت
مروی ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ
فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
وہی مضمون مروی ہوا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ زہری
سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ
الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ **وہی** مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے **عَنْ**
سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ
عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَ
الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ **ترجمہ** سالم سے مروی
ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں حرم میں خواہ احرام میں **عَنْ** حَفْصَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ
الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ لَا حَرَجَ عَلَى مَا قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ما يقتل المحرم من الدواب فقال اخبرتني احدى
نسوة رسول الله صلى الله عليه وسلم انه امر او امر ان يقتل الفارة والعقرب والحدأة و
الكلب العقور والغراب **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے ایک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بی بی صاحبہ سے یہی مضمون بیان کیا **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنه ما يقتل
الرجل من الدواب وهو محرم قال حدثني احدى نسوة النبي صلى الله عليه وسلم انه
كان يامر بقتل الكلب العقور والفارة والعقرب والحديا والغراب والحية قال وفي الصلوة
ايضا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون جانور کو قتل کر سکتا ہے عبداللہ نے کہا مجھ سے حضرت کی
ایک بی بی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلعم کٹہا کتا اور چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور سانپ کو مارنے کیلیے ارشاد فرماتے تھے
اور کہا کہ نماز میں بھی (مارے جاویں) **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب ليس على المحرم في قتلهن جناح الغراب
والحدأة والعقرب والفارة والكلب العقور **عبداللہ** بن عمر نے وہی مضمون روایت
کیا ہے **عن** نافع قال عبد الله سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خمس من
الدواب لا جناح على من قتلهن في قتلهن الغراب والحدأة والعقرب والفارة و
الكلب العقور **عبداللہ** بن عمر نے وہی مضمون مرفوعاً روایت کیا ہے **عن** ابن عمر
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك وابن جريج ولم يقل احد منهم
عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم الا ابن
جريج وحده وقد تابع ابن جريج على ذلك ابن اسحاق **ابن عمر** نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی
مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کی روایت کیا اور ان راویوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ روایت
ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن
جریج نے اکیلے اور ابن جریج کی متابعت کی ہے اس بیان میں ابن اسحاق نے **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خمس لا جناح في قتل ما قتل منهن في
الحرم فذكر بمثله **ترجمہ** حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں پانچ جانوروں کے قتل میں پھر مثل اسی کی بیان

لیا **عن** ابنِ عمر یقول قال رسول اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم خمسٌ من قتلھنّ وھو
حرامٌ فلا جناح علیہِ فیھنّ العقربُ والفارۃُ والکلبُ العقورُ والغرابُ والحدیّا و
اللفظُ لیحیی بن یحییٰ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ پانچ
جانور ہین کہ انکو جسنے حالت احرام مین مارا اوسپر کچہ گناہ نہین اُنکے قتل مین بچہوا ور چوہا ادر کٹہا کتا اور
کوا اور چیل

باب جوازِ حلقِ الرّاسِ للمحرمِ اذا کان بہٖ اذًی وّوجوبِ الفدیۃِ لحلقہٖ وبیانِ قدرِھا عذر کے سبب سر منڈانے اور فدیہ دینے کا بیان

عن کعب بن عجرۃ قال اتی
علیّ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلم زمن الحدیبیۃِ وانا اوقدُ تحت قال القواریریّ قدرٍ
لی وقال ابو الربیعِ برمۃٍ لّی والقملُ یتناثرُ علی وجھی قال ایؤذیک ھوامُّ راسِک قال قلتُ نعم
قال فاحلق وصُم ثلاثۃ ایّامٍ او اطعم ستّۃ مساکین او انسُک نسیکۃً قال ایّوبُ فلا ادری
بایّ ذٰلک بدا **کعب** نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ مین اور مین اپنی
ہانڈی کے نیچے آگ پہونک رہا تہا اور جوئین میرے مونہہ پر چلی آتی تہین تو آپ نے فرمایا تمہاری سر کے
کیڑون نے بہت ستایا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم سر منڈا دو اور تین دن روزے رکھو یا چہہ مسکینو
کو کہانا کہلا دو یا ایک قربانی کرو ایوب نے کہا مجہے یاد نہین کہ پہلے کیا چیز فرمائی **عن** ایّوب
فی ھٰذا الاسنادِ بمثلہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** کعب بن عجرۃ قال فیّ انزلت
ھٰذہ الآیۃُ فمن کان منکم مّریضًا او بہٖ اذًی مّن رّاسہٖ ففدیۃٌ مّن صیامٍ او
صدقۃٍ او نُسُکٍ قال فاتیتُہٗ فقال ادنہ فدنوتُ فقال ادنہ فدنوتُ فقال ایؤذیک ھوامّک قال ابن
عونٍ واظنّہٗ قال نعم قال فامرنی بفدیۃٍ مّن صیامٍ او صدقۃٍ او نُسُکٍ مّا تیسّر

ترجمہ کعب نے کہا یہ آیت فمن کان منکم مریضًا او بہٖ اذًی من راسہٖ میری ہی حق مین اُتری اور مین
آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا نزدیک آ مین نزدیک آیا پہر فرمایا اور نزدیک آ مین اور
نزدیک آیا پہر فرمایا تمکو جوئین تمہاری بہت ستاتی ہین ابن عون نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ انہون نے کہا ہان پہر مجہے حکم
فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو **ف** یہ آیت پارہ سیقول مین ہے معنی
یہ ہین کہ جو بیمار ہو تم مین سے یا تکلیف ہے اوسکی سر مین (اور وہ سر منڈالے) تو فدیہ اوسکا روزے
ہین یا صدقہ یا قربانی اور آگے تفصیل اوسکی آویگی **عن** کعب بن عجرۃ انّ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علیہ ورأسه يتهافت قملا فقال أيؤذيك هوامك قلت
نعم قال فاحلق رأسك قال ففي نزلت هذه الآية فمن كان منكم مريضا أو به أذى
من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك فقال لي رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
صم ثلاثة أيام أو تصدق بفرق بين ستة مساكين أو انسك ما تيسر کعب نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں جوئیں جھڑ رہی تھیں اور فرمایا کہ تم کو جوئیں ستاتی
ہیں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میرے ہی حق میں اتری پھر مجھ سے آپ نے فرمایا تین
روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات دو یعنے غلہ بھر کر چھ مساکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو **عن** کعب
ابن عجرة أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم مر به وهو بالحديبية قبل أن يدخل مكة و
هو محرم وهو يوقد تحت قدر والقمل يتهافت على وجهه فقال أيؤذيك هوامك
هذه قال نعم قال فاحلق رأسك وأطعم فرقا بين ستة مساكين والفرق ثلاثة
آصع أو صم ثلاثة أيام أو انسك نسيكة قال ابن أبي نجيح أو اذبح شاة **ترجمہ** کعب نے وہی
مضمون اوپر کا بیان کر کے کہا کہ آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چھ مسکینوں کو بانٹ دو اور
ٹوکرا تین صاع ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوۃ میں گذری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی
کرو ابن نجیح کی روایت میں ہے کہ ایک بکری ذبح کرو **عن** کعب بن عجرة رضي الله تعالى عنه
أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مر به زمن الحديبية فقال آذاك هوام رأسك قال
نعم فقال له النبي صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاة نسكا أو صم ثلاثة أيام أو أطعم
ثلاثة آصع من تمر على ستة مساكين **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله بن
معقل قال قعدت إلى كعب رضي الله تعالى عنه وهو في المسجد فسألته عن هذه الآية
ففدية من صيام أو صدقة أو نسك فقال كعب نزلت في كان بي أذى من رأسي فحملت
إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم والقمل يتناثر على وجهي فقال ما كنت أرى
أن الجهد بلغ منك ما أرى أتجد شاة فقلت لا فنزلت هذه الآية ففدية من صيام
أو صدقة أو نسك قال صوم ثلاثة أيام أو إطعام ستة مساكين نصف صاع طعاما لكل مسكين
قال فنزلت في خاصة وهي لكم عامة **ترجمہ** کعب کے پاس عبد اللہ بن معقل اور کعب مسجد میں

تھے اور یہ آیۃ پوچھی ففدیۃ من صیام تو انھون نے کہا یہ میرے لیے اتری ہے پھر سارا قصہ بیان کیا جو گزرا
آخر مین حضرت نے فرمایا روزی تین دن کے یا کہانا چھہ مسکینون کا ہر مسکین کو نصف صاع پھر کہا کعب نے یہ
آیت اوتری ہے خاص میرے لیے اور باعتبار لفظ کے عام ہے تم سب کے لیے **فائدہ** قربان اونکے
خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس مسکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے اون کی طرف التفات
فرمایا اور اون کے لیے بالای عرش سے فرمان عمیم الاحسان اوتارا غرض انکی جوؤن کا سب کے سر پر احسان ہے
عن كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ
فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّصُوْمَ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ اَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنَيْنِ صَاعٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ خَاصَّةً
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً **ترجمہ**
وہی ہے **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہے اور سب روایتین مقصود
مین موافق ہین اور وہ مقصود یہی ہے کہ جو سر منڈانے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب سے مثلاً سر مین جوئین
پڑ جاوین یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام مین سو وہ سر منڈا لے اور فدیہ دیوے یعنے تین روزی رکھے یا تین
صاع طعام چھہ مسکینون کو کہلاوے اور آیت و روایت دونون متفق ہین اس مین کہ ان تینون باتون مین
وہ مختار ہے جو آسان ہو اسکو بجا لاوے اور علما سب متفق ہین اسکی ظاہر پر عمل کرنے مین مگر ابو حنیفہ
اور سفیان ثوری کہ اون سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہون مین ہے اور کہجور اور جو وغیرہ مین ایک
صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث اونپر حجت ہین کہ ان مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے ثلاثۃ اصع من تمر یعنے تین صاع ہین کہجور کے اور حسن
بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہین مگر سب ان احادیث کی روسے مردود ہین **باب** جَوَازِ
الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ پچھنی لگانے کا جواز محرم کو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **عبد اللہ** بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ مین اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے
عن ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيْقِ

مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ ترجمہ ابن بحینہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ مین اپنی سر کے بیچ مین اور آپ احرام سے تہے ف ان روایتون کے سبب سے اجماع کیا ہی علما رنے پچھنی لگانے کی جواز پر خواہ سر مین لگاوے یا اور کہین جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاوین اور بال ٹوٹنے مین فدیہ ہی اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچہ فدیہ نہین غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہو اور اگر بالون کی جگہہ نہین تو بغیر ضرورت کے بہی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اسمین فدیہ نہین اور ابن عمر اور مالک سے اس صورت مین کراہت منقول آئی اور یہ حدیث محمول ہو اس پر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث مین ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح مین بسبب ضرورت و وقت حاجت اور ان سب مین فدیہ واجب ہے **باب** جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ محرم کو آنکھون کا علاج جائز ہونا **عَنْ** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ ترجمہ نبیہ وہب کے بیٹے نے کہا ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھہ اور جب ملل مین پہونچے (ملل نام ہی ایک موضع کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ مین) تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھنے لگین پہر جب روحا مین آئے بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بہیجا انہون نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کر دیں کہ عثمان نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب انکی آنکھین دکہتی تہین اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے تو آپ نے فرمایا لیپ کرو انپر ایلوے کا ف اتفاق علما کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا جس مین خوشبو نہین ہی دوا کے لیے روا ہے اور اس مین فدیہ نہین اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی کی تو لگاوے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور دوسرے فقہا کے نزدیک اور احمد و اسحاق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اسمین دو قول ہین اور اسمین فدیہ کے واجب ہونے مین اُن کے دو قول ہین **عَنْ** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ ترجمہ

نبیہ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھین اور سرمہ لگانا چاہا ابان نے منع کیا اور صبر کے لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کہا **باب** جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ وَبَدَنَهُ محرم کو بدن اور سر دہونا روا ہی **عن** اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَاَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ **ترجمہ** ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ دونو مین تکرار ہوئی ابوا مین ابن عباس نے کہا محرم سر دہووے اور مسور نے کہا نہین تو عبداللہ نے کہا مجھے بہیجا ابن عباس نے ابوایوب کے پاس کہ اُن سے پوچہین تو مین نے انکو پایا کہ وہ کنوئین کی دو لکڑیون کے بیچ مین نہا رہی تہی اور وہ ایک کپڑے کی آڑ مین تہی اور مین نے اُن سے سلام علیک کی اور انہون نے پوچہا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین عبداللہ بن حنین ہون اور عبداللہ بن عباس نے مجھے تمہاری طرف بہیجا ہے کہ مین پوچہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام مین کیونکر سر دہوتے تہے پس ابوایوب نے اپنے دونو ہاتہ سر پر رکہے اور سر جہکایا یہان تک کہ مجہے نظر آیا اور اُس آدمی سے کہا جو اُنپر پانی ڈالتا تہا کہ ڈالو پہر وہ اپنے سر کو ہلاتے تہے اور اپنے ہاتہ سے ملتے تہے آگے اور پیچہے پہر کہا مین نے ایسا ہی دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** اس حدیث مین کئی فوائد ہین اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دہونا اُسکو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ مین مشہور و معروف تہا چوتہے رجوع کرنا سنت کیطرف حب اختلاف واقع ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لانع ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و اسلاف صالحین کی ذلو کرہ المقلدون او المتعصبون پانچوین سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف

اوس سے جو پاخانہ پھرتا ہو یا پیشاب کرتا ہو جیسی جائز ہونا استعانت کا وضو وغسل وغیرہ مین ساتوین معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھین تو یہ پوچھین کہ کیا ہر اُس مین حکم خداوند تعالے کا پایا گیا ہے سنت رسول الثقلین کی پائی گیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ سوال کرین کسی کے قیاس سے اور نہ کسی کی رای سے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہین سلف کا بلکہ شناعت اور ملامت کی ہے اُسپر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور زجر کیا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی گئی ہے اُن سے رای اُنکی یا قیاس اُن کا اور اتفاق کیا ہے علما نے اسپر کہ محرم کو اپنا سر دہونا اور بدن دہونا واجب ہے جنابت کیوقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و رحت اور تبرید اور استراحت کے لیے اس مین مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلا کراہت اور جائز ہے شافعیہ کے نزدیک سر دہونا بیری کے پتون سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین اور جب تک بال نہ ٹوٹین فدیہ نہین اور مالک اور ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہے مگر یہ روایتین اُنپر حجت ہین **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا **زید بن اسلم** نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور کہا کہ ابوایوب نے اپنے دونون ہاتھ پھیرے اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے اور مسور نے ابن عباس سے کہا مین آج سے آپ سے تکرار نکرونگا **بَاب** مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ محرم مرجاوے تو کیا کرین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا **عبداللہ بن عباس** سے روایت ہے کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اُسی کے اور سر نہ ڈھانپو اس لیے کہ اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن اوٹھاویگا لبیک پکارتا ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ابو ایوب نے کہا کہ گردن
ٹوٹ گئی اوسکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا غسل دو اسکو پانی اور بیری
کے پتوں سے اور کفن دو اسکو دو کپڑوں میں اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اسکا ابو ایوب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
اسکو اوٹھاویگا قیامت کے دن لبیک پکارنیوالا اور عمرو نے کہا پکارتا ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ
نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ بَعِيْرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا
رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ **ترجمہ**
ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا اوٹھایا جائیگا قیامت کے دن لبیک
پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اُس جگہ کا نام نہیں لیا جہاں وہ گرا تھا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهُ وَلَا رَأْسَهُ
فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹنی نے اوسکی
گردن توڑ ڈالی اور آپ نے فرمایا کہ اسکا منہ بھی نہ ڈھانپو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ
بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا **ترجمہ** وہی مضمون صرف
اتنا فرق ہے کہ وہ قیامت کے دن سر میں تلبید کیے ہوئے اوٹھیگا (تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے
ہیں اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا

وَقَصَتْهُ بَعِيْرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّلَا يُمَسَّ طِيْبًا وَّلَا يُخَمَّرَ رَاْسُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا وہی مضمون ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹ نے اوسکی گردن توڑ ڈالی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّغْسَلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَنْ يُّكَفَّنَ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَّلَا يُمَسَّ طِيْبًا خَارِجٌ رَاْسُهٗ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِيْ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ خَارِجٌ رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا **ترجمہ** ابن عباسؓ نے وہی مضمون بیان کیا اور اس میں یہ ہے کہ کفن دو اوسکے تئیں دو کپڑوں میں کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو نہ لگاؤ اور شعبہ نے کہا پھر مجھ سے میرے شیخ نے یوں روایت کی کہ سر اور موہنہ دونوں باہر نکلے رہیں باقی مضمون وہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَنْ يَّكْشِفُوْا وَجْهَهٗ حَسِبْتُهٗ قَالَ وَرَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يُهِلُّ **ترجمہ** وہی ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا وَّلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يُلَبِّيْ وہی مضمون ہے - **فائدہ** ان سب روایتوں سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مر جاوے اُسکو سیا کپڑا نہ پہناویں اور نہ سر ڈھانپیں نہ خوشبو لگاویں اور مالک اور اوزاعی نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث اُنپر حجت ہیں اور اُنکی مذہب کا رد ہیں اور بیری کے پتوں سے غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم وغیر محرم اُس میں دونو برابر ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہا کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگوں نے اور یہ رد ہیں اونکی رد ہیں

بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهٖ

محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہونگا تو احرام کھول ڈالونگا اسکا جواز **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ

مَا اَجِدُنِی اِلَّا وَجِعَۃً فَقَالَ لَھَا حُجِّی وَاشْتَرِطِی وَقُولِی اَللّٰھُمَّ مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی وَکَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا انہون نے کہا کہ ہان قسم ہے اسکی اور مین اکثر بیمار ہو جاتی ہون تو آپ نے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یون کہو کہ اے اللہ احرام کھولنا میرا وہین ہے جہان تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح مین تہین **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَۃَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاکِیَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِّی وَاشْتَرِطِی اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی **حضرت** عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا اسمین ضباعہ نے عرض کی کہ مین حج کا ارادہ کرتی ہون **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مِثْلَہٗ **وہی** مضمون جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ ضُبَاعَۃَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّی امْرَاَۃٌ ثَقِیْلَۃٌ وَاِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَمَا تَاْمُرُنِی قَالَ اَھِلِّی بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِی اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ تَحْبِسُنِی قَالَ فَاَدْرَکَتْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی مضمون روایت کیا آخر مین یہ ہے کہ انہون نے حج پا لیا احرام کھولنے کی ضرورت نہین پڑی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ ضُبَاعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انکو کہ اپنے احرام مین شرط کرلین اور انہون نے حضرت کے حکم سے ویسا ہی کیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَۃَ حُجِّی وَاشْتَرِطِی اَنَّ مَحِلِّی حَیْثُ تَحْبِسُنِی وَفِی رِوَایَۃِ اِسْحٰقَ اَمَرَ ضُبَاعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا **ترجمہ** ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اسکا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار اور اور امراض ہین اسکو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کرلے کہ اگر مین بیمار ہون گا تو احرام کھول ڈالون گا پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی اور مسعود کا اور سوا دو کے صحابہ کا اور ایک جماعت

کا تابعین سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور یہی صحیح روایت ہے شافعی سے اور حجت ان سب لوگون کی یہی حدیث ہے ضباعہ کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشتراط روا نہین اور انہون نے اس حدیث کو ایک قضیۂ خاصہ مین محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اُن کے لیے خاص تہا اور قاضی عیاض وغیرہ بعض لوگون نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے مین کوئی اسناد حدیث صحیح نہین ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ کسی نے اس روایت کو مرفوع نہین کیا سوا زہری کے معمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور اصیلی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تغلیط پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری مین اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث مین جنپر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہین اور جب حدیث صحیح ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعوی تخصیص کا بلا دلیل ہے

باب اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَ اسْتِحْبَابِ غُسْلِهَا لِلْاِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ **ترجمہ** حائضہ اور نفسا کے احرام کا بیان اور غسل مستحب ہونا اونکو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بیٹی عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونیکا ذی الحلیفہ کے سفر مین سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو کہ اُن سے کہین کہ نہاوین اور لبیک پکارین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفسا اور حائضہ کا صحیح ہے اور اس احرام کے لیے اونہین غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے حائض اور نفسا جمیع افعال حج بجا لاوین سوا طواف اور دو رکعت طواف کے اور اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ دو رکعتین احرام کی واجب نہین اور نہ مروی ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین

ف اور تلبیہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھہ اور غسل بکسر غین وہ چیز ہے جس سے

سر دہو یا جاوی جیسے خطمی وغیرہ اور تلبید بالون کا جمانا ہی کسیکو چیز سی کہ پریشان نہ ہون اور اپنے مصلے ہی پر لبیک
پکاری بعد ظہر کے پہر اونٹنی پہ سوار ہوئے اور پہر لبیک پکاری پہر جب بیدا پر پہونچی لبیک پکاری ابن عباس نے کہا
کہ اسکی قسم ہے آپنے وجوب کیا حج کو اپنے مصلے مین اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدہی ہوئی
جب بہی اہلال کیا جب بیدا کے ٹیلی پر چڑہے جب بہی اہلال کیا اور کبھی آپ حج اور عمرے کی ساتہہ اہلال
فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتہہ کہ عمرہ اوسکا ایک جز ہی اور اسی وجہ سی یہ قول ثابت ہوا کہ آپ قارن
تہے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ متمتع تہے اور شبہ ہوا کہ آپ نے افراد کیا تہا اور ابن حزم نے کہا کہ یہہ
قبل ظہر کے تہا اور حالانکہ یہ وہم اور صحیح یہی ہے کہ آپ قارن تہے اور یہ بعد ظہر ہوا اور آپنے اہلال ظہر
کے بعد کیا اور اسکا کوئی قائل نہین ہے کہ احرام آپکا ظہر کے قبل تہا اور ابن عمر نے کہا کہ شجر کے پاس سے
آپنے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کہڑا ہوا اور انس نے کہا کہ نماز ظہر آپنے پڑہی اور سوار ہوئے
اور دونون حدیثین صحیح بخاری مین ہین اور ان دونون روایتون کے ملانے سی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پہر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے سنی اور حکم کیا
انکو بامر اللہ تعالے کہ اپنی آوازین بلند فرماوین تلبیہ کے ساتہہ اور آپ کی سواری حج مین شتر تہا پالان
کے ساتہہ نہ محمل تہا نہ ہودج نہ عماری اور زنبیل توشہ کی پیچہے بندہی تہی آور محرم کے محمل اور ہودج اور
عماری پہ سوار ہونے مین اختلاف ہی اور اسکے جواز مین امام احمد کے دو قول ہین ایک کہ جائز ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالک کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مخیر کیا اپنے اصحاب کو نسک ثلاثہ یعنی افراد و تمتع و قران مین پہر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب
پہونچی کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالین اور عمرہ بجا لا کر احرام کہول لین جن لوگون کے پاس نہ ہی (قربانی)
نہین ہے پہر مروہ کے قریب اسکا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ مین اسما بنت عمیس زوجہ ابی بکر صدیق
کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا انکو جو اس باب مین گذرا (زاد المعاد) اور انکے قصہ سے
تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہہ کہ حائض اپنے احرام کے لیے غسل کرے ثالث یہہ کہ احرام صحیح ہے
حائض کا پہر حضرت چلے اور لبیک پکارتے تہے اور صحابہ لبیک مین جو چاہتے بڑہاتے گہٹاتے تہے اور حضرت منع
نہین کرتے تہے اور پسند فرماتے تہے پہر جب روحا مین پہونچے وہان ایک گدہا کوچین کٹا ہوا ملا آپنے فرمایا اسکو
چہوڑ دو کہ اسکا مارنے والا آویگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ یہہ گدہا آپکے اختیار مین ہے

آپنے ابو بکر کو حکم کیا کہ اُسکو بانٹ دو اور اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا کہانا حلال ہے جو اوسکے واسطے نہ مارا گیا ہو اور صاحب اوسکا جسنے اوسکو شکار کیا تہا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہین گذرا جیسے ابو قتادہ غیر محرم تہے اور حال ونکا اوپر گذر چکا اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ہبہ مین قبض کہنا ضرور نہین بلکہ کوئی ہی لفظ ہو ہبہ صحیح ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیون سمیت اندازہ سے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک ہو جاتا ہے جب وسکو بہاگنے سے روکدے اور اوسیکی ملک ہو جاتا ہے جسنے روکا ہو زخمی وغیرہ کرکے نہ اوسکی جو پاوے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدہے کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم مین روا ہے اور معلوم ہوا کہ قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد)

باب بَيَانِ وُجُوْهِ الْاِحْرَامِ احرام کی قسمون کا بیان

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ اَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حجۃ الوداع کے سال مین اور لبیک پکاری ہم نے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتہہ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونون کا لبیک پکارے اور بیچ مین احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون سے فارغ ہوکر حلال ہووے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پہر جب مین مکہ کو آئی حائض تہی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا مروہ پہری اور اُسکی شکایت کی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا تم اپنے سر کے بال کہول ڈالو اور کنگہی کرو اور حج کا احرام باندہ لو اور عمرہ کو چہوڑ دو فرماتی ہین کہ پہر مین نے ایسا ہی کیا پہر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بہیجا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہہ تنعیم کیطرف اور مین نے وہان سے عمرہ کیا اور فرمایا

کہ یہ تمہاری عمرہ کی جگہہ ہی پہر طواف کیا اُن لوگون نے کہ اہلال کیا تہا عمرہ کا بیت اللہ کے گرد اور پہر صفا اور مروہ بیچ احرام کہول ڈالا پہر طواف کیا دوبارہ اسکے بعد کہ لوٹ کر آوین منی سے حج کرکے اور جن لوگون نے کہ حج وعمرہ کو جمع کیا تہا (یعنے قارن تہے) اُنہون نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ وحج دونون کیطرف سے) ۔

ف یہ احادیث سب جواز تمتع وافراد وقران پر دال ہین اور اجماع ہر سپر کہ تینون قسمین حج کی روا ہین اور وہ نہی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اوسکی توضیح آگے آوے گی **افراد** یہ ہی کہ احرام باندہی صرف حج کا اور اُسی سے فارغ ہوجائے اور **تمتع** یہ ہی کہ احرام باندہی عمرے کا اشہر حج مین اور اُسی سے فارغ ہوکر پہر اسی سال حج کرے اور **قران** یہ ہی کہ ان دونون کا احرام ایک ساتہہ ہی باندہی اور اسیطرح اگر ایک شخص نے احرام باندہا عمرے کا اور پہر حج کا احرام باندہ لیا عمرہ کے طواف سے پہلے تو بہی قارن ہوگیا پہر اگر احرام حج کا باندہا اور پہر احرام عمرے کا باندہا تو اُس کے لیے شافعی کے دو قول ہین اصح قول اُن کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہین اوسکو اور دوسرا قول ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہوجاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کہولنے کے قبل باندہی اور ایک قول ہی کہ قبل وقوف عرفات کی باندہی اور ایک قول ہے کہ قبل فعل فرض کے باندہی اور ایک قول ہی کہ قبل طواف قدوم کے باندہی اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان تینون مین افضل کون ہے سو شافعی اور مالک کا اور اکثر لوگون کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پہر تمتع پہر قران اور امام احمد اور دوسرے فقہاء کا قول ہی کہ افضل تمتع ہے اور ابو حنیفہ اور دوسرون کا قول ہی کہ افضل قران ہے اور یہ دونون ہین آخر کے دوسرا قول ہی شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پہر تمتع کی پہر قران کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین بہی اختلاف ہی علماء کا کہ آپ مفرد تہے یا متمتع یا قارن **مترجم** کہتا ہی کہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تہی اور قران افضل ہے اور زاد المعاد مین اسکو خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہی انتہے پہر فرمایا نووی نے اور ہر فرقہ اپنی مذہب کیموافق حضرت کے حج کو ٹہیراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ مفرد تہے پہر احرام عمرہ کا بہی باندہ لیا حج پر اسکو اور داخل کیا اوسکو حج پر اور قارن ہوگئی اس کے بعد نووی نے دلائل تینون مذہبون کے ذکر کیے ہین اور ترجیح دی ہے قول شافعی کو کہ افراد افضل ہے پہر اُسکی بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین واقع ہوا کہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اصل احرام آپ نے افراد کا کیا اسلیے مفرد کہلائے پہر

اور حکم تمتع کا دیا اسلیے متمتع ہوئے اور اکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئین بھی اُسمین منضم کیا اس لیے
قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ کی قران ہی تہی اور اس مین اختیار ہے اُسوقت کا کہ آپنے حکم دیا اپنے یارون
کو کہ عمرہ کرکے احرام کہولڈالین جن کے پاس ہدی نہو اور جنکے پاس ہدی تہی وہ قارن ہو اس معنی سے کہ
اُنہون نے عمرہ کو حج مین ملالیا اور وہ احرام نکہول سکے اس لیے کہ اُنکے ساتھ ہدی تہی اور آپنے اس لیے عمرہ
کو حج مین داخل کردیا کہ اُسمین دلجوئی اور تسکین تہی صحابہ کی اور طمینان کا موجب تہا اور کہو سطے اس لیے
کہ اُن کے نزدیک مدت سے اشہر حج مین عمرہ بجالانا بہت برا تہا اور بسبب ساتھ ہونے ہدی کے آپ یارون
کے ساتھ احرام نہین کہول سکے اور اس عذر کو بیان فرمادیا غرض آپ آخر حج مین قارن ہوچکے اور متفق ہو
چکے ہین علما اسپر کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگون نے بطور شذوذ کے اس مین خلاف کیا ہے اور
اس کے مانع ہوئے ہین اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہین ہوسکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز
مین نہین ملسکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے مین اور اسکو اصحاب الرای نے جائز کہا ہے (یعنے دین مین
رای کو دخل دینے والون نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیے) اور یہی قول ہے شافعی کا ان روایتون
کے روسے اور بعض لوگون نے اسکو منع کیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص کیا ہے اس لیے
کہ اُسوقت عمرہ کی ضرورت تہی اشہر حج مین (مگر نووی نے اس ضرورت کو بیان نہین کیا) اور جن لوگون نے
کہا ہے کہ آپ متمتع تہے مطلب اُنکا یہ ہے کہ آپنے اشہر حج مین عمرہ سے تمتع یعنے برخورداری پائی اور اس
صورت مین تمام حدیثون مین تطبیق ہوجاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے تو حج کا احرام
باندہا تہا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اسکے حضرت نے اُنکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کرکے عمرہ کرلو جیسے اور
یارون کو حکم فرمایا جنہون کے ساتھ ہدی نہ تہی اسیلیے حضرت عائشہ کے احرام مین رواۃ نے اختلاف کیا
ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس روایت مین تصریح ہے اسکی کہ جب آپ حائضہ ہوگئین تو حضرت نے
فرمایا اپنا عمرہ چہوڑدو اور حج کا احرام باندہ لو اور اس صورت مین سب روایتون مین تطبیق ہوجاتی ہے
کہ جس نے حج کا احرام کہا اوس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اُس نے باعتبار آخر
حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چہوڑدو اس سے یہ مراد نہین ہے کہ اُسے باطل کردو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابہی
اُسکے افعال مین دیر کرو یہانتک کہ پاک ہوجاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کردو اس لیے کہ افعال حج جیسے
وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے یہ حیض کیحالت مین بہی ہوسکتی ہین بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا افعل

ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ ہی کیونکر ہوسکتا ہے چنانچہ موید ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی ہے ابن طاؤس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کے حائضہ ہوگئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا کئے اور آپ نے منیٰ سے لوٹنے کے دن اُن سے فرمادیا کہ تم جو اب طواف و سعی کروگے اُس میں حج و عمرہ دونوں کے طواف و سعی ادا ہوجاویگی غرض اس سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آپ نے جب اُنکو عبدالرحمن کے ساتھ بھیجا تنعیم کو تو فرمایا یہ تمہاری عمرے کی جگہ ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ اُنکا حج سے جدا ہوجاوے جیسے اور امہات مومنین وغیرہن کا ہوا یا جیسے اور اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ ہدی نہ لائے تھے اور انہوں نے حج کو عمرہ کرکے فسخ کردیا تھا اور پھر احرام کھولڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا غرض اُنکا عمرہ الگ ہوا اور حج الگ ہوا تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہوجاوے تو آپ نے فرمایا کہ تنعیم سے ایک عمرہ لیا و اور یہ اُسی عمرہ کی جگہ ہے جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کی طرف سے اور عمرہ اُسکا حج میں مندرج ہوجاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور احمد اور اسحاق اور داؤد سے اور ابوحنیفہ نے کہا کہ لازم ہیں اوسکو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے (کلہ من النووی بالاختصار)

عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِحَجٍّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيَ الَّتِيْ اَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ اَحْلِلْ مِنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع مین اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا جب مکہ آئے تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہین لایا وہ احرام کھولڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نکھولے جب تک قربانی نحر نہ کرلے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہوگیا اور مین عرفہ کے دن تک حائض رہی اور مین نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر مجھے آپ نے فرمایا چوٹی کھولڈالو کنگھی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چھوڑدو مین نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بھیجا کہ مین تنعیم سے عمرہ لاؤن وہ عمرہ جسکو مین نے پورا نہین کیا تھا اور حج کا احرام باندھ لیا تھا اوسکا احرام کھولنے کے قبل **ف** مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گذر گیا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهٖ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِحَجَّتِيْ قَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَمْسِكِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِيْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيَ الَّتِيْ اَمْسَكْتُ عَنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع مین اور مین نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہین لائی اور آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج وعمرہ دونون کا اہلال کرے اور احرام نہ کھولے جب تک دونون سے فارغ نہ ہون اور مین حائضہ ہوگئی پھر جب شب عرفہ ہوئی مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیونکر کرون فرمایا سر کھولڈالو کنگھی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حج کا اہلال کرو پھر جب مین حج کر چکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا وہ مجھے پیچھے بٹھالے گئے یعنے اونٹ پر اور عمرہ لوالائے اس عمرہ کی جگہ جسکی بجا آوری افعال سے مین باز رہی تھی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ وَّاَهَلَّ بِهٖ نَاسٌ مَّعَهٗ وَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَّكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو چاہے حج وعمرہ

دونون کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت نے حج کا اہلال کیا اور آپکے ساتھہ اور لوگون نے
بہی اور بعضون نے حج وعمرے دونون کا اور بعضون نے فقط عمرے کا اور مین انہی مین تہی **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ
اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ
اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰى
قَدِمْنَا مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِيْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ
قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا اَرْسَلَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ وَخَرَجَ بِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ
يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نکلے ہم
حجۃ الوداع مین ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال
کرے اور اگر مین ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور مین انہی
مین تہی جنہون نے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا مین حائضہ ہوگئی اور ابہی آپنے
عمرے سے احرام نہین کہولا تہا پہر حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا عمرہ چہوڑ دو اور حج کا اہلال کرو پہر مین نے
ایسا ہی کیا پہر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالے نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتہہ آپنے عبدالرحمن بن ابی بکر
کو بہیجا اور وہ مجہے تنعیم لے گئے اور مین نے اہلال عمرے کا کیا اور اللہ تعالی نے ہمارے حج اور عمرہ دونون
پورے کیے اور نہ اسمین قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حائض
پر دعا آدمی کا بیٹہنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینون قسم مناسک کے روا ہین افراد
وتمتع وقران اور اسپر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب
مین آپنے شب کاٹی اور منے سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہوچکی ہے اور یہ جو فرمایا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ نہ اسمین قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارن
اور متمتع دونون پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب

محظورات کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینی حالت احرام میں یا مونہہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اوکھاڑنا
یا ناخون لینا وغیرہ سے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہے نووی
نے اسی پر تصریح کی ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدَةَ
وہی مضمون دوسری سند سے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ
بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيْمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا
وَقَالَ فِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ
وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ
الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ **وہی مضمون** ہے آخر میں یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام
باندھا تھا یا حج وعمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر جب نحر کا دن ہوا (یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ
کی) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى
إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيْبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
أَبْكِي فَقَالَ أَنَفِسْتِ يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ
عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا
ہم نکلے آپ کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا (اسلیے کہ عمرہ ایام حج میں برا جانتے تھے جاہلیت کے
دنوں میں کہ حضرت نے اس خیال کو مٹایا) جب سرف میں آئی میں حائضہ ہوگئی اور رونے لگی حضرت نے آکر
پوچھا کیا تمکو حیض ہوا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے سو اب تم

ف حج کے کام کرے سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپ نے اپنی بیبیون کیطرف سے قربانی مین گائے کی
اس سے معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفسا کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور سرف
ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتون پر آتا ہے
بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال
بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طواف
حائضہ سے صحیح نہین اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اسکی علت مین اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہے
طہارت کا طواف مین سو امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے
کہا شرط نہین ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جس نے طہارت کو شرط کہا ہے اس کے نزدیک عدم طہارت
کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہون نے اسے شرط نہین کہا انہون نے کہا کہ طواف سے حائضہ اسلیے روکی
گئی کہ اسے مسجد مین ٹہیرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ نے قربانی کی بیبیون کیطرف سے اس مین احتمال ہے کہ آپ
نے ان سے پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کیطرف سے بے اس کے پوچھے صحیح نہین ہوتی اور امام مالک نے اس
حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس
لیے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت مین آوے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس
حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعت
راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہی استطاعت مین داخل ہے یا نہین اس مین اختلاف ہے اور اسپر اجماع
ہے کہ زوج حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہین روک سکتا اور شافعی
کے دو قول مین ایک جمہور کے موافق اور اصح قول انکا یہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیے کہ حق اسکا علی الفور زوجہ
پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علی الفور واجب نہین اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب
تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے
لہذا اگر اس کے وجوب پر فتوی دیا جائے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذکر الا الحج
حتی جئنا سرف فطمثت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی
فقال ما یبکیک فقلت واللہ لوددت انی لم اکن خرجت العام قال مالک

لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ افْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَاَحَلَّ النَّاسُ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارِ ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَضْتُ قَالَتْ فَاُتِيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوْا اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَاَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ عَلٰى جَمَلِهٖ قَالَتْ فَاِنِّيْ لَاَذْكُرُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ حَتّٰى جِئْنَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِيْ اعْتَمَرُوْا

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین مبراۃ من فوق اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہین خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پھر جب سرف مین آئی مین حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور مین رو رہی تھی آپنے سبب پوچھا مینے عرض کی کہ کاش اس سال نہ آتی آپنے فرمایا شاید تمکو حیض ہوا مینے عرض کی ہان آپنے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیون کے لیے لکھی ہے تو اب تم وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نکرو بیت کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی ہین کہ پھر جب ہم مکہ مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یارون کو کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو سو لوگون نے احرام کھول ڈالا (یعنے عمرہ کرکے) مگر جن کے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابوبکر وعمر اور مالدارون کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انہون نے (یعنے جنہون نے کھول ڈالا تھا) جب چلے یعنی حج کو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب دن ہوا نحر کا تو مین پاک ہوئی اور مجھے آپنے حکم فرمایا سو مینے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا مین نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے گائے کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی مین نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کرکے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کرکے تب آپنے حکم فرمایا عبدالرحمن کو انہون نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھالیا اور فرماتی ہین کہ مجھے خوب یاد ہے اور مین اندنون

کم سن لڑکی تہی اور اونگہہ جاتی تہی اور پہیر سوکہہ مین کجاوے کے پیچہے کی لکڑی لگ لگ جاتی تہی یہانتک کہ ہم تنعیم پہونچے اور وہان سے مین نے عمرے کا احرام باندہا اوس عمرہ کے بدلے مین جو اور لوگون نے کیا تہا **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے جسکی بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندہے عمرے کا اور حائضہ ہو جاوے اور طواف نہ کرسکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے مین ملا وے اور قارن ہو جاوے سو فقہاے کوفہ نے جیسے امام اعظم اور اُنکے اصحاب ہین اُنہون نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہاے حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک ہین اور حج کو عمرے مین ملاوے اور یہی مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے امام احمد اور اُن کے اتباع ہین اور کوفیون نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس مین مذکور ہے کہ حضرت نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چہوڑ دو اور چوٹی کہولڈالو اور اخیر مین فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے اور یہ روایت مع ترجمہ اوپر گذر چکی غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متمتع نہین اور دلالت کرتی ہے کہ اُنہون نے عمرہ چہوڑ دیا اور احرام حج کا باندہ لیا اور اگر وہ اپنے احرام پر باقی رہتین تو کنگہی کرنا اُنکو روا نہ ہوتا اور اسیلیے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائین تو حضرت نے فرمایا یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے پہر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیون فرماتے کہ یہ اُسکا بدلا ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت مین اور سب الفاظ و عبارات کو جو اس مین بطریق مختلفہ مروی ہوئے ہین اس مین غور کرو تو بخوبی واضح ہو جاوے کہ وہ قارن تہین اور اُنہون نے عمرے کو نہین چہوڑا تہا چنانچہ مسلم کی روایتون مین اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ رضے اللہ تعالی عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طواف تمہارے حج اور عمرے دونون کو کافی ہے اور اُنہون نے عرض کی کہ میرے دل مین خلجان ہے کہ مین نے جب تک حج نہین کیا طواف نہین کیا اور پہر آپنے عبد الرحمن سے فرمایا کہ اُنکو تنعیم سے لاؤ اور طاؤس کی روایت مین بہی یہی ہے کہ آپ نے منی سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج اور عمرے دونون کو کافی ہوگا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہین کہ وہ قارن تہین اور حج و عمرہ دونون کو اُنہون نے ادا کیا چنانچہ اوپر نووی نے بہی اسپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور دال ہین یہ نصوص

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہین کہ انہون نے عمرہ ترک نہین کیا
اور احرام اوسکا باقی تہا مگر اوس کی افعال بجالانے مین دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کہول ڈالو اور کنگہی کرو
اس مین البتہ اشکال ہے اور اسکی حل مین فقہا کے چار مسلک ہین **مسلک اول** یہ ہے کہ یہ قول دلیل
ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اُسکی کہ محرم کو اپنی
کنگہی کرنا روا ہے اور کنگہی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہہ
قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ
نے بیان کیا ہے اور تمام راویون کے خلاف کہا ہے اور طاوس و قاسم و اسود وغیرہم نے یہہ روایت
بیان کی ہے مگر کسینے یہ لفظ نہین کہا کہ آپنے سر کہولنے اور کنگہی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے
کہ حماد نے زید سے اوس نے ہشام سے اوس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجہسے کسی شخص نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چہوڑ دو اور سر کہول ڈالو اور کنگہی کرو غرض
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کہولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہین سُنی **مسلک رابع**
یہ ہے کہ عمرہ چہوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہہ مراد نہین ہے کہ بالکل ترک ہی کر دو
اور اوسکی دو دلیلین بڑی پکی ہین **اوّل** یہ فرمانا آپ کا طواف افاضہ کیوقت کہ یہ طواف تمہارا تمہارے
حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہین ہوا **دوسرے** یہ فرمانا آپ
کا کافی ہے کُوْنِیْ فِیْ عُمْرَتِکِ یعنی اپنی عمرہ مین رہو اور یہ جو آپنے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے
عمرے کی جگہہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجالاوین
اور آنحضرتؐ نے انکو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے عمرہ و حج دونون کو کافی ہوگیا اور عمرہ حج مین داخل ہو
گیا تو انہون نے اصرار کیا کہ جیسے اور امہات مومنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگون کا جو ہدی نہ لائے تہے کہ ان
کے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تہا ایسا ہی میرا بہی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتہہ ہو
جاوے پہر جب تنعیم سے عمرہ لائین تو آپنے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تہا اور اس مین
بہی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے پہل احرام کسکا باندہا تہا اور اس مین دو
قول ہین **اول** یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تہا اور یہی صواب ہے اسلیے کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے کہ حضرت
نے صحابہ کو تینون نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتہہ ہدی نہ ہوتی تو مین بہی عمرہ ہی کا احرام

باندہتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندہو یہ بہی اسی پر دال ہو اور دوسرا قول یہ ہے کہ اُنہوں نے اول احرام حج کا باندہا تہا اور مفردہ تہیں چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرہ ان سب لوگوں نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ اُنہوں نے احرام حج کا باندہا تہا نہ عمرہ کا پہر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر میں کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اوکہاڑنا منع ہو مگر کنگہی کرنا کسی نے منع کیا ہے اور کنگہی میں نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (زاد المعاد) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْمَاجِشُوْنَ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيْثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ **ترجمہ** اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور ابو بکر اور عمر اور مالداروں کے ساتہہ تہی پہر ان لوگوں نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہو کہ میں کم سن لڑکی تہی اونگہتی تہی اور میرے مونہہ میں کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تہی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنے ہو سکتے ہیں **اول** یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو **دوسرے** یہ کہ عمل میں افراد کیا ہو یعنے حج وعمرہ دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجالائے ہوں **تیسرے** یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہیں کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنے افراد حج کے وہی دوسرے معنے ہیں اور یہاں اور ابن عمر کے قول میں وہی معنے مراد ہیں کہ افعال دونوں کے ایک ہی بار بجالائے اور اس میں سب روایتوں میں توفیق بہی ہو جاتی ہے اور حضرت کی شان کے لائق بہی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بہی فرمایا تہا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج وعمرہ دونوں کو کافی ہے اور اس صورت میں

اون روایتون کی تاویل نہین کرنی پڑتی جن مین قران وتمتع کی تصریح آئی ہے (زاد المعاد) **عن** عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم مهلّین بالحج فی اشهر الحج وفی حرم الحج ولیالی الحج حتی نزلنا بسرف فخرج الی اصحابه فقال من لم یکن معه منکم هدی فاحب ان یجعلها عمرة فلیفعل ومن کان معه هدی فلا فمنهم الآخذ بها والتارك لها ممن لم یکن معه هدی فاما رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان معه الهدی ومعه رجال من اصحابه لهم قوة فدخل علیّ رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا ابکی قال ما یبکیك قلت سمعت کلامك مع اصحابك فسمعت بالعمرة قال وما لك قلت لا اصلی قال فلا یضرك فکونی فی حجك فعسی الله ان یرزقکیها وانما انت من بنات ادم کتب الله علیك ما کتب علیهن قالت فخرجت فی حجتی حتی نزلنا منی فتطهرت ثم طفنا بالبیت فنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم المحصب فدعا عبد الرحمن ابن ابی بکر فقال اخرج باختك من الحرم فلتهل بعمرة ثم لتطف بالبیت فانی انتظر کما هٰهنا قالت فخرجنا فاهللت ثم طفت بالبیت وبالصفا والمروة فجئنا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی منزله من جوف اللیل فقال هل فرغت قلت نعم فاذن فی اصحابه بالرحیل فخرج فمر بالبیت فطاف به قبل صلوة الصبح ثم خرج الی المدینة

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لبیک پکارتی حج کی حج کے مہینون مین اوقات ومواضع حج مین (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتی ہوئی) اور حج کی راتون مین (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا الحج اشہر معلومات اور امام شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک صحابہ وتابعین سے اور سلاف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس اتین ہین ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہین نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسوین تاریخ کی صبح تک اور امام مالک سے یہی مروی ہے اور مشہور روایت مالک کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مشہور روایت ان دونون کی وہی ہے جو ہمنے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہانتک کہ سرف مین اترے اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھہ ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کر لے اور جس کے ساتھہ ہدی

حج کے مہینون کا بیان

ہو وہ نہ کرے سو بعضی لوگون نے اسپر عمل کیا اور بعضون نے نہین (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تہا بلکہ استحباب کے طور پر تہا) حالانکہ اون کے ساتہہ ہدی نہ تہی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہے رہے اور نیت حج ہی کی کی رہی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو ہدی تہی اور اُن لوگون کے ساتہہ بہی جنکو طاقت تہی ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین رو رہی تہی آپنے فرمایا تم کیون روتی ہو مین نے عرض کی کہ آپ نے جو یارون سے فرمایا مین نے سُنا کہ آپنے عمرے کا حکم دیا اور مین اُسکی بجا آوری سے بسبب حیض کے مجبور ہون (آپنے فرمایا کیون مینے عرض کی کہ مین نماز نہین پڑہتی (یہان سے معلوم ہُوا کہ حیض کو بے نمازی آگی بولنا مستحب ہے کہ اس مین حیا اور تہذیب ہے اور یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے نکلی ہے) آپ نے فرمایا تجہے کیا نقصان ہے تم حج مین مشغول رہو (یعنے ابہی افعال عمرہ مین تاخیر کرو اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ بہی عنایت فرما دے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر بہی وہی لکہا ہے جو اُن سب پر لکہا ہے (اس سے معلوم ہُوا کہ تخصیص حیض کی اور ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پہر فرماتی ہین کہ مین حج مین نکلی اور ہم منا مین اترے اور مین پاک ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین اترے اور آپنے عبدالرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندہے (اس سے استدلال کیا ہے اُن لوگون نے جو قائل ہین کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل مین یعنے حرم سے باہر اور روا نہین ہے کہ حرم ہی سے احرام باندہ لیوے اور اگر اُسنے حرم ہی مین احرام باندہا اور پہر حل مین گیا طواف سے پہلے تو بہی کافی ہے اور اُسپر دم واجب نہین اور اگر حرم مین احرام باندکر بہی حل مین نہ نکلا اور طواف وسعی اور حلق کیا تو اس مین دو قول ہین ایک یہ کہ عمرہ اُسکا صحیح نہین جب تک کہ حل کیطرف نہ نکلے پہر طواف وسعی کرے اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے (یعنے ایک بکری) اس لیے کہ اوسنے میقات کو ترک کیا اور علماء نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کیطرف نکلنا تاکہ نسک اُسکا حل وحرم دونون مین ہو جاوے جیسے حاجی دونون مین جاتا ہے اور عرفات مین وقوف کرتا ہے اور وہ حل مین ہے پہر مکہ داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علماء نے کہ واجب ہے نکلنا حل کیطرف عمرہ کے احرام کے لیے جدہر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قول شاذ و مردود ہے اور عطا کا وہی قول ہے کہ تمام جوانب حل کے

ہمراہ ہین خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپنے کہ مین تم دونون کا منتظر
ہون یہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہم دونون نکلے اور مینے لبیک پکاری
اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ
اوسی منزل مین تہے رات مین پہر آپنے فرمایا کہ تم فارغ ہو گئین مینے عرض کی کہ ہان آپنے اپنے اصحاب
مین کوچ پکار دی اور نکلے اور بیت اللہ پر سے گذرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے
پہلے پہر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپ اصحاب کیطرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو الخ
زاد المعاد مین ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا نسک ثلاثہ مین پہر جب مکہ کے
قریب پہونچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندہے ہین اور ہدی نہین لائے وہ اُسکو فسخ کر دین
عمرہ کے ساتھہ پہر مروہ پر پہونچکر بطریق وجوب کے اُنکو یہی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے
جاوے الخ زاد المعاد مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرون مین ایک بہی ایسا عمرہ نہین ہے
کہ آپنے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندہا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہین اور آپ کے تمام عمرے
وہی تہے جو مکہ مین باہر سے آنیوالے کے ہوتے ہین (یعنے اوپر قیاس کرنا مکہ والون کے عمرے کا جو
ساکنان مکہ ہین اور اُنکو حکم دینا کہ حل مین جاکر احرام باندہین قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ مین مقیم رہے مگر ہرگز اُن سے یہ مروی نہین ہوا کہ آپ نے اس
مدت مین کبھی مکہ سے حل کین جاکر عمرہ کا احرام باندہا اور آپنے جو عمرہ کیاہے اور اُسکو مشروع ٹہیرایاہے
وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ مین آوے نہ اُسکا جو مکہ ہی مین رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندہے اور یہ
آپکے زمانہ مین کسینے بہی نہین کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حالانکہ ہزارون صحابہ آپکے
ساتہہ تہے اور وجہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تہی کہ وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حائضہ ہو گئین اور آپ نے
حکم کیا عمرہ پر حج کو ملالو اور وہ قارنہ ہو گئین اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی
ہو جاوے گا تو اونہی یہ ملال ہوا کہ اور بیبیان تو حج اور عمرہ دونون مستقل (یعنے الگ الگ احرام سے)
ادا کر کے جاتی ہین اس لیے کہ وہ متمتعات تہین اور اُنکو حیض بہی نہین آیا اور اُنہون نے قران بہی نہین
کیا اور مین ایسے عمرے کے ساتہہ جاتی ہون جو حج کے ضمن مین ہوا ہے اس سے اُنکو ملال ہوا تو آپنے
اُنکے بہائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ کہ اُن کا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ نہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے وہان سے عمرہ کیا اور سوا حضرت عائشہ کے اور کسی صحابی نے جو آپکے ساتھ تھے انتہی غرض اس کلام سے
یہ ہے کہ آجکل جو مکے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا واجب جانتے ہین اور احرام اُسکا مکہ کے اندر درست
نہین جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ حضرت عائشہ سے استدلال اُنکا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہین علی الخصوص
جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہین
سے جہان رہتا ہے لبیک پکارے یہانتک کہ اہل مکہ مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعددہ باب المواقیت
مین مسلم کے اوپر گذر چکا پس مکی کو احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا ضرور نہین وذلک المقصود اور مسک الختام
مین ہے کہ صاحب سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہین خواہ ساکنان مکہ ہون یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور
احرام حج کے لیے باندھا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی
ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ مین
نہین جانتا کسی کو کہ اُس نے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے خود میقات عمرہ کی بھی مکہ ٹھیرایا ہے اسی حدیث کی رو سے (جسکا ٹکڑا ہم مسلم سے ابھی لکھ چکے ہین) اور
ابن عباس سے جو مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم مین سے چاہے کہ عمرہ بجا لاوے تو اوسکو چاہیے
کہ اپنے اور اسکے درمیان مین بطن مُحَسِّر کو کر لیوے اور یہ بھی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا وہ تنعیم
کو جاوے اور حرم سے باہر ہو جاوے پس یہ آثار موقوفہ ہین اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہین ہو سکتے
اسکے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے
پھر کہا اسحدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہین
اوس شخص کے لیے جو مکہ مین رہتا ہے اور جب اسمین یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بھی حدیث مسلم مذکور کے
مقابل اور برابر نہین ہو سکتی اور طاؤس نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہین
وہ ثواب پاتے ہین یا عذاب لوگون نے کہا عذاب کیون پانے لگے اُنہون نے کہا بیت اللہ اور اسکا طواف
چھوڑکر چار میل جاتے ہین اور اس مدت مین وہ سو طواف کر سکتے اور ہر طواف اُنکا اس آمد و رفت بے
معنے سے افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام اُنکا تفضیل مین طواف کی ہے عمرہ پر مترجم کہتا ہے کہ تاہم دلالت
کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنے ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہونے پر انتہی ما نقل الی المترجم اور

امام احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگون نے عمرہ کو مکہ مین طواف سے افضل کہا ہے کہ بعض نے مکہ مین رہنے کا کہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ کے کا جب مکہ سے احرام باندہے تو صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اوس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب نے کہا ہے کہ واجب کہنا دم کو اوسپر بے دلیل ہے انتہے ما قال فی المسک الختام غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندہنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہین کہ وہ حل مین نکلے اور قصیہ حضرت عائشہ مثبت وجوب نہین ہو سکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگون نے اسکا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من ہؤلاء عن اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہے کہ بعض لوگون نے ہم مین سے اہلال کیا تہا حج مفرد کا اور بعضون نے قران کیا تہا اور بعضون نے تمتع **عن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَاجَّةً **ترجمہ** قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندہکر آئین تہین **ف** یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر بوجہ حیض کے عمرے کو چہوڑ دیا اور حج کا اہلال کیا مکہ سے اور یہہ کہنا صحیح ہو گیا کہ وہ حج کو آئین تہین اس لیے کہ اگر حیض نہ بہی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتین جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہین کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے **عن** عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ **ترجمہ** عمرہ نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنا کہ فرماتی تہین ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جب پانچ تاریخین ذیقعدہ کی باقی رہ گئین اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تہے یہانتک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتہہ ہدی نہو تو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کہولڈالے (یعنی حج کو عمرہ کر دے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنی دسوین تاریخ

قاے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کیطرف سے ذبح کیا ہے پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہہ قول عمرہ کا ہے) انہوں نے کہا تم سے خوب اسی جیسے تہی ویسی ہی روایت کی **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِمِثْلِ الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ یحیی نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عن** اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِيْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ مِنْهُ ثُمَّ الْقِيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ غَدًا وَلٰكِنَّهُ عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگ مکہ سے لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ (یعنے حج اور عمرہ جدا گانہ کے ساتھ) اور میں لوٹتی ہوں ایک کے ساتھ آپ نے فرمایا تم ٹھیرو جب تم پاک ہو گی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہم سے فلان فلان مقام میں ملنا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہاری اس عمرے کا تمہاری تکلیف اور خرچ کے موافق ہے **ف** یعنے حضرت نے فرمایا کہ وہان سے لوٹتے وقت فلان مقام پر ہم سے ملنا اور اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کی ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑہتے رہتی ہیں مگر نفقہ سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع میں منع نہ ہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہونچی **عن** اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ لَا بَاْسَ انْفِرِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ

مِنْهَا وَقَالَ اِسْحَاقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ ہم
اور سب لوگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھہ ارادہ نہ تھا پہر جب لوگ
مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھہ ہدی نہ ہو وہ احرام
کہول ڈالے غرض اُن لوگون نے کہولڈالا اور آپ کی بیبیان ہدی نہین لائین تہین سو انہون نے بہی احرام
کہول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ مجہے حیض ہوا اور مین نے طواف نہین
کیا پہر جب شب حصبہ ہوئی تو مین نے عرض کی آپ سے کہ لوگ تو حج وعمرہ کرکے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کرکے
آپنے فرمایا کیا جن راتون ہم مکہ مین آئے تہے تم نے طواف نہین کیا تہا مین نے عرض کی کہ نہین فرمایا اچہا
تم اپنے بہائی کے ساتہہ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندہو اور پہر ہمارے تمہاری ملنے کی فلان جگہہ ہے اتنے
مین صفیہ نے کہا کہ مین خیال کرتی ہون کہ شاید مین تم سب کو روکون یعنے مجہے بہی حیض عارض ہوا اور
طواف وداع کی انتظار مین میرے لیے سب کو ٹہیرنا پڑے حضرت نے فرمایا نگوری سرمنڈی کیا تو نے نحر کے
دن طواف نہین کیا (یعنے طواف افاضہ) انہون نے عرض کی کیون نہین (اور یہ فرمانا آپ کا بطور روز
مرہ عرب کے اور بول چال کے تہا جیسے زبان مین مستعمل ہے نہ بطریق بد دعا کے اور نہ اس ارادے سے کہ معنی اصلی
اُس کے مراد ہون جیسے تربت یداک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور اختلاط کہا اسلیے کہ صفیہ
نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کے لیے ہمکو انتظار کرنا پڑے پہر آپنے فرمادیا کہ طواف وداع حائضہ کو
معاف ہے) آپنے فرمایا اب کچہہ مضائقہ نہین کوچ کرو جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی
ہین پہر ملے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر چڑہتے ہوئے مکہ سے اور مین اترتی تہی اور یا مین چڑہتی تہی
اور آپ اترتے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہین اور نہ
اُسکو انتظار طہر کا اُس کے لیے ضرور ہے اور نہ اوسپر اُسکی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور تمام علماء کا مگر جو نقل کیا ہے قاضی عیاض نے خلاف بعض سلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے
انتہے زاد المعاد مین ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا
رضی اللہ تعالی عنہا تنعیم سے لائین ہین اس مین فقہاے امت کے چار مسلک ہین **اول** یہ کہ یہ عمرہ
صرف اُن کے دلخوش کرنے کے لیے تہا اور نہین تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونون کو کافی ہوگئی
تہی **دوسرے** یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئین تو آپنے حکم فرمایا کہ عمرہ چہوڑ دین اور حج مفرد بجا لائین پہر حج کی

بعد اوسکی قضا کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضا تہی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابوحنیفہ اور اونکے اتباع کا اور اس قول کیموافق یہ عمرہ اونپر واجب تہا اور قول اول کی رو سی جائز اور جو متمتعہ حائضہ ہوجاوے اوس کا اونہی دونون قول کیموافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر ملاکر قارنہ ہوجاوے یا عمرہ کو چہوڑکر مفردہ ہوجاوے اور پہر اوسکی قضا کرے **تیسرے** یہ کہ جب وہ قارنہ ہوگئین تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہین اور یہ ایک روایت ہے احمد کی دو روایتون مین سی **چوتہے** یہ کہ مفردہ تہین اور طواف قدوم سی بسبب حیض کے باز رہین اور افراد ہی بجالائین یہانتک کہ پاک ہوئین اور حج پورا کیا اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تہا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ مین سی اور یہ مسلک مترجم کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسالک کے تفصیل کی ہے اسکو ضعف پر ابن قیم وغیرہ نے انتہی

ف بہرحال اس عمرے سی اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بڑے بڑے اصول مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوی اللہ تعالی ہماری مان کو اور بلند کرے درجہ اُن کا اعلے علیین میں **اول** یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونون کے لیے **دوسرے** یہ کہ طواف قدوم ساقط ہوجاتا ہے حائضہ سی اور حال صفیہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کیا وہ اصل اسمین ہے اس مسئلہ کی **تیسرے** یہ کہ داخل و شامل کردینا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیون نہو کہ وہ زیادہ تر اسکی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتہی** یہ کہ حائضہ سب افعال حج بجالاوے سوا طواف کے **پانچوین** یہ کہ تنعیم حل مین ہے **چہٹی** یہ کہ دو عمرون کا ایک سال مین بلکہ ایک ماہ مین بجالانا روا ہے **ساتوین** یہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکہتا ہو تو اوسکو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے **آٹہوین** یہ کہ مکے کے عمرے کے لیے یہہ روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جانتا ہے اوسکے ہاتہہ مین اس روایت کی سوا اور کوئی دلیل نہین اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مکہ سے باہر نکلکر عمرہ نہین کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپکے ساتہہ تہے سوا جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اور عمرہ مکیہ والیون نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹہیرایا ہے کہ مکی کو حل مین جانا ضرور ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اسمین کوئی باہر جانیکے وجوب پر ہرگز دلالت نہین اس لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تہا اوس عمرہ کے عوض مین جو اونہون نے ترک کیا تہا اُن لوگون کے قول کے موافق جو اوسکو واجب کہتے ہین جیسے ہمنے اوپر تقریر کردی ہے یا زیادت محض تہی صرف اون کی

دلجوئی کے لیے اوسکے قول کے موافق جو اونکو قارن کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی اون کے دونون کو کافی ہو
چکی تہی تصریح بذلک کلھا ابن القیم فی زاد المعاد) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ **ترجمہ**
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے
ہوئے نہ ارادہ خاص حج کا رکہتے تہے نہ خاص عمرے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور
کی جو اوپر گذری **ف** کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد مین کہ
مطلق احرام باندہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا تعین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی کا اون
کے دو قولون مین سے کہ تصریح کی ہے انہون نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث مین اس کے بعد مفصل قول شافعی
کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب مین جا بجا اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے
اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہین کہ آپ کا احرام مطلق تہا بغیر تعین نسک کے اون کی
اعذار مین سے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جسکی ذیل مین ہم فائدہ لکہہ رہے ہین کہ یہی روایت بخاری مین
بہی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بہی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ساتہہ اور آپ نہ حج کا نام لیتے تہے نہ عمرہ کا اور حکم الٰہی کے منتظر تھے کہ حکم الٰہی صفا اور مروہ کے بیچ
مین اوترا اور جابر نے بہی روایت کی ہے کہ ہمنے عمل کیا جو آپنے کیا اور آپنے لبیک پکاری توحید کی ساتہہ
پہر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگون نے بہی وہی تلبیہ کہا جو آپنے کہا غرض ان روایتون مین کسی نسک
کی تعیین نہین ہے پہر اسکا جواب دیا ہے کہ ان روایتون مین کوئی بات ایسی مروی نہین جو اون روایتون
کے مخالف ہو جنمین تعیین آپ کی نسک کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معارض
نہین ہوسکتی اون روایات صحیحہ متصل الاسناد کو جو ثبوت تعین کے باب مین مروی ہو چکی ہین اور طاؤس
کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بہی ہو تو جس حکم الٰہی
کے آپ منتظر تہے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہونچا اور آپکے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کیطرف سے آیا اور
اوس نے کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج مین ملا ہوا غرض یہ حکم الٰہی آپ کو قبل
احرام کے پہونچ چکا اور آپ قران کا احرام باندہ چکے اور طاؤس اپنی روایت مین کہتے ہین کہ حکم الٰہی آپ
پر صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور یہ حکم اور ہے اوس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق مین

اور تا انتہا (یعنے قبل احرام) اور یہ حکم جو صفا اور مروہ سپا ور تا یہ فسخ حج کا حکم ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم دیا
کہ حج کو عمرہ بجا لا کر فسخ کر دین جنکے ساتھہ ہدی نہ ہو اور یہین پر آپنے فرمایا کہ اگر پہلے سے مین جانتا اپنے کام
کو جسکو مین نے آخر مین جانا تو ہدی ساتھہ نلاتا (یعنے آرزو کی احرام کے کھولڈالنے کی مگر بسبب ہدی لانیکے مجبور
تھے اور یہ آرزو اس لیے تھی کہ اس مین امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور اُن کی موافقت تھی) اور یہان
آپنے فسخ حج کا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے تامل کیا تو آپنے فرمایا وہی کرو جو مین تجھے حکم دیتا
ہون باقی رہا یہ فرمانا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نہ خیال رکھتے تھے ہم حج کا نہ عمرہ کا یہ اگر
محفوظ ہو تو مطلب اُسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تھی اور نہین تو آپکے کلام مین مخالفت ہوگی کہ اور روایات
صحیحہ مین آچکا ہے کہ کچھ لوگون نے ہم مین سے حج کا کچھ لوگون نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور آپنے بھی خود احرام
عمرہ کا باندھا تھا اور یہ جو ام المومنین سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تھے نہ حج کا خیال تھا نہ عمرہ کا یہ بھی احرام
سے پہلے تھا اور یہ اون سے کہین مروی نہین کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تھا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے انکی روایتین کیونکر رد کی جاوین
گی اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بھی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہ ہوگا کہ انکو صحابہ کا
لبیک جو میقات پر ہوا یاد نرہا اور مرد بہ نسبت عورتون کے اس سے زیادہ واقف ہین لیکن اس کہنے کی ضرورت
نہین اسلیے کہ ہماری مان نے خود تصریح کر دی ہے کہ بعض ہم مین سے عمرہ کا احرام باندھے تھے اور بعض
حج کا) اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپنے توحید کا لبیک پکارا تو اس مین نہ الفاظ لبیک کے مروی ہین نہ
عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین مین ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ
مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ
الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچوین کو آئے اور میرے پاس
تشریف لائے غصہ مین بھرے ہوئے مین نے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کے رسول اللہ اوس کو

دوزخ مین ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہین جانتی ہو کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اُس مین تردد کرتے
ہین حکم نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپ نے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہین اور فرمایا کہ اگر مین پہلے سے جانتا
ہوتا اپنے کام کو جو مین نے بعد جانا تو ہدی کو اپنے ساتہہ نلاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب
نہین) اور یہان مکہ مین خرید لیتا اور ان لوگون نے جیسا احرام کہولڈالا ہے ویسا ہی مین بہی کہول
ڈالتا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تہا کہ آپ کی حکم مین تردد کرنا شیوۂ
ایمان نہین اور ایمانداری کی بات یہی ہے کہ جب امر دین مین آپ کا حکم معلوم ہوجاوے کسی بہی امتی
کو تو اوسکو دل سے ماننا اور اُسیکو بہتر و افضل جاننا ضرور ہے اور اسپر عمل کرنا اولے اور انسب ہے اور یہہ
مضمون ہے اس آیت کا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہہ
مجتہدون اور مولویون اور درویشون کی باتین ہین جن مین احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول معصوم
مین جنکا ہر سخن احتمال خطا کی آلایشون سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقصر
ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم
مین ذرا بہی تردد کرے اوس کے لیے بد دعا کرنا کہ اللہ تعالی اوسے جہنمی کرے دوزخ مین ڈالے روسیاہ
کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اُسکو منع نہین فرمایا یہ
سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور اُن کا حال بد مآل کہل گیا (نووی) اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ مین
داخل نہین اور نہ اس حدیث مین جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کہولنا ہے
اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتین فوت ہونے پر افسوس نکرے کہ اگر
مین ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثون مین اور آیتہ مین مطابقت ہوگئی **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ
مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ
وہی مضمون ہے مگر اس مین حکم راوی کا شک مذکور نہین تامل کر ذکر مین **ف**
غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ آپ چوتہی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ مین داخل ہوئے اور فریادتی وقت

پہونچے اور نکلنا آپ کا سم اور پر ذکر کر گئے ہین فلا الغودہ اور ذی طوی مین جسکو آبار الزاہر کہتے ہین اتوار کی شب کو اترے اور صبح کی نماز وہین ادا کی پہر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن مین اعلای مکہ سے ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (ثنیہ ٹیلا علیا بلند اور اوپر کا حجون مین پہلے جائے کہطی ہے پہر جیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمرون مین مکہ کی نیچے کی جانب سے داخل ہوتے تھے اور حج مین اوپر کیجانب سے داخل ہوئے اور نکلے نیچے کے جانب سے پہر مسجد مین چاشت کیوقت داخل ہوئے اور طبرانی نے کہا کہ جب آپکی نظر بیت اللہ کیطرف پڑتی تہی دعا کرتے تھے اللھم زد بیتک ہذا تشریفا وتعظیما وتکریما ومہابۃ پہر جب مسجد مین آئے تحیۃ المسجد نہین پڑہی اسواسطے کہ مسجد الحرام کی تحیت طواف ہے اور جب حجر اسود کے روبرو آئے اسکی استلام کیا (استلام ہاتہہ سے یا لکڑی سے چہونا یا بوسہ دینا یا ہاتہہ سے چہو کر ہاتہہ کو یا لکڑی سے چہو کر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کیطرف نہین بلکہ باب کعبہ کیطرف گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتہہ نہین اٹہائے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے نماز کے لیے کہتے ہین جیسے عوام الناس سنت کو نہ جاننے والے کرتے ہین اور یہ امور سب بدعات و منکرات مین سے ہین (زاد المعاد) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ مَكَّةَ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَأَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ انہون احرام باندہا عمرہ کا اور آئین اور طواف نہین کیا تہا کہ حائضہ ہوگئین پہر سب مناسک حج کے ادا کیے حجکا احرام باندہکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی سے کوچ کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہوجاوے گا اونہون نے اسبات سے اپنی خوشی ظاہر نکی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتہہ بہیجدیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائین **ف** اس روایت مین تصریح ہوگئی کہ اونہون نے عمرہ چہوڑا نہین صرف اسکی اعمال مین بسبب حیض کے دیر کی اور معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی عمرہ وحج دونون کے لیے کافی ہوجاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف انکی دلخوشی کے لیے تہا ورنہ طواف دونوں کو کافی تہا **عن** عَائِشَةَ أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حیض ہوا سرف
مین اور طہارت کی اونہون نے (یعنے غسل کیا وقوف کو لیے) عرفہ مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے (طواف سی سعی مراد
ہے) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ
فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى
مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ مین نے عرض کی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ کہ لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہین اور مین ایک لیکر
تو آپ نے حکم دیا عبد الرحمن کو کہ اُنکو لے جاؤ تنعیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے
اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور مین اپنے اوڑھنی کے اپنی گردن کھولدیتی تھی اور عبد الرحمن اس
خیال سے کہ بے پردگی کیون کرتی ہے میرے پیر پر مارتے تھے اس سبب سی کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتے
ہین اور مین اُن سی کہتی تھی کہ یہان تم کسیکو دیکھتے بھی ہو (یعنے یہان کوئی نہین ہے اسلیے مین نے
اپنا سر کھولدیا ہے) پھر فرماتی ہین کہ مین نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر ہم لوٹکر آئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اور آپ حصبہ مین تھے **ف** ان روایتون مین ایک طرح کا
اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر آنا ایک روایت مین تو یون
مذکور ہوا کہ جب کہ آئین تو حضرت بلندی پر چڑھتے تھے اور یہ اُترتی تہین دوسرے وہ اُترتے تھے
اور یہ چڑھتی تہین اور ایک مین یون ہے کہ جب وہ آئین تو آپ اپنی منزل مین تھے محصب مین اور
آپ نے اوسکے بعد کوچ کا حکم دیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک مین یہ ہے کہ جب وہ
آئین تو اُنکو حصبہ مین پایا (یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تطبیق اس
مین یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر راتون مین ایک شب اُنکو عمرہ کیطرف رخصت
کیا اور فرمادیا کہ ہم تہین ملین گے محصب مین اور بعد اُنکی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف
افاضہ سی فارغ ہو جائین اور حضرت ام المومنین آپ سی جب ملین کہ آپ فارغ ہو کر محصب مین

اچکی تہی تہین اور یہ جو فرمایا ام المومنین نے کہ پہر آپ نے کوچ کا حکمدیا اس مین بیان مین تقدیم و تاخیر ہوگئی
ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تہا اور آپ فارغ ہو چکے تہے
طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس مین بہی تصریح ہے کہ حضرت عائشہ کو دل خوش کرنے کو تنعیم
بہیجنا تہا ورنہ طواف اُن کا حج و عمرہ دونون کو کافی تہا **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ فیعمرھا من التنعیم **ترجمہ** عبد الرحمن
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمدیا اُنکو کہ اپنی پیچہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بٹہا کر
لے جاوین اور تنعیم سے عمرہ لے آوین **عن** جابر انہ قال اقبلنا مھلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بحج مفرد و اقبلت عائشۃ رضی اللہ عنہا بعمرۃ حتی اذا کنا بسرف عرکت عائشۃ حتی
اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ والصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل
منا من لم یکن معہ ھدی قال فقلنا حل ماذا قال الحل کلہ فواقعنا النساء وتطیبنا
بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اھللنا یوم الترویۃ ثم دخل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدھا تبکی فقال ما شانک قالت شانی
انی قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذھبون الی الحج الآن
فقال ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج ففعلت و
وقفت المواقف حتی اذا طہرت طافت بالکعبۃ والصفا والمروۃ ثم قال قد حللت من
حجک وعمرتک جمیعا قالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حتی
حججت قال فاذھب بہا یا عبد الرحمن فاعمرھا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ **ترجمہ**
جابر نے کہا کہ آئے ہم احرام باندہے ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج مفرد مین (شاید اُن کا اور
بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہوا اور حضرت تو قارن تہے) اور آئین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا عمرہ کے احرام کے ساتہہ یہانتک کہ جب سرف مین پونچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حائضہ ہوگئین پہر
جب ہم مکہ مین آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کہ جس کے ساتہہ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کہولڈالے ہمنے کہا کیسا کہا کہ بالکل کہول ڈالے کہا
راوی نے کہ پہر ہم پڑ گئے عورتون کے پاس (یعنے وطی سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی

اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ مین چار شب کا فرق باقی تہا پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹہوین تاریخ ذی حجہ کی) احرام باندہا یعنے حج کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس اور اُنکو روتے ہوئے پایا پوچہا کیون کیا حال ہے تمہارا اونہون نے عرض کی کہ مین حائضہ ہوگئی اور لوگ احرام کہول چکے اور مین نے نہ احرام کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کی سب لڑکیون پر لکہہ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنے احرام کے لیے) اور احرام باندہو حج کا اور انہون نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہون مین یہانتک کہ جب طاہر ہوئین تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مروہ کا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج اور عمرہ دونون کا تو اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے دل مین ایک بات پاتی ہون کہ مین نے طواف نہین کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن اُن کو تنعیم مین لے جاکر عمرہ کرالاؤ اور یہ معاملہ اوس شب ہوا جب محصب مین ٹہیرے تہے **ف** ان سب روایتون مین یہ تصریح بخوبی ہوچکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف مین تہا مگر یہ نہین آیا کہ طہر کہان ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات مین پاک ہوئین اور عروہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پونچا اور وہ حائضہ تہین اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ مین پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات مین وقوف کے لیے غسل کیا اور ابہی تک حیض باقی تہا پس ان دونون روایتون مین تطبیق ہوگئی پہر اور عروہ نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مین حائضہ تہی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بہی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض رہا تہا اور عرفات کے وقوف کے لیے غسل کیا اور یوم النحر مین حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد مین اور یہی صحیح ہے قولہ پہر ترویہ کے دن احرام باندہا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ مین ہو اور ارادہ حج کا کرے اوسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندہے نہ اوس کے آگے سے قولہ سو تم غسل کرو الخ یعنے غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپنے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج و عمرہ دونون کا اس سے تین مسئلے نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا قارنہ تہین عمرہ کو بالکل چہوڑا نہ تہا دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ

نے جنکا مسلک محض رای ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھ باک نہین رکھتے انہون نے اس کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح کے بعد چاہیے اور طواف سے پہلے نہین ہو سکتی اسیلیے آپ نے ام المومنین کو جیسا طواف سے بسبب حیض کے روکا ویسا ہی سعی سے بھی روکا اور ابتداے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہفتہ کا دن تہا سرف مین اور انتہا بھی اوس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر مین اسلیے کہ عرفہ کو دن حجۃ الوداع مین جمعہ تہا اور تیسری تاریخ ذیحجہ کو ابتداے حیض تہی اور دسوین سال مین ہجرت کی یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع مین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِيْ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ **جابر** سے مثل حدیث لیث کی مروی ہوا (یعنے جو اوپر گذری) مگر اس روایت مین آنا ہی مضمون ہے جہان سے حضرت عائشہ کا رونیکا ذکر ہے اور اوسکی اوپر کا مضمون مذکور نہین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا اِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَاَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِّنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ اِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **جابر** نے روایت کی کہ جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین احرام عمرہ کا باندہا تہا اور حدیث ذکر کی مانند حدیث لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہے جب اون سے جناب صدیقہ کچھ فرمائش کرتی تہین تو آپ مان لیتے تہے (یہ کمال اخلاق تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیون کی خاطر داری فرماتے تہے اور اُن کی فرمائشین پوری کر دیتے تہے جب تک اللہ پاک کی نا فرمانی نہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ تہی اللہ پاک اون کا درجہ بلند کرے اعلی علیین مین اور اُن سے راضی ہو اور ہم کو اُنکی کفش برداری مین قبول فرماوے آمین یا رب العالمین) غرض بہیجدیا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہہ

اور وہ تنعیم سے عمرہ لائین مطر جو راوی ہین اُنہون نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ اُنہون نے کہا کہ حضرت عائشہ جب حج کرتی تہین تو ویسا ہی کرتی تہین جیسا حضرت کر ساتہہ حج مین کیا تہا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيْبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِي بَدَنَةٍ **ترجمہ** جابر نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتہہ عورتین اور بچے بہی تہے پہر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جسکی ساتہہ ہدی نہو وہ احرام کہولڈالے اور حلال ہو جاوے ہمنے جابر سے کہا کیسا حلال ہونا اونہون نے کہا پورا پہر ہم عورتون کے پاس آئے (یعنے جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پہر جب آٹھوین تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور کفایت کرگئی ہمکو سعی صفا اور مروہ کی جو پہلے کی تہی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چہوٹے نابالغ لڑکے کا بہی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ اُن کے بعد ہین سب قائل ہین کہ حج اوسکا صحیح ہے اور وہ بہی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اوسپر جاری ہوتے ہین مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہین ہوتا اور جب بالغ ہو تو اُسکو حج پہر فرض ہوتا ہے۔ بشرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسی اوروں پر فرض ہوتا ہے اور ابو حنیفہ نے اس مسئلہ مین صریح جمہور علما کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحۃً خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہین کہ نہ اوسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اوسمین ثواب ہے اور نہ اوسپر احکام حج مرتب ہوتے ہین اور کہا ہے کہ حج اوسکا صرف اسواسطے ہے کہ اُسے مشق ہو اور احکام سیکہے اور اُسکی محظورات سے بچے حالانکہ یہ قول انکا ادنے بچے کے نزدیک بہی صریح نادانی ہے اسلیے کہ ہم کہتے

ہین کہ اس مشق کرنے اور احکام شرعیہ سیکہنے مین بہی اوسکو ثواب ہی یا نہین اگر ثواب ہی تو ابو حنیفہ کا
وہ قول باطل ہوگیا جو اوپر کہا تہا کہ اوس مین ثواب نہین اور اگر فرض کرو کہ ثواب نہین ہے تو فعل
عبث اور لغو ہی حالانکہ لغو و عبث سی شارع نے منع کیا اور مومنون کی شان لغو سی بچنا ہے وَالَّذِیْنَ
ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنے مومن وہ ہین کہ لغو سے کنارہ کرتے ہین پہر کیون لائے صحابہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بچون کو اور کیون کیا وہ فعل جو شریعت مین لغو تہا غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر
مسائل ابو حنیفہ سی کم مائگی اون کی علم حدیث مین ورنہ مخالفت حدیث کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے
ممکن نہین اور اسیطرح قائل ہوئے ہین ابو حنیفہ کہ بچے کی نماز بہی صحیح نہین اور اوسکو حکم نماز کا صرف
تعلیم کے لیے ہے اور اس مین بہی ہماری وہی تقریر ہے جو حج مین ہوئی اور یہی حال ہے اون کے نزدیک
تمام عبادتون کا اور نووی نے کہا ہے کہ صواب اور صحیح مذہب اس مین جمہور کا ہے چنانچہ ابن عباس
نے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچہ کو اوٹہایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اوسکا حج ہے آپ نے فرمایا
ہان پہر مخالف حدیث کی جو مذہب یا قول یا فعل ہو وہ مردود و مطرود و دور از مقصود و سراسر نابہبود
و خلاف مرضی معبود ہے اور یہ جو فرمایا کہ کفایت کر گیا ہمکو سعی کرنا صفا اور مروہ کا اس سی معلوم ہوا
کہ قارن جب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاضہ کے بعد اوسکو سعی کرنا ضرور نہین بخلاف متمتع کے کہ اوسکو طواف
افاضہ کے بعد پہر دوبارہ سعی ضرور ہے اور یہ جو فرمایا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک
ہوگئے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیون کو کافی ہے اور گویا ایک گائے
اور ایک اونٹ سات بکریون کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی مین اور ہدی مین روا
ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور اون کے موافقین محدثین کا کہ اون کے نزدیک اونٹ مین شریک
ہو سکتے ہین خواہ وہ الگ الگ رہتے ہون خواہ ایک گہر مین ہون اور خواہ وہ سب مفترض ہون خواہ
متنفل اور خواہ وہ سب تقرب کی نیت سی کرتے ہون خواہ بعض اون مین کے گوشت کہانے کی نیت
کرتے ہون اور یہی مذہب مروی ہے ابن عمر اور انس سے اور یہی قول ہے احمد کا اور امام مالک نے
کہا اگر وہ ذبح و نحر بطور فرض کے ہو سب پر تو شراکت روا ہے اور بطور نفل کے ہو تو روا نہین اور
ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اگر قربت الٰہی کی نیت ہی تو شراکت روا ہے برابر ہے کہ قربت کی نوع مین
اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہر حال سب قربت چاہتے ہون اور اگر بعض اون مین گوشت کا ارادہ کرتے

ہون تو شراکت روا نہین مگر ان سب سے مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور برارت اصلیہ اون کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بھی یہی منقول ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُحْرِمَ اِذَا تَوَجَّهْنَا اِلٰى مِنًى قَالَ فَاَهْلَلْنَا مِنَ الْاَبْطَحِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا حکم کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے احرام کہول ڈالا کہ جب ہم منے کو چلین (یعنے آٹھوین تاریخ) تو لبیک پکاری ہمنے حج کی ابطح سے **ف** ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہین اور یہان ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب سے قریب ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھوین تاریخ باندہے اور یہی حکم ہے اُسکا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول ذیحجہ سے احرام باندہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا زاد فی حدیث محمد بن بکر طوافہ الاول **جابر** عبد اللہ کے بیٹے کہتے تہے کہ طواف نہین کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت مین کہ وہی طواف اول **ف** یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی بار سعے کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اُسکو دو سعیان ضرور ہین اور اسمین صاف صراحۃ مذہب شافعی کی کہ جو قارن ہو اُسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طاوس اور عطا اور حسن بصری اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور اسی طرف گئے ہین ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اسپر دال ہین اور ایک گروہ نے ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہین اور قائل ہین اس کے شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہین اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی لیے

غرباء اصناف کی قسمت مین بہی آیا انا للہ وانا الیہ راجعون عن عطاءٍ قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فی ناسٍ معی قال اہللنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا وحدہ قال عطاءٌ قال جابرٌ فقدم النبی صلعم صبح رابعةٍ مضت من ذی الحجة فامرنا ان نحل قال عطاءٌ قال حلوا و اصیبوا النساء قال عطاءٌ ولم یعزم علیہم ولکن احلہن لہم فقلنا لما لم یکن بیننا وبین عرفة الا خمسٌ امرنا ان نفضی الی نسائنا فناتی عرفة تقطر مذاکیرنا المنی قال یقول جابرٌ رضی اللہ عنہ بیدہ کانی انظر الی قولہ بیدہ یحرکہا قال فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم للہ واصدقکم وابرکم ولولا ہدیی لحللت کما تحلون ولو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الہدی فحلوا فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاءٌ قال جابرٌ فقدم علیٌ من سعایتہ فقال بما اہللت فقال بما اہل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاہد وامکث حراما قال واہدی لہ علیٌ ہدیا فقال سراقة بن مالک بن جعشم یا رسول اللہ العامنا ہذا ام لابد فقال لابد **ترجمہ** عطار نے کہا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے اور میرے ساتہہ کئی شخص تہے کہ انہون نے کہا لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کی اور کہا عطار نے کہ کہا جابر نے پہر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی ذوالحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کہول ڈالیں عطار نے کہا کہ پہر احرام کہول ڈالا اور عورتون سے صحبت کی اور عطا نے کہا کہ یہ حکم ان کو وجوب کے طور پر نہین دیا بلکہ احرام کہولنا انکو جائز کر دیا پہر ہمنے کہا کہ اب عرفہ مین پانچ ہی دن باقی ہین کہ حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کرین اپنی عورتون سے اور عرفات مین جاوین اس طرح سے کہ ہماری آلتون سے منی ٹپکتی ہو کہا عطا نے کہ جابر اپنے ہاتہہ سے اشارہ کرتے تھے اور مین گویا کہ اب دیکہہ رہا ہون ان کے ہاتھ کو جیسے وہ ہلاتے تہے (یعنے صحابہ نے اس عذر کی راہ سے احرام کہولنے مین تامل کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ مین تم سب سے زیادہ نیک ہون (پہر میرے حکم بجالانے مین کیا تامل ہے) اور اگر میرے ساتہہ میری ہدی نہ ہوتی تو مین بہی احرام کہول ڈالتا جیسے تم کہول رہے ہو اور اگر مجہے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو مین ہدی ساتہہ نہ لاتا غرض پہر صحابہ نے احرام کہول ڈالا اور ہم سب نے آپ کی بات دل سے

اور ماں لی عطانے کہا کہ جابر نے کہا کہ پہر آئے حضرت علی (اموال صدقات کی تحصیل لیکر جس کے لیے
حضرت نے انکو بہیجا تہا یمن کیطرف اور حقیقت مین یہ وہان امیر ہوکر گئی تہی نہ صدقات کی تحصیل کے
لیے اور شاید عاملون نے اُن کے سپرد کر دیے ہون کہ حضرت تک پہونچا دین ورنہ اموال صدقات بنی
ہاشم کو لینا روا نہین) پہر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندہا اُنہون نے عرض کی کہ جو
اہلال ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا (یعنے مین نے لبیک مین یہی کہا کہ جو لبیک حضرت کی ہو وہی میری
ہے یہ ویسی بات ہوئی جو نیت امام کی وہ میری تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور
محرم رہو اور حضرت کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یا رسول
اللہ کیا یہہ حکم (یعنے حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے) ہماری اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ص

فائدہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اوٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہہ
ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتہہ کی انگلیان
دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین ڈالین اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج مین دوبار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ
ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ علمار نے اس مین اختلاف کیا ہے اور
اس کے چار معنی کہے ہین اول اور اصح معنے یہ ہین اور جمہور یہی اسکے قائل ہین کہ معنے اسکے یہ ہین
کہ عمرہ بجا لانا حج کے ایام مین جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت مین ایام حج مین عمرہ کرنے کو
بہت برا جانتے تہے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تہا کہ وہ حج کے مہینون مین
عمرے کو ممنوع جانتے تہے **دوسرے** معنے یہ ہین کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے
کہ داخل ہو گئے افعال عمرے کے افعال حج مین قیامت تک **تیسری** تاویل ہے بعض لوگون کی
کہ اونہون نے کہا کہ عمرہ واجب نہین اور معنی اوس کے یہ ہین کہ عمرہ ساقط ہو گیا اور کہا اونہون نے
کہ داخل ہونا اسکا حج مین یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہو گیا اور حج کی فرضیت نے اوس کے وجوب کو
ساقط کر دیا اور یہہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے **چوتہی**
یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کر کے جائز ہو گیا قیامت
تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد مین اس
قول کو (یعنے چوتہی کو) باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ اون کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

ص یہ امر جائز ہو گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے

اس فسخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابیوں نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ
اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسمار بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ
اور ابو سعید خدری اور برار بن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسی اشعری اور
عبد اللہ بن عباس اور سبرہ بنت سعید جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں پھر
اُن کے روایات صحیحہ وحسنہ نقل کیے ہیں اور سراقہ بن مالک بن جعشم کی روایت جس میں مذکور ہے کہ
اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا
کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کرکے کہا کہ اس لفظ اخیر مین صراحت ہوگئی کہ جو لوگ قائل ہین کہ یہ خاصہ تھا
صحابہ کا اون کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرمادیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور برار بن عازب
کی روایت مین یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون پر غصہ بھی فرمایا جو احرام کھولنے
مین تامل کرتے تھے اور اسکے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس کا اور اون کے
یارون کا اور ابی موسے اشعری اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن عنبری قاضی
بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتین اچھی ہین
مگر ایکبات اُنھون نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین امام صاحب نے فرمایا کہ
اے سلمہ مین تم کو عقل والا جانتا تھا میرے پاس گیارہ حدیثین صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
موجود ہین اس بارہ مین ہین اُن کو تمھارے قول کے سبب سے کیونکر چھوڑ دون پھر ابن قیم رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ نے تین عذر بیان کیے ہین جو لوگ اس مین پیش کرتے **اول** یہ کہ یہ منسوخ ہے
دوسرے مخصوص بصحابہ ہے **تیسرے** بعض روایتین اس کے معارض ہین پھر اُن تینون
کے جوابات تو یہ دیے ہین اور بخوبی معنے چہارم کو یعنے جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق
اُنھی کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح وموافق روایات ہے (فمن شاء فلیرجع الیہ
ولینظر بعین الانصاف الی زاد المعاد)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ
وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهٖ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ اَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ

مَنَازِلَہٗ فَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَاَبِتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ اُوْتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ ابن عباس تو ہم کو حکم کرتے تھے متعہ کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور ہم نے اُسکا ذکر کیا جابر سے تو اُنہون نے کہا یہ حدیث تو میرے ہاتھ سے لوگون مین پہیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ پہر جب حضرت عمر خلافت پر قائم ہوئے تو اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی اپنے رسول کیواسطے جو چاہتا تہا حلال کر دیتا تہا جس سبب سے کہ چاہتا تہا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہہ مین اُترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے جیسا تمکو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹہیرا دو ہمیشہ کے لیے نکاح اون عورتون کا (یعنے جن سے متعہ کیا گیا ہے یعنے ایک مدت معین کی شرط پر نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آوے گا ایسا کوئی شخص کہ اوس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہوگا ایک مدت معین تک تو مین اُسکو ضرور پتہرون سے مارونگا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَافْصِلُوْا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ اَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور اس مین یہ بہی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اسلیے کہ اسمین حج بہی پورا ہوا اور تمہارا عمرہ بہی پورا ہوا (یعنے ہر ایک کو الگ الگ سفر مین بجا لاؤ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً ترجمہ جابر نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین **ف** نووی نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کیا ہے بعضون نے کہا مراد اُس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کیطرف اور کسی نے کہا اشہر حج مین مطلق عمرہ بجا لانا ہے اور پہر اُس سال مین حج بہی کرنا اور یہہ اسلیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپنے افراد کی کہ وہ افضل ہے اور چونکہ اب امن ہو گیا ہے راہون مین تو اولی ہے کہ لوگ ایک ہی سفر مین دونون نسک نہ بجا لاوین نہ اس نظر سے آپنے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تہے اور قاضی عیاض کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسی کی اوسپر دال ہے کہ حضرت عمر نے حج کو فسخ کرنا عمرہ کرکے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر اسپر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہیں مارتے تھے اور

اسپر کہ کوئی اشہر حج مین عمرہ بجا لاوی اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اس خیال سے تہا کہ وہ اور تمام
صحابہ یہ خیال کرتے تہے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تہا اُسی سال کے ساتہ جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس مین اختلاف نہین کہ جو تمتع اس آیت مین مذکور ہے فَمَنْ
تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرے اور
حج کے قبل اور پہر اُس سال حج بہی کرے اور تمتع مین قران بہی داخل ہے اس لیے کہ اس مین بہی ایک
قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر مین جو اپنے وطن سے نکلا تو دونو نسک بجا لایا اور تمتع مین یہ بہی داخل
ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کرکے کہول ڈالے جسکو فسخ حج بعمرہ کہتے ہین (یعنے یہ تینون معنی اس آیت مین
ہوسکتے ہین) تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور
عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا متعہ سے اوس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج مین اور پہر اُسی
سال حج بہی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہین بلکہ نہی اولویت ہے کہ اونہون نے کہا
اولی یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ کرو اور غرض ترغیب دینا تہی افراد کی اور اب اجماع ہوگیا ہے علما کا
کہ افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کی بلا تامل روا ہین اور اختلاف اسکی افضل مین ہے کہ اولی کون ہے
اور اوپر اوسکی بحث ہو چکی ہے باقی رہا حضرت عمر کا متعہ نکاح کو منع فرمایا جو اسمین مذکور ہے تو وہ
ایک مدت معین پہ نکاح کرنا ہے اور وہ ابتداے اسلام مین مباح تہا پہر منسوخ ہوا خیبر کے دن پہر
مباح ہوا فتح مکہ مین پہر منسوخ ہوا ایام فتح مین اور اسکی حرمت ابتک چلی جاتی ہے اور قیامت تک
چلی جاوے گی اور زمانہ اول مین اس مین کچہ اختلاف تہا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگون کو نہ
پہونچی تہی پہر وہ اختلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے اوسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح
مین آویگی انشاء اللہ تعالے) اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین کہا ہے
کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے اونہون نے سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس سے کہ تمتع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس
نے کہا مین دیکہتا ہون کہ اب یہ لوگ ہلاک ہون گے مین تو کہتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور یہ کہتے ہین کہ کہا ابوبکر و عمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہین ہو کہ رخصت دیتے
ہو متعہ کی تو ابن عباس نے کہا جا اپنی ماں سے پوچہہ ای چہوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابوبکر اور عمر نے

تو کبھی متعہ نہین کیا (یعنے تمتع حج کا) ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم یقین تم لوگون کو دیکھتا ہون کہ تم باز
نہ آؤ گے جبتک اللہ تعالی تم کو عذاب نہ کرے گا مین تو تم سے حدیث بیان کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر وعمر نے یون کہا تب عروہ نے کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے
عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہین عروہ سے کہ ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تم
سے زیادہ جانتے تھے اور اسیطرح ابوبکر وعمر کے حال سے بھی تجسے زیادہ واقف تھے اور تم سے بہتر حال
بہتر تھے اور ان تینون کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہہ تینون اون سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہا
کہ اُس مین کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہین کرسکتا اور عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بھی تم سے
زیادہ علم والی تہین اور تم سے زیادہ سچی تہین پہر ثوری کی سند سے حضرت عائشہ کی روایت بیان کی
کہ اونہون نے کہا کون امیر موسم ہوا ہے لوگون نے کہا ابن عباس تو اونہون نے فرمایا کہ وہ سب لوگ
سے زیادہ جاننے والے ہین حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویون نے جو افضل اور
اعلم اور اصدق اور اوثق ہین عروہ سے اونہون نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے پہر بزار کے طریق
سے روایت کی ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر وعمر نے اور پہلے جس
نے اُس سے منع کیا وہ معاویہ ہین اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباس سے کہ تمتع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے یہانتک کہ وفات پائی اور حضرت عمر نے اور عثمان رضی اللہ تعالی
عنہما نے بھی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اُس سے منع کیا وہ معاویہ علیہ الرحمۃ ہین ابن قیم نے فرمایا کہ یہ حدیث
ابن عباس کی جو روایت کی جس مین معاویہ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے اسکو احمد نے مسند مین اور ترمذی
نے اور حسن کہا ہے اوسکو پہر ذکر کی گئین روایتین حضرت عمر سے جسمین مذکور ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا
اگر مین عمرہ کرتا تو حج کرتا اور تمتع کرتا اور ثابت کیا اونکو باسانید معتبرہ متعددہ پہر ذکر کیا جواب ابن قیم
رحمۃ اللہ علیہ کا کہ فرمایا اونہون نے کہ حضرت عمر نے البتہ کبھی منع نہین کیا متعہ سے بلکہ یون فرمایا کہ پورا
حج تمہارا اور پورہ عمرہ یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ بجالاؤ اور اختیار کیا اونہون نے افضل امر کو واسطے
کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج مین جدا جدا سفر کے ساتھ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چلکر مکہ تک آوے اور تمتع
اور تمتع خاص سے کہ جو ایک ہی سفر مین دونون کی ادائی ہو جاوے یعنے حج اور عمرہ کی افضل ہے

اور تخصیص کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ نے اور اور فقہانے بہی اور یہ
وہی افراد ہے جو بجا لائے ہین ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تہے لوگون
کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے
تہے اس آیت کی وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ کہ اتمام اون کا یہ ہے کہ احرام باندہو ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے
اور الگ سفر مین بجالاوی ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کرکے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو
اور پہر وہان سی احرام باندہکر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینون سے پیشتر ہوا تو یہ دونون نسک پوری
ہوئی یا عمرہ کیا اوسنی قبل اشہر حج کے اور مکہ مین ٹہیرا رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج وعمرہ ہوا غرض یہ
مذہب مختار تہا حضرت عمر کا اور اس مین لوگون نے غلطیان کین کہ اونہون نے متعہ سی منع کیا ہے اور
کسینے سمجہا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہین اور کسینے جانا کہ ترک اولی کی نظر سے منع کرتے ہین (جیسا نووی کے
قول مین اوپر گذرا) اور یہ اسنی خیال کیا جسکی نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات
نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونو قسم کے حضرت عمر سے اوپر گذر چکی اور کسینے سمجہا کہ اس
مسئلہ مین اُن کے دو قول ہین جیسے اور مسائل مین اون کے دو قول ہین اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا
اور پہر روایات جواز کو رجوع سمجہا جیسے ابن حزم کا مسلک ہی اور کسی نے اون کے منع کو اُن کی رائی خیال
کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سی کہ مین اور حضرت عمر وقوف مین تہے عرفات کے کہ اُنہون نے ایک شخص
کو دیکہا خوب بالون مین کنگہی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے
کہا ہان آپنے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے اوس نے
کہا کہ مین متمتع تہا اور میری بیوی میرے ساتہہ ہے اور مین نے آج ہی احرام باندہا ہے تو یہین سی
حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی تمتع نکرے الحدیث اوس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائی تہی اونکی ابن حزم
نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کو اپنے سب بیبیون سی جماع کیا اور پہر صبحکو
احرام باندہا اور اس مین تو کسی کا اختلاف نہین کہ جماع حلال ہی احرام کے ایک لحظہ پیشتر بہی غرض یہ
رائے حضرت عمر کی مخالف ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے بنوع
اختصار و زیادۃ علیہ **باب** حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہی بیان مین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہما فسال عن القوم حتی انتہی الی فقلت انا محمد بن علی بن حسین فاھوی
بیدہ الی راسی فنزع زری الاعلی ثم نزع زری الاسفل ثم وضع کفہ بین ثدیی وانا یومئذ
غلام شاب فقال مرحبا بک یا ابن اخی سل عما شئت فسالتہ وھو اعمی وحضر وقت الصلوۃ
فقام فی نساجۃ ملتحفا بھا کلما وضعھا علی منکبہ رجع طرفاھا الیہ من صغرھا ورداءہ
الی جنبہ علی المشجب فصلی بنا فقلت اخبرنی عن حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بیدہ
فعقد تسعا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی
الناس فی العاشرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینۃ بشر کثیر کلھم
یلتمس ان یاتم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعمل مثل عملہ فخرجنا معہ حتی اتینا ذا الحلیفۃ
فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما فارسلت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی فصلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت بہ ناقتہ علی
البیداء نظرت الی مد بصری بین یدیہ من راکب وماش وعن یمینہ مثل ذلک
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظھرنا وعلیہ ینزل القرآن وھو یعرف تاویلہ
وما عمل من شیء عملنا بہ فاھل بالتوحید لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک واھل الناس بھذا الذی یھلون بہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھم
شیئا منہ ولزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیتہ قال جابر رضی اللہ تعالی عنہ
لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرۃ حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن فرمل
ثلاثا ومشی اربعا ثم تقدم الی مقام ابراھیم فقرا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فجعل
المقام بینہ وبین البیت فکان ابی یقول ولا اعلمہ ذکرہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یقرا فی الرکعتین قل ھو اللہ احد وقل یا ایھا الکافرون ثم رجع الی الرکن فاستلمہ
ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنا من الصفا قرا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ابدا
بما بدا اللہ بہ فبدا بالصفا فرقی علیہ حتی رای البیت فاستقبل القبلۃ فوحد اللہ

وعن یسارہ مثل ذلک ومن خلفہ مثل ذلک

وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ
مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى حَتّٰى
إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ
طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَ
جَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ
ابْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ
مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ
فَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهٰذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ إِلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ
مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ
كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
تَوَجَّهُوا إِلٰى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَ
الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ
شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ
أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ

من امر الجاهلية تحت قدمی موضوع ودماء الجاهلية موضوعة وان اول دم اضع من دمائنا
دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا فی بنی سعد فقتله هذيل وربا الجاهلية موضوع وان
اول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله فاتقوا الله فی النساء فانكم
اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم
احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب
الله وانتم تسألون عنی فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت وادیت ونصحت فقال
باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات
ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل
حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة
قليلا حتى غاب القرص واردف اسامة خلفه ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم و
قد شنق للقصواء الزمام حتى ان راسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى ايها
الناس السكينة السكينة كلما اتى حبلا من الحبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى
المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء باذان واحد واقامتين ولم يسبح بينهما شيئا
ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح
باذان واقامة ثم ركب القصواء حتى اتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه
وكبره وهلله ووحده فلم يزل واقفا حتى اسفر جدا فدفع قبل ان تطلع الشمس
واردف الفضل بن عباس رضی الله تعالى عنهما وكان رجلا حسن الشعر ابيض وسيما
فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت ظعن يجرين فطفق الفضل ينظر اليهن
فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل فحول الفضل وجهه الى الشق الاخر
ينظر فحول رسول الله صلى الله عليه وسلم يده من الشق الاخر على وجه الفضل فصرف
وجهه من الشق الاخر ينظر حتى اتى بطن محسر فحرك قليلا ثم سلك الطريق الوسطى

الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ **ترجمہ** جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے گہر گئے اور اُنہون نے سب لوگون کو پوچہا یہان تک کہ جب میری باری آئی تو مینے کہا مین محمد بن علی ہون امام حسین کا پوتا سو اُنہون نے میری طرف (شفقت سی) ہاتہہ بڑہایا اور میرے سر پر ہاتہہ رکہا اور میرے اوپر کی گہنڈی کہولی پہر نیچے کی گہنڈی کہولی (یعنے شلوکے وغیرہ کی) اور پہر اپنی تہیلی رکہی میرے سینہ پر دونون چہاتیون کے بیچ مین اور مین اون دنون جوان لڑکا تہا پہر کہا کہ شاباش خوش رہو اے میرے بہتیجے اور پوچہو مجہسی جو چاہو پہر مینے اون سے پوچہا اور وہ نابینا تہے اور اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور وہ کہڑے ہوئے ایک چادر اوڑہکر کہ جب اوسکی دونون کنارون کو دونون کندہون پر رکہتے تہے تو وہ نیچے گر جاتی تہی اوس چادر کے چہوٹے ہونے کے سبب سے اور اُنکی چادر بڑی تپائی پر رکہی تہی **ف** اس حدیث مین بہت بڑے فائدے ہین اور بہت قواعد اسلام ہین اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثون میز سے ہے کہ بخاری مین نہین ہے اور ابو داؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابو بکر منذر نے ایک کتاب تصنیف کی ہے فقط اوس کے فائدون مین اور اس سے ڈیڑہ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہین اور اگر کوئی غور کرے تو اس سے بہی زیادہ پاوے اور اب تہوڑے مین جو فوائد ہین ہم اُن کو ذکر کرتے ہین **اول** یہ کہ جب لوگ ملاقات کو آوین تو ہر ایک کی خاطر کیجاوے اوس کے مرتبہ کے موافق جیسا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ خیال رکہو لوگون کے مرتبون کا **دوسرے** تعظیم اور خاطرداری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہین امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے **تیسرے** جابر نے اون سے فرمایا مرحبا خوش رہو اور شاباش اس سے معلوم

ہوا کہ جو آدمی اوسکی دل خوشی کی کچہ بات کہنا **چوتہی** نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیون کو
اور انکو محبت سی جرأت دینا کہ کچہ پوچہین اور خوف نہ کرین اسی لیے حضرت جابر نے اونکے سینہ پر ہاتہہ
رکہا پہر فرمایا کہ پوچہو **پانچوین** صاحبزادی صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ مین ان دنون جوان تہا اس سے
معلوم ہوا کہ وجہ اون سے زیادہ محبت کرنے کی اور دلجوئی کی یہی تہی کہ وہ صغیر السن اور چہوٹے تہے
اور اور بوڑہون کے ساتہہ یہ بات کہ سینہ پر ہاتہہ رکہنا ضرور نہین اور یہ خاطرداری سبب ہوگی اون کو
حدیث کا مطلب یاد رکہنے کا **چہٹے** معلوم ہوا کہ امامت اندہے کی روا ہے اور اسکی جائز ہونے مین اختلاف
نہین مگر افضل ہونے مین تین قول ہین شافعیہ کے **ایک** یہ کہ امام ہونا اندہے کا آنکہہ والے سے
افضل ہے اس لیے کہ اوسکی نگاہ کہین نہین پڑتی اور خیال نہین بٹتا **دوسرے** یہ کہ آنکہہ والا
افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیون سے خوب بچ سکتا ہے **تیسری** یہ کہ دونون برابر ہین اور یہی قول
صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے **ساتوین** یہ کہ گہر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا
بہی ہو **آٹہوین** یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سے گو اور کپڑے بہی موجود ہون جیسے انکی بڑی چادر دہری
تہی **نوین** تپائی وغیرہ کا گہر مین رہنا جائز ہے **ح** پہر نماز پڑہائی اونہون نے ہم کو (یعنے امامت
کی) اور مین نے کہا کہ خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنے حجۃ الوداع سے) تو
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو
برس تک مدینہ منورہ مین رہے اور حج نہین کیا پہر لوگون مین پکار دیا دسوین سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حج کو جانیوالے ہین پہر جمع ہوگئے مدینہ مین بہت سے لوگ اور سب چاہتے تہے کہ پیروی کرین رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کرین (حج کرنے مین) جیسے آپ کرین **ف** پکار دیا
تاکہ لوگ طیاری کرین حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکہہ لین اور آپ کی باتین اور وصیتین
خوب یاد کرین اور اور لوگون کو پہونچاوین اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جاوے
دسوین - اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگون کو آگاہ کر دے کہ اسکی
سواری کے لیے طیار ہو جاوین **گیارہوین** معلوم ہوا کہ سب لوگون نے احرام حج کا باندہا اسیلیے
جابر نے کہا کہ ہر شخص نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پہر جب آپ نے جو لوگ ہدی نہین لائے
تہے انکو فسخ حج عمرہ کا حکم فرمایا تو لوگون نے تامل کیا یہانتک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے عذر کیا کہ

میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ مین بہی احرام کہولڈالتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابوموسی نے بہی احرام حج ہی کا باندہا تہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تہا انتہے **ح** غرض ہم لوگ سب آپکے ساتھ نکلے یہان تک کہ ذوالحلیفہ پہونچے اور وہان اسمار بنت عمیس جنین اور محمد ابوبکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کرلو اور لنگوٹ باندہ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندہ لو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی مسجد مین اور سوار ہوئے قصوا اونٹنی پر **ف** اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **بارہوین** بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا او سعورت کو بہی جو حائضہ ہو یا نفاس والی **تیرہوین** نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندہنا کچہہ کپڑا اندام نہانی پر رکہہ کے اور اسمین اختلاف نہین - **چودہوین** معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑہی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علما کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہین وہ کہتے ہین کہ اگر کوئی نہ پڑہے تو اسپر کچہ دم وغیرہ لازم نہین آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہوگئی اور جن وقتون مین نماز منع ہے اگر اسوقت احرام باندہے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑہ لے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتون کا پڑہنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے نہین تو نہین اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ مین ظہر کی دو رکعت پڑہی اور لبیک پکاری حج وعمرہ دونون کی اور یہہ نماز ظہر کی فرض تہی اور احرام کی دو رکعتین پڑہنا آپسے کہین ثابت نہین سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بہی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑہی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتین ہون اور سوا احرام کی نہون چنانچہ بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپنے مدینہ مین ظہر کی چار رکعتین پڑہین اور ذی الحلیفہ مین دو پس یہہ رکعتین ظہر ہی کی تہین اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہون نے سب روایتون مین غور نہین کیا انہون نے سمجہا کہ یہ احرام کی تہین اور **قصوا** آپکی اونٹنی کا نام تہا **ح** یہانتک کہ جب آپ کو لیکر وہ سیدہی ہوئی بیدا پر (وہ ایک مقام ہے مثل ٹیلے کی) تو مین نے دیکہا آگے کیطرف جہان تک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تہے اور اپنی داہنی طرف بہی ایسے ہی بہیڑ تہی اور بائین طرف بہی ایسے ہی اور پیچہے بہی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین تہے

اور آپ پر قرآن شریف اُترتا جاتا تہا اور آپ اُس کی حقیقت کو خوب جانتے تہے اور جو کام آپنے کیا وہی ہم نے بہی کیا **ف** قولہ سوار اور پیادی اس سے **پندرہوان** مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج مین سوار اور پیادہ دونون طرح جانا روا ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ سب کا اسپر اتفاق ہے اور دلائل کتاب وسنت اس مین موجود ہین چنانچہ اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ بِالنَّاسِ فِی الْحَجِّ یَاتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ اور اختلاف ہے علماء کا اس مین کہ افضل کیا ہے سو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس مین پیروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اسلیے بہی کہ اس مین مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اسلیے بہی کہ اس مین خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اوتنا ہی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کی راہ مین ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس مین مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹہیک نہین اس لیے کہ مشقت مطلوب نہین بلکہ پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے **سولہوان** مسئلہ ہے کہ یہ جو کہا کہ اون پر قرآن اوترتا تہا اس سے ثابت ہوگیا کہ جو عمل اون کیطرف سے روایت ہو اوسی کو اختیار کرنا ضرور ہے اور وہی دین ہے نہ وہ قول وفعل جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہین نہ وہ دین ہوسکتا ہے **ح** پہر آپنے توحید کے ساتہ لبیک پکاری اور کہا لبیک سے لا شریک لک تک اور معنی اس کے اوپر ہوچکے ہین اور لوگون نے بہی یہی لبیک پکاری جواب لوگ پکارتے ہین یعنے حضرت کی لبیک مین کچہ لفظ بڑہا کر پکاری اور آپ نے اون کو روکا نہین اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہے اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچہ ارادہ نہین رکہتے تہے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہین تہے (بلکہ ایام حج مین عمرہ بجالانا ایام جہالت سے برا جانتے تہے) **ف** یعنی جن صحابہ نے آپکی لبیک پر کچہ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہین کیا اس سے **سترہوان** مسئلہ معلوم ہوگیا کہ لبیک مین زیادتی آپ نے منظور کی اور یہ جو کہا توحید کے ساتہ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتین پڑہاتے تہے اون کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ فقط اوتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی کا **ح** یہانتک کہ جب ہم بیت اللہ مین آئے آپ کے ساتہ آپ نے چہوا رکن کو (یعنے حجر اسود کو) اور طواف مین تین بار اوچہل اوچہل کر چہوٹے چہوٹے ڈگ رکہہ کر شانے ہلا کر اوچہال کر چلے اور چار بار عادت کے موافق چلے پہر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑہی وَاتَّخِذُوْا

مِن مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ مین کیا
پہر میرے باپ کہتے تہے اور مین نہین جانتا کہ اونہون نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر
کیا ہوگا کہ آپ نے تیہ مین دو رکعتین اور اون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑہا پہر لوٹ کر
گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اُسکو بوسہ دیا اور نکلے اوس دروازے سے جو صفا کی طرف ہے **فائدہ** اس سے
کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **اٹھارہوان** یہ ہے کہ طواف قدوم مین آپ نے تین بار رمل کیا اور
چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اُسپر ساری امت کا اتفاق ہے
اونیسوان یہ کہ طواف سات پہیرے ہے **بیسوان** یہ کہ رمل تین پہیرون مین اول کے سنت ہے اور
رمل اور جہپٹ کر چلنے کو کہتے ہین اور ہر پہیرے کو شوط کہتے ہین اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک
طواف مین خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرے کے جو طواف ہو اُس مین رمل سنت
نہین اور جلدی چلنا بہی ایک ہی مین سنت ہے دوسرے طواف مین نہین اور اسمین شافعی کے دو قول مشہور
ہین اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف مین سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہین اور یہ صورت
طواف قدوم اور طواف افاضہ مین ہو سکتی ہے کہ ان دونون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع
مین نہین ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم مین خواہ اوسکے بعد سعی کا
ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسیطرح طواف عمرہ مین جلدی چلے کہ عمرہ مین اوسکے بعد کوئی طواف نہین اور اسی
طرح سنت ہے اضطباع اور یہہ **اکیسوان** مسئلہ ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈالدے
اور دونون سرے ایک آگے سے ایک پیچہے سے لیکر بائین کندہے پر ڈالدے اور بایان کندہا کہلا رہے
اُس مین ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بہی اوسی طواف مین سنت ہے جسمین رمل سنت
ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان
نے کہا کہ انکو مدینہ کے تپ نے دبلا کر دیا اور سست ہو گئے سو آپ نے یارون کو حکمدیا کہ اس طرح
طواف کرین کہ کافرون پر رعب ہو جاوے اور بہادری اور قوت مسلمانون کے اونپر ظاہر ہو اور بعد
اس علت دور ہو جانے کے بہی یہ حکم حجۃ الوداع مین باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف
مولفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اب نہ رہا - **بائیسوان**
مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچہے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس مین اختلاف ہی کہ یہہ واجب ہی یا سنت اور شافعیہ کے اس مین تین قول ہین **اول** اور سب سے
صحیح اور پکا یہ ہی کہ یہ سنت ہین **دوسرا** یہ کہ واجب ہین **تیسرا** یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ رکعتین بھی واجب
ہین اور اگر طواف سنت ہی تو یہ بھی سنت ہین اور بہر حال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑہا تو طواف اوسکا باطل نہین
ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ اُن کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑہے اور اگر وہان جگہہ نہ ملے تو حجر مین اسینے
حطیم مین پڑہی اور نہین تو مسجد مین نہین تو مکہ مین نہین تو حرم مین اور اگر اپنے وطن مین جا کر پڑہے
جب بھی روا ہے اور اگر کئی بار پورا طواف (یعنی سات سات شوط) کرکے پھر ہر طواف کے لیے دو دو
رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولی ہے اور مکروہ نہین اور اسی کے
قائل ہین مسور بن مخرمہ اور عائشہ اور طاؤس اور عطا اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف
اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور
محمد بن حسن اور ابن منذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہا سے **تئیسوان** مسلہ یہ ہی
کہ طواف کی رکعتون مین پہلی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسرے مین قل ہو اللہ احد پڑہنا سنت ہی
چوبیسوان مسلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہی کہ جب دو رکعتون سے
فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے اور اسپر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہین اور
اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہین آتا اور یہی قول ہی امام شافعی کا **پچیسوان** مسلہ یہ ہی کہ اس روایت
مین قل ہو اللہ پہلی مذکور ہوا اور قل یا ایہا الکافرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑہے اور دوسری مین
قل یا ایہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتین پڑہنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس مین تعجب کرین اور بعضی
روایتون مین اسکے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہمنے تئیسوین مسلہ مین لکہا ہے **ابن قیم** رحمۃ اللہ علیہ
نے زاد المعاد مین فرمایا کہ طواف قدوم مین اختلاف ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سوار ہو کے
اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل تھا اور جن روایتون مین حجۃ الوداع مین
اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کے طواف
مین کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے اور ان کی
غلطی ہے حقیقت مین یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ مین واقعہ ہوا ہے نہ سعی بین
الصفا والمروہ مین پھر کہا ہے کہ صفا اور مروہ مین ہر بار بطن وادی (یعنے بیچ کے نشیب کی جگہہ مین جہان

اب دوسنبر کھنبی کہڑے کردیے ہین) مین دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ مین آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ مینے اپنے
استاذ شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سی پوچہا تو اونہون نے کہا کہ یہہ ابن حزم کی بہول ہی اور یہہ بہول ایسی ہی
ہے جیسے کسی نے کہا ہی کہ حضرت چودہ بار پہرے صفا اور مروہ کے بیچمین اور وہ یہ سمجہا کہ شاید آنے اور جانے
دونون کو ملاکر ایک سعی کہتے ہین اور ایسی ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اس لیے کہ اگر
ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہان سے شروع ہوئی تہی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپنے سعے مروہ پر ختم
کی اور صفا سے شروع کی ح پہر جب صفا کی قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے
بیس پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑہی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ یعنے صفا اور مروہ دونون اللہ کی نشانیون
مین سے ہین) اور فرمایا آپنے کہ ہم شروع کرتے ہین جس سی شروع کیا اللہ تعالی نے اور آپ صفا
پر چڑہی یہانتک کے بیت اللہ کو دیکہا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اوسکی بڑائی
کی (یعنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ تک (یعنی کوئی معبود
لائق عبادت کی نہین سوا اللہ تعالی کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اوسنے اپنا وعدہ (یعنے دین کے پہیلانے
کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اوس نے اپنے غلام کی (یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
اور شکست دی اوسنے اکیلے سب لشکرون کو پہر اس کے بعد دعا کی پہر ایسا ہی کہا پہر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی
کیا پہر اوترے اور مروہ کیطرف چلے یہانتک کہ جب آپکے قدم میدان کے بیچ مین اوترے تو دوڑے یہانتک
کہ جب چڑہ گئے تو پہر آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ مروہ پر پہونچے پہر مروہ پر بہی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر
کیا تہا (یعنے وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کہڑے ہوکر یہانتک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنے
سات شوط ہوچکے) ف اس سے بہت مناسک معلوم ہوئے چنانچہ **چھبیسوان** مسئلہ یہ ہی
کہ سعی صفا سی شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہی شافعی اور مالک اور جمہور کا اور نسائی مین آیا ہے کہ آپ
نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہین سے جہان سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اوسکی صحیح ہے
اور **ستائیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ صفا اور مروہ پر چڑہنا چاہیے اور اس چڑہنے مین اختلاف ہے
جمہور شافعیہ نے کہا ہی کہ چڑہنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہی اور اگر کوئی اوس پر نہ چڑہا تو سعے صحیح ہو
گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور حفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہین ہوئی اور صواب وہی
قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی درز مین اڑیان لگا کر سعے شروع کرے اور مروہ کی درز مین پیر کی

اونگلیان لگاکر تمام کرے کہ سعی ناقص نہو **اٹھائیسوان** یہہ ہی کہ مستحب ہی کہ اتنا چڑہے کہ کعبہ دکھائی دی اگر ممکن ہو ورنہ خیر **اونتیسوان** یہہ ہے کہ مستحب ہی بلکہ مسنون ہی کہ صفا پر کھڑا ہوا اور وہی ادعیات پڑہے اور دعا کرے قبلہ رخ ہوکر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضون نے کہا تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا مین اشارہ ہی کہ جنگ احزاب مین تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑہ آئے تھے اللہ تعالی نے انکو بھگا دیا اور یہہ جنگ جسکو خندق کہتے ہین جو تھے سال ہجرت کے یا پانچوین سال مین ماہ شوال مین واقعہ ہوئی **تیسوان** یہ کہ وادی کے بیچمین دوڑنا مستحب ہے باقی چلنا حسب عادت اور اس دوڑنیکو سعے کہتے ہین اور ہر بار مین جب وادی کے بیچ مین پہونچے دوڑکر چلے اور اگر کسینے اُس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور اُن کے موافقین کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اوسپر دوبارہ اعادہ واجب ہی اور ایک دوسری روایت بہی اون سے آئی ہے **اکتیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ مروہ پر پہنچکر بہی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ **بتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سعے آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو صفا سے مروہ پر پہنچنا یہہ ایک پہیرا ہوا اور وہان سے پھر صفا پر آنا دوسرا پہیرا ہے ایسے ہی سات پہیرے چاہیین اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصون نے غلطی اور خطا سے ہمارا اخلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سی جانا اور پہر صفا پر آجانا یہ ایک پہیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پہیرے کہ جمہور کے حساب سی چودہ پہیرے ہوتے ہین ضرور ہی اور یہہ قول اون کا حدیث سی مردود ہو گیا اس لیے کہ اس صورت مین سعی صفا پر تمام ہوتی اور ہم مین مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن بنت شافعی اور ابو بکر صیرفی مین اصحاب شافعیہ سی اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور **ابن قیم** رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے زاد المعاد مین اون صاحبون کے قول کو خطا کہا ہے **ح** تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سی معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو مین ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی مین خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم مین سے جسکی ساتھہ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنے طواف وسعی تو ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اُسکو عمرہ کرلے پہر **سراقہ** ابن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہماری اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہکی اجازت ہی تو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہی اور ہمیشہ کے لیے ہی اور حضرت علی

میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ اُن میں ہیں جنہوں نے احرام کھولڈالا
اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگائے ہوئے ہیں تو حضرت علی نے بُرا مانا تو اونہوں نے فرمایا کہ
میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا پھر راوی نے کہا کہ حضرت علی عراق میں فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس احرام کھولنے کے سبب سے جو اونہوں نے کیا تھا
پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب کو جو میں نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی میں نے کہ
مینے اُسکو بُرا جانا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنے میں ہی نے اونکو احرام کھولنے کا
حکم دیا ہے) پھر آپنے فرمایا کہ تمنے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو مین نے عرض کی کہ میں نے کہا یا اللہ میں
اہلال کرتا ہوں اوسکا جسکا اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپنے فرمایا میرے ساتھہ ہدی ہے (اسلیے میں
نے احرام نہیں کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو کہا جابر نے کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علی یمن سے لائے
تھے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھہ لائے سب ملکر سو اونٹ ہوگئے کہا جابر نے کہ پھر سب لوگوں
نے احرام کھولڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتھہ قربانی تھی (کہ وہ محرم
ہی رہے) **ف** قولہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہو گیا کہ انبیا کو علم غیب نہیں
ہوتا جبتک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے جبتک بات معلوم کر لینا اون کا کام
نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپنے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھہ نہوتی تو احرام حج کا عمرہ کرکے فسخ کرڈالتا
کہ اس میں آسانی اور سہولت ہے امت کے لیے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتوں
میں تو اوسے اختیار کرتے جو آسان یا آسانتر ہوتی اور اس سے باطل ہو گیا قول اون لوگوں کا جو حج
کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کرکے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں اور اسکے
تابعین دو عذر بڑے پیش کرتے ہیں **اول** یہ کہ جب صحابہ میں اختلاف ہوا اُس کے جواز و عدم جواز
میں تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جواب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط جب ہوتی
ترک فسخ میں کہ سنت رسول الثقلین ہم پر ظاہر نہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہوگئی اور آپ نے
قیامت تک کے لیے فرمادیا سراقہ بن جعشم کے جواب میں تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ ترک
سنت میں اور **دوسرا** عذر یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اسلیے دیا کہ معلوم ہو جاوے
اون لوگوں کو کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اسلیے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عمرہ حج کے مہینوں میں

ممنوع جانتے تہے اور یہ عذر اس سے بہی لغو ہے اور اسکا جواب **اول** ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تہے اور وہ تینون ذی قعدہ کے مہینے مین ہوئے تہے اور ذی قعدہ حج کے مہینون مین ہے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی جسکو تم منع کرتے ہو کیا ضرورت رہی **دوسری** یہ کہ صحیحین مین روایات متعددہ مین یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج وعمرہ دونون کا پہر اسی سے معلوم ہوگیا کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہوگیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی **تیسرے** یہ کہ آپ نے بخوبی تصریح کردی اور صاف فرمادیا کہ جس کے پاس ہدی نہین ہے وہ احرام کہولڈالے اور جس کے ساتھہ ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے یہی آرزو کی کہ اگر مین ہدی نہ لاتا تو احرام کہول ڈالتا غرض دونون قسم کے محرمون مین آپنے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہین بلکہ ہدی کا ساتھہ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی بیان کرتے ہو (یعنے تا صحابہ کو معلوم ہوجاوے کہ ایام حج مین عمرہ درست ہی) یہ ہر محرم مین پائی جاتی ہے اور ایسی نہین ہے کہ ایک محرم مین پائی جاوے اور دوسرے مین نہ پائی جائے حالانکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹہیرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نکرے اور جو نہین لایا ہے وہ فسخ کردے ۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسیطرح کے گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین دیے ہین (فمن اراد الزیادۃ فلیرجع الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنے علم غیب نہونا **تینتیسوان** مسئلہ ہے اسحدیث کا اور جواز فسخ حج **چونتیسوان** اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا **پینتیسوان** مسئلہ کہ ضرور ہی شوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شرع بات بی بی سے دیکہے تو اوسپر غصہ کرے اور ناخوش ہو اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پہر اورون کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پہر جب حضرت کی اجازت معلوم ہوگئی چپ ہوگئے **چہتیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ حضرت علی کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندہے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے **سینتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ اونہون نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بہی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردون کو مگر صحابہ نے یہان افضل پر اسلیے عمل نکیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اسلیے

یہان تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا **ح** پہر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی) توسب لوگ منا کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی سوار ہوئے اور منی میں ظہر اور عصر اور مغرب ورعشا اور فجر (پانچ نمازین) پڑہین پہر تہوڑی دیر ٹہیرے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم فرمایا آپنے اوس خیمہ کا جو بالون کا بنا ہوا تہا کہ لگا دیا جاوے نمرہ مین (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تہے کہ آپ مشعر الحرام مین وقوف کرینگے جیسے سب قریش کے لوگون کی عادت تہی ایام جاہلیت مین اور آپ وہان سی آگے بڑہ گئے یہان تک کہ عرفات پہنچے اور آپنے خیمہ اپنا نمرہ مین لگا پایا اور اوس مین اوترے یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا آپنے حکم فرمایا کہ قصوا او نٹنی کسی گئی اور آپ وادی کے بیچ مین پہنچے اور خطبہ پڑہا لوگون پر اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہین جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونون پیرون کے نیچے رکہدی گئی (یعنے اون چیزون کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہوگئے اور پہلا وہ خون جو مین اپنے خونون مین سی معاف کیے دیتا ہون ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین اور اوسکو ہذیل نے قتل کر ڈالا (غرض مین اوسکا بدلا نہین لیتا) اور اسیطرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنے کوئی اوسوقت کا چڑہا سود نہ لے نہ دے) اور پہلا جو سود کہ ہم اپنے یہان کے سود مین سی چھوڑ دیتے ہین (اور طلب نہین کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہی اسلیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سی کہ عورتون پر زیادتی نہ کرو اسلیے کہ اونکو تمنے اللہ پاک کی امان مین لیا ہی اور حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو اللہ تعالی کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے بچہونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنے تمہارے گھر مین) جسکا آنا تم کو ناگوار ہو پہر اگر وہ ایسا کرین تو انکو ایسا مارو جو سخت چوٹ نہ لگے (یعنے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت مین فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اوجڑ جاوے) اور انکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون کی اور کپڑا اون کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے درمیان چہوڑے جاتا ہون مین ایسی چیز کہ اگر تم اوسے مضبوط پکڑے رہو تو کبہی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت مین) اور میرا حال پوچہا جاوے گا پہر تم کیا کہو گے توسبنے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک

آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور اُمت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی اونگلی) سے کہ آپ اُسے آسمان کیطرف اٹھاتے تھے اور لوگون کیطرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یون ہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھی اور ان دونون کے بیچ مین کچھ نہین پڑھا (یعنے نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ **اڑتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھوین تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ مین ہو وہ آٹھوین تاریخ احرام باندہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اون کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کر روسے **اونتالیسوان** یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھوین تاریخ سے پہلے منا نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانیکو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہین اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ بہی سوار ہوئے اس سے **چالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہہ مین سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہون مین حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے **اکتالیسوان** یہ کہ منا مین یہ پانچ نمازین پڑہنا مسنون ہے جیسے حضرت نے پڑہین **بیالیسوان** یہ کہ منے مین اس شب یعنے نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچہ رکن نہین نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اُسکو چھوڑ دیا تو اوسپر دم جب نہین ہوتا اور اُسپر اجماع ہے **تینتالیسوان** یہ کہ یہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہو اور یہہ سنت ہے باتفاق **چوالیسوان** یہ کہ نمرہ مین اوترنا مستحب ہے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات مین داخل نہون جب تک آفتاب ڈہل نہ جاوے پہر جب آفتاب ڈہلجاوے ظہر اور عصر ملاکر پڑہین پہر عرفات مین داخل ہون اس لیے نمرہ مین اوترنا مسنون ہوا پھر جسکا خیمہ ہو لگا یا جاوے اور زوال کے قبل غسل کرین وقوف عرفات کے لیے پہر جب زوال ہوجاوے امام لوگون کے ساتہہ مسجد ابراہیم مین جاوے اور وہان دو چھوٹے چھوٹے خطبہ پڑہے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو پہر بعد اسکے ظہر اور عصر دونون کو جمع کر کے ادا کرے پہر نماز سے فارغ ہو کر موقف مین جاوے **پینتالیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ مین یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے **چھیالیسوان** خیمون کا

رکھنا روا ہی بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کے بغل مین اور عرفات مین داخل نہین قولہ قریش یقین کرتے تھے اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات مین جاکر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ مین کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالی کے گھر والے ہین ہم حرم سے باہر نہ جاوین گے اور مزدلفہ حرم مین ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات مین جاکر وقوف کیا جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ یعنے پھر لوٹو وہان ہی جہان سے سب لوگ لوٹتے ہین یعنے عرفات سے قولہ یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا اس سے **سینتالیسوان** مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات مین داخل ہونا قبل صلوۃ ظہر وعصر کے خلاف سنت ہی قولہ آپ وادی کے بیچ مین پہنچے الخ یہ وادی وادی عُرَنہ ہے جسمین عین کو پیش اور رکو زبر اس کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات مین داخل نہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علما کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہین کہ عرفات مین ہے قولہ پھر خطبہ پڑھا الخ اس سے **اڑتالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہان مستحب ہے امام کو عرفہ کے دن اور یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس مین مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج مین چار خطبہ سنت ہین **ایک** تو ساتوین تاریخ ذیحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے **دوسرے** یہی جو مذکور ہوا عرنہ مین عرفات کے دن **تیسرے** یوم النحر مین یعنے دسوین تاریخ **چوتھی** کو حج کے دن منے سے جسکو یوم نفر اول کہتے ہین اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنے بارہوین تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اوس مین دو ہین اور اسیطرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہین مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ مین احکام ضروری حج کے تعلیم کرنا ضرور ہین **قولہ** اور تمہارے خون اور اموال الخ اس مین بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اسدن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا اسکو آپنے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا **انچاسوان** مسئلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہان مال وجان کی حرمت کی تشبیہ دی **قولہ** ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیرون کے نیچے ہے الخ اس سے مقصود یہ ہے کہ بیع وشرا اور معاملات ایسے کہ جن مین ابھی قبضہ نہین اور خون ایسے جسکا قصاص نہین

لیا گیا اور سود جو وصول نہین کیا گیا اُس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہوگیا اور ابن ربیعہ
کا نام محققون نے لکھاہے کہ ایاس تہا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضون نے
اس کا نام حارثہ کہاہے اور یہ لڑکا چہوٹا تہا اور گہرون مین گہٹنیان بل چلتا تہا اور بنی سعد اور بنی لیث
کے بیچ مین لڑائی ہوئی اور اُس کے ایک پتہر لگا اور مرگیا یہ قول ہی زبیر بن بکار کا اور یہ جو فرمایا ڈرو بسبب
سے عورتون پر الخ اس سے پچاسوان مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتون کے ساتہہ حسن سلوک اور اخلاق اور
محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضرور ہی اور اس بارہ مین بہت احادیث آئی ہین اور بہت ڈرایا ہے آپ
نے اونکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم مین سب سے بہتر وہ ہے جو عورتون کے ساتہہ اچہی طرح رہتا ہے اور
امام نووی کی اس بارہ مین ایک کتاب ہی ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تمنے اون کے
ستر کو الخ یعنے اللہ تعالی نے فرمایا ہے فامساک بمعروف او تسریح باحسان اس حکم سے خدا تعالی کے
اُن کے فروج تم پر حلال ہوئے ہین تو اسکا خیال رکھو کہ اُنہے تکلیف ندو اور اُن کے حقوق تلف نہ کرو
یا مراد اس سے یہ آیت ہی فانکحوا ما طاب لکم من النساء یا مراد کلمہ سے ایجاب وقبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے
بنایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچہونے کو الخ اس سے زنا مراد نہین اسلیے کہ اس مین تو رجم ہے یعنے
پتہراو کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتہہ تخلیہ نہ کرین یا کسی کو گہر مین آنے ندین جب تک
کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم مین سے ہو غرض بغیر اجازت
شوہر کے کسی کو گہر مین آنے نہ دینا چاہیے پہر خواہ اجازت زبان سے پائی جاوے خواہ عرف وعادت سے
اکاون یہ مسئلہ ہی کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید
نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنے اُس مین ضرر شدید نہ تہا اور اتفاق سے وہ مرگئی
تو اوسپر (یعنے زوج پر) دیت ہی اور زوج کے عاقلہ پر اوسکی ادا واجب ہی اور زوج اپنے مال سے کفارہ
دی **باون** قولہ روٹی اونکی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق
زوج پر واجب ہی اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس مین اختلاف نہین **ترپن** وصیت کی آپ نے
قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اُسکو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے اور حدیان کی ہدایت کی اُسکے
تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چہوڑ دیا یعنے اوسکی اوامر پر عمل نکیا نواہی سے نہ بچا قصص سے
عبرت نہ پکڑی خبرون کی تصدیق نکی وعدون کی امید نرکہی وعیدون سے خوف نہ کیا صفات باری پر

یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اوسکا حال ہی جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہین کرتا ہے
پہر اُسکا حال پوچہنے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنے بہی نہین جانتا اور اُس بدبخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے
جو مردود و ملعون یہ خیال رکہتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہی
کہ بے فقہ کے قرآن پڑہنے سی گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پہ چلنے سے گمراہ
ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبہ ہین ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالی اُس سی ہر مسلمان کو بچاوے ـ
چوبیسوان مسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہوگا میرے حال سی یہ خبر دی آپنے
قیامت کے سوال سی کہ ہر اُمت سی ہوگا اور ہر نبی سے اور روبکاری حضرت عیسی علیہ السلام کی قرآن
شریف مین اور روبکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث مین اوسی جلسہ سے ہے **پچیسوان** مسئلہ
یون پوری ہوئے کہ آپنے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ الی آخرہ اس سی معلوم ہوا کہ اللہ پاک
جل جلالہ و جل شانہ اپنی ذات مقدس سی عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور اسیلیے آپنے اشارہ حسی کیا اوسکیطرف اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتاران جہمیت
کا جو قائل ہین کہ خداوند تعالی سب جگہہ ہے یا زعم مین کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر ہے یا
مدعی ہین کہ جیسے عالم کے اوپر ہی ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو سرور
انبیا کا تہا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بہی اوسکے موافق نہوتا تو وہ برق کیطرح چمک کے حضرت
سے سوال کرتا اور آپکے جواب باصواب مین اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کے قول ذیشان کو جان
جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات مین تہا کبہی کاہے کو
ہوا ہی غرض اہلحدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور
منکران صفات کو جن کے اقوال شنذر و نذر واقع ہوئے ہین ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا غرض جب
ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بہی اُسپر متعجب ہوا اور کسی بدوی نے اوسپر کچہ سوال نہ کیا تو اب جو دنی علم
و دنی فہم اُس کے خلاف عقیدہ رکہے وہ پلے سرے کا گنوار اور حد درجے کا کندہ ناتراش کج فہم و بدتر
بدعقیدہ و بدمعاش ہے **چہبیسوان** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کے پڑہا اور راست کا
اسپر اجماع ہے کہ یہہ جمع یہان جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب مین اختلاف ہی کسی نے کہا سبب
اسکا بجا آوری نسک ہی اور یہ مذہب ابی حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور اُن لوگون کا قول ہی کہ جو وہین رہتا ہو یا مکہ کا ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اُسکو جمع روا نہین
جیسے قصر روا نہین **ستاون** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازون کو تو اُسکو
لازم ہے کہ ترتیب سے پڑہے یعنی ظہر پہر عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے
لیے فقط اقامت کہی اور اُن کے بیچمین کچہ نہ پڑہے اور اس مین شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہی

ح پہر سوار ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ آئے کہڑے ہونے کی جگہہ مین پہر اُونٹنی
کا پیٹ کر دیا پہترون کیطرف اور پگ ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور کہڑی
رہی یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تہوڑی تہوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی
اور اسامہ کو اپنے پیچہے بٹہا لیا اور لوٹے اور مہار قصوا کی اسقدر کہینچی ہوئی تہی کہ سر اُسکا
کجاوہ کے آگے مورک مین لگ گیا تہا (مورک وہ جگہہ ہے جہان سوار بعضے وقت تہک کر اپنا
پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اوس جگہہ رکہتا ہے) اور آپ سیدہے ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے کہ ای
لوگو! رسان رسان چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈہیری پر آجاتے (جہان بہیڑ کم پاتے)
تو ذرا مہار ڈہیلی کر دیتے یہان تک کہ اونٹنی چڑہہ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہان مغرب اور
عشا پڑہی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیرون سے اور اُن دونون
فرضون کے بیچمین نفل کچہ نہین پڑہے (یعنے سنت وغیرہ نہین پڑہی) پہر آپ لیٹ رہے یہانتک
کہ صبح بر آمد ہوئی پہر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے خادم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ رات دن آپکے سونے بیٹہنے اوٹہنے جاگنے کہانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی
یاد و محنت و حفاظت ہی اللہ تعالی رحمت کرے اُنپر) جب فجر خوب ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے
ساتہہ پہر قصوا (اونٹنی) پر سوار ہوئے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور وہان قبلہ کیطرف
مونہہ کیا اور اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکی توحید پکاری اور
وہان ٹہہرے رہے یہانتک کہ روشنی ہو گئی بخوبی اور لوٹے آپ وہان سے قبل طلوع آفتاب کے
اور فضل بن عباس کو اپنے پیچہے بٹہا لیا اور فضل ایک نوجوان اچہے بالون والا گورا اچہا خوب
صورت جوان تہا پہر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتون کا ایسا چلا جاتا تہا کہ ایک ایک اونٹ
پر ایک عورت سوار تہی اور سب چلی جاتیں تہی اور فضل اُنکے طرف دیکہنے لگے سو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہہ پر ہاتہہ رکہدیا (اور زبان سے کچہ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تہی اور نہی منکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے مونہہ اپنا دوسری طرف پہیر لیا اور پہر دیکہنے لگا (یہ اون کی کمال اطمینان کی وجہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر اپنا ہاتہہ اودہر پہیر کر اون کے مونہہ پر رکہہ دیا تو فضل نے دوسری طرف مونہہ پہیر کر پہر دیکہنے لگے یہانتک کہ بطن محسر مین پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبری پر جا نکلتی ہے یہانتک کہ اوس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اور اوسیکو جمرہ عقبی کہتے ہین) اور سات کنکریان اوسکو مارین ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریان جو چٹکی سے ماری جاتی ہین اور دانہ باقلا کے برابر ہون) اور وادی کے بیچ سے کہڑے ہو کر مارین (اگہ منے اور عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور مکہ بائین طرف رہا) پہر نحر کی جگہہ آئے اور ترسٹہہ اونٹ اپنے دست مبارک نحر کیے (قربان دست و بازوئیت شوم) باقی حضرت علی کو دیے کہ اونہون نے نحر کیے اور شریک کیا آپنے اون کو اپنی ہدی مین پہر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا لیوین اور ایک ہانڈی مین ڈالا اور پکایا گیا پہر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونو نے اوس مین سے گوشت کہایا اور اوس کا شوربا پیا پہر سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ مین پڑہی اور بنی عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تہے آپنے فرمایا پانی بہرو اے اولاد عبد المطلب کی اگر مجہے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بہیڑ کر کے تمہے پانی نہ بہرنے دین گے تو مین بہی تمہارا شریک ہو کر پانی بہرتا (یعنے جب آپ بہرتے سنت ہو جاتا تو پہر ساری امت بہرنے لگتی اور اون کی سقایت جاتی رہتی) پہر اون لوگون نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپنے اوس مین سے پیا **ف** اب مسائل سنو قولہ پہر آئے کہڑے ہونے کی جگہہ **اٹہاون** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف مین آجاوے **اونسٹہہ** یون ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور اس حدیث سے بہی ثابت ہوتا ہے اور اس مین شوافع کے تین قول ہین کہ اصح اون مین یہی ہے کہ سواری پر افضل ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونو برابر ہین مگر سواری پر فضل نبی ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے **ساٹہہ** یون ہوئے کہ اون پتہرون کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتہر بچہے ہوئے ہین جبل رحمت کے دامن مین اور جبل رحمت

زمین عرفات کے بیچ مین واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جبل رحمت پر
چڑہنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہین کہ بے اوسکے چڑہے وقوف صحیح نہین وہ بیوقوف
ہین اور جبل رحمت پر چڑہنے کو اولی جاننا سنت کی رحمت ہے بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہے اور
مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے **آٹھ** مسئلے یون پوری ہوئے کہ معلوم ہوا کہ
قبلہ کیطرف موکہہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہے **نو** مسئلے یون پوری ہوئے کہ وقوف مغرب تک
چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جاوے اور اُسکے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پھر اگر کوئی قبل غروب کے
بہی چلاگیا تو وقوف اور حج تو اُسکا پورا ہوگیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے
طور سے اور اس مین شافعی کے دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے اور دوسرا یہ ہے کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونون کو جمع کرنا واجب ہے یا نہین
تو صحیح قول یہی ہے کہ سنت ہے رہا وقت وقوف کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن
کے طلوع فجر تک ہے یعنے یوم النحر کی فجر تک غرض جو اسوقت مین وہان ٹہیر گیا تہوڑی دیر بہی
اُس کا وقوف ہوگیا اور حج اوسکو ملگیا ورنہ فوت ہوگیا یہ مذہب ہے امام شافعی اور جماہیر علماء
کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف دن مین وقوف صحیح نہین بلکہ کچہ رات بہی شامل ہونا ضرور ہے اور
اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہوگیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہین ہوا اور امام احمد
نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اسپر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل
وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہوگیا تو حج فوت ہوگیا اور بے اوسکے حج صحیح نہین ہوتا۔ قولہ
اور اسامہ کو پیچہے بٹہا لیا اس سے **دس** مسئلہ پوری ہوئے کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹہنا
درست ہے اگر جانور طاقت رکہتا ہو اور اس باب مین بہت روایتین آئین ہین قولہ سر اوسکا کجاوہ کے
آگے مورک مین لگ گیا مورک وہ جگہہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبہی سوار جب تہک جاتا
ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہین تو اوٹہاکر وہان رکہہ لیتا ہے اور وہان ایک چمڑا لگا ہوتا ہے
اور اس سے ثابت ہوگیا ایک مسئلہ کہ پورے ہوئے اس سے **چودہ** مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیدلون
کے ساتھہ نرمی کرے اور ان کے بیچ مین سواری دوڑا وے نہین کہ اون مین بہاگڑ پڑے اور کہبرا ہوے
یا پہل چل مچے پہلے اب مہار کہینچی ہے اور **پندرہ** یون پورے ہوئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سے لوٹے

تو آہستہ آہستہ آسان آسان چلو جلدی چلنے کی حاجت نہین کہ خلاف سنت ہو قولہ آخر مزدلفہ پہونچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہہ ہے حد اوسکی مشہور ہے اور عرفات سے تین کوس ہے اور مزدلفہ سے منے تین کوس ہو اور منی سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم مین داخل ہو اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ ۔

چہپنسٹھہ یون پورے ہوئے کہ شب کو آپ وہان رہو اور شب کو وہان رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمد کے نزدیک بہی اور بعض شافعیہ کا بہی یہی قول ہو اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے ۔

ستّرٹھہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت سے پڑہی جیسے ظہر و عصر عرفات مین پڑہی تہی اور یہ مذہب ہو شافعی اور زفر کا اور دوسرے اماموں کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہو کہ عشا مین اقامت ضرور نہین اسلیے کہ وہ اپنے وقت پر ہی بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت مین تہی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور **اڑسٹھہ** مسئلہ یون پورے ہوئے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سے جب لوٹے تو مغرب مین دیر کرے اور عشا کے ساتہہ ملا کر پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہے اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہان جمع تاخیر ضرور ہے اور اسمین اختلاف ہو کہ سبب اسکا کیا ہے ابحنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ بسبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بہی اور اہل منے کو بہی اور اور لوگون کو بہی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر کے ہے اور اسی مسافر کو روا ہو کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکہتا ہو اور وہ دو منزل ہین اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر مین گو چہوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم مین اور عالمگیری مین ہے کہ جمع مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہین بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی المصفی اور نووی نے کہا ہے کہ اگر کسی نے ارض عرفات مین یا راہ مین مزدلفہ کے مغرب پڑہ لی اور جمع نکی ساتھہ عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہو کہ یہ ثابت نہین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہر طور اطاعت انکی واجب ہو امت پر اور یہی مذہب ہو صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف اور اشہب کا بہی قول ہے اور اصحاب حدیث کا بہی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت مین ادا کی تو بہی روا ہے اور ابوحنیفہ وغیرہ کوفیون نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ مین جمع کرے اور اس سے پہلے کہین روا نہین اور امام مالک نے بہی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہین مگر جسکو یا جسکی سواری کو کچہہ عذر ہو جاوے مگر اسکو بہی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور **اونہتر** مسئلہ یون

پوری ہوئے کہ اندونون کے بیچ مین ثابت ہوا کہ سنت نہ تھے ہے مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ نہ پڑہنا سنت
کا شرط ہی جمع کی یا نہین اصحاب شافعیہ کی نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہین بلکہ سنت مستحبہ ہی اور بعض
اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے قولہ اسکے بعد جبتک رہے کہ پہر آپ لیٹ رہی اور ۶۱ تریسٹھ مسئلہ
یون پوری ہوئے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی یا سنت ہی صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو
وہان نرہا تو حج اوسکا صحیح ہو گیا اور گنہگار رہا مگر اوسپر دم واجب ہی اور دوسرا قول یہ ہے
کہ اوسکی ترک مین گناہ نہین اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہان ٹہیرنا رات کو مستحب ہی اور ایک جماعت
کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اوسکے حج صحیح ہی نہین ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج
صحیح نہین ہوتا اور یہ قول ہی امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود
اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور ۶۲ اکہتر یون ہوئے کہ مزدلفہ مین نماز سویرے پڑہنا چاہیے
صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت مین ۶۳ بہتر یون ہوئے کہ صبح کی نماز مین اذان اور
اقامت دونون مسنون ہین اور اسیطرح تمام نمازون مین مسافر کے اور اسمین بہت حدیثین وارد ہوئی
ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین بہی اذان دلوائی جیسے حضر مین دلواتے تہے قولہ پہر چلے
یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور اوس سی ۶۳ تہتر مسئلہ یون پورے ہوگئے کہ معلوم ہوا کہ یہان وقوف
بہی سواری پر افضل ہے پیدل سے جیسا اوپر بہی گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قزح ہے
اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور ۶۴ چوہتر یون پورے
ہوئے کہ معلوم ہوا یہان بہی وقوف کرنا مناسک حج مین داخل ہے اور اس مین کچہ اختلاف نہین مگر
اختلاف اس مین ہے کہ یہان سے کب چلے سو ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جماہیر
علما کا قول ہے کہ یہان کہڑا دعا کرتے رہے اور ذکر مین مشغول رہے یہانتک کہ صبح روشن ہو جاوے
جیسے اسحدیث مین ہے اور امام مالک نے کہا کہ یہان سے روشنی ہونے کے قبل چلدیے تہوڑا فضل کے
مونہہ پر ہاتہہ رکہدیا اس سی پورے ہوئے ۶۵ پچہتر مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتون سے
آنکہہ بند کرنا چاہیے اور پورے ہوگئے ۶۷ چہتر مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکہے گناہ سے روکنے کی
اپنے ہاتہہ سے تو روکدے اپنے ہاتہہ سے اسلیے آپنے ہاتہہ رکہدیا قولہ بطن محسر مین پہونچے محسر اسکو
اس لیے کہتے ہین کہ فیل اصحاب فیل کا وہان رُک گیا تہا اور روکنے کو عربی مین حسر کہتے ہین۔ قولہ تب

اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے ستہتر مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گذرنا
چاہیے اور یہ سنت ہے اس مقام کی سنتون مین سے اور وہ ایک تیر کے ٹپہ تک ہے یا ڈھیلا پہنچنے کی مسافت
تک قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پورے ہوئے اٹھہتر مسئلہ کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ سے
منی مین داخل ہونا سنت ہے اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی
بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی اور عیدین مین بھی
آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقا مین چادر الٹتے غرض یہ سب گویا بطور تفاول کے ہوا
قولہ جمرہ عقبہ اس سے پورے ہوئے اوناسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ
سے آدمی تو منے مین پہونچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس کے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اوسکی
منے مین اترنے سے پہلے ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اترے قولہ اور سات کنکریاں الخ اس
سے پوری ہوئے اسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سات کنکریاں مارین دانہ باقلا کے برابر نہ اس سے بڑی
نہ چھوٹی اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہون تب بھی کافی ہین مگر پتھر ہون اور امام شافعی اور جمہور کے
نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہین اسیطرح جن چیزون کو حجر
نہین کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزاء ارض مین سے جو چیز ہو درست ہے اور
پوری ہوئے اس سے اکاسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنے اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ
ایک ایک کنکرے الگ مارے اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن وادی مین کھڑا ہو جیسے ہم اوپر
تصریح کر چکے ہین اور بعضون نے کہا قبلہ کیطرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یوم النحر مین بھی رمی جمرہ
عقبہ مشروع ہے اور کچھ نہین اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانون کا اور یہ رمی نسک مین داخل ہے باجماع
مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہین پھر اگر کسی نے چھوڑدی یہانتک کہ ایام
رمی کے نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اسپر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالک نے کہا ہے حج فاسد
ہو گیا اور واجب ہین سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چھ کافی نہین ہوتین قولہ پھر نحر
کی جگہہ مین آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کی سو اونٹ ہدی تھی
اور پورے ہوئے بیاسی مسئلہ یعنے ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت
بھی جائز ہے بالاجماع جب نایب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے تراسی مسئلہ یعنے

معلوم ہوا کہ مستحب ہے جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ جو آپکے ساتھ آئے تھے وہ آپ ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی
اللہ عنہ لائے تھے وہ اُن کو ذبح کے لیے دیے جو وہ یمن سے لائے تھے غرض یہ سب ملکر سو ہو گئے قولہ
پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے پورے ہوئے چوراسی مسئلے یعنے معلوم ہوا کہ ہر قربانی
میں سے کچھ کھانا سنت ہے اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپنے یہ ترکیب کی اور اسکی سنت
ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے ہوئے پچاسی مسئلہ
یعنے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اور اول اسکا شب
نحر کے نصف سے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہے اور ذبح ہدی اور حلق کے
پیچھے اور اُس میں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور ساری دن میں نحر کے جب چاہے بجا لاوے بلا کراہت اور
یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا ایام تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اُس کا
جب تک آدمی زندہ رہے مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے
تو روا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل ہے نہ اضطباع ہے اور اگر کسینے طواف
وداع کی نیت سے طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکے ذمہ تھا تو یہ طواف افاضہ کی جگہہ ہو گیا اور اس میں نص
ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بہ ارادہ نذر حج بجا لاوے تو وہ حج اسلام کی
جگہہ ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح
نہیں ہوتا اور اس طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور
طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس سے پورے ہوئے چھیاسی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ پانی بھرنا
اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپ نے اسکی مگر اس خوف سے کہ بنی عبد المطلب کی خدمت چھین جاوے
بجا نلائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوا اس سے
ستاسی مسئلہ کہ ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اس بارہ میں آئی ہیں اور
یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سے اڑتیس ہاتھ پر اور وہ بار زمزمہ سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے
ہیں اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم اور سب سے بدتر برہوت تمام ہوئی شرح
اس حدیث کی اور ہمنے اختصار کیا اوسکی شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اوسکے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ اتمامہ

عن جعفر بن محمد قال حدثني ابي قال اتيت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما فسالته عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث بنحو حديث حاتم بن اسمعيل وزاد في الحديث وكانت العرب يدفع بهم ابو سيارة على حمار عري فلما اجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم من المزدلفة بالمشعر الحرام لم تشك قريش انه سيقتصر عليه ويكون منزله ثم فاجاز ولم يعرض له حتى اتى عرفات فنزل **ترجمہ** جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ مین جابر کے پاس گیا اور اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور اُنہون نے بیان کی حدیث جیسے حاتم بن اسمعیل نے بیان کی تھی اور اُسمین اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنے ایام جاہلیت میں) کہ ابو سیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اُنکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو لیجاتا تھا) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ مشعر الحرام مین ٹھہر ینگے اور وہیں آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہان سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نکیا یہانتک کہ عرفات پہنچے (یعنے قریب عرفات) اور وہان اوترے **ف** یعنے قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ مین وقوف کرینگے جیسے وہ یہ وقوف ایام جاہلیت مین کرتے تھے حضرت اوس سے بڑھکر عرفات کے قریب اوترے اور بعد زوال عرفات مین وقوف کیا جیسے اوپر گذرا **عن** جعفر حدثني ابي عن جابر رضي الله تعالى عنه في حديثه ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحرت ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف **ترجمہ** جابر سے اسی حدیث مین یہ زیادہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے یہان نحر کیا اور منی ساری نحر کی جگہہ ہے تو تم اپنے اپنے اُترنے کی جگہہ مین نحر کرو اور مین نے یہان وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان وقوف کیا **ف** یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے است کو فرمادیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کے موقف اور منحر مین وہ بھیڑ بھاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض مین آدمی قربان ہوتے **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة اتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلاثا ومشى اربعا **ترجمہ** جابر سے اُسی مین یون مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے حجر اسود کو چوما اور تین پھیرون مین رمل کیا اور چار مین عادت کے موافق چلے

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان
قریش ومن دان دینھا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب
یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات
فیقف بھا ثم یفیض منھا فذلک قولہ عز وجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس
ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی چال پر تھے مزدلفہ میں
وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حمس نام رکھتے تھے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد
کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیے کہ وہ تحمس رکھتے تھے اپنے دین میں یعنے تشدد اور سختی رکھتے
تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا
کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرماویں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم افیضوا
یعنے لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں عن ہشام عن ابیہ قال کانت العرب یطوف
بالبیت عراۃ الا الحمس والحمس قریش وما ولدت کانوا یطوفون عراۃ الا ان
تعطیھم الحمس ثیابا فیعطی الرجال الرجال والنساء النساء وکانت الحمس لا یخرجون
من المزدلفۃ وکان الناس کلھم یبلغون عرفات قال ھشام فحدثنی ابی عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت الحمس ھم الذین انزل اللہ عز وجل فیھم ثم افیضوا من
حیث افاض الناس قالت کان الناس یفیضون من عرفات وکان الحمس یفیضون
من المزدلفۃ یقولون لا نفیض الا من الحرم فلما نزلت افیضوا من حیث افاض
الناس رجعوا الی عرفات **ترجمہ** ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت
اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہیں اور انکی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جبکہ
قریش لوگ اُن کو کپڑے دے دیتے تھے سو مرد مردوں اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور
حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ
جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابھی گذرا اتنی بات زیادہ ہے
کہ جب آیت مذکور اتری تو سب عرفات جانے لگے عن محمد بن جبیر بن مطعم یحدث عن ابیہ
جبیر بن مطعم قال اضللت بعیرا لی فذھبت اطلبہ یوم عرفۃ فرایت رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللهِ إِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا میرا ایک اونٹ کھو گیا اور مین اسکی تالاش کو نکلا عرفہ کے دن تو گیا دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کھڑے ہوئے ہین عرفات مین تو مین نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے آدمی ہین انکو کیا ہوا جو یہانتک آگئے (یعنے قریش تو مزدلفہ سے آگے نہین آتے تھے) اور قریش حمس مین شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نجاتے تھے

باب جَوَازِ تَعْلِيقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ ایک شخص اپنے احرام مین کہے کہ جو فلان شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی اس کے جائز ہونے کا بیان **ف** جیسے حضرت علی نے کہا تہا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آپ نے اوسے جائز رکھا **عَنْ** أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَبِالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا مُوسٰى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى فَإِنَّ كِتَابَ اللهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَأَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحائے مکہ مین تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تم نے حج کی نیت کی مینے کہا ہان آپ نے فرمایا کیا احرام باندھا ہے مین عرض کی کہ مینے کہا لبیک مانند لبیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھولڈالو (اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہین) پھر مین طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اوس نے میرے

مہر کی جو بین دیکہہ دین پہر مین نے حج کی لبیک پکاری اور مین لوگون کو بہی فتوے دیتا تہا (کہ جو حج کو آوے (بدی
کے وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہ لے) یہانتک کہ جب خلافت ہوئی
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ایک شخص نے مجہہ سے کہا اے ابو موسی یا کہا اے عبد اللہ بن
قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکھو اسلیے کہ تم کو معلوم نہین کہ امیر المومنین نے کون سی نئی بات نکالی
نسک مین تمہارے پیچہے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تہا کہ خلفا کی بات کو بہی احداث جانتے تہے اور نو
پیدا خیال کرتے تہے اور سنت مین داخل نہ جانتے تھے اسیوجہ سے حضرت عمر نے بہی جماعت تراویح جس
کو اتپنے مقرر فرمایا تہا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نِعْمَتِ السُّنَّةُ هٰذِهٖ حالانکہ اصل
تراویح کی سنت سے ثابت تہی بلکہ اصل جماعت کی بہی ثابت تہی مگر صرف دوام اوسپر حضرت سے نہیز
کیا تہا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا اتنے سے تغیر کو جو ان کی جانب سے تہا آپ کو پسند نہ آیا کہ اسکو سنت
مین داخل کرین سبحان اللہ کیا ادب تہا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی سے معلوم
ہوا کہ قول صحابی حجت نہین ورنہ خلفاء کے بات کو احداث نہ کہتے) تب ابو موسی نے کہا اے لوگو جن کو مینے
فتوی دیا ہے (یعنی احرام کہولڈالنے کا) تو وہ تامل کرین اسلیے کہ امیر المومنین آنے والے ہین سو تم انکی
پیروی کرو کہا راوی نے پہر آئے حضرت عمر اور مین نے اون سے ذکر کیا تو اونہون نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب
پر چلین تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج وعمرہ بجا لانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلین تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جب تک قربانی نہ پہنچ لی اپنی جگہہ پر **ف** اور
جس کے پاس قربانی ہووے ہی نہین غرض حضرت عمر بن خطاب نے بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ مین حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو
وہ احرام کہولڈالے اور بعض شارحان حدیث نے اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا اخذ بالاولی
کے طریق سے تہا کہ خواہش آپکی یہ تہی کہ لوگ حج کو الگ سفر مین اور عمرہ کو الگ سفر مین بجا لاوین اور
اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تہے گو وہ خیال کیا ہی ہو **کہا** مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم
سے یہی روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد
سے مانند اس کی **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ
وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي
النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا
أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ
قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ
اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَأَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ **ابی موسی** نے کہا مین جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ بکہ کی کنکریلی زمین مین اونٹ بٹھلائے ہوئے تھے۔
(یعنے وہان منزل کی ہوئی تھی) اور آپ نے مجھ سے پوچھا کیا اہلال کیا تمنے مین نے عرض کی جو
اہلال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپنے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو مین نے کہا نہین تو آپنے فرمایا بیت
اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالو اور مین نے طواف کیا ویسا ہی پھر مین ایک عورت کے
پاس آیا اپنی قوم کے اوس نے میرے سر مین کنگھی کر دی اور میرا سر دھو دیا غرض مین یہی فتوی دینے
لگا لوگون کو آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر
فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا بطور حرمت کے نہین تہا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہون یا تمتع کو باطل خیال
کرتے ہون بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کے روایت مین آتی ہے **عَنْ** أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي
الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسٰى كَيْفَ قُلْتَ
حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ
ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ **ابی موسی** سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ
ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو بہیجا تہا اور مین اس سال آیا جس سال آپنے حج کیا

آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** اَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُفْتِی بِالْمُتْعَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ رُوَیْدَکَ بِبَعْضِ فُتْیَاکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُکِ بَعْدُ حَتّٰی لَقِیَہٗ بَعْدُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَہٗ وَاَصْحَابُہٗ لٰکِنْ کَرِھْتُ اَنْ یَّظَلُّوْا مُعْرِسِیْنَ بِھِنَّ فِی الْاَرَاکِ ثُمَّ یَرُوْحُوْنَ فِی الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُھُمْ **ترجمہ** ابی موسی فتوے دیتے تھے متعہ کا یعنی اوپر گذرا کہ حج کو عمرہ کرکے فسخ کر ڈالنا اور پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھنا تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تمکو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کونسی نئی بات نکالی نسک میں پھر وہ ملے حضرت عمر سے اور اُن سے پوچھا اُنہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کیا ہے اور آپ کے اصحاب نے (ایام حج میں مطلق عمرہ بجالانے کو اور پھر اُس سال حج کرنے کو بھی عمرہ کہتے ہیں) مگر میں جو منع کرتا ہوں تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتوں کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختوں میں کریں پھر حج کو جاویں کہ اون کے سر میں سے پانی ٹپکتا ہو اور اسی حال میں عرفات کو جاویں (**ف** یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات میں مانند اور حاجیوں کے گرد آلود ہوں اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع اور خضوع اُن میں ظاہر ہو اور سکنت کی سامان اونپر نمود ہوں نہ راحت و آرام کے علامتیں اونپر ظاہر ہوں اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع منصوص کے سامنے کچھ نہیں اسلیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بھی ہر طرح کی زینت حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے غرض قول حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا معارض حدیث مرفوع نہیں ہوسکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تھا صرف اپنی ایک رای کی بات کہی اور جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے چاہے نہ کرے

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ تمتع کے جائز ہونے کا بیان

عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ کَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَنْھٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ وَکَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَاْمُرُ بِھَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ کَلِمَۃً ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنَّا کُنَّا خَائِفِیْنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان نے منع کیا متعہ سے اور حضرت علی اُسکا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمان نے حضرت علی کو کچھ کہا تب حضرت علی نے کہا آپ جانتے ہو کہ ہمنے متعہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنے تمتع حج کا) تو اُنہوں نے کہا کہ ہاں مگر ہم اُسوقت ڈرتے تھے **ف** یہ منع حضرت عثمان کا بھی تنزیہًا نہ تحریمًا اور یہ فرمانا

باُن کا کہم ڈرتے تھے مراد اس سی عمرہ قضا سے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بہی ذیقعدہ مین تہا لہذا اوُسپر بہی تمتع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجہسے سی روایت یحیی بن حارثی نے اون سے خالد نے یعنے ابن الحارث ازادن سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کی عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ اَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى اَمْرٍ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَدَعَكَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى عَلِيٌّ ذٰلِكَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا **سعید بن المسیب** نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونون عسفان مین (کہ نام ہے ایک مقام کا) جمع ہوئے اور عثمان متعہ سے منع کرتے تہے (یعنے ایام حج مین کہ وہ تمتع ہے) تو حضرت علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتہہ جو خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمین چہوڑ دو ہماری حال پر حضرت علی نے فرمایا مین تمہے نہین چہوڑ سکتا پہر جب حضرت علی نے یہ حال دیکہا تو حج اور عمرہ دونو کا لبیک پکارا عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً **ابوذر** نے کہا تمتع حج کا خاص تہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے **ف** یہ اثر معارض نہین ہوسکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سراسر رشاد کے کہ آپ نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ **ابوذر** نے کہا تمتع حج مین ہمارے ہی لیے خاص تہا عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِيْ مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ **ترجمہ** ابوذر نے کہا دو متعہ ایسی ہین کہ ہمارے ہی لیے خاص تہے یعنے متعہ عورتون کا (یعنے ایک وقت نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک) اور متعہ حج کا **ف** یعنے ایام حج مین عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کرکے فسخ کردینا اور پہر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی رائے ہے مخالف نصوص محمدیہ پر حجت نہین سکتا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ اَتَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ وَاِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَهُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ لٰكِنْ اَبُوْكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُوْنَكُمْ

ترجمہ عبدالرحمن بن ابی الشعثاء نے کہا کہ آیا مین ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ مین چاہتا
ہون کہ جمع کرون حج اور عمرہ دونون کو اس سال مین سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا
ارادہ نہ کرتے تہے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہمسے جریر نے اون سے بیان نے اون سے ابراہیم تیمی نے
اون سے اُن کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتہہ ربذہ کو گئے اور اُن سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو اُنہون
نے کہا کہ یہ ہم لوگون کے واسطے خاص تہا اور تمہارے واسطے نہین ہے (یعنے صحابہ کے سوا اورون
کو روا نہین) **ف** اور یہ ابوذر کی راے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے
حجت نہین اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چہتیسوین مسئلہ کے ذیل مین بیان کر آئے ہین **عَنِ**
الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ
ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا
وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِيْ بُيُوْتَ مَكَّةَ **فزاری** نے روایت کی کہ سعید نے کہا
روایت کی مجہہ سے مروان نے جو فرزند ہین معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے
کہ اونہون نے کہا مین نے سعد بن ابی وقاص سے پوچہا متعہ کو تو اُنہون نے فرمایا کہ ہمنے متعہ کیا ہے اور
معاویہ اوس دن کافر تہے مکے کے گہرون مین **ف** کافر ہونے کے دو معنے ہین اول یہ کہ عرب کہتا ہے
اِكْتَفَرَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص گاؤن مین رہے اس لیے کہ کفور گاؤن کو کہتے ہین غرض اس صورت مین
مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ مکہ مین تہے اور ہمنے متعہ کیا دوسرے معنے یہ ہین کہ وہ ابہی ایمان نہ
لائے تہے اور دین جاہلیت پر تہے اور یہی معنے صحیح ہین کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اوسیکو اختیار
کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتوین سال ہجرت کی ہوا اور حضرت معاویہ آٹھوین سال مین
جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہین اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضا کے ساتوین ہی
سال مین ایمان لائے مگر قول اول اُن کے اسلام کے باب مین صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضا کے
بعد ہوئے اوس مین تو حضرت معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے اور دولت اسلام سے مشرف
ہو چکے تہے (نووی) **کہا** مسلم نے اور بیان کی ہمسے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے
یحییٰ بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور انکی روایت مین ہے یعنے معاویہ
اور **کہا** روایت کی ہمسے عمرو ناقد نے اون سے ابو احمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا

روایت کی ہم سے محمد نے اون سے روح نے اون سے عباده نے اون سے شعبہ نے اون سے سلیمان نے
اسی اسناد سے مثل ان دونون روایتون کی اور سفیان کی روایت مین المتعة فی الحج زیادہ ہے یعنی یہہ مذکور
حج کے متعہ کا تہا عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اِنِّي
لَاُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ اَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ اَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى
مَضٰى لِوَجْهِهِ اِرْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدُ مَا شَاءَ اَنْ يَرْتَئِيَ مطرف نے کہا کہ مجہہ سے عمران
بن حصین نے کہا کہ مین تم سے آج ایک حدیث بیان کرون کہ اللہ تعالی تم کو آج سے اوسکا نفع دے گا اور جانو
لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گہر والون سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرہ ذی الحجہ مین اور پہر ایسی
کوئی آیت نہ اوتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونون مین عمرہ سے منع فرمایا یہان تک کہ دنیا سے
چلے گئے پہر آپکے بعد جسکا جو جی چاہے اپنی راے سے کہا کرے عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ اِرْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ جریری سے اسی سند سے
یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت مین یہہ ہے کہ پہر ایک شخص نے اپنی راے سے جو چاہا
کہدیا یعنے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے **ف** ان روایتون سے عمران کا مقصود یہہ ہے کہ عمرہ لانا
ایام حج مین اور اوسیکو تمتع کہتے ہین جائز اور روا ہے اور حضرت عمر پر اونہون نے انکار کیا کہ وہ اپنی راے
سے منع کرتے تہے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے اوسکا جواز
معلوم ہوا اس مقام مین غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمر باوجودیکہ خلیفہ خاص ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے اور مسند خلافت راشدہ کے زینت بخش ہین مگر اون کی راے بہی جب حدیث رسول معصوم کے
خلاف ہوئی تو سلف نے اوس پر انکار کیا پہر امامون کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیونکر
نہ قابل انکار و مردود و مطرود ہوگی اور منع کرنا حضرت عمر کا متعہ سے اس نظر سے نہ تہا کہ متعہ روا ہی نہین بلکہ
صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پہر بہی اُنکی راے پر انکار کیا اور یہان برادران احناف
اعدای انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل مین امامون کی علت و حرمت پیش کی جاتی
ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بہی اونہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس
عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُحَدِّثُكَ حَدِيثًا

عسى الله ان ينفعك به ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين حجة وعمرة ثم لم ينه
عنه حتى مات ولم ينزل فيه قرآن يحرمه وقد كان يسلم علي حتى اكتويت فتركت
ثم تركت الكي فعاد ترجمہ مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ مین تم سے ایک حدیث
بیان کرون شاید اللہ عزوجل اوس سے تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پہر اوس سے منع نہ فرمایا یہانتک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس مین کوئی قرآن کی
آیت اوتری جس سے انکا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے اوپر سلام فرمایا جاتا تہا جب تک مین نے داغ
نہین لیا تہا پہر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہوگیا پہر مین نے داغ لینا چہوڑ دیا تو پہر سلام ہونے لگا مجہ
ف یعنے مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو مرض بواسیر تہا اور فرشتے انپر سلام
کیا کرتے تہے جب تک انہون نے داغ نہین لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اٹہاتے تہے اخیر مین جب
داغ لیا تو فرشتون نے سلام موقوف کردیا جب چہوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پہر فرشتے سلام کرنے
لگے (نووی شرح مسلم) **عن** حميد بن هلال قال سمعت مطرفا قال قال لي عمران بن حصين
بمثل حديث معاذ ترجمہ حمید سے وہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **عن** مطرف قال
بعث الي عمران بن حصين في مرضه الذي توفي فيه فقال اني كنت محدثك باحاديث
لعل الله ان ينفعك بها بعدي فان عشت فاكتم عني وان مت فحدث بها ان شئت
انه قد سلم علي واعلم ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قد جمع بين حج وعمرة ثم لم ينزل
فيها كتاب الله ولم ينه عنها نبي الله صلى الله عليه وسلم قال رجل فيها برايه ما شاء ترجمہ
مطرف نے کہا مجہے پیغام بہیجکر عمران بن حصین نے بلا بہیجا اوس بیماری مین جسمین انکی وفات ہوئی تہی
اور کہا کہ مین تمسے کئی حدیثین بیان کرتا ہون شاید اللہ تعالے میرے بعد تمکو اوس سے نفع دیوے پہر اگر
مین جیتا رہا (یعنے اس مرض سے اچہا ہوکر) تو تم اسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکہنا
اور اگر مین مرگیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجہپر سلام کیا گیا (یعنے فرشتون کا) دوسرے
یہ کہ مین خوب جانتا ہون کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونون کو جمع کیا (یعنے ایام حج مین) اور
پہر اسمین نہ تو قرآن اوترا اور نہ آپنے اوس جمع سے منع فرمایا اور ایک شخص نے جو چاہا سو اپنی رای
سے کہدیا (یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے) **ف** اس روایت سی معلوم ہوا کہ

رائے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہیں ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتون کا

... عن مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ

تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا

كتاب الله

شَاءَ **ترجمہ** مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے اون سے کہا کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھہ اور نہ اوترا اوس مین قرآن (یعنے اس سے نہی مین) پھر فلان شخص نے اپنی رائے سے جو

چاہا کہدیا اور **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھسے حجاج بن شاعر نے اون سے عبید اللہ

بن عبد المجید نے اون سے اسمعیل بن مسلم نے اون سے محمد بن واسع نے اون سے مطرف بن عبد اللہ بن

... حصین نے

تَنْسَخْ اٰيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ

بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ **وہی مضمون** ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی مجھسے محمد بن حاتم

نے اون سے یحیے نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو رجا نے اون سے عمران بن حصین نے مثل

اسی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ اونہون نے کہا کہ کیا ہمنے یہ (یعنے متعہ حج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم کے ساتھہ اور یہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا (یعنے جیسے اوپر

کی روایت مین حکم کا ذکر تہا ویسا اس مین نہین) **بَابُ** وُجُوْبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَاَنَّهُ اِذَا

عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ جو تمتع کرے حج مین اوسپر

قربانی واجب ہے نہین تو تین روزے ایام حج مین اور سات جب گہر جاوے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ

وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ

قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین عمرہ کے ساتھ حج مین ملاکر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع مین آپ نے لبیک پکاری عمرہ کی پھر لبیک پکاری حج کی اور اسیطرح لوگون نے بھی آپکے ساتھ تمتع کیا عمرہ کا حج کے ساتھ اور لوگون مین کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی پھر جب آپ مکہ مین پہنچے لوگون سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے بحالت احرام مین دور رہتا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ مین سعی کرے اپنے بال کتروا ڈالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لبیک

مین آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کود کود کر شانہ اوچہال کر طواف کیا (جسکو رمل کہتے ہین) اور چار بار چلکر طواف کیا جیسے عادت کے موافق چلتے ہین پھر دو رکعت پڑھی جب طواف سے فارغ ہوچکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوے اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سات بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہین کیا ان چیزون مین سے جنکو بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہانتک کہ حج سے بالکل فارغ ہوگئے اور قربانی

آئی وجہ کی یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جسکو احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انھون نے بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا **فائدہ** قولہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت کے روسے یہ بھی تمتع ہوا اور یہی لوگون کے متعہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے انھون نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ کرکے احرام کھولڈالا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھکر یہ بھی لغت کے روسے متعہ اور تمتع ہوا قولہ اپنے بال کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کترانا یا منڈانا یہ بھی مناسک حج مین داخل ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اگرچہ حلق یعنے منڈانا بالون کا افضل ہے مگر یہان آپنے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال رہتے اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اسکو وجوب کے شروط کتب فقہ مین مذکور ہین قولہ جسکو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یہ تین روزے اولی ہین کہ عرفہ سے پیشتر رکھ لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور احرام حج کے قبل رکھے تو بھی کافی ہین مذہب صحیح کے روسے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکھے تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہین اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گذر گئے تو انکی قضا شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اب وہ روزے نہین رکھہ سکتا بلکہ اسکو قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی رہے سات روزے وہ وطن مین جاکر رکھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس مین رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی اس حدیث مین اوپر ہو چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتین مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے (نووی شرح مسلم) اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجہسے عبد الملک بن شعیب نے اون سے اون کے باپ نے اون سے اونکے دادا نے اون سے عقیل نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے خبر دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے (یعنے باعتبار تمتع لغوی کے) جو حج مین عمرہ ملاکر کیا اور لوگون کے تمتع سے جیسے خبر دی مجھکو

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے **باب** بَيَانِ اَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ اِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ باب اس بیان میں کہ قارن احرام نہ کھولے مگر جبکہ مفرد احرام کھولے ۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتَّى اَنْحَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے لوگوں نے اپنا احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیوں نہیں کھولا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلوں میں ہار ڈالے ہیں سو میں احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے خالد بن مخلد نے اون سے مالک نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کی **عَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا اَحِلُّ حَتَّى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام نہ کھولوں گا جب تک حج کا احرام نہ کھولوں اور **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابو اسامہ نے اون سے عبید اللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَحِلَّ فَقَالَ اِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتَّى اَنْحَرَ هَدْيِي **ترجمہ** عبد اللہ حضرت عمر کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیبیوں کو کہ احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع کے سال میں تو بی بی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

بعد احرام کہولنے سے آپنے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کی گلے مین ہار ڈالا ہے سو مین احرام نہ کہولونگا جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کر لون **ف** نووی نے فرمایا کہ ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قارن تہے اور قارن جب تک کہ وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جبتک احرام نہین کہول سکتا اور ان سے یہ بہی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنے بالون کو کسی لسیدار چیز سے جیسے گوند یا السی وغیرہ ہے جما لینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا بہی مستحب ہے اور یہ دونون باتفاق مسنون ہین

باب ۹ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْاِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلٰى طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّسَعْيٍ وَّاحِدٍ

حاجی جو کہین راہ مین معذور ہو جاوے تو اُسکو احرام کہولنے کا اور قرآن کے جائز ہونے کا اور قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہونیکا بیان **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهٖ سَبْعًا وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَّمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى اَنَّهٗ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَاَهْدٰى **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نکلے ایام فتنہ مین عمرے کو اور کہا اگر مین روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کرینگے جیسا کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مین پہر نکلے عمرہ کا احرام کرکے اور گئے یہانتک کہ بیدا پر پہونچے (یہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تہی حجۃ الوداع مین) اپنے یارون سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونون سے احلال کر سکتے ہین اگر روکے جاوین تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنے اوپر حج بہی عمرہ کے ساتھہ واجب کر لیا اور چلے یہانتک کہ بیت اللہ پہنچے اور وہان سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی اور اس سے زیادہ کچہ نہین کیا اور اسیکو کافی سمجہا اور قربانی کی **فائدہ** جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا الخ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مین کافرون کی شرارت سے روکے گئے تو آپ نے احرام کہول ڈالا ویسے ہی ہم روکے جاوینگے تو راہ مین جہ احرام کہول ڈالینگے اور اسحدیث

سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج وعمرہ دونوں کے لیے کافی ہے اور
یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ
نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہیں عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ
النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ اُشْهِدُكُمْ
اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ اِنْ خُلِّيَ سَبِيْلِيْ
قَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا
كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيْلَ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ الْحَجِّ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ
هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا
حَتّٰى اَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن
عبداللہ ان دونوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا جن دنوں حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا
کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور
آپ بیت اللہ تک نہ جا سکیں تو انہوں نے کہا اگر میں نہ جا سکوں تو ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپ کے
ساتھ تھا پھر عبداللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو میں نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہاں تک کہ ذی
الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجا لاؤں گا اور اگر میری
اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور
میں بھی آپ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنے تم کو اچھی پیروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر چلے یہاں تک کہ جب بیدا کی پیٹھ پر پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونو

کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر مین اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بہی روکا جاؤن گا مین تم کو گواہ کرتا ہون کہ
مین نے حج بہی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پہر چلے یہانتک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ
دونون کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کہولا یہانتک کہ
حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونون سے احرام کہولا **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا الْحَجَّ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ
بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ
طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا **ترجمہ** نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر مین یہ ہے کہ عبد اللہ
بن عمر کہتے تہے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اُسکو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون
سے فارغ ہو کر احرام کہولے **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ
قَالَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ
الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اشْهَدُوْا قَالَ ابْنُ رُمْحٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ
اَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِيْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا
حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ
يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى
اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار
اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ مین آئے تو حج اور عمرہ دونون کی لبیک پکارتے تہے
اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے
اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تہا یہانتک کہ نحر کا دن ہوا (یعنے دسوین
تاریخ ذی حجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف اول کافی ہو گیا اور
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے **کہا امام مسلم**

علیہ الرحمۃ اور روایت کی ہمسے ابوالربیع زہرانی اور ابوکامل نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے حماد نے
اور کہا مسلم نے روایت کی مجہسے زہیر نے جو فرزند ہین حرب کے انہون نے کہا روایت کی مجہسے اسمعیل اور
حماد اور اسمعیل ان دونون سے روایت کی ایوب نے اونسے ابن عمر نے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع مین کیا جب لوگون نے ابن عمر سے کہا تہا کہ کہین لوگ آپ کو
روکین نہین تو اونہون نے جواب مین کہا کہ اگر روکین تو مین وہی کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا ہے جیسے لیث کی روایت مین اوپر گذر چکا **باب** فِی الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ افراد اور قران
کا بیان **عن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ رِوَایَۃِ یَحْیٰی قَالَ اَھْلَلْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا **ترجمہ** عبداللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہے
کہ انہون نے کہا لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن
عون کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری **عن** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ
وَالْعُمْرَۃِ جَمِیْعًا قَالَ بَکْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰی بِالْحَجِّ وَحْدَہٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ
اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَحَجًّا **ترجمہ** انس نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم
سے کہ لبیک پکارتے تہے حج اور عمرہ دونو کی بکر نے کہا کہ مین نے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو انہون نے کہا فقط حج کی
لبیک پکاری سو مین انس سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمر تو یون کہتے ہین انس نے کہا کہ تم لوگ
ہمکو بچہ جانتے ہو مین نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے لبیک ہے
عمرہ کی اور حج کی **عن** اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَہُمَا بَیْنَ
الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَھْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُہٗ
مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ کَاَنَّمَا کُنَّا صِبْیَانًا مضمون وہی ہے **فائدہ**
تطبیق ان سب روایتون مین یہی ہے کہ اول آپنے احرام حج مفرد کا باندہا تہا پہر عمرہ بہی ملالیا اور آپ
قارن ہوگئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تہے پہر قارن ہوے اور
روایت ابن عمر مین ابتداے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس مین آخر کا کہ آپ
قارن تہے **باب** استحباب طواف القدوم للحاج والسعی بعدہ

طواف قدوم اور اسکے بعد سعی کا بیان

عن وبرة قال كنت جالسا عند ابن عمر رضي الله تعالى عنهما فجاءه رجل فقال أيصلح لي أن أطوف بالبيت قبل أن آتي الموقف فقال نعم فقال فإن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقول لا تطف بالبيت حتى تأتي الموقف فقال ابن عمر رضي الله تعالى عنهما فقد حج رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت قبل أن يأتي الموقف فبقول رسول الله صلى الله عليه وسلم أحق أن تأخذ أو بقول ابن عباس رضي الله تعالى عنهما إن كنت صادقا **ترجمہ** وبرہ نے کہا کہ مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات مین جانے کے درست ہے ابن عمر نے کہا کہ ہان اوسنے کہا ابن عباس تو کہتے ہین کہ جب تک عرفات مین نجالے تب تک طواف نکرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات مین جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ** ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات مین وقوف کرنے کے مشروع ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا سوا ابن عباس کے اور سب علما نے کہا ہے کہ یہ طواف قدوم سنت ہی اور واجب نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ اوس کے وجوب کے قائل ہین کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہی اور اُس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہین اور وقوف عرفات تک کسی نے نکیا تو فوت ہوگیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہوا اور قدوم کے معنے آنے کے ہین حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہین اور جس نے کہ بعد وقوف عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہوگیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہوگیا نیت جب بھی لغو ٹہیری اور طواف قدوم کے بہت نام ہین طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیت اور عمرہ مین طواف قدوم نہین بلکہ عمرہ مین جو طواف کرے گا وہ اُسکا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو وجوب ادا ہو جائیگا نیت بیکار ہو جاوے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہو یعنے اگر تو ایمان مین سچا ہے اور نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکہتا ہے تو رسول اللہ کا قول تعریف ہونے ہو

کسی کے قول کیطرف التفات بہی نکرے ابن عباس ہون یا اونکے والد عباس کیون نہ ہون اس سے معلوم ہوا کہ
رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچون
کا کام نہین ہے بلکہ جہوٹے بے ایمانون کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہین
ہے (نووی) عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ
فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ
فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ
أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا وبرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے
پوچہا کہ مین طواف کرون بیت اللہ کا اور مینے حج کا احرام باندہا ہے تو اونہون نے کہا کہ طواف سے
تمکو کون روکتا ہے اونہون نے کہا کہ مین نے فلانے کے فرزند کو دیکہا (یعنے ابن عباس کو) کہ وہ اسکو
مکروہ جانتے ہین اور آپ اُن سے زیادہ ھمارے پیارے ہین اور مین اُنکو دیکہتا ہون کہ دنیا نے انکو
غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم مین اور تم مین ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہین کیا پہر کہا
ابن عمر نے کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ اُنہون نے حج کا احرام باندہا اور بیت اللہ کا
طواف کیا اور صفا مروہ مین سعے کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر ہے تابعداری کے لیے فلانے کی
سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے **ف** ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہین
کیا یہ اُن کا زہد اور تقوی تہا اور قصر نفس کی راہ سے فرمایا **باب** بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ
لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ
الْقَارِنُ عمرہ والے کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور قارن کا طواف قدوم سے نہین کہلتا
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ
وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا
وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے پوچہا
ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ مین نہین پہرا

کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑہی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی دو بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے **ف** مراد اس سے یہہ ہے کہ پھر اس سے احرام آپ کا نہین کہلا جب تک کہ آپ عمرہ مین سے سعی سے فارغ نہوئے اور تم کو بہی متابعت اونکی ضرور ہے غرض جب تک عمرہ مین صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہین کہل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہین کرسکتا اور جتنی امور احرام مین حرام ہوگئے ہین کوئی اوسکو حلال نہین اور یہ قول جیسا ابن عمر کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاض نے جو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اسحق بن راہویہ سے کہ ان دونون نے کہا کہ بعد طواف کے احرام کہل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ اور روایت کی ہمسے یحیی بن یحیے نے اور ابو الربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے انکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار سے انکو ابن عمر سے انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل ابن عیینہ کی روایت کی (یعنے جو اوپر گذری)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهٗ سَلْ لِيْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَيَحِلُّ اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِيَ الرَّجُلُ فَسَاَلَنِيْ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ فَقُلْ لَهٗ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ . . . . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَا شَاْنُ اَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ فَمَا بَالُهٗ لَا يَاْتِيْنِيْ بِنَفْسِهٖ يَسْاَلُنِيْ اَظُنُّهٗ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهٗ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَيْتُهُ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ
ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ
رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَاَيْتُ فَعَلَ
ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَّهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ اَفَلَا
يَسْاَلُوْنَهُ وَلَا اَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوْا يَبْدَؤُوْنَ بِشَيْءٍ حِيْنَ يَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ
اَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَاَيْتُ اُمِّي وَخَالَتِي حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا
تَبْدَاٰنِ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِي اُمِّي اَنَّهَا
اَقْبَلَتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا
الرُّكْنَ حَلُّوْا وَقَدْ كَذَبَ فِيْمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** محمد سے جو فرزند ہین عبدالرحمن کو روایت
ہے کہ ایک شخص نے عراق والون سے اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہہ پوچھہ دو کہ جو شخص
لبیک پکارے حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہین (یعنے احرام اوس کا کھل گیا
یا نہین) پہر اگر وہ تم سے کہین کہ نہین حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا
محمد نے کہا کہ پہر مین نے عروہ سے پوچھا تو اونہون نے فرمایا کہ نہین حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی
پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے مین نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہون نے فرمایا
بہت برا کہتا ہے وہ پہر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھہ سے پوچھا تو مین نے اُس سے بیان کر دیا (یعنے جواب
عروہ کا) تو اُس نے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پہر اُن دونون نے ایسا کیون کیا محمد نے کہا مین پھر
عروہ کے پاس گیا اور اُن سے اُسکا ذکر کیا تو اُنہون نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے مین نے کہا مین اُسکا حال
نہین جانتا اُنہون نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیون نہین پوچھہ لیتا مین اوسکو عراق والا جانتا ہون
مین نے کہا مین نہین جانتا اُس وقت تک شاید اُن کو بہی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہو
تب عروہ نے کہا کہ اوس نے جہوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اُسکی خبر دی مجکو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ مکہ مین داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ

کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور راست کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اس
مین اختلاف ہو کہ واجب ہو یا شرط ہے صحت طواف کی سوا امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد
کا قول ہے کہ شرط ہے یعنے بغیر وضو طواف صحیح نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط
نہین اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہو اور ابن عباس کا قول بہی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت
کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہو مگر اللہ تعالی نے اُس مین کلام
روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہو اور قول ابن عباس ہے کا ہے مگر جب قول
صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اوسپر انکار نکرے تو حجت ہو علی الخصوص جب فعل نبی بہی اوسپر دال
ہو پہر اوسکی حجت ہونے مین کیا مقال ہے) پہر حج کیا حضرت ابو بکر نے اور اُنہون نے بہی پہلے طواف
کیا بیت اللہ کا اور نہ تہا کچہ سوا اس کے (یہان پر جو متن مین لم یکن غیرہ ہو اور آگے بہی کئی جگہ
یہی لفظ آیا ہے اُسکو قاضی عیاض نے کہا ہو کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنے
پہر ابو بکر نے طواف کرکے اپنے حج کو عمرہ نہین کر ڈالا کہ عمرہ کرکے احرام کہول دیے ہون اور حج
کا احرام پہر دوبارہ مکہ سے باندہے ہون جیسا مذہب ہو بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور
دلائل اوس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اس سائل کا بہی مذہب یہی تہا اور نووی نے فرمایا ہے
کہ غیرہ کا لفظ غلط نہین ہے بلکہ لفظ اور معنے دونون صحیح ہین یعنے لم یکن تغییرہ متشدید یا ہے
یعنے پہر طواف کرکے حضرت ابو بکر نے اوسکو بدل نہین ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو) پہر
عمر نے بہی اسی کی مثل کیا پہر حج کیا عثمان نے اور اُنکو بہی مین نے دیکہا کہ پہلے طواف بیت اللہ
کیا اور اوسکو بدلا نہین پہر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بہی پہر حج کیا مین نے
اپنے باپ زبیر کے ساتہہ سو اُنہون نے بہی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پہر اُسکو بدلا نہین پہر مین نے
مہاجرین اور انصار کو بہی ایسا ہی کرتے دیکہا پہر مین نے سب کے اخیر مین جسکو ایسا کرتے دیکہا وہ ابن
عمر ہین کہ اُنہون نے بہی حج کو عمرہ کرکے توڑ نہین ڈالا اور ابن عمر تو اُنکے پاس موجود ہین یہ لوگ اُنسے
کیون نہین پوچہہ لیتے اور اسیطرح جتنے لوگ گذر چکے ہین لوگ جب مکہ مین قدم رکہتے تہے تو پہلے طواف
کرتے تہے بیت اللہ کا اور پہر احرام نہین کہولتے تہے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے
احرام نہین کہلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم مین داخل ہو تو پہلے طواف کرے کہ تحیۃ

المسجد نہ پڑہی اور یہ سب باتین متفق علیہ ہین) اور مین نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکہا کہ جب یہ تشریف لاتین مکہ مین تو اول بیت اللہ کا طواف کرتین اور پہر احرام نہ کہولتین (یعنے جب تک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہولیتین) اور میری مان نے مجہے خبر دی ہے کہ وہ آئین اور انکی بہن (یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا) اور زبیر اور فلانے فلانے عمرہ لیکر پہر جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئین (یعنے بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اُس عراقی نے جو کہا جہوٹ کہا اس مسئلہ مین) **ف** یہ جو کہا کہ مجہے میری مان نے خبر دی کہ وہ آئین اور اُن کے بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چہوا اور حلال ہوگئین اور مراد ان چہونے والون سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہین اس لیے کہ یہ ان دنون حائضہ تہین اور انہون نے طواف تو بعد وقوف عرفات کے کیا ہے حجۃ الوداع مین اور اسی طرح جو قول اسمار کا آگے کی روایت مین آویگا اس سے بہی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہین اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان لوگون کا عمرہ تہا جو حج سے فسخ کرکے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اس لیے نہین کیا کہ قصہ انکا مشہور تہا اور یہ بہی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائین تہین اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تہا اوس نے خطا کی اسلیے کہ حدیث مین تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئین اس سے یہ مراد نہین ہے کہ قبل سعی کے حلال ہوگئین بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چہوا اور طواف اور سعی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت مین مقدر ہے اس لیے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہین ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سعی بہی ضرور ہے اور راوی نے اس تغییر کو بہ سبب شہرت کے چہوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہین اور اسکے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہین ہوسکتی اس لیے کہ یہ حدیث بالاجماع مؤول ہے (نودی) **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ فَلَمْ یَکُنْ مَّعِیَ ھَدْیٌ فَحَلَلْتُ وَکَانَ مَعَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھَدْیٌ فَلَمْ یَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِیَابِیْ

ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُوْمِيْ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ **ترجمہ**
اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا ہم احرام باندھکر نکلی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھہ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکی ساتھہ نہو
وہ احرام کہول ڈالے اور میرے ساتھہ ہدی نہ تہی سو مین نے احرام کہول ڈالا اور زبیر کے ساتھہ ہدی تہی (یہ
اُن کے شوہر تہے) سو اُنہون نے احرام نہ کہولا اسماء کہتی ہین کہ پہر مین نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور
زبیر کے پاس جا بیٹہی تو اونہون نے کہا تم میرے پاس سے اوٹھ جاؤ (اسلیے کہ مین احرام مین ہون) اور
یہ احتیاط اور تقوے کی بات تہی کہ شاید بی بی کیطرف مائل ہون اور شہوت سے چہیڑ چہاڑ ہو) تو مین
نے اُن سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ مین تمہارے اوپر کود پڑون گی (یہہ اُنہون نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو
کر عورتون سے کیا ڈرتے ہو) **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ
قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ
جُرَيْجٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِيْ عَنِّيْ اسْتَرْخِيْ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ
ترجمہ اسماء سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئین
تو اونہون نے فرمایا تم مجہسے دور ہو جاؤ تم مجہسے دور ہو جاؤ تو اونہون نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ مین
تمپر کود پڑون گی **عَنْ** اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا
قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُوْنُ فِيْ رِوَايَتِهٖ
اَنَّ مَوْلٰى اَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ **ترجمہ** ابی الاسود سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے جو مولی ہین اسماء
بنت ابی بکر کے اون سے بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب حجون کے اوپر گذرتین (حجون بفتح حا و ضم جیم حرم
مکہ مین ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرس کے قریب مکہ کی بلندی کیطرف اور جب جانے والا محصب پر
چڑہتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتین کہ اللہ تعالی رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم اُن
کے ساتھہ یہان اوترے تھے اور ہمارے پاس اندلون بوجہے کم تہے اور سواریان تہوڑی تہین

اور توشہ قلیل تہا (یعنے عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تہی) اور مین نے اور میری بہن جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصون نے عمرہ کیا تہا پہر جب ہم نے بیت اللہ کو چہوا (یعنے طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہوگئی پہر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندہا اور ہارون نے اپنی روایت مین کہا کہ روایت کی اسماء کے مولے نے اور اُن کا نام عبد اللہ نہین لیا

عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهٖ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا **ترجمہ** مسلم قری نے کہا کہ مین نے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچہا تو اُنہون نے اجازت دی اور ابن زبیر اوس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر کی مان موجود ہین کہ روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے پوچہو کہا اونہون نے کہ پہر ہم اون کے پاس گئے اور اُنکو دیکہا کہ وہ ایک فربہ عورت ہین اور نابینا سو اُنہون نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبد الرحمن کی روایت مین صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہین اور ابن جعفر کی روایت مین ہے کہ اُنہون نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتون کا **ف** مگر اوپر کی روایت مین صاف تصریح آچکی ہے کہ ابن عباس سے اُنہون نے متعہ حج کو پوچہا تہا اور آگے روایت مین بہی متعہ حج کا ہی بیان ہے

عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهٖ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ **ترجمہ** مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے سنا کہ کہتے تہے

لبیک پکاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپکے یارون نے حج کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے بعد احرام نہین کہولا اور نہ اون لوگون نے جو قربانی لائے تہے اور باقی لوگون نے عمرہ کرکے احرام ہولڈالا اور طلحہ بن عبید اللہ اُن مین تہے جو قربانی لائے تہے سو اونہون نے احرام نہین کھولا مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے اون سے محمد نے یعنے ابن جعفر نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوس مین یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اون لوگون مین تہے جو قربانی نہین لائے تہے اور ایک اور شخص بہی اونہی مین تھے سو ان دونون نے احرام کہول ڈالا **باب** جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ حج کے مہینون مین عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ لوگ جاہلیت مین یعنے اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنون مین عمرہ لانیکو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینے کو صفر کر دیا کرتے تہے (یعنے اسلیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم تو وہ گہبرا جاتے اور لوٹ پاٹ نکر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہہ صفر کو رکہہ دیا اور اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کیطرح اُسکا ادب کیا اور یہی نسی تہی جس کو قرآن مین اللہ تعالی مشرکون کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹون کی پیٹہین اچھی ہو جاوین (یعنے جو سفر حج کے سبب لگ گئی ہین اور زخمی ہو گئی ہین) اور رستون سے حاجیون کے اونٹون کے نشان قدم مٹ جاوین اور صفر کا مہینہ تمام ہو جاوے تب عمرہ جائز ہے۔ عمرہ کرنے والے کو پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار چوتہی ذی حجہ کو حج کا احرام باندہے ہوئے مکہ مین داخل ہوئے تو آپ نے انکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بناوین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر مدلائل گذر چکا) سو یہ لوگون کو بڑی انوکہی بات لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہون (یعنے پورے یا ادہورے کہ بعض چیزون سے بچتے رہین) تو آپ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنے کسی چیز سے پرہیز

کی ضرورت نہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً **عبد اللہ** عباس کے فرزند فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری تھی حج کی پھر جب چار تاریخین گذرین ذیحجہ کی اور آپنے صبح کی نماز پڑہی پھر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جسکا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے اون سے روح نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہمسے ابی داؤد مبارکی نے اون سے ابوشہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیے بن کثیر نے اُن سبنے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحیی بن کثیر دونون نے جیسے کہا جیسا کہ نصر نے کہا تہا یعنے اوپر کی روایت مین کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور ابوشہاب کی روایت مین یہ ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور اون سب راویون کی روایت مین یہہ مضمون ہے کہ آپ نے نماز صبح کی بطحا مین پڑہی سوا جہضمی کے روایت کے کہ اوس مین اُسکا ذکر نہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً **عبد اللہ** عباس کے فرزند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یار چوتھی تاریخ ذیحجہ کی مکہ مین آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپ نے اُنکو حکم فرمایا کہ اُسکو عمرہ کر ڈالو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِي طُوًى وَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُحَوِّلُوْا اِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ذی طوی مین (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ مین آئے آپ جب تاریخ چوتھی گذر چکی ذیحجہ کی اور اپنے یارون کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالین مگر جنکے پاس قربانی ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ

فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہم نے نفع
لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حج کا احرام عمرہ کر کے کھول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنوں میں
روا ہو گیا قیامت تک **فائدہ** رد ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے
تھے **عَنْ** شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ
فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ
إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ
سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** شعبہ نے ابو جمرہ ضبعی سے سنا کہ انہوں نے
کہا میں نے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے پوچھا
سو انہوں نے مجھے حکم دیا اور میں بیت اللہ کے پاس جا کر سو رہا اور خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا
اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی قبول ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے خواب بیان کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابی القاسم صلی
اللہ علیہ وسلم کی (یعنے پھر کیوں نہ قبول ہو) **بَابُ** إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ
الْإِحْرَامِ **قربانی** کی کوہان چیرنی اور اسکو گلے میں ہار ڈالنے کا بیان **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَ
قَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ذی
الحلیفہ میں اور اپنی اونٹنی کو منگایا یعنے قربانی کی اور اس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار
کیا یعنے ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اوس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید
ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدا پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ
نے لبیک پکاری (یعنے اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے تھے مگر یہاں بھی پکاری) **ف**
یہ کوہان چیر دینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ پہچانا جاوے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تا کوئی اسکو

ایذا اندہی اور لوٹے نہین اور یہہ مستحب ہے انہی روایتون کے روسے اور ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو جو بدعت کہاہے یہہ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید اون کو یہہ احادیث نہین پہنچین اور اسیکو اشعار کہتے ہین اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو اسکو مثلہ کہاہے وہ قول بھی لغو ہے اس لیے کہ یہہ مثلہ نہین بلکہ مانند فصد و حجامت کی ہے یا مانند ختان اور داغ کے اور اس اشعار کی جگہہ تمام علماے سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کوہان شتر کی اور امام مالک نے کہاہے کہ بائین جانب ہے اور اسحدیث مین اُن کا رد ہے اور بکریون کے گلے مین ہار ڈالنا مسنون ہے شافعیہ کے اور نزدیک علماء سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اُسکے قائل نہین ہین اور شاید اُنکو یہ احادیث صحیحہ نہین پہنچین حالانکہ احادیث صحیحہ اِس باب مین بہت ہین اور وہ حجت ہین اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہین اور اسپر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضرور نہین اسلیے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسیطرح ہار ڈالنا بھی اور دونون چیزون کو جمع کرنا جیسے اونٹ کے لیے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کے لیے بھی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے مین ہار ڈالنا دو جوتیون کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر تاگا چمڑا کچھہ اور ڈالدیا تو بھی رواہے اور اسحدیث سے یہی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہہ اونٹنی اوسکی سوا تھی جسکو اشعار کیا تھا اور سوار ہونا حج مین افضل ہے پیدل چلنے سے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن مثنے نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام اُن کے باپ نے اون سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت مین ہے مگر اوس مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ذی الحلیفہ مین آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہین کیا **باب** قَوْلِهٖ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِیْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ احلال کے بارہ مین ابن عباس کے فتوے کا بیان **عن** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی الْهُجَیْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِیْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ **ترجمہ** قتادہ نے کہا مین نے ابوحسان اعرج سے سنا کہ ایک شخص نے بنی ہجیم کے قبیلہ مین سے کہا کہ

آ ابن عباس سے کہا فتوی کی آپ یہی ہے جس مین لوگ مشغول ہو رہے ہین یا جس مین وہ لوگ گر پڑ رہے ہین
کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے حاجیون مین سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) اسو وہ حلال
ہوگیا تو انہون نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہاری ناک مین خاک بھر جاوے
(یعنے تمہارے خلاف ہو تو ہوا کرے) **عن** قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ
عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُمْ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے
کہ ابی حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگون
مین بہت پہیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہوگیا اور اوسکو عمرہ کر ڈالے (یعنے اگرچہ
احرام حج کا ہووے) تو اونہون نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ
تمہارے ناک مین خاک بھرے **عن** عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ
لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ
قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ
قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ كَانَ يَأْخُذُ ذٰلِكَ
مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ **عطار**
نے کہا کہ ابن عباس فتوی دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے پہلے پہل مکہ کے آتے ہی)
وہ حلال ہوگیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنے معتمر ہو) مین نے عطا سے کہا کہ وہ یہ بات کہان سے کہتے
تھے اونہون نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پھر جگہہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ
تک ہے تو مین نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے اونہون نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل
اوسکا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل
مبارک سے نکالتے تھے کہ آپنے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کہول ڈالین حجۃ الوداع مین **ف**
نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی بہی جب طواف
کرے بیت اللہ کا تو اوسکو عمرہ کرکے احرام کہولڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کا اور مذہب جمہور کا اس کے خلاف ہے سلف ہون خواہ خلف اسلیے کہ تمام علما کا قول یہ ہے

کہ حاجی مجرد طواف قدوم حلال نہین ہوتا بلکہ جبتک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہو وہ محرم
اور تین چیزین کے بجالانے سے دونو طرحکا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہوجاوے وہ تینون یہ ہین رمی جمرہ عقبہ اور حلق
اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق اگر کر چکا ہے اور طواف
زیارت نہین کیا تو سب چیز اسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت مین ابن عباس کے قول کی کچھ دلیل نہین اسلیے کہ آیت کا
مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنے وہان ذبح کیجاوے یعنے حرم مین اور اسمین حرم کہولنے نکہولنے کا
مطلق ذکر نہین اور استدلال انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع مین اپنے یارون کو کہ احرام کہولڈالین سو کہ
بہی ایسا ہے کہ انکے مذہب پر اسکو دلالت نہین اسلیے کہ آپنے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کے لیے تہا یہ خلاصہ تقریر ہے
نووی کی اور ابن قیم کا مختار یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث
مین مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تہی حجۃ الوداع کے سال کے لیے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گذر
چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچہا کہ حکم فسخ جو آپ دیتے ہین یہ اسی سال کے لیے ہے کہ ہمیشہ کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ابدالآباد کے لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ مین آچکی ہے غرض خاص کرنا فسخ کا اوسی سال کے ساتھ
جیسا نووی نے لکہا ہے عجیب بات ہے پس حدیث کے رو سے مذہب ابن عباس کا اور ابن قیم کا قوی معلوم ہوتا ہے گو جمہور
کے خلاف ہو اور ابو موسی اشعری کا بہی قول وہی ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ بہی ساری امت کے لیے فسخ حج بعمرہ کو جائز
جانتے ہین اور ابو موسی اشعری فتوی دیتے تہے اس فسخ کا تمام مدت مین خلافت ابو بکر کی اور کچہ ابتدا مین خلافت
عمر کے یہانتک کہ حضرت عمر اس سے مانع ہوئے پہر نہین بدل سکتا حکم رسول معصوم صلعم کا منع سے عمر کے اور زاد المعاد مین ہے کہ رجوع
بہی حضرت عمر کا اس منع سے ثابت ہوا ہے پس من شاء زیادۃ الاطلاع فلیرجع الیہ **بَابُ** جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ
شَعْرِهِ وَاَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ وَاَنَّهُ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ اَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بال کترنا بہی روا ہے اور حلق واجب نہین اور
مستحب ہے کہ مروہ کے پاس منڈاوے یا کتراوے **عَنْ** طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ عَلِمْتَ اَنِّي قَدْ
قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا اَعْلَمُ هٰذِهِ اِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ **ترجمہ**
طاوس نے کہا کہ مجہہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ذکر کیا کہ مجہہ سے معاویہ نے کہا کہ مین تمہے خبر دے چکا
ہون کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہین مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سے
سو مین نے انکو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اوپر حجت ہے **عَنْ** طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْ رَاَيْتُهٗ يُقَصِّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ **ترجمہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ مین نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی بھال سے یا مین نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کتروا رہے ہین تیر کی بھال سے مروہ پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج وعمرہ مین اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع مین افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کتروائے حج کے بعد منڈائے کہ دونون کا حق بخوبی ادا ہوجاوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصر وحلق مروہ کے پاس ہو عمرہ مین کہ مروہ ہی جگہہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق وقصر منی مین کرے اور اگر حرم مین کہین اور بھی ہو تو بھی روا ہے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہون نے حضرت کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ مین ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع مین تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع مین آپ نے منی مین حلق کیا اور ابو طلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ قضا پر بھی محمول نہین ہوسکتی اسلیے کہ عمرہ قضا سن سات مین ہوا ہجرت سے اور اوس وقت تک حضرت معاویہ ایمان نہین لائے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھوین سال ہجرت کے ایمان لائے تھے یہی قول مشہور اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع مین سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی اون لوگون سے کہ حضرت کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ مین اوپر مذکور ہوا کہ آپکے ساتھہ ہدی تھی اسلیے آپنے احرام نہین کہولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ تمتع اور قران کے جائز ہونے کا بیان حج مین

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا اِلٰى مِنًى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین مگر وہ لوگ جنکے ساتھہ قربانی ہے پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی ذی حجہ کی اور ہم سب منی کو چلے تو پھر لبیک پکاری حج کی (یعنے بیچ مین عمرہ کرکے احرام کہول ڈالا تھا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردون کو اور عورتین اس آواز سے کہین کہ آپ سنین اور

مردون کو پکارنا سب علما کے نزدیک مستحب ہے **عن** جابرٍ وعن اَبی سعیدِ الخُدرِیِّ رضی اللہ تعالےٰ عنہما قالا قدمنا مع النبیِ صلّے اللہُ علیہ وسلّم ونحن نصرخ بالحج صراخا **ابو سعید** اور جابر دونون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے **عن** اَبی نضرۃ قال کنتُ عند جابرِ بنِ عبدِ اللہِ رضی اللہُ تعالےٰ عنہ فاتاہ اٰتٍ فقال اِنّ ابنَ عباسٍ وابنَ الزبیرِ رضی اللہُ تعالےٰ عنہما اختلفا فی المتعتینِ فقال جابرٌ فعلناھما مع رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہ وسلّم ثمّ نھانا عنھما عمرُ رضی اللہُ تعالےٰ عنہما فلم نعد لھما **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا کہ مین جابر کے پاس تہا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر دونو متعون مین اختلاف کر رہی ہین (یعنے ایک متعہ نسا مین اور ایک متعہ حج مین) تو جابر نے کہا کہ ہم نے دونو متعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہین پھر حضرت عمر نے ان دونون کو منع فرمایا تو پھر نہین کیا **ف** منع فرمانا حضرت عمر کا متعہ حج کو اس ارادہ سے تہا کہ آپ کی غرض تہی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ سفر مین بجا لاوین تو یہ منع اس نظر سے تہا کہ افضل کو کیون ترک کرتے ہین اگرچہ تمتع کو بہی جائز جانتے تھے اور متعہ نسا کا منع فرمانا اس نظر سے تہا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تہے اسلیے آپ نے اوسکی حرمت کو مشہور کر دیا ہے **عن** انسٍ رضی اللہُ تعالےٰ عنہ اَنّ علیًّا رضی اللہُ تعالےٰ عنہ قدم من الیمنِ فقال لہ النبیُّ صلّے اللہُ علیہ وسلّم بما اھللت قال اھللتُ باھلالِ النبیِّ صلّے اللہُ علیہ وسلّم قال لولا اَنّ معی الھدیَ لاحللتُ **انس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تمنے کیا احرام باندہا انہون نے کہا مین نے یون لبیک پکاری کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہے آپنے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو مین عمرہ کرکے احرام کھولڈالتا (یعنے اب تم بہی احرام نہ کھولنا جیسے مین نہ کھولونگا **عن** سلیمِ بنِ حیّانَ بھذا الاسنادِ مثلہ غیرَ انّ فی روایۃِ بھزٍ لحللتُ **ترجمہ** سلیم سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا مگر بہز کی روایت مین لحللت کا لفظ ہے لاحللت کی جگہہ پر یعنے دونون کے ایک ہی ہین **عن** یحیی بنِ اَبی اسحاقَ وعبدِ العزیزِ ابنِ صُھیبٍ وحُمیدٍ اَنّھم سمعوا انسًا رضی اللہُ تعالےٰ عنہ قال سمعتُ رسولَ اللہِ صلّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا یحیی وغیرہ نے انس
سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون
کی عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَقَالَ حُمَيْدٌ
قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ
وَحَجٍّ وہی مضمون ہے عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ
بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا ترجمہ حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہین انہون نے ابو ہریرہ
سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے
کہ البتہ بلا اشتباہ و شبہ عیسی فرزند مریم کے روحا کی گھاٹی مین جو مکہ مدینہ کے بیچ مین ہے لبیک پکارین گے
حج کی یا عمرہ کی یا قران کرین گے اور دونون کی لبیک پکارین گے ایک ہی ساتھ **ف** یہ قیامت کے
قریب ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام نزول فرماوین گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہیگا
اور منسوخ نہین ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور نازل ہون گے اور معلوم ہوا کہ
اسی شریعت پر عمل کرین گے اور وہ صاحب وحی ہین نہ متمذہب بمذاہب اہل تقلید جیسا مقلدون کا وہم باطل
ہے کہ اس مین لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر و ذلک باطل عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ وہی مضمون ہے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حرملہ
نے اون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اون سے ابن شہاب نے اون سے حنظلہ بن اسلمی نے
اونہون نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوس
پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ مین ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت مین دونو
راویون نے بیان کیا ہے **باب** بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ
بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرون کا اور اون کے وقت کا عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِىْ ذِى
الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِىْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ اَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ

وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعِرَّانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ **ترجمہ** قتادہ کو انس نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرہ کیے اور سب ذی القعدہ مین مگر وہ جو حج کے ساتھ ہوا اب سنو کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ مین دوسرا اوسکے بعد کے سال ہین ذی قعدہ مین تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہان حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذی قعدہ مین اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا کہ وہ ماہ ذیحجہ مین ہوا **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ **ترجمہ** قتادہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے اونہون نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا **عَنْ** أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى **ابو اسحاق** نے کہا کہ مین نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادون مین رہے اونہون نے کہا سترہ مین اور اونہون نے مجھسے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہین اور ابو اسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ مین تھے یعنی قبل ہجرت کے **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ **ترجمہ** عطا نے کہا خبر دی مجھے عروہ نے کہ مین اور ابن عمر دونون حضرت عائشہ کے حجرے سے تکیہ لگائے ہوئے

بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسواک کر رہی تھین اور مین اُنکے مسواک کی آواز
سن رہا تھا سو مینے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہو عبد اللہ بن عمر کی) کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب
مین عمرہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہان مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ اے
میری مان آپ سنتی ہین کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہین اُنہون نے کہا کہ کیا کہتے ہین مین نے کہا وہ
کہتے ہین کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب مین تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ
اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب مین عمرہ نہین کیا اور جب آپنے عمرہ
کیا تو ابو عبد الرحمن آپکے ساتھ تھے اور ابن عمر رضی یہ باتسنی اور نہ ہان کہا نہ نا اور چپ ہو رہے **عَنْ مُجَاهِدٍ**
قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰے عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ
الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْبَعَ عُمَرٍ
إِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَ
عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلٰى مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدٰهُنَّ فِي
رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا مین اور عروہ
دونو مسجد نبوی مین گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے
تھے اور لوگ مسجد مین نماز چاشت پڑھ رہے تھے سو مین نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے اُنہون
نے فرمایا بدعت ہے (یعنی مسجد مین ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوٰۃ مفروضہ کے بدعت ہے)
پہر اون سے کہا عروہ نے کہ اے ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہین
اونہون نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون مین سے رجب مین ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اون کو جھٹلاوین یا
انکو رد کرین اور ہم نے مسواک کرنیکی آواز سُنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی
کہ وہ حجرے مین تھین سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہین اے مومنون کی مان جو ابو عبد الرحمن کہہ

رجب مین اونہون نے پوچھا کہ کیا کہتے ہین کہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے
ہین ایک ان مین سے رجب مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحمت
کرے ابو عبد الرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہین کیا جو یہ ان کے ساتھ نہ ہون اور
رجب مین آپنے کوئی عمرہ نہین کیا **ف** حاصل ان روایتون کا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ مین سال حدیبیہ مین چھٹے سال مین ہجرت کے اور اوس عمرے سے
کافرون نے روکا اور سب نے احرام کہولڈالا بغیر اسکے کہ طواف وسعی فرمادین اور یہ بہی عمرون مین شمار
کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور مین سن سات ہجری مین اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تہا اور تیسرا ماہ مذکور مین
سن آٹہہ ہجری مین اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتہا حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اوسکا ماہ ذی قعدہ
مین ہوا اور اعمال اوسکی ذیحجہ مین ہوئی اور ماہ رجب مین کوئی عمرہ نہین کیا علما نے کہا ہے کہ عبد اللہ
بن عمر بہول گئے یا شک ہوگیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکی بات
رد فرمائی تو وہ چپ ہورہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ مین اسلیے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے
کہ وہ ایام حج مین عمرہ کو برا جانتے تہے چنانچہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد ہجرت کے تو آپ نے ایک ہی
حج کیا اور قبل ہجرت کے مسلم مین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب مین دو بہی آئے ہین اور زید
بن ارقم کی روایت مین یہان اونیس ہی جہاد مذکور ہین اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کے پچیس ہین اور
بعضون نے ستائیس بہی کہی ہین اور اسکے سوا اور بہی قول ہین کہ وہ کتب مغازی مین مشہور ہین اور
یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا لعمری یعنے قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول
چال ہے اور بعضون نے اسسے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ مکروہ ہے اسلیے
کہ اس مین تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہے اللہ تعالے سے اوس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوۃ
ضحے کو اس نظر سے تہا کہ اوسکے لیے اجتماع کرنا اور مساجد مین مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا
بدعت ہے اگرچہ اصل اوس کی سنت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بہی ثابت ہو وہ بہی ہیئت
شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت مین فرض کا سا اہتمام اور مستحب مین واجب کا سا
انتظام اور مکروہات سے حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو بدعات مین داخل
کر دیتا ہے **باب** فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ رمضان شریف مین عمرہ کی فضیلت

عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَنَسِیْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّیْ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ یَكُنْ لَنَا اِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ اَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰی نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَیْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

ترجمہ عطا نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام بہی لیا مگر مین بہول گیا کہ کیون تم ہمارے ساتہہ حج کو نہین چلتین تو اونہون نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے دو ہی اونٹ تہے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چہوڑ گیا کہ اوس پر ہم پانی لاتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ اچہا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اوسکا بہی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اُسکا حج کے برابر ہے مگر یہ نہین کہ حج فرض اوسکے ذمہ سے اوتر جاوے اور اُس عورت پر حج فرض نہ تہا کہ اُسکے پاس سواری نہ تہی **عَنْ** عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِیْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِیْ فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلٰی اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْاٰخَرُ یَسْقِیْ عَلَیْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَقْضِیْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَّعِیْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین ہے کہ اوس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تہے ایک پر وہ اور اُنکا لڑکا حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا چہوکرا پانی لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان مین حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتہہ حج کرنے کے برابر ہے **باب** استحباب دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِیَّةِ الْعُلْیَا وَالْخُرُوْجِ مِنَ الثَّنِیَّةِ السُّفْلٰی مکہ مین داخل ہونے اور نکلنے کا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَخْرُجُ مِنْ طَرِیْقِ الشَّجَرَةِ وَیَدْخُلُ مِنْ طَرِیْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِیَّةِ الْعُلْیَا وَیَخْرُجُ مِنَ الثَّنِیَّةِ السُّفْلٰی **عبداللہ بن عمر** سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چہہ میل پر) اور جب مکہ مین داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی مستحب ہے

مکہ کے جانے والے کو اور راہ بدل دینا مستحب ہو ہر شہر سو نکلنے والے کو **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ **ترجمہ** عبید اللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور
ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحا میں ہے (اور وہ ایک
مقام کا نام ہے محصب کے بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابر مکہ میں اوترتے جاتے ہیں **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا
مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا **عائشہ** صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو داخل ہوا اوپر کیطرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلٰى
مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِيْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِيْ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ
ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال
مکہ فتح ہوا کدا کیطرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کیطرف ہے (کدا بہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلا
ہے مکہ کی بلندی کیطرف اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلا ہے مکہ کے نیچے کیطرف) ہشام نے کہا کہ میرے
والد دونوں کیطرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کدا کیطرف سے داخل ہوتے تھے

باب

اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالْاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَ
دُخُولِهَا نَهَارًا ذی طوی میں رات کو رہنا مستحب ہے اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى
أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتّٰى صَلَّى
الصُّبْحَ قَالَ يَحْيٰى أَوْ قَالَ حَتّٰى أَصْبَحَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم شب کو ذی طوی میں رہے (ذی طوی ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کیوقت تک پھر مکہ
میں داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طوی میں
آپ نے صبح کی نماز پڑھی **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ
إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں نجاتے جب

تک ذی طوی مین رات کو رہتی پہر جب وہان صبح ہوجاتی نہاتے پہر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے **عن** نافع ان عبد اللہ حدثہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزل بذی طوی ویبیت بہ حتی یصلی الصبح حین
یقدم مکۃ ومصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ
لیس فی المسجد الذی بنی ثم ولکن اسفل من ذلک علی اکمۃ غلیظۃ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوترتے تھے ذی طوی
مین اور شب کو وہان رہتے یہانتک کہ صبح کو نماز پڑہتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد مین نہین ہے جو وہان
بنی ہے مگر اس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلہ پر **عن** نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استقبل فرضتی الجبل الذی بینہ وبین الجبل الطویل نحو
الکعبۃ یجعل المسجد الذی بنی ثم یسار المسجد الذی بطرف الاکمۃ ومصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفل منہ علی الاکمۃ السوداء یدع من الاکمۃ
عشر اذرع او نحوھا ثم یصلی مستقبل الفرضتین من الجبل الطویل الذی بینک
وبین الکعبۃ صلی اللہ علیہ وسلم **نافع** کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے موطہ کیا طرف دونون ٹیلون کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ مین تہا اور اس مسجد
کو جو وہان بنی ہے بائین طرف کر دیتے تہے اوس مسجد کے جو کنارے بڑے ٹیلہ کے اور جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوس کالے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کالے ٹیلو سے دس ہاتہ چھوڑ
دیا اس سے کم و بیش پہر نماز پڑہتے تہے موطہ کیے ہوئے دونون ٹیلون کیطرف اس لنبے پہاڑ کے جو
تیرے اور کعبہ کے بیچ مین ہے اللہ رحمت اور سلام بہیجے اونپر **ف** ان سب روایتون سے معلوم
ہوا کہ مکہ مین داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوے مین رہنا جسکی راہ مین پڑے
ورنہ اوس کے بعد کا اندازہ کرلے اور شافعیہ کے نزدیک یہ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہوسکے تو تیمم
کرے اور شب کو ذی طوے مین رہنا بہی مستحب ہے اور مکہ کو دن مین داخل ہونا بہی مستحب ہے اور
بعضون نے کہا رات دن دونو برابر ہے اور بعضون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے عمرہ

مین رات کو داخل ہوئے اور بعضون نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تہا افضل وہی دن کو جانا ہے **باب**
اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ رمل کا مستحب ہونا طواف
اول مین حج کے اور طواف عمرہ مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَ
كَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ **نافع** نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف
کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چہوٹے چہوٹے قدم رکہہ کے اور چار بار عادت کے موافق
چلتے اور بہتیا کے آنے کی جگہہ مین دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ مین اور ابن عمر بہی ایساہی
کرتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي
أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **ابن عمر** سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج مین یا عمرہ مین پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے
اور دو رکعت نماز پڑہتے پہر سعی کرتے صفا اور مروہ کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ
أَوَّلَ مَا يَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چہوتے اور پہلے پہل طواف کرتے
تو تین بار دوڑتے سات پہیرون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا **ترجمہ**
وہی مضمون ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ
وَذَكَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **نافع** نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود
تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ایساہی کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتّٰى
انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ **جابر** عبد اللہ کے بیٹے سے ویساہی رمل آپ کا مروی ہوا **عَنْ**

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل الثلاثۃ اطواف
من الحجر الی الحجر وہی مضمون ہے **عن** ابی الطفیل قال قلت لابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ارأیت ہذا الرمل بالبیت ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ اطواف اسنۃ
ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال فقال صدقوا وکذبوا قال قلت ما قولک
صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ فقال المشرکون
ان محمدا واصحابہ لا یستطیعون ان یطوفوا بالبیت من الھزل قال وکانوا یحسدونہ
فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثا ویمشوا اربعا قال قلت
لہ اخبرنی عن الطواف بین الصفا والمروۃ راکبا اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ
قال صدقوا وکذبوا قال قلت وما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کثر علیہ الناس یقولون ہذا محمد ہذا محمد حتی خرج
العواتق من البیوت قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یضرب الناس بین
یدیہ فلما کثر علیہ رکب والمشی والسعی افضل **ترجمہ** ابو الطفیل نے ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھے بیت اللہ کے طواف کی اور اس مین تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا
سنت ہے اس لیے کہ تمہاری لوگ کہتے ہین کہ وہ سنت ہے تو انہون نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہین سچے بھی
مین نے کہا اسکا کیا مطلب اونہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف
لائے تو مشرکون نے کہا کہ محمد اور ان کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہین کر سکتے ضعف اور لاغری
کے سبب سے اور آپ سے حسد رکھتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کرین اور چار بار عادت کے موافق
چلین (غرض یہ ہے کہ انہون نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا یہ اون کا جھوٹ تھا باقی
بات سچ تھی) پہر مین نے کہا ہمکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ مین سعی کرنے کے سوار ہو کر کہ وہ
سنت ہے کہ آپ کے لوگ اوسکو سنت کہتے ہین انہون نے فرمایا وہ سچے بھی ہین جھوٹے بھی مین نے
کہا اسکا مطلب انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین تشریف لائے تو لوگون کی
بھیڑ بھاڑ ایسی ہوئی کہ کواری عورتین تک باہر نکل آئین اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہین یہ محمد ہین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے

(یعنے نبو بچو بغل ہو چلو چلو جیسے امرائے دنیا کے واسطے ہوتی ہے آپ کے لیے نہ ہوتی تہی) پہر جب لوگون کے
بڑی بہیڑ ہوئی تو آپ سوار ہوگئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنے اتنا جہوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوئی
تہی اوسکو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ نے سعی سوار ہوکر کی ہے) کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یزید نے اون سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند مگر
اس مین یون ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تہے اور یہ نہین کہا کہ وہ آپ سے حسد رکہتے تہے
عن أبي الطفيل قال قلت لابن عباس إن قومك يزعمون أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم رمل بالبيت وبين الصفا والمروة وهي سنة قال صدقوا وكذبوا **ترجمہ** وہی مضمون
ہے باختصار **عن** أبي الطفيل قال قلت لابن عباس رضي الله تعالى عنهما أراني قد رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصفه لي قال قلت رأيته عند المروة على
ناقة وقد كثر الناس عليه قال فقال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ذاك رسول
الله صلى الله عليه وسلم إنهم كانوا لا يدعون عنه ولا يكهرون **ترجمہ** ابی الطفیل نے
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا مین خیال کرتا ہون کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکہا ہے اونہون نے کہا کہ مجہسے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا مین نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکہا اور
لوگون کا اونپر ہجوم تہا تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ ہان وہی تہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تہی کہ لوگون کو آپکے پاس سے ہانکتے نہ تہے اور نہ ہٹاتے تہے
عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم
وأصحابه مكة وقد وهنتهم حمى يثرب قال المشركون إنه يقدم عليكم
غدا قوم قد وهنتهم الحمى ولقوا منها شدة فجلسوا مما يلي الحجر وأمرهم النبي
صلى الله عليه وسلم أن يرملوا ثلاثة أشواط ويمشوا ما بين الركنين ليرى المشركين
جلدهم فقال المشركون هؤلاء الذين زعمتم أن الحمى قد وهنتهم هؤلاء
أجلد من كذا وكذا قال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ولم يمنعه أن يأمرهم
أن يرملوا الأشواط كلها إلا الإبقاء عليهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آن کے یار مکہ مین آئے اور انکو ضعیف کر دیا تہا مدینہ کے بخار نے

اور مشرکون نے کہہ رکہا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آوین گے کہ انکو بخار نے ضعیف و ناتوان کر رکہا ہے
اور بڑی ناتوانی انکو ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون کو حکم دیا کہ
تین شوط مین رمل کرین اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کی موافق چلین کہ مشرکون کو
انکی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکون نے کہا کہ تم نے تو کہا تہا کہ اُن کو بخار نے ناتوان کر دیا ہے
یہ تو ایسے طاقتور ہین کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپ نے جو انکو ساتون پہیرون مین رمل کا حکم نہین دیا
تو اس لیے کہ یہ تہک جاوین گے **ف** ان حدیثون سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہوا اور معنی رمل کے
یہی ہین کہ جلدی جلدی چہوٹے چہوٹے قدم رکہکر چلنا اور کودنا ضرور نہین کہ اس مین شجاعت اور
جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہہ عمرہ کے طواف مین اور حج کے بہی ایک طواف مین مسنون ہے
اور صحیح قول شافعی کا یہہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف مین ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اسپر اتفاق
ہے کہ رمل عورتون کو مسنون نہین جیسے صفا اور مروہ مین انکو دوڑنا ضرور نہین صرف عادت کے
موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چہوٹ گئی اور کچہہ جرمانہ اوسپر نہین اور
بعض اصحاب مالک کے نزدیک اوسپر ایک قربانی ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور بہتیا کی جگہہ مین دوڑکر
چلنا ضرور ہی وہان دو سبز کہنبی لگا دیے ہین اون کے بیچ مین دوڑکر چلے اور جب تین پہیرے طواف
کے پوری ہو جاوین تو چار باقی چکرون مین عادت کے موافق چلے اور یہہ جو اخیر کی روایت ابن عباس
کی ہے جس مین مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کی عادت کی موافق چلین یہ ساتوین سال
عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع مین آپ نے پورے تین شوط مین رمل کیا پس اب
یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط مین رمل
ہے اور حضرت ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول خدا
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب تہا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانون کی ظاہر
نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نہ رہا مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ
سنت ہے تین شوط مین اور ہر پہیرے کو طواف کے شوط کہتے ہین اور عبد اللہ بن زبیر کا مذہب
ہے کہ ساتون شوط مین رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبد الملک بن ماجشون کے نزدیک اگر
رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام مالک کا بہی پہلے یہی قول تہا پہر اس سے رجوع کیا (کل ہذا من النووی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا سَعٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَیْتِ لِیُرِیَ الْمُشْرِکِیْنَ قُوَّتَہٗ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف مین اسلیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپکی قوت دیکہین (یعنے اب ضرور نہین نہ مسنون ہو اور یہ اُنہی کا مذہب ہے) **باب** اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ فِی الطَّوَافِ **صرف** دونو رکن یمانی کا بوسہ دینا مستحب ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے انہی دونو مین کیطرف کے کونون کو بوسہ دیتے دیکہا **ف** کعبہ مربع یعنے چار کونون کا اور مستطیل یعنے لنبا مکان ہے اور دو کونے اوسکے یمن کیطرف منسوب ہین انکو رکنین یمانیین کہتے ہین اور دو کونے شام کیطرف منسوب ہین انکو شامیین کہتے ہین اور رکن شامی کیطرف حطیم واقعہ ہے اُن دونون شامی کونون کو نہ بوسہ لیتے ہین نہ چہوتے ہین بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہین کہ حطیم کی جگہہ بہی طواف مین داخل ہو جاوے اس لیے کہ یہ جگہہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بناے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونو کونون یمانی کے کہ انکو بوسہ دیتے ہین ایک کونے مین حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن یمانی کہتے ہین کہ یہ دونون کونے بناے حضرت ابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق ہین بخلاف شامیون کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کے مندرجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہوسکتی ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَلِمُ مِنْ اَرْکَانِ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ مِنْ نَحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِیِّیْنَ **سالم** نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کانون مین سے رکن اسود (یہی حجر اسود ہے) رکن یمانی اوپر لکھہ چکے ہین) اور اسکو پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانون کیطرف ہی استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنی چہونا اور حجر اسود کو چہونا اور بوسہ دینا دونو چاہیے اور رکن یمانی کو فقط چہونا ہی اور باقی دو کونون کو نہ چہونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بناے ابرہیم پر نہین واقعہ ہین یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے انکا چہونا بہی مستحب کہا ہے چنانچہ امام حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور . . . .

حجر اسود

رکن یمانی

ان دونو کونون کو رکن یمانی کہتے ہین اور

ان دونو کونون کو شامی کہتے ہین

جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابو الشعثا کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے
اور قاضی ابو الطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے
کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ وہی کونوں کو چھوئے النووی عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ
إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ **عبداللہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی
کو چھوتے تھے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ
الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ
وَلَا رَخَاءٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا سختی میں نہ
آرام میں یعنے کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا **عَنْ** نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ
عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ
وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ **ترجمہ** نافع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ
دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے
نہیں چھوڑا **عَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيِّ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ
عَنْهُمَا يَقُولُ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ
دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے **باب** اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ
الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ حجر اسود کے بوسہ کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَىٰ عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَ وَاللّٰهِ
لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا
قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ
ترجمہ سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی

قسم آگاہ ہو کہ مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہارون نے اپنی روایت مین یہ کہا کہ اسی کی مثل مجھ سے روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ اِنِّيْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلٰكِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ وہی مضمون ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَاَيْتُ الْاَصْلَعَ يَعْنِيْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَاَبِيْ كَامِلٍ رَاَيْتُ الْاُصَيْلِعَ **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس نے کہا کہ مین اصلع کو (یعنے جس کے سر پر بال نہ ہون) انکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہین اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جاوے اور وہ اُس سے بُرا نہ مانے تو اوس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص برا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالی کی مین تجھہ کو بوسہ لیتا ہون اور جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اس قول سے بت پرستون اور گور پرستون اور چلہ پرستون کی نانی مرگئی جو قبرون وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہین کہ ہماری مراد دینگے اسلیے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اُسکا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزین جنکا بوسہ کہین ثابت نہین بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھہ کیونکر جائز ہوگا) اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا) **عَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ وہی مضمون ہے **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهٗ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا **ترجمہ** سوید نے کہا کہ مین نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انھون نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھہ کو چاہتے تھے **عَنْ** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَلٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ

والتزمه **ترجمہ** سفیان سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں لبیٹنے کا ذکر نہیں **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا حجر اسود پر مستحب ہے **باب** جَوَازِ الطَّوَافِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّغَیْرِہٖ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَّنَحْوِہٖ لِلرَّاکِبِ اونٹ پر طواف روا ہونا اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھونے کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے **ف** محجن اوس چھڑی کو کہتے ہیں کہ اسکا ایک سرا موڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اوس سے گری پڑی چیز زمین سے اوٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت رکن کو اگر چھو نہ سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اسکو بوسہ دے لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہے اور جو لوگ اسکو منع کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِہٖ لِاَنْ یَّرَاہُ النَّاسُ وَلِیُشْرِفَ وَلِیَسْاَلُوْہُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْہُ **جابر** نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تا کہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ اونچے ہو جاویں اور آپ سے مسائل پوچھیں اس لیے کہ لوگوں نے آپ کو بہت گھیر لیا تھا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ لِیَرَاہُ النَّاسُ وَلِیُشْرِفَ وَلِیَسْاَلُوْہُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْہُ لَمْ یَذْکُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِیَسْاَلُوْہُ فَقَطْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن خشرم کی روایت میں ولیسألوہ نہیں ہے **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ طَافَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْکَعْبَۃِ عَلٰی بَعِیْرِہٖ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ کَرَاہِیَۃَ اَنْ یُّضْرَبَ عَنْہُ النَّاسُ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اسلیے سوار ہوئے کہ لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے **عن**

ابی الطفیل یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن معہ ویقبل المحجن **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے **عن** ام سلمۃ انھا قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ قالت فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جنب البیت وھو یقرأ بالطور وکتاب مسطور **ام سلمہ** نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بیمار ہون آپنے فرمایا کہ سب لوگون کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو سو انہون نے کہا کہ مین طواف کرتی تھی اور آپ سورہ والطور پڑہ رہے تھے نماز مین بیت اللہ کے ایک بازو پر **ف** آپ نے انکو لوگون کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردون سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگون کو اون کے جانور سے ایذا نہ پہونچے ان سب روایتون سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندہا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر

باب بیان ان السعی بین الصفا والمروۃ رکن لا یصح الحج الا بہ

سعی صفا اور مروہ کی رکن ہے کہ بے اوسکے حج نہین ہوتا **عن** عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قال قلت لھا انی لاظن رجلا لو لم یطف بین الصفا والمروۃ ما ضرہ ذلک قالت لم قلت لان اللہ یقول ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الی اخر الایۃ قالت ما اتم اللہ حج امرئ ولا عمرتہ لم یطف بین الصفا والمروۃ ولو کان کما تقول لکان فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما وھل تدری فیما کان ذاک انما کان ذاک ان الانصار کانوا یھلون فی الجاھلیۃ لصنمین علی شط البحر یقال لھما اساف ونائلۃ ثم یجیئون فیطوفون بین الصفا والمروۃ ثم یحلقون فلما جاء الاسلام کرھوا ان یطوفوا بینھما للذی کانوا یصنعون فی الجاھلیۃ قالت فانزل اللہ عز وجل ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ الی اخرھا قالت فطافوا **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ اگر کوئی صفا اور مروہ مین سے نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہین اونہون نے فرمایا کیون مین نے کہا کہ اللہ

تعالی فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اسد پاک کی قدرت کی نشانیون سے ہین سو کچہ گناہ نہین اون ہین طواف کرنے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہین بلکہ یون ہے کہ حج پورا نہین ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنے سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تمنے جانا ہے تو اسد تعالی یون فرماتا کہ کچہ گناہ نہین اون مین طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال مین اوتری ہے کیفیت اُسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت مین دو بُت تہے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جانے تھے اور پھر آکر سعے کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پہر قسم کہاتے تہے پہر جب اسلام آیا تو مسلمانون نے اون مین سعی کرنے کو برا جانا (یعنے مشرکون کی چال سمجھی) تب اسد پاک نے یہ آیت اُتاری اسی لیے یون فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اسد سے ہین اور ان مین طواف کرنا گناہ نہین پہر لوگ سعی کرنے لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اُسکا روا نہین) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا أَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هٰذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوْا إِذَا أَهَلُّوْا أَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِيْ مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اسد تعالی عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ مین تو مین جانتا ہون کچہ حرج نہین اونہون نے فرمایا کیون کہا اسلیے کہ اسد تعالی فرماتا ہے صفا اور مروہ اسد کی نشانیون سے ہین پہر گناہ نہین کوئی اگر ادس مین طواف کرے تو اُنہون نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یون فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچہ گناہ نہین اور یہ آیت تو انصار کے لوگون مین اوتری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت مین اور کہتے تھے کہ ہمکو صفا اور مروہ مین سعے کرنا درست نہین پہر جب رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم کے ساتہ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اسد تعالے نے یہ آیت اُتاری

سو اب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اُسکا جو سعی نہ کرے صفا مروہ کی **ف** اس حدیث
سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری ماں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ خوب سمجھا اُنہون
نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور سبب نزول
سے اوس کے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے جب اس مین عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض
ایک شی واجب ہوتی ہے مگر آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اُس سے کہتے ہین کہ اس مین کچہ عیب
نہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اوس کے خیال کو رد کرین اور وجوب اُس کا جیسا ہو ویسا ہی رہتا ہو
اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑہا اور غروب آفتاب قریب ہوگیا اور وہ یہ خیال
کرے کہ غروب کیوقت نماز روا نہین تو اس سے کہین گے کہ اسوقت نماز پڑہنے مین کچہ گناہ نہین
تو اسکا مطلب یہ نہین کہ نماز واجب اور فرض نہی اور یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہوا کہ اساف
و نائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹہیک بات یہ ہے
کہ دوسری روایتون مین وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تہے اور ایک روایت
مین ہے کہ مناۃ طاغیہ جو مشلل مین تہا اوسکی لبیک پکارتے تہے اور یہی مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت
تہا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کہڑا کیا تہا مشلل مین قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا
ہے اس روایت مین موطا کی اور ازدا و غسان اوسی کے نام کی لبیک پکارتے تہے حج مین اور ابن کلبی
نے کہا کہ مناۃ ایک پتہر تہا کہ ہذیل اُسے پوجتے تہے قدید مین اور اساف اور نائلہ یہ کبہی دریا کے کنارے
نہین تہے بلکہ اُنکی حقیقت یون مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تہے اساف بیٹا تہا بقار کا اور نائلہ بیٹی تہی
ذہب کی اور اُسکو بنت سہل بہی کہتے تہے اور یہ دونو قبیلہ جرہم سے تہے اور اُنہون نے کعبہ کے اندر
زنا کیا تہا سو اللہ تعالے نے اُنکو مسخ کرکے پتہر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گیے یا صفا مروہ
پر کہ لوگ اُنکو دیکہکر عبرت پکڑین اور بعضون نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُنکو پہر وہان سے بدل دیا اور
ایک کو کعبہ سے ملا کے رکہہ دیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعضون نے کہا دونون کو زمزم پر رکہدیا
اور اُن کے پاس قربانی کی اور اُنکی عبادت کا حکم دیا پہر جب مکہ فتح ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے اُنکو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہمنے طول دیا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنے جیسا حال اساف و نائلہ کا
ہوا کہ غرض اُنکو لوگون کی اوسکے رکہنے سے یہ تہی کہ لوگ اللہ تعالے سے ڈرین اور خانہ کعبہ کا

ادب کرین شیطان نے چند روز مین یہ غرض بہلا کر اپنا مطلب نکالا کہ آنکی عبادت کروائی اور خلق کو شرک
مین ڈالدیا پہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو توڑ ڈالا کہ شرک کی بر ای اور مشرکون کی اہانت ظاہر ہو
جاوے یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور چلون کا کہ جب لوگ انکی
زیارات موافق سنت کر چہوڑ دین اور اُنکے قبور کو دیکھکر اپنی موت کا یاد کرنا چہوڑ دین بلکہ اُن
کو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چڑہانے لگین اور معبود برحق کیطرح ان کی عبادت کرنے لگین
تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اون گنبدون کو توڑ ڈالین اور اُن قبرون کو زمین کے
برابر کر دین اون چلون کو منہدم اور خاک کرین اگرچہ ہزارون مشرک ٹرے چلا یا کرین اور لاکہون
گور پرست غل مچایا کرین عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا
أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ
لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ
إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ
إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ
فِي هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ مین
جانتا ہون کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ مین اوسپر کچھ گناہ نہین اور مین تو پرواہ نہین رکہتا
اگر نہ سعی کرون اُن مین تو اُنہون نے فرمایا کہ برا کہا تو نے اے میرے بہانجے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے سعی کی ہے اور یہہ سنت ہی (یہان سنت سے مراد واجب ہی) اور
حقیقت اسکی یہہ ہے کہ عرب مین دستور تہا کہ جو مناۃ بد بخت کا جو مشلل مین تہا لبیک پکارتا تہا وہ سعی
نکرتا تہا صفا مروہ مین پہر جب اسلام ہُوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا ہم لوگون نے
تو اسد تعالی نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالے کی نشانیون سے ہین پہر جو حج کرے یا عمرہ لاوے
اوسپر گناہ نہین کہ اون مین سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تمنے کہی تو یون فرماتے کہ گناہ نہین
اسپر جو سعی نکرے اون مین زہری نے کہا کہ مین نے یہ روایت ابی بکر بن عبد الرحمن سے بیان
کی تو انہون نے بہت پسند کی اور انہون نے کہا کہ علم اسیکا نام ہے (یعنے جو عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا نے اس آیت سے سمجہا) اور کہا ابو بکر نے کہ مین نے سنا ہے بہت لوگون سے جو علم رکہتے تہے
وہ کہتے تہے کہ یہ طواف نکرنے والے صفا اور مروہ مین عرب کے لوگ تہے کہ وہ کہتے تہے کہ اون
دو پتہرون کے بیچ مین طواف کرنا جاہلیت کا کام تہا اور دوسرے لوگون کا قول تہا کہ ہم کو طواف
بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین پہرنے کا حکم نہین ہوا جب اللہ تعالے نے یہ آیت
اوتاری کہ صفا اور مروہ دونون اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ مین
بہی یہی خیال کرتا ہون کہ انہی دو گروہون کے واسطے یہ آیت اوتری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا
سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ
أَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ
يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا ترجمہ عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اسمین یہہ ہے
کہ جب لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہان طواف
کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر سنت ٹہیرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے اب کسی کو اُسکا ترک کرنا روا نہین عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

اَخْبَرَتْہُ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمُوْا ھُمْ وَغَسَّانُ یُھِلُّوْنَ لِمَنَاۃَ فَتَحَرَّجُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَکَانَ ذٰلِکَ سُنَّۃً فِیْ اٰبَائِھِمْ مَنْ اَحْرَمَ لِمَنَاۃَ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاِنَّھُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ حِیْنَ اَسْلَمُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے اُنکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تہا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کے لیے لبیک پکارتے تہے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنا بُرا جانتے تہے اور یہی طریقہ تہا اون کے باپ دادون کا کہ جس نے احرام باندہا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ مین سعی نہ کرتا تہا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اوسکو گناہ نہین ہے کہ سعی کرے ان دونون مین اور جس نے خوشی سے ایک نیکی کی اللہ تعالے اوسکا قدردان اور جاننے والا ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ یَکْرَھُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو بُرا جانتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اوتری ان الصفا والمروۃ

باب بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ لَایُکَرَّرُ سعی دوبارہ نہین ہوتی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا ترجمہ جابر کہتے تہے کہ سعی نہین کی رسول اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے یارون نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اونکو خبر دی محمد بن بکر نے اونکو ابن جریج نے اسی سند سے مثل روایت مذکور کے اور اس مین یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا یعنے صفا اور مروہ کا جو پہلے بار کیا تہا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ مین سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا منع ہے اس لیے کہ بدعت ہے اور اس سے یہ بہی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے انتہی

کو قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہوگیا اون دعاؤن اور وظیفون اور اشغال کا جو مشائخین مین مروج ہین اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہین کہ وہ سب بدعت ہین اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہو اوسکی تکرار بدعت ہوئی تو جس کے سرے سے اصل بہی ثابت نہین وہ تو بدرجہ اولی بدعت ہوئی اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور اوراد کی جو تعداد مقرر کر دی ہے اس سے زیادہ کرنا بہی بدعت ہوجاتا ہے اور وہ فعل بہ سبب اس زیادت محدثہ کے بدعت مین شمار کیا جاتا ہے اور یہہ بڑے کام کی بات ہے اور اسکو خوب یاد رکہنا چاہیے **باب** اِسْتِحْبَابِ اِدَامَۃِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ حاجی لبیک پکارے جاوے جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ شروع کرے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ **ترجمہ** اسامہ نے کہا کہ مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پہر جب آپ بائین گہاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ کو بٹھایا پیشاب کیا اور آئے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پہر مین نے عرض کی کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پہر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور نماز پڑہی پہر فضل کو اپنے ساتہہ پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبد اللہ بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنے جمرہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصون کا بیٹھنا بہی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگون کے پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہین قولہ مین نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو مین دوسرے شخص سے کبھی

مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کری جیسی آپ کی عادت تھی اور اُسامہ نی جو کہا نماز کا وقت آگیا مراد اس سے نماز مغرب ہی کہ اونہوں نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز مین دیر ہوئی تو آپ نی فرمایا کہ نماز تمہاری آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ مین پڑہنا مشروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ اپنا بڑا اور بڑہا اگر معلوم ہو کہ کچہ بہول گیا تو یاد دلاوے جیسی اسامہ نے خیال کیا تہا کہ حضرت نماز بہول گئے اور یاد دلائی اور آپنے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشا مین جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ مین جمع کرنا ان دونون نمازون کا باجماع مسلمین سنت ہو اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے راہ مین مغرب پڑہ لی تو اعادہ اُسکا واجب ہو اور باقی کا قول ہے کہ اگر انہین پڑہ لے تو روا ہے مگر خلاف سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور جماہیر علمار صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و فرہی کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح تک لبیک کہی پہر جب صبح کی نماز پڑہ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام مالک اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہی اور جب وقوف عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہو کہ جب تک رمی جمرہ عقبہ سی فارغ نہو کہی جاوے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جسکا ابہی ترجمہ ہوا اور آگے روایات بہی اس کے مؤید ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچہے اونٹنی پر بٹہا لیا فضل کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا خبر دی مجہکو ابن عباس رضی اللہ تعالے نے کہ خبر دی انکو فضل نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی **ف** احمد اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہو اور جمہور اسکا جواب دیتے ہین کہ مراد اسنے یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنَّهٗ قَالَ فِیْ عَشِیَّۃِ عَرَفَۃَ وَغَدَاۃِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَهُوَ کَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا وَّهُوَ مِنْ مِّنًی قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ یُرْمٰی بِهِ الْجَمْرَۃُ وَقَالَ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَۃَ وَحَدَّثَنِیْهِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَۃَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس جو ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھے یہانتک کہ محسر میں داخل ہوئے اور محسر منی میں ہے تو وہاں آپ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے کنکریاں اٹھالو کہ ان سے جمرہ کو مارا جاوے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکری ماری مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہمسے یہی حدیث زہیر بن حرب نے ان سے یحییٰ نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری اور یہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے (یعنے جب کنکرے اٹھانے کا حکم دیا تھا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکرے پھینکتا ہے (یعنے ایسے کنکرے اٹھانا) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ ترجمہ عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبد اللہ ہمسے مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے انکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام میں لبیک پکارتے تھے **ف** یہی مذہب ہے جمہور کا جیسے کہ آگے گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورہ بقر اور سورہ نسا کہنا درست ہے اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث میں مذکور ہوا کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے انکو جنپر سورہ بقر اتری ہے اس میں سورہ بقر کی تخصیص اسلئے کہ اس میں اکثر مناسک حج کے مذکور ہیں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبّٰی حِیْنَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِیْلَ اَعْرَابِیٌّ هٰذَا فَقَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِیَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا سَمِعْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے کوٹے تو لوگون نے کہا کہ شاید یہہ کوئی گاؤن کا آدمی ہے (یعنے جو آب لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بہول گئے (یعنے سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہوگئے مین نے خود سنا ہے اُنکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے مسلم نے کہا کہ یہی روایت بیان کی ہم سے حسن حلوانی نے اونہون نے روایت کی یحییے بن آدم سے اونہون نے سفیان سے اونہون نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجہسے یوسف بن حماد نے اون سے زیاد یعنے بکائی نے اون سے حصین نے اون سے کثیر بن مدرک نے اون سے عبدالرحمن بن یزید نے اور اسود بن یزید نے دونون نے کہا سنا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تہے مزدلفہ مین کہ سنا مین نے اون کو جنپر سورہ بقر اُتری ہے کہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے پہر اُنہون نے لبیک پکاری اور ہم لوگون نے بہی اون کے ساتہہ لبیک پکاری

بَابُ التَّلْبِیَةِ وَالتَّکْبِیْرِ فِی الذِّهَابِ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَاتٍ فِیْ یَوْمِ عَرَفَةَ

لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَاتٍ مِّنَّا الْمُلَبِّیْ وَمِنَّا الْمُکَبِّرُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ جب ہم صبح کو چلے منے سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ کے ساتہہ تو کوئی ہم مین سے لبیک پکارتا تہا اور کوئی تکبیر کہتا تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُکَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُکَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِّنْکُمْ کَیْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهٗ مَاذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفہ کے صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تہا اور کوئی لا الٰہ الا اللہ اور ہم ان مین سے تہے جو اللہ اکبر کہتے تہے مین نے اُن سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اون سے یہ کیون نہ پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح کیا کرتے دیکہا (سبحان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے مین کہ اُنہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیون نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تہے) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ

الثقفی انہ سال انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ وھما غادیان من منی الی عرفۃ
کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
یُھل المھل منا فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر منا فلا ینکر علیہ **ترجمہ** محمد بن
ابی بکر ثقفی نے انس بن مالک سے پوچھا کہ وہ دونون منے سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے
تھے آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین کیا کرتے تھے سو انس رضی اللہ
تعالے عنہ نے کہا کہ کوئی ہم مین سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا سو اوسکو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی
ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اوسکو منع نہ کرتا تھا **عن** محمد بن ابی بکر قال قلت لانس
ابن مالک غداۃ عرفۃ ما تقول فی التلبیۃ ھذا الیوم قال سرت ھذا المسیر مع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فمنا المکبر ومنا المھل ولا یعیب احدنا علی
صاحبہ **ترجمہ** مضمون اسکا وہی ہے **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونون
مستحب ہین جب آدمی منے سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونو سے فضل ہے اور ان
روایتون سے اُن کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہین کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے
دن **باب** الافاضۃ من عرفات الی المزدلفۃ واستحباب صلوتی المغرب والعشاء
جمعا بالمزدلفۃ فی ھذہ اللیلۃ عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان اور اس رات مغرب عشا
جمع کرکے پڑھنے کا **عن** کریب مولی ابن عباس عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی
عنہ انہ سمعہ یقول دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ حتی اذا
کان بالشعب نزل فبال ثم توضا ولم یسبغ الوضوء فقلت لہ الصلوۃ قال الصلوۃ
امامک فرکب فلما جاء المزدلفۃ نزل فتوضا فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوۃ
فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت العشاء فصلاھا
ولم یصل بینھما شیئا **ترجمہ** کریب جو ابن عباس کے غلام آزاد ہین انہون نے اسامہ سے روایت
کی کہ اونہون نے کہا لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے یہانتک کہ جب گھاٹی کے پاس
آئے اوترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہین مین نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے
آپنے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ مین آئے اور اُترے اور وضو

کسا نوری طرح سے پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہان کا تہا بٹھا دیا پھر تکبیر
ہوئی اور عشا پڑھی اور ان کے بیچ مین کچھ نہین پڑھا (یعنے سنت نہ پڑھی) **عن** کریب مولے
ابن عباس عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه قال انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم بعد الدفعة من عرفات الى بعض تلك الشعاب لحاجته فصببت
عليه من الماء فقلت اتصلي قال المصلى امامك **ترجمہ** کریب نے کہا کہ اسامہ بن زید نے
کہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی گھاٹیون مین اوترے حاجت کیواسطے
اور مین نے آپ پر پانی ڈالا یعنے وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑھینگے تو فرمایا کہ نماز کیجگہہ
آگے تمہارے ہے (یعنے مزدلفہ) اور باقی تفصیل اسحدیث اسامہ کی اوپر ہوچکی ہے **عن**
كريب مولى ابن عباس قال سمعت اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه يقول افاض رسول
الله صلى الله عليه وسلم من عرفات فلما انتهى الى الشعب نزل فبال ولم يقل اسامة
اراق الماء قال فدعا بماء فتوضأ وضوءا ليس بالبالغ قال فقلت يا رسول الله الصلوة
قال الصلوة امامك قال ثم سار حتى بلغ جمعا فصلى المغرب والعشاء **ترجمہ**
کریب نے وہی مضمون اسامہ سے روایت کیا اور اس مین اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہین ہے اور
یہہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ مزدلفہ مین پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی **عن** کریب
انه سال اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه كيف صنعتم حين ردفت رسول
الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقال جئنا الشعب الذي ينيخ الناس فيه
للمغرب فاناخ رسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته وبال وما قال اهراق الماء
ثم دعا بالوضوء فتوضأ وضوءا ليس بالبالغ فقلت يا رسول الله الصلوة فقال الصلوة
امامك فركب حتى جئنا المزدلفة فاقام المغرب ثم اناخ الناس في منازلهم
ولم يحلوا حتى اقام العشاء الآخرة فصلى ثم حلوا قلت فكيف فعلتم حين
اصبحتم قال ردفه الفضل بن عباس رضي الله تعالى عنهما وانطلقت انا في سباق
قريش على رجلي **ترجمہ** کریب نے اسامہ زید کے فرزند سے پوچھا کہ تم جب سوار ہوئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو انہون نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے

جہان لوگ اونٹون کو بٹہاتے ہین نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو
بٹہایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہین کیا پہر وضو کا پانی مانگا اور
ہلکا سا وضو کیا پورا نہین (یعنے ایک ایک بار اعضاء دہوئے) اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ
نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب
کی تکبیر ہوئی اور لوگون نے اونٹ بٹہائے اور کہولے نہین یہانتک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آپ نے
نماز عشا بھی پڑہی پہر اونٹ کہولدیے مین نے کہا کہ پہر تمنے صبح کو کیا کیا انہون نے کہا کہ پہر فضل بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے ساتھہ پیچھے سوار ہوئے اور مین قریش کے راہ سے پیدل چلا
عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
اَتَى النَّقْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ
وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ **ترجمہ** وہی مضمون
ہے جو اوپر کئی بار گذرا اس مین یہ ہے کہ اس گہاٹی مین آپ اوترے جہان امرا اوترتے ہین ۔
عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْغَائِطِ
فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اسمین ہے کہ آپ پاخانے تشریف لیگئے اور
اسامہ نے چہاگل سے پانی ڈالا تب آپ نے وضو فرمایا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَاُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
رِدْفُهُ قَالَ اُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْئَتِهِ حَتّٰى اَتَى جَمْعًا **ترجمہ** ابن عباس نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتھہ پیچھے سوار ہوئے اور
اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ مین پہنچے عَنْ هِشَامٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا شَاهِدٌ اَوْ
قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ

مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ **ترجمہ** ہشام نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ لوگون کے سامنے کسی نے اسامہ سے پوچھا یا اونہون نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
اپنی اونٹنی پر سوار کرلیا تہا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر چلتے تھے یعنے اونٹنی کو کس چال
لیے جاتے تھے تو اونہون نے کہا میٹھی چال چلاتے تھے پہر جب ذرا کہلی جگہہ پاتے یعنے جہان بہیڑ
کم ہوتی تو اوس جگہہ ذرہ تیز کردیتے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ
حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ **ہشام** بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا
مگر حمید کی روایت مین یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے **عَنْ**
اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **ابوایوب** روایت ہے کہ اونہون نے نماز پڑہی حجۃ
الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشا ملاکر مزدلفہ مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى
الْكُوْفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ **تحیی** سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور ابن رمح کی روایت
مین یہہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی جو راوی ہین وہ امیر تھے کوفہ کے ابن زبیر کے زمانہ مین **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا **عبد اللہ** بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز
جمع کرکے مزدلفہ مین پڑہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ جَمَعَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ
ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ اللّٰهَ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا ملاکر
پڑہی مزدلفہ مین اور ان کے بیچ مین ایک رکعت بہی نہین پڑہی اور مغرب کی تین رکعت اور عشا کی دو
پڑہین اور عبد اللہ بہی آخر عمر تک مزدلفہ مین اسیطرح پڑہتے رہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ
بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ
وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑہی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بہی ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی کہ دونون نمازین ایک تکبیر سے پڑہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ سعید نے کہا کہ ہم لوٹے ...... عبداللہ بن عمر کے ساتھ اور آئے مزدلفہ مین اور وہان مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑہی اور کہا کہ اسیطرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان نماز پڑہی تہی ف ان روایتون سے معلوم ہوا کہ مغرب مین قصر نہین بلکہ وہ ہمیشہ تین پڑہی جاتی ہین اور سنت یہی ہے کہ جہان جمع ہون دو نمازین وہان بیچ مین سنت نہ پڑہی جاوے

باب اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيْسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بہت سویرے صبح کی نماز پڑہنے کا بیان مزدلفہ مین عید کی صبح کو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکہا تو نماز وقتون ہی پر پڑہتے دیکھا مگر دو نمازین ایک مغرب دوسرے عشا کہ مزدلفہ مین آپنے ملاکر پڑہین اور اوسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑہی (یعنے معمولی وقت سے کہ جسوقت روز پڑہا کرتے تہے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ عمش سے یہی اسناد دوسری ہے یہ اسنادیں پر، کہ صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑہے اندہیری مین ف غرض یہ مراد نہین ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنون سے پہلے پڑہی چنانچہ بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہون نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ مین نماز پڑہی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی صبح کی نماز اسی گہڑی مین پڑہی تہی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام مین نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ مین اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حاجی کو آج نہایت دہندا

بڑے بڑے کام ہین اور یہی وجہ ہے آج کے دن بہت سویرے ادا کرنیکی **باب** استحباب تقدیم دفع الضعفۃ من النساء وغیرھن من مزدلفۃ الی منی فی اواخر اللیل قبل زحمۃ الناس ضعیفون کو اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انھا قالت استاذنت سودۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ تدفع قبلہ وقبل حطمۃ الناس وکانت امرأۃ ثبطۃ یقول القاسم والثبطۃ الثقیلۃ قال فاذن لھا فخرجت قبل دفعہ وحبسنا حتی اصبحنا فدفعنا بدفعہ ولان اکون استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فاکون ادفع باذنہ احب الی من مفروح بہ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ سودہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے پہلے بہنے کو لوٹ جاوین اور لوگون کی بہیڑ بہاڑ سے آگے نکل جاوین اور وہ ذرا فربہ بی بی تہین راوی نے کہا کہ پہر آپ نے انکو اجازت دی اور وہ روانہ ہو گئی قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب رکر رہے یہانتک کہ صبح کی ہمنے اور حضرت کے ساتھ لوٹے اور اگر مین بہی اجازت لیتی جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور آپکی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تہا اور اس سے بہتر تہا جسکے سبب سے مین خوش ہو رہی تہی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کانت سودۃ امرأۃ ضخمۃ ثبطۃ فاستاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفیض من جمع بلیل فاذن لھا فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فلیتنی کنت استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ وکانت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا لا تفیض الا مع الامام **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ سودہ بہت بہاری بہرکم بی بی تہین سو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی رات روانہ ہو جاوین (یعنے منی کو) سو آپنے ان کو اجازت دیدی سو حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ کاشکے مین بہی آپ سے اجازت لیتی جیسے سودہ نے لی تھی مگر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی عادت تہی کہ آپ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تہین **عن** عائشۃ قالت وددت انی کنت استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فاصلی

الصُّبْحَ بِمِنًى فَارْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین نے آرزو کی کہ مین بہی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور نماز صبح کی منے مین پڑہتی اور لوگون کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کر لیتی تو کسینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تہی اونہون نے کہا وہ فربہ عورت تہین سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے دیدی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **عبد الرحمن** بن قاسم سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِي فَارْتَحَلْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ **ترجمہ** عبد اللہ جو غلام آزاد ہین اسماء کے انھون نے کہا کہ مجھسے جناب بی بی اسماء نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس ٹہیری ہوئی تہین کہ کیا چاند غروب ہوگیا مین نے کہا نہین اونہون نے نماز پڑہ لی اسیوقت پہر مجھسے فرمایا کہ ای میرے بچے چاند ڈوب گیا مینے کہا ہان اونہون نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جمرہ کو کنکریان مارلین پھر نماز پڑہی اپنے فرودگاہ مین سو مین نے کہا ای بی بی ہم بہت سویرے روانہ ہوئے اونہون نے فرمایا کچہ حرج نہین ای میرے بیٹے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے عورتون کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی **ف** ان حدیثون کے رو سے لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ مین پس امام شافعی کا قول ہے کہ وہان رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اوسپر قربانی واجب ہو مگر جو اوسکا صحیح ہے اور یہی قول ہو فقہائے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہو کہ اگر کسینے چھوڑدیا تو فضیلت سے اوسکی محروم رہی باقی نہ اوسپر گناہ ہو نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور ایک جماعت اسطرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اوسکا حج ہی صحیح نہین اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب

بہی اسطرف گئی اور وہ ابو عبد الرحمن نواسے ہین شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطا اور اوزاعی
سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مزدلفہ مین رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب بلکہ
وہ ایک منزل ہی جیسے اور منزلین ہین چاہے وہان ٹہیرے چاہے نہ ٹہیرے اور یہ قول محض باطل ہے
اور اس مین بہی اختلاف ہی کہ کتنی دیر ٹہیرنا واجب ہی سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت
رات کی نصف ثانی تک اور ایک قول انکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اوس رات کے
یا بعد اوسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول انکا یہ ہے کہ بڑا اکثر رات کا وہان کاٹے اور امام مالک
علیہ الرحمۃ سے تین روایتین ہین ایک تو یہ کہ ساری رات رہے دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ
کہ تھوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سے خوش خلقی حضرت اسما کی اور اوس زمانہ کی عورتون کی معلوم
ہوتی ہے کہ انہون نے اپنے غلامون کو فرزند کے برابر رکہا بات چیت مین نہ یہ کہ اون کے ساتھ
حقارت کی باتین کرین اور لونڈا چھوکرا بولین کہا مسلم نے اور روایت کی مجہسے یہی حدیث علی
بن خشرم نے اون سے عیسے نے اون سے ابن جریج نے اسی سند سے اور اُن کی روایت مین یہ ہے کہ
اسماء نے فرمایا ای میرے چھوٹے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تہی اپنی بی بی صاحبہ کو۔
عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ
اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عطا کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام
حبیبہ کے پاس گئے تو اونہون نے کہا کہ مجہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا
عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى وَفِىْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ ترجمہ سالم بن
شوال سے مروی ہے کہ ام حبیبہ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
مین کہ اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے منی کو اور ایک روایت مین جو ناقد سے مروی ہے یون ہے
کہ ہم اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِى
الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عبید اللہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے سنا کہ فرماتے تہے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتہہ روانہ کر دیا یا یون

کہا کہ ضعیفون کے ہمراہ روانہ کردیا مزدلفہ سے رات کو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ **ابن عباس** نے کہا کہ مین ان مین تہا جنکو آگے روانہ کردیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگون کی ضعیفون مین سے۔
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال کنت فیمن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ **وہی** مضمون ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالے عنھما قال بعث بی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسحر من جمع فی ثقل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ابلغک ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال بعث بی بلیل طویل قال لا الا کذلک بسحر قلت لہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما رمینا الجمرۃ قبل الفجر واین صلی الفجر قال لا الا کذلک **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ مجکو بہیجد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب ہی مزدلفہ سے سامان کے ساتہہ مین نے کہا کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ اونہون نے یون کہا کہ مجہکو روانہ کیا بہت رات سے تو اوس نے کہا کہ نہین مگر یون ہی کہا کہ سحر کو یعنے آخر شب کو روانہ کیا پہر مین نے اُن سے پوچہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بہی کہا کہ کنکر مارے ہمنے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہان پڑہی اُنہون نے کہا نہین یہ کچہ نہین کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا **عن** سالم بن عبد اللہ اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان یقدم ضعفۃ اھلہ فیقفون عند المشعر الحرام بالمزدلفۃ بلیل فیذکرون اللہ ما بدا لھم ثم یدفعون قبل ان یقف الامام وقبل ان یدفع فمنھم من یقدم منی لصلوۃ الفجر ومنھم من یقدم بعد ذلک فاذا قدموا رموا الجمرۃ وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یقول ارخص فی اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر اپنے ساتہہ کے ضعیف لوگون کو آگے بہیجد یتے تہے کہ وہ مشعر الحرام مین جو مزدلفہ مین ہے وقوف کرلین رات کو اور اللہ تعالے کو یاد کرتے رہین جب تک چاہین پہر لوٹ جاوین امام کے وقوف کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے کے سے پیشتر سو اُن مین سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہونچ جاتا تہا اور کوئی اوس کے بعد پہنچتا تہا اور جب پہونچتے تہے اُسیوقت جمرہ کو کنکریان مار لیتے

تھے اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفون کو اوسکی اجازت دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ عورتون اور لڑکون کو اگر رات سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیون کے بچکر پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہو جاوین روا ہے

باب رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَتَكُوْنُ مَكَّةَ عَنْ يَسَارِهٖ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ جمرہ عقبہ کی کنکریاں مارنیکا بیان **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ نے پچھلی جمرہ کو کنکریاں نالے کے اندر سے ماریں اور سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو اُن سے کسی نے کہا کہ لوگ تو اوپر سے اُنکو کنکریاں مارتے ہیں تو عبد اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ مقام (یعنے جہان سے میں نے ماریں ہیں) اوس کا ہے جس پر سورہ بقر اوتری ہے (یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا) **عن** الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيْلُ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِهٖ فَسَبَّهٗ وَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيْ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ النَّاسَ يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج بن یوسف کو سُنا کہ وہ خطبہ میں کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبریل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورۃ ہو جس میں بقر کا ذکر ہے پھر وہ جس میں نسا کا ذکر ہے پھر وہ جس میں آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پھر میں ابراہیم سے ملا اور اُنکو اسبات کی خبر دی تو انہون نے اسکو بُرا

کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھسے عبد الرحمن بن یزید نے کہ وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اونہ
جمرہ عقبہ پر آئے اور نالہ کے بیچ مین کہڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اوسکو سات کنکریان مارین نالہ
کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر مین نے اون سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن
(یہ کنیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کہڑے ہوکر کنکریان مارتے ہین تو انہون نے کہا کہ یہ
جگہہ اوس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ اوسکی ہے جسپر سورۂ بقر اوتری ہے ۔

ف حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتون
کی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توقیفی ہے یعنے شارع کیطرف سے ہے کہ اس مین کسی
کی رای کو دخل نہین اور اسپر اجماع ہے سب مسلمانون کا اور اگر ترتیب سورتون کی مراد ہے تو یہہ
ترتیب اماموں اور قاریون کی رائے سے ہوئی ہے اور شارع کیطرف سے نہین اور قاضی عیاض نے
کہا ہے کہ یہان حجاج نے سورۂ نسا کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اسکی کہ ان کو ترتیب
آیات مقصود تھی کہ آیتون کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کیطرف سے ہے اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات
بیان کی تو انکی غرض یہ تہی کہ سورۂ بقر یا سورۂ نسا بقول حجاج کہنا درست نہین اسپر انہون نے
رد کیا اور یون روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقر تو یہ کہنا روا ہوا ہے اور
اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرۂ عقبہ کی رمی اسطرح مستحب ہے کہ نالہ کے بیچ مین کہڑا ہو جمرہ کے نیچے اور
مکہ کو بائین طرف رکھے اور منی کو داہنی طرف اور جمرۂ عقبہ کیطرف مونہہ کرے اور سات کنکریان مارے
اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے
اون جاہلون کی بے وقوفی بھی معلوم ہو گئی جو نماز مین ترتیب سور کو واجب جانتے ہین اور اگر کسی نے
اول رکعت مین پچھلی سورت پڑہ دی اور دوسری رکعت مین اگلی پڑہی تو اعتراض کرتے
کہ یہ نہین جانتے کہ ترتیب سورتون کی شارع کیطرف سے نہین نہ اس ترتیب سے سورتین نازل ہوئی
ہین جس ترتیب سے مصحف عثمانی مین موجود ہین اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور
ہر ایک کی قرارت جدا پھر ان مین ترتیب چہ معنی دارد **عَن** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ
لَا تَقُولُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین
نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تہا کہ یون نہ کہو سورۂ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنے

وہی سعادت جو اوپر گذری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَّجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبدالرحمن نے حج کیا عبداللہ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منی کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہ اُسکی ہے جسپر سورۂ بقر اوتری ہے **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا اَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یوں ہے کہ جمرہ عقبہ پر آئے باقی مضمون وہی ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ رَمَاهَا الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ **مضمون** وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا

باب اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَّبَيَانِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَاْخُذُوْا عَنِّيْ مَنَاسِكَكُمْ مستحب ہونا جمرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہوکر اور مناسک کے سیکھنے کا حکم

عن اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَآ اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَآ اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ **ابوالزبیر** نے جابر سے سُنا کہ اونہوں نے کہا میں نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سیکھ لو مجھ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوار ہو کر منے میں پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریاں مارے اور اگر اوتر کر ماریں تو بھی روا ہے اور جو منی میں پیدل آوے اوسکو پیدل ہی مارنا چاہیے یہ حکم ہے یوم النحر کا اور بعد اوسکے دو دن میں ایام تشریق یعنے گیارہویں بارہویں سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہو کر مارے اور ویسا ہی سوار مکہ کو چلا جاوے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک وغیرہما کا اور احمد اور اسحق کے نزدیک یوم النحر میں مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور سبپر اجماع ہے کہ جسطرح مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے **عن**

عَنْ یَحْیَی بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ سَمِعْتُہَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ فَرَاَیْتُہٗ حِیْنَ رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ وَانْصَرَفَ وَھُوَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَمَعَہٗ بِلَالٌ وَّاُسَامَۃُ اَحَدُھُمَا یَقُوْدُ بِہٖ رَاحِلَتَہٗ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ عَلٰی رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلًا کَثِیْرًا ثُمَّ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ حَسِبْتُہَا قَالَتْ اَسْوَدُ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا

ترجمہ یحییٰ نے اپنی دادی ام الحصین سے سُنا کہ وہ فرماتی تھین کہ حج کیا مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو مین نے آپ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپکے ساتھ بلال اور اسامہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑے کھینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تھا دہوپ کے سبب سے ام حصین نے کہا کہ آپ نے بہت باتین فرمائین پھر مین نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام کن کٹا حاکم کیا جاوے مین خیال کرتا ہون کہ ام حصین نے یہ بھی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بھی اوسکی بات سنو اور اُسکا کہنا مانو

عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ...... قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ فَرَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ ترجمہ ام الحصین سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابی عبد الرحیم کا خالد بن ابی زید ہے اور وہ ماموں ہین محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے اون سے وکیع اور حجاج اعور نے

باب استحباب کون حصی الجمار بقدر حصی الخذف کنکری کا بیان کہ مٹر کی برابر ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَی الْجَمْرَۃَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ جابر کہتے تھے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جمرہ کو وہ کنکریان ماریں جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہین ف نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریان دانہ باقلا کے برابر ہون اور اگر اس سے بڑی ماری تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے

باب بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ - اوسوقت کا بیان جس مین رمی مستحب ہے

عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی واما بعد فاذا زالت الشمس ترجمہ جابر رضی اسد تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کنکریان مارین جمرہ کو نحر کے دن پہر دن چڑہے اور بعد کے دنون مین جب آفتاب ڈہل گیا **ف** نووی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسوین تاریخ کو پہر دن چڑہے رمی کرے اور ایام تشریق مین سے دو دن یعنے گیارہوین بارہوین کو بعد زوال کے اور تیرہوین کو بہی ایسا ہی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا یہ ہے کہ ان تینون دنون مین تشریق کے قبل زوال رمی روا نہین اور سند ان کی یہی حدیث ہے اور طاؤس اور عطا کا قول ہے کہ ان تینون دنون مین بہی قبل زوال روا ہے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل زوال روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ مناسک حج کے مجہہ سے سیکہہ لو یس جسوقت آپ نے کی ہے وہی اولے ہے اور جمرے تین ہین اور مستحب ہے کہ جب جمرہ اولے رمی کر چکے تو تہوڑی دیر ٹہیر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہو کر اور اسی طرح دوسری جمرہ کی رمی کے بعد بہی اور تیسری کے بعد پہر نہ ٹہیرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت مین ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری مین اور اس دعا مین رفع یدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسی نے اس وقوف اور دعا کو چہوڑ دیا تو اوسپر کچہ گناہ نہین مگر ثوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہانا کہلاوے یا ایک قربانی کرے **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسی نے خبر دی انکو ابن جریج نے خبر دی انکو ابو الزبیر نے کہ اونہون نے سنا جابر بن عبد اسد سے کہ فرماتے تہے مثل حدیث مذکور کی

باب بَيَانِ اَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ کنکریون کے عدد کا بیان

عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستجمار تو ورمی الجمار تو والسعی بین الصفا والمروۃ تو والطواف تو واذا استجمر احدکم فلیستجمر بتو ترجمہ جابر رضی اسد تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہیلے لینا استنجے کے طاق ہین اور کنکریان جمرہ کی طاق ہین اور

سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف بھی طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہین) اور اسیلیے ضرور ہی کہ جو ڈھیلی لیوے استنجے کو تو طاق لیوے (یعنے تین یا پانچ جس مین طہارت خوب ہو جاوے) ف یعنے اگر طہارت چار مین ہو جاوے تو بھی ایک اور لے کہ طاق ہو جاوین اور بعضے بیوقوف سفہا نام کے فقہا نے جو یہ لکہا ہے کہ ڈھیلی کے تئین طہارت کیوقت تین بار ٹہونک لے کہ تسبیح سے باز رہی یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈھیلون کا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہی

باب تَفضِيلِ الحَلقِ عَلَى التَّقصِيرِ وَجَوَازِ التَّقصِيرِ تقصیر کا بلا تفضیل جائز ہونا اور حلق کی فضیلت عَن نَافِعٍ اَنَّ عَبدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّن اَصحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعضُهُم قَالَ عَبدُ اللّٰهِ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ المُحَلِّقِينَ مَرَّةً اَو مَرَّتَينِ ثُمَّ قَالَ وَالمُقَصِّرِينَ نافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپکے سر منڈایا اور بعضون نے فقط بال کترائے عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحم کرے سر منڈانے والون پر ایکبار دعا کی یا دو بار پہر فرمایا کترانے والون پر بہی عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارحَمِ المُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارحَمِ المُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالمُقَصِّرِينَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانیوالون پر لوگون نے عرض کی کہ کترانیوالون پر اے رسول اللہ کے تو پہر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والون پر لوگون نے پہر عرض کی کہ کترانے والون پر بہی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کترانے والون پر بہی فائدہ اس حدیث سے سر منڈانے کی فضیلت حج مین ثابت ہوئی کہ اون کے لیے آپ نے دو بار دعا کی اور کترانا بہی جائز ہوا کہ اون کے لیے بہی ایک بار دعا کی خبر دی ہمکو ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم ہے وہ فرزند ہین محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہین مسلم بن حجاج سے عَن ابنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ المُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ المُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

رَحِمَ اللّٰهُ المُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالمُقَصِّرِيْنَ وہی **مضمون** ہے مگر
اس مین سر منڈانے والون کو تین بار دعا دی اور کترانے والون کو چوتہی بار کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنی نے اون سے عبدالوہاب نے اون سے عبیداللہ نے اسی سند سے اور اس
حدیث مین یہی ہے جب چوتہی بار ہوا تو آپ نے فرمایا او کترانے والون پر بہی **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سر منڈانے والون کی لوگون
نے عرض کی کہ کترانے والون کی پہر فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پہر عرض کی کہ یا رسول
اللہ کترانے والون کی بہی آپ نے فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پہر لوگون نے عرض کی
کہ کترانے والون کی آپ نے فرمایا اور کترانے والون کی بہی **کہا** مسلم نے اور روایت کی محمد بن امیہ نے
اون سے یزید نے اون سے روح نے اون سے علاء نے اون سے اُن کے باپ نے اون سے ابی ہریرہ نے
اونہون نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابوزرعہ نے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے اوپر روایت کیا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّهَا سَمِعَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ
مَرَّةً وَّاحِدَةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **یحیی** نے اپنے دادی سے روایت کی اُنہون
نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈانے والون کے لیے تین بار دعا
کی اور کترانے والون کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت مین حجۃ الوداع کا لفظ نہین ہے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع مین **ف**
نووی نے فرمایا کہ علما کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کتروانا روا ہے مگر جو ابن منذر
نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ اُنہون نے کہا کہ پہلے حج مین منڈانا ضرور ہے اور کترانا روا نہین
اور اگر یہ قول اُن کا ثابت ہی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے

اور ہمارا مذہب ہی کہ حلق اور تقصیر دونون مناسک حج وعمرہ سے ہین اور ایک رکن ہو انکو ارکان ہین سے
اور یہی قول ہی کافہ علمار کا اور ادنی درجہ کفایت کا حلق و تقصیر مین شافعی کے نزدیک تین بال ہین
اور ابوحنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابو یوسف کی نزدیک آدھا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک اکثر
سر اور امام مالک سے ایک روایت مین سارا سر بھی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہین
یا سارے سر کے کترانا ہو اور عورتون کے حق مین کترانا ہی ہے منڈانا نہین ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا
لیا تو بھی نسک ادا ہوگیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اسپر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد
کنکریان مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اوسکے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو
برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نکرے جب تک طواف وسعی سے
فارغ نہ ہو یعنے طواف افاضہ سے یہ قول باطل و مردود ہے اور حضرت سے طواف افاضہ کے قبل ہی
حلق ثابت ہوا ہے **فصل** نووی نے کہا ہے کہ ہمنے مقدمہ شرح مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم
بن سفیان جو شاگرد ہین مسلم علیہ الرحمۃ کے انکو اس کتاب کے سننے مین تین مقام باقی رہ گئے ہین
کہ اول مقام اون مین سے یہ ہو کتاب الحج مین اور یہ جگہہ وہی ہے (یعنے جہان ترجمہ مین ابراہیم کا
ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہین) اور آگے اسمقام کے اول و آخر پر تنبیہ ہو چکی ہے
غرض اول اس مقام کا وہی جہان سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالے سر منڈانے والون پر **باب** بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ
يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَّرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالْاِبْتِدَاءُ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مِنْ رَّأْسِ
الْمَحْلُوْقِ **باب** اس بیان مین کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر نحر پھر حلق اور حلق داہنی طرف
سے شروع کرے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَ
اَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ **ترجمہ** انس بن مالک نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منی مین آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریان مارین پھر
اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے منی مین اور قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف پر
سر کے اور پھر بائین پھر لوگون کو دینے شروع کیے یعنے موئے مبارک اپنے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ

شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّ اَبُوْكُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
اَمَّا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ
شَعَرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ
اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ
فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا
اَبُوْطَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ **روایت کی** ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابوکریب
تینون نے کہا کہ روایت کی ہمسے حفص بن غیاث نے اونہون نے ہشام سے اسی اسناد سے اب
سنو کہ ابوبکر نے اپنی روایت مین کہا کہ حضرت نے اشارہ فرمایا حجام سے اپنے ہاتھ سے داہنی طرف
اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اون لوگون کو جو قریب تھے آپ سے کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا
حجام کو بائین طرف کے سر کا اور اُس کے بالون کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابوکریب
کی روایت مین ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگون کو پھر بائین طرف
اشارہ کیا اور اون کو بھی ایسا ہی کیا یعنے منڈایا پھر فرمایا کہ یہان ابوطلحہ ہین سو اُنکو دے دیا۔
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَّقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَّاْسِهٖ
فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَّلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ
طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ **انس** بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ
کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا آپ نے اشارہ فرمایا سو داہنی
طرف کا سر منڈایا اور اون بالون کو تقسیم کیا اون لوگون مین جو آپ کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب
دوسری جانب مونڈو۔ سو فرمایا کہ ابوطلحہ کہان ہین وہ بال اُنکو عنایت فرمائے **عَنْ** اَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَ
نَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ
فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ
اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ **ترجمہ** وہی ہے **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ اعمال حج مین

سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹ کر منے مین آوین تو چار عمل ضرور ہین پہلے رمی جمرہ عقبہ پہر قربانی کا
ذبح پہر سر منڈانا یا کترانا پہر مکہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد
نہین کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کرچکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گذر گیا اور
ان چارون عملون کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے پہر اگر کسینے کچہ اولٹ پلٹ کیا تو بہی روا ہوگیا انُ صحیح
حدیثون کے رو سے جو مسلم مین بعد اس کے آوینگی اور یہ بہی مستحب ہے کہ جب منیٰ مین آوے تو پہلے
کہین نہ جاوے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کرکے پہر اپنی منزل مین اترے اور اسی طرح
مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منیٰ مین ہو اگرچہ حرم مین کہین بہی ہو تو روا ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب
ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہین کہ منڈانے والا بائین طرف
سے پہلے منڈائے اور قول انکا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہین اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تبرک ہین اور انُکو رکہنا جائز ہے مگر سند متصل معلوم
ہون کہ یہ آپ ہی کے بال ہین اور یہ جو لوگ اس زمانہ مین موئے مبارک ہونے کا دعوی کرتے ہین انکا
دعوی صحیح نہین اسلیے کہ انُکی سند متصل تو کیا منقطع بہی بلکہ مفصل بہی نہین قوی تو کیا ضعیف بہی اسیر
غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان
خرد مین تول لینا ہے وَمَا هٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيدٌ اور اس مین اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تہا اور اس
کا نام کیا تہا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع مین تو صحیح اور مشہور
تو یہ ہے کہ یہ معمر بن عبد اللہ عدوی ہین اور بخاری مین یہی ہے کہ لوگون نے کہا ہے کہ وہ معمر بن
عبد اللہ ہین اور بعضون نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہین بضم کاف کہ منسوب ہین کلیب
بن حبشیہ کیطرف (نووی) **باب** جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ
وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا رمی سے پہلے ذبح . . . اور ذبح اور رمی
سے پہلے حلق اور ان سب سے پہلے طواف کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ

يسألونه فجاء رجل فقال يا رسول الله لم أشعر فحلقت قبل أن أنحر فقال اذبح ولا حرج
ثم جاءه رجل آخر فقال يا رسول الله لم أشعر فنحرت قبل أن أرمي فقال ارم ولا
حرج قال فما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء قدم ولا أخر إلا قال
افعل ولا حرج ترجمہ عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہر گئے بیچ منی کے حجۃ الوداع
مین کہ لوگ آپ سے مسئلہ پوچہین سو ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا
اور سر منڈا لیا قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی ذبح کر لو اور کچہ حرج نہین پہر دوسرا
آیا اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا اور قربانی ذبح کر لی رمی جمرہ کے پہلے آپ نے فرمایا
اب رمی کر لو اور کچہ مضائقہ نہین غرض اُن سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچہا یہی فرمایا کہ کچہ مضائقہ
نہین اب کر لو عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول وقف
رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته فطفق ناس يسألونه فيقول القائل
منهم يا رسول الله إني لم أكن أشعر أن الرمي قبل النحر فنحرت قبل
الرمي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فارم ولا حرج قال وطفق آخر يقول
إني لم أشعر أن النحر قبل الحلق فحلقت قبل أن أنحر فيقول انحر ولا حرج قال
فما سمعته سئل يومئذ عن أمر مما ينسى المرء ويجهل من تقديم بعض الأمور
قبل بعض وأشباهها إلا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعلوا ذلك ولا حرج
ترجمہ عبداللہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کہڑے رہے اور لوگ
آپ سے مسئلہ پوچہنے لگے سو ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا کہ رمی نحر کے قبل ضرور ہے اور
مین نے نحر کر لیا رمی سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچہ مضائقہ نہین اور دوسرے نے کہا
کہ مین نے نجانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تہے کہ اب نحر کر لو اور کچہ
حرج نہین ہے راوی نے کہا کہ مین نے یہی سُنا کہ جس نے اوس دن آپ سے کوئی ایسا کام پوچہا کہ جسے
انسان بہول جاتا ہے اور آگے پیچہے کر لیتا ہے اور اُسکی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچہ
حرج نہین **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے اور یعقوب نے
اون سے اون کے باپ نے اون سے صالح نے اون سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی

جو زہری سے مروی ہو چکی آخر تک عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا کُنْتُ اَحْسِبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّ کَذَا اَوْ کَذَا قَبْلَ کَذَا اَوْ کَذَا ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ کَذَا قَبْلَ کَذَا لِھٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَۃِ قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں مین کئی بار گذرا کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے اون سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجہسے سعید بن یحیی اُموی نے اون سے اُن کے باپ نے اور سب نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابو بکر کی روایت مثل روایت عیسٰی کی ہے مگر قول اُن کا کہ یہ تین چیزین (یعنے رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہین اور یحیی کی روایت مین یون ہے کہ ایک نے کہا حلق کیا مین نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسیکی مانند عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وہی مضمون ہے عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَاقَتِہٖ بِمِنًی فَجَاءَہُ رَجُلٌ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ مضمون اُسکا وہی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَتَاہُ رَجُلٌ یَوْمَ النَّحْرِ وَھُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَاَیْتُہٗ سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور جمرہ کے پاس آپ کہڑے ہوئے تہے سو اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے سر منڈا لیا کنکریاں مارنے سے پہلے آپ نے فرمایا اب کنکریان مار لو اور کچہ مضائقہ نہین اور دوسرا آیا اور

عرض کی کہ مین نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہین اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ مین نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہین کا اونے کہا کہ اوس دن حضرت سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کرلو اور کچھ حرج نہین ۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ فی الذبح والحلق والرمی والتقدیم والتاخیر فقال لا حرج وہی مضمون ہے **ف**

نحر کے دن چار کام ہین اول رمی جمرہ عقبہ کی پھر ذبح پھر حلق پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ یہ چارون کام اسی ترتیب سے بجالاوے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی یہی روایات ہین اور اُن کا قول ہے کہ اگر کسی نے اِن مین آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اور اوسپر فدیہ نہین نہ قربانی ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالے علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ کا قول ہے کہ اوسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شاذ ابن عباس کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہین اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہے قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ بیان بیان کرتے اور تاخیر بیان کی اوسکے وقت سے روا نہین ہے اور اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کر لیا تو اوسپر کچھ نہین اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس مین برابر ہے پھر جنکے نزدیک قربانی واجب ہے دونو پر واجب ہے اور جن کے نزدیک نہین تو دونون پر نہین اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا خلاف سنت سے گنہگار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہین ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اونٹنی سوار ہوکر کھڑے رہے جیسا عبد اللہ کی روایت مین اوپر مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ کہین جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپنے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہین اول مکہ مین کعبہ کے نزدیک ساتوین تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا نمرہ مین عرفہ کے دن تیسرا منے مین نحر کے دن چوتھا پھر منے مین ایام تشریق کے دوسرے دن ہین اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ ہین اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ مین ہے کہ وہ دو خطبہ ہین اور قبل صلوۃ ظہر کے ہین اور بعد زوال کے اور دلائل اُن کے مین نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب مین بیان کیے ہین ایسا ہی کہا نووی

نے شرح صحیح مسلم میں **باب** اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْاِفَاضَةِ یَوْمَ النَّحْرِ طواف افاضہ نحر کے دن بجا لانا مستحب ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّهْرَ بِمِنًی قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یُفِیْضُ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیُصَلِّی الظُّهْرَ بِمِنًی وَیَذْكُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور ظہر منے میں پڑہی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر ظہر پڑہتے تھے منے میں اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے **باب** اسْتِحْبَابِ نُزُوْلِ الْمُحَصَّبِ یَوْمَ النَّفْرِ محصب میں اترنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّهْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَةِ قَالَ بِمِنًی قُلْتُ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا یَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ **ترجمہ** عبد العزیز رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن (یعنے آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑہی انہوں نے کہا منی میں پھر میں نے کہا کہ نماز عصر کہاں پڑہی کوچ کے دن کہا ابطح میں پھر کہا کہ کرو تم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا یَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ **عبد اللہ** رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر ابطح میں اترا کرتے تھے **ف** ابطح وہی ہے جسے محصب کہتے ہیں **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ یَرَی التَّحْصِیْبَ سُنَّةً وَكَانَ یُصَلِّی الظُّهْرَ یَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهٗ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ محصب میں اترنے سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں پڑہتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد اترے ہیں خلیفہ آپ کے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نسخہ: النفر

لِاَنَّهُ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محصب میں اترنا
کچھ واجب نہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اسلیے وہاں اترے ہیں کہ وہاں سے
نکلنا آسان تہا جب مکہ سے آپ نکلے عَنْ ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ ہشام سے اسی
اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ کَانُوْا یَنْزِلُوْنَ
الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا
لَمْ تَکُنْ تَفْعَلُ ذٰلِکَ وَقَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ
مَنْزِلًا اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ سالم نے کہا کہ ابوبکر و عمر ابطح میں اترتے تہے زہری نے کہا کہ مجہے
عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ وہ نہیں وہاں اترتی تہین
اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہاں اترتے تہے تو اس لیے کہ وہاں سے روانہ
ہو جانا مکہ سے آسان تہا عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ
لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ اِنَّمَا ھُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ
عطا نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچہ سنت و وجب نہیں وہ تو ایک منزل ہو کہ
وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے ہیں عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ
لَمْ یَاْمُرْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِیْنَ خَرَجَ مِنْ مِّنًی
وَّلٰکِنِّیْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِیْہِ قُبَّۃً فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِوَایَۃِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ
سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ وَّفِیْ رِوَایَۃِ قُتَیْبَۃَ قَالَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَکَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہو کہ ابو رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجہے حکم نہیں کیا تہا کہ میں اتروں ابطح میں جب آپ منی سے نکلے مگر میں آیا اور میں
نے وہاں قبہ لگا دیا پہر آپ آئے اور وہاں اوتر پڑے ابوبکر کی روایت میں صالح سے یوں ہو
کہ انہوں نے کہا سنا میں نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ ابو رافع نے
کہا اور ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے گا تو خیف بنی کنانہ مین اوترینگے جہان کافرون نے کفر پر قسم کھائی تہی آپس مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًی نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ كِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَیْشًا وَبَنِیْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا یُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا یُبَایِعُوْهُمْ حَتّٰی یُسْلِمُوْا اِلَیْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَعْنِیْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منے مین کہ کل ہم خیف بنی کنانہ مین اوترنے والے ہین جہان کافرون نے کفر پر قسم کھائی تہی اور کیفیت اوسکی یہ تہی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تہی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے یعنے اون کے قبیلون سے نہ نکاح کرین نہ خرید و فروخت کرین جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے سپرد نہ کردین اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے (تفصیل اوسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَیْفُ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری خیف ہے جہان قسم کھائی اونہون نے یعنے کافرون نے کفر پر **ف** غرض یہ کہ محصب مین اوترنا اس مین اختلاف تہا صحابہ کو کوئی اسکو منزل اتفاقی کہتے تہے اور یہان اوترنا مسنون نہ جانتے تہے اور کوئی اسی وقت دائی رسول جانکر مستحب ٹہیراتے تہے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بنظر اقتدار رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و پیروی خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر اسپر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اسکو ترک کیا تو اوسپر کچہ الزام نہین اور مستحب ہے کہ وہان ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑہے اور کچہہ رات تک ٹہیرے یا ساری رات بنظر اقتدائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحا اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہین اور اصل مین خیف اوس زمین کو کہتے ہین کہ نشیب مین واقعہ ہو پہاڑ کے دامن مین اور وہان سے مدینہ منورہ کا سیدہا راستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہان سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے ہم وہان اوترینگے اسلیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ

ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ یعنے نہ کہنا کسی کو کر کل مین اُسکو کرونگا مگر یون کہنا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ مین تھے آپس مین قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکالدین اسی خیف بنی کنانہ کی گھاٹی مین اور آپس مین ایک اقرار نامہ لکہا اور طرح طرح کے لغویات اوس مین تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پہ کمر باندہی اور اس اقرار نامہ کو کعبہ مین لٹکا دیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کہا گئی صرف اللہ اور رسول کا نام اُسمین رہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ کو خبر دی اور آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو خبر دی اور وہ اُن کافرون کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پہر اونہون نے وہ کاغذ نکال کر دیکہا اور ویسا ہی پایا چنانچہ بعض علمار نے فرمایا ہے کہ وہان اترنا آپ کا شکرا آلہی کے ارادہ سے تہا کہ اس نعمت کا شکر بجا لاوین کہ اللہ تعالے نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب اور کافرون کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی نے **بَابُ** وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهٖ لِاَهْلِ السِّقَايَةِ **شب کو** رہنا منی مین ایام تشریق مین واجب ہی اور جو لوگ مکہ مین زمزم پلاتے ہون اُنکو رخصت ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ راتکو منی کی راتون مین مکہ مین رہین اسلیے کہ اون کو زمزم پلانیکی خدمت تہی **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عبید اللہ** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے **ف** اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتون مین رات کو منی ہی مین رہنا ضرور ہے اور اسپر اتفاق ہے علمار کا مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ واجب ہی کہ سنت ہی امام شافعی کے اس مین دو قول مین صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہی اور مالک اور احمد کا بہی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہی کہ سنت ہی اور اسی کے قائل مین ابن عباس اور حسن اور ابو حنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے اوس نے کہا ہے کہ اوسکو تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور کسقدر وہان رہنا واجب ہی اس مین بہی اختلاف ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہین صحیح

یہہ ہی کہ اکثر راتین منا مین رہنا ضرور ہی دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر راتین دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ جو لوگ زمزم
پلاتے ہین اُن کو شب کو منی مین رہنا ضرور نہین بلکہ انکو ضرور ہے کہ مکہ مین جاوین اور رات کو زمزم پلاوین
اور حوضون مین پانی بہرین کہ پینے والے فراغت سے پیئین اور امام شافعی کے نزدیک یہہ اولاد عباس رضی
اللہ تعالی عنہ کے ساتھہ مخصوص نہین بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اوسکو رخصت ہی کہ منی مین نہ رہے اور
اسیطرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اوسکو بھی رخصت ہی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ رخصت
خاص آل عباس کو ہے بعضون نے کہا خاص عباس کو تہی اور بعضون نے کہا بنی عباس مین سے بنی ہاشم
کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہین اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان مین پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص
حق ہے آل عباس کا اسلیے کہ ایام جاہلیت مین یہ خدمت خاص تہی عباس کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونہی کے لیے قرار دی اور ہمیشہ اونہی کے واسطے ہے نووی نے ایسا ہی کہا ہے **بَابُ** فَضْلِ
الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا حج مین پانی پلانے کی فضیلت

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى بَنِيْ عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَ
اَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ اَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ اَمْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا حَاجَةٌ وَلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ
وَخَلْفَهٗ اُسَامَةُ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى فَضْلَهٗ اُسَامَةَ وَقَالَ
اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس بیٹہا تہا کعبہ کے نزدیک کہ
ایک گاؤن کا آدمی آیا اور اُس نے کہا کیا سبب ہے کہ مین تمہارے چچا کی اولاد کو دیکہتا ہون کہ وہ شربت
اور دودہ پلاتے ہین اور تم کہجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے
یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل
وجہ اسکی یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور اون کے پیچہے اسامہ تہے
اور آپنے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کہجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اُس مین سے جو بچا وہ اسامہ
کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچہا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اوسکو بدلنا نہین چاہتے جسکا

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے ہیں۔ **ف** اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے
والوں کی تعریف نکلی اور آخر میں جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہیں چاہتے الخ اس سے ثابت ہوا اصل
مذہب صحابہ کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تغیر کریں کسی امر میں خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے
اعداد یا اوقات یا تعینات میں تغیر کریں یا کسی عبادت کے کاموں میں کوئی صفت یا عدد اپنی طرف
سے بڑھا دیں یا گھٹا دیں کہ یہ سب منجملہ احداث ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعۃ
اصحاب کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ وذلک المقصود

باب الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازُ الِاسْتِنَابَةِ
فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا **قربانیوں** کے گوشت اور کھالیں اور جھولیں صدقہ کر دینے کا بیان اور قصاب
کو اس میں کچھ نہ دینے کا ذکر اور اس کے لیے نائب کرنے کا جواز **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا
وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا **حضرت علی** نے فرمایا کہ
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کا گوشت
اور کھالیں اور جھولیں خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں اور حضرت علی نے
فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیں گے **عَنْ** عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ **وہی** مضمون اس سند سے آیا ہے **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ **حضرت علی** رضی اللہ تعالی عنہ سے وہی
مضمون مروی ہوا مگر اس میں قصاب کی مزدوری کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ
وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِيَ فِي
جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا **حضرت علی** بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
حکم دیا کہ کھڑے ہوں وہ آپ کے قربانی کے اونٹوں پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولیں انکی خیرات
کر دیں مسکینوں کو اور قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ نہ دیں **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ **وہی مضمون**

ف بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ میں اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے اور بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث سے کئی مسائل ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کا لے جانا مستحب ہے دوسرے اوس کے ذبح اور نحر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے چوتھی گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچویں اجرت قصاب کی اوس میں سے نہ دینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہیں نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اُس سے گھر میں نفع لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سے راوی ہیں کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ کھال اوسکی بیچ ڈالیں اور اوسکی قیمت خیرات کر دیں اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی نے بھی کہا ہے کہ اوس کے عوض میں کچھ مضائقہ نہیں اگر چھلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ خرید لیں اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار میں کھال دینا روا ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا خاص اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہم نے کہا ہے کہ بعد کوہان چیرنے کے جھول ڈالی جاوے کہ خون نہ بھرے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنے جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اوس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے مثل مشہور ہے شملہ بمقدار علم

باب جَوَازِ الاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ قربانی میں شریک ہونے کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کیطرف سے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِيْ بَدَنَةٍ جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندھ کر نکلو اور آپنے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی ہم مین کے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اشترکنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحج والعمرۃ کل سبعۃ فی بدنۃ فقال رجل لجابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایشترک فی البدنۃ ما یشترک فی الجزور قال ما ھی الا من البدن وحضر جابر حدیبیۃ قال نحرنا یومئذ سبعین بدنۃ اشترکنا کل سبعۃ فی بدنۃ جابر نے کہا شریک ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ مین سات سات آدمی ایک بدنہ مین ایک شخص نے جابر سے کہا کہ کیا بدنہ مین بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہین جتنے جزور مین ہوتے ہین تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنی دونو اونٹ کو کہتے ہین) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ مین تو اونہون نے کہا کہ نحر کیا ہمنے ستر اونٹ اور ہر اونٹ مین سات آدمی شریک تھے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یحدث عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فامرنا اذا احللنا ان نھدی ویجتمع النفر منا فی الھدیۃ وذلک حین امرھم ان یحلوا من حجھم فی ھذا الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپنے کہ جب ہم احرام کھولڈالین تو قربانی کرلین اور چند آدمی ہم مین سے ایک ایک قربانی مین شریک ہو جاوین اور یہ جب ہوا کہ آپنے حجۃ الوداع مین جب احرام حج کا عمرہ کر واکے کھلوا دیا تھا **ف** ان حدیثون سے شراکت قربانی مین ثابت ہوئی اور اس مین علماء کا اختلاف ہے مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکون پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہون غرض سب کی شراکت درست ہے اور دلیل اون کی یہی حدیثین ہین اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول ہے کہ شراکت ہدی تطوع مین سوا ہے نہ واجب مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہین مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہذا مسموع نہین اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ شراکت جبھی درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہین تو نہین (یعنے کوئی گوشت کھانے کی نیت اوسمین نرکھتا ہو) اور شراکت بکری مین جائز نہین ہے اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک

ہوسکتی ہین اور ہر ایک جانور ان مین سے گویا سات بکریون کے برابر ہے یہانتک کہ اگر کسی پر سات قربانیان
ہون تو ایک اونٹ کرنا اوسکو سب کو کافی ہوجاویگا اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر بہی
قربانی واجب ہے اور واجب قربانی مین بہی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد
ظاہری وغیرہ کا رد ہوگیا اور اسی روایت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ تمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کر ڈالے
اور قبل احرام حج کے اور اس مین اختلاف بہی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال کنا نتمتع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بالعمرۃ فنذبح البقرۃ عن سبعۃ نشترک فیہا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ
سے مروی ہے کہ ہم تمتع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک گائے مین سات آدمی شریک
ہوجاتے تہے **عن** جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ رضی
اللہ تعالی عنہا بقرۃ یوم النحر **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کیطرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن نسائہ وفی حدیث ابن بکر عن عائشۃ بقرۃ فی حجتہ **ترجمہ** جابر سے وہی مضمون مروی
ہوا کہ آپنے اپنی سب بیبیون کیطرف سے اور ابن بکر کی روایت مین ہے حضرت عائشہ کیطرف سے ایک گائے ذبح
کی اپنے حج مین **باب** استحباب نحر الابل قیاما معقولۃ اونٹ کو کہڑے رکہہ کر نحر کرنے
کا بیان **عن** زیاد بن جبیر ان ابن عمر اتی علی رجل وہو ینحر بدنتہ بارکۃ
فقال ابعثہا قیاما مقیدۃ سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکہا کہ وہ اونٹ کو بٹہا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اوسکو
اوٹہا کر اور پیر باندہ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** اس سے
معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایان پیر اوس کے آگے کا باندہ کر کہڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیرون پر کہڑا
ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے بہی باندہ دینا چاہیے اور ایک داہنا
کہلا رہے اور یہی مذہب شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے کہ اونٹ کو کہڑے کر کے نحر کرین اور مالک اور احمد اور
جمہور کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کہڑے بیٹہے دونو برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہذا مردود ہے

باب استحباب بعث الھدی الی الحرم لمن لایرید الذھاب بنفسه واستحباب تقلیده وفتل القلائد وان باعثه لایصیر محرما ولا یحرم علیه شیء بسبب ذلک قربانی کے حرم میں بھیجنے کا بیان **عن** عائشة رضی الله تعالی عنھا قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یھدی من المدینة فافتل قلائد ھدیه ثم لایجتنب شیئا مما یجتنب المحرم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں اون کے گلون کے ہار بٹ دیا کرتی تھی۔ پہر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے **عن** ابن شھاب بھذا الاسناد مثله **ترجمہ** ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عائشة رضی الله تعالی عنھا قالت کانی انظر الی انی افتل قلائد ھدی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحوه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے آپ کو دیکھتی ہون کہ مین بٹا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے ہار آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضی الله تعالی عنھا تقول کنت افتل قلائد ھدی رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی ھاتین ثم لایعتزل شیئا ولا یترکه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھون سے پہر آپ کوئی چیز نہ چہوڑتے تھے **عن** عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی ثم اشعرھا وقلدھا ثم بعث بھا الی البیت واقام بالمدینة فما حرم علیه شیء کان له حلا **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** عائشة رضی الله تعالی عنھا قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یبعث بالھدی افتل قلائدھا بیدی ثم لایمسک عن شیء لایمسک عنه الحلال **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** ام المؤمنین رضی الله تعالی عنھا قالت انا فتلت تلک القلائد من عھن کان عندنا فاصبح فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم حلالا یاتی ما یاتی الحلال من اھله ویاتی ما یاتی الرجل من اھله **ترجمہ** ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مین نے ہار بٹے ہین اون سے جو رنگی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال

رہو یعنی قربانی بہیجکر اور اپنی بی بیون سے صحبت کرتے تہے جیسے حلال لوگ کرتے ہین (یعنے جنکو احرام نہین ہوتا) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے کو دیکہہ چکی ہون کہ بٹتی تہی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریون کے لیے اور آپ اونکو بہیجکر پہر حلال رہتے تہے (یعنے محرم نہ ہوتے تہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریان بہیجین بیت اللہ کو اور اون کے گلے مین ہار ڈالا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَنْهُ شَيْءٌ ترجمہ اوپر کی روایتون سے معلوم ہوگا عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيٍ فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ عمرہ عبدالرحمن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکہا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہین کہ جس نے قربانی بہیجی اوسپر حرام ہوچکین وہ چیزین جو حاجی پر حرام ہوتی ہین جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور مین نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجہے لکہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا ویسا نہین ہے مین نے خود بٹے ہین ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے اور آپ نے اون کے

گلے میں ڈالکر میرے باپ کے ساتھہ قربانی روانہ کردی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اوسکے ذبح تک جو اللہ تعالی نے آپ پر حلال کی تھی **عن** مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ

ترجمہ مسروق نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سُنا کہ وہ پردی کی آڑ مین دستک دیتی تہین اور فرماتی تہین کہ مین بٹا کرتی تہی ہار قربانی کے اپنے ہاتہون سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو روانہ کردیتی تہے اور پہر اوس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نکرتے تہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وہی** مضمون اسی سند سے بہی مروی ہوا **ف** ان سب روایتون سے کئی مسئلے معلوم ہوگئے **۱** قربانی بہیجنا حرم مین مستحب ہے **دوسرے** جو خود نہ جا سکے دوسرے کے ہاتہہ روانہ کردے **تیسرے** قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا کو ہان چیرنا مستحب ہے **چوتھے** ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب مین مستحب ہے **پانچوین** ہار بٹنا مستحب ہے **چھٹے** جو قربانی روانہ کرے محرم نہین ہوتا کافہ علما کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اوسکا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہین **ساتوین** مالک اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے مین مستحب ہے اور یہہ تخصیص بہی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس مین بکری بہی مذکور ہے **آٹھوین** اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ مین ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زمانہ نہین پایا (نووی)

باب جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا

قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ قربانی کا اونٹ کہینچ رہا ہے آپ نے فرمایا اسپر سوار ہوجا اوسنے عرض کی قربانی

کاہے پہر فرمایا اوس نے پہر وہی عرض کی آپ نے تیسری یا دوسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہوجا

ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اوسپر سوار ہونا روا ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت روا نہین اور اس طرح سوار ہووے کہ اوسکو تکلیف نہ ہو یعنے جانور کو اور یہی مقولہ ہے مالک اور ایک جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد و اسحق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بہی روا ہے اور اہل ظاہر کا مذہب بہی یہی ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے وقت روا ہے **عن** اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً **ابی الزناد** کی روایت مین بہی وہی مضمون ہے اور اس مین ہے کہ اس اونٹ کے گلے مین ہار بہی تہا **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کئی حدیثین روایت کین اون مین یہ بہی تہی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کہینچ رہا تہا جو اونٹ مقلد تہا (یعنے اوسکے گلے مین ہار پڑا ہوا تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اسپر سوار ہو لے خرابی ہے تیری اوسنے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانی کا ہے آپ نے پہر فرمایا سوار ہو لے خرابی ہے تیری **لطیفہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانوروں کا کام ہے اور حضرت نے اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانوروں کو بنایا اور وہ عاملان حدیث کی سواری مین بس دئیے ہے اون لوگوں پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بننا چاہتے ہین **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا **وہی مضمون ہے** **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ **مضمون** مثل روایت سابق ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کسی نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکو پوچہا تو اونہون نے کہا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ اوسپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تہی ضرورت ہو اور اور سواری نہ ملے **عن** ابی الزبیر قال سألت جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رکوب الھدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبھا بالمعروف حتی تجد ظھرا وہی مضمون ہے **باب** ما یفعل بالھدی اذا عطب فی الطریق جب قربانی کا جانور راہ مین چل نہ سکے تو کیا کرے **عن** موسی بن سلمۃ الھذلی قال انطلقت انا وسنان بن سلمۃ معتمرین قال وانطلق سنان معہ ببدنۃ یسوقھا فازحفت علیہ بالطریق فعیی بشأنھا ان ھی ابدعت کیف یاتی بھا فقال لئن قدمت البلد لاستحفین عن ذلک قال فاضحیت فلما نزلت البطحاء قال انطلق الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نتحدث الیہ قال فذکر لہ شان بدنتہ فقال علی الخبیر سقطت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بست عشرۃ بدنۃ مع رجل وامرہ فیھا قال فمضی ثم رجع فقال یا رسول اللہ کیف اصنع بما ابدع علی منھا قال انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلہ علی صفحتھا ولا تاکل منھا انت ولا احد من اھل رفقتک **ترجمہ** موسی بن سلمہ نے کہا مین اور سنان دونون عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھہ ایک قربانی کا اونٹ تہا کہ اوسے ہانکتے تہے اور وہ راہ مین تہک گیا اور یہ اوسکا حال دیکھہ کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اوسے کیونکر لاؤن گا اور کہنے لگے کہ اگر مین بلدہ پہونچا تو اسکا حکم بخوبی دریافت کرون گا پہر اتنے مین پہر دن چڑہا اور ہم بطحا مین اوترے اور سنان نے مجہسے کہا کہ ہمارے ساتھہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کرین غرض ان سے جاکر ذکر کیا اونہون نے کہا تمنے خبردار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھہ روانہ کیے اور وہ چلا پہر لوٹ آیا اور پوچہا کہ یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی تہک جاوے تو کیا کرون آپ نے فرمایا کہ اوسے نحر کردو اور اوسکے گلے کی جوتیان (جو ہار مین لٹکائی ہین تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اوسکے خون مین رنگ کر اوس کی کوہان مین چہاپا ماردو اور اوس مین نہ تم کہاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بثمان عشرۃ بدنۃ مع رجل ثم ذکرہ بمثل حدیث عبد الوارث

ولم یذکر اول الحدیث ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے روانہ کرنے کا مضمون ہے مگر اس میں اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان وغیرہ کا اس میں نہیں ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان ذویبا ابا قبیصۃ رضی اللہ تعالی عنہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث معہ بالبدن ثم یقول ان عطب منہا شیء فخشیت علیہ موتا فانحرہا ثم اغمس نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہ صفحتہا ولا تطعمہا انت ولا احد من اہل رفقتک

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ذویب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ قربانی کی اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان میں سے تھک جاوے اور مرنیکا ڈر ہو تو اسکو نحر کرنا اور اوسکی جوتیاں خون میں ڈبو کر اوسکی کوہان میں چھاپا ماردینا اور نہ تم کہانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق **ف** جب قربانی راہ میں تھک جاوے تو حکم اسکا یہی ہے جو مذکور ہوا اور اسکا کہانا صاحب قربانی اور اوسکے ساتھ والوں کو حرام ہے خواہ وہ اوسکے شامل ہوں کہانے پینے میں یا جدا ہوں اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کہانا کہلانا اور بیچنا وغیرہ اسکا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اوسکو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اسکا بدل واجب ہے اور گوشت اسکا امرا کو روا نہیں مطلقا سو اسا کین کے اور مساکین بہی وہ جو اس قربانی والے قافلہ میں نہ ہو جمہور کا قول یہی ہے اور اسکی منانع ہونیکا خوف اس وجہ سے نہیں کہ قافلہ پے درپے آتے ہیں دوسرا قافلہ آدمیگا اوسی کہانے گا

باب وجوب الطواف الوداع وسقوطہ عن الحائض طواف وداع کا بیان اور حائضہ سے اسکے ساقط ہونیکا بیان عن ابن عباس رض قال کان الناس ینصرفون فی کل وجہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اخر عہدہ بالبیت قال زہیر ینصرفون کل وجہ ولم یقل فی ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگ ادہر ادہر چل پہر رہے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نکرے جب تک چلتی وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت میں فی کا لفظ نہیں عن ابن عباس قال امر الناس ان یکون اخر عہدہم بالبیت الا انہ خفف عن

لِلْمَرْاَۃِ الْحَائِضِ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ لوگون کو حکم ہوا ہے کہ اخیر مین بیت اللہ کے پاس سے ہوکر جاویں
(یعنے طواف کرکے) اور حائضہ پر تخفیف ہوگئی (یعنے طواف وداع معاف ہے) ف اس سے معلوم
ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کردے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا
اور اکثر علماء کا اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابوحنیفہ اور احمد اور
اسحاق اور ابوثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اور اسکی ترک سے کچھ لازم
نہین آتا اور مجاہد سے دونو روایتین آئی ہین اور حائضہ عورت کو معاف ہے عن طاؤس
قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اِذْ قَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ تُفْتِیْ اَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ اَنْ یَکُوْنَ اٰخِرُ عَھْدِھَا بِالْبَیْتِ فَقَالَ لَہٗ
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃَ ھَلْ اَمَرَھَا بِذٰلِکَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا یَضْحَکُ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا اَرَاکَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ طاؤس نے کہا کہ مین ابن عباس
کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتوی دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف
رخصت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ اگر تم نہین مانتے ہو تو فلانی انصار کی
بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکا حکم دیا ہے یا نہین سو زید بن ثابت
ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ مین جانتا ہون کہ آپ ہی سچ کہتے تھے ف
غرض یہ کہ ضرور نہین کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ
حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے عن اَبِیْ سَلَمَۃَ وَ
عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِیَّۃُ بِنْتُ حُیَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْھَا بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَذَکَرْتُ حَیْضَتَھَا
لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَحَابِسَتُنَا ھِیَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا قَدْ
کَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آگیا
اور مین نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

مین نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کرچکی ہین تب حائضہ ہوئی ہین آپ نے فرمایا تو کوچ کرین —
عن ابن شہاب بہذا الاسناد قالت طمثت صفیۃ بنت حیی رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بعد ما افاضت طاہرا بمثل حدیث اللیث **مضمون** وہی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا ذکرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صفیۃ رضی اللہ تعالی عنہا قد حاضت بمعنی حدیث الزہری **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنا نتخوف ان تحیض صفیۃ قبل ان تفیض قالت فجاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا صفیۃ قلنا قد افاضت قال فلا اذا **وہی** مضمون جو اوپر ہوچکا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ان صفیۃ بنت حیی رضی اللہ تعالی عنہا قد حاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا تحبسنا الم تکن طافت معکن بالبیت قالوا بلی قال فاخرجن **ترجمہ** وہی مضمون ہے صفیہ کا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد من صفیۃ بعض ما یرید الرجل من اہلہ فقالوا انہا حائض یا رسول اللہ قال انہا لحابستنا قالوا یا رسول اللہ انہا قد زارت یوم النحر قال فلتنفر معکم **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ حائض ہین آپ نے فرمایا تو ہم کو روکنا چاہتی ہین عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کرچکی ہین تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کرین **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت لما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینفر اذا صفیۃ علی باب خبائہا کئیبۃ حزینۃ فقال عقری حلقی انک لحابستنا ثم قال لہا اکنت افضت یوم النحر قالت نعم قال فانفری **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نے کوچ کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اور اداس تھین آپ نے فرمایا بانجین سر مونڈیان کیا ہم کو روکتی ہین پھر ان سے فرمایا کیا تم نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہون نے

عوض کی جی ہان آپ نے فرمایا چلو (یعنے طواف وداع معاف) **عن** الاسود عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث الحکم غیر انھما لا یذکران کئیبۃ حزینۃ مضمون وہی ہے مگر اس مین غمگین اوداس کا لفظ نہین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اوس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہین ہو سکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرمہ رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بہی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ ہے مگر اون کی کوئی دلیل معتبر نہین۔

باب استحباب دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ وبلال وعثمان بن طلحۃ الحجبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاغلقھا علیہ ثم مکث فیھا قال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل عمودین عن یسارہ وعمودا عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوئے کعبہ مین اور دروازہ بند کر لیا اور آپ ٹہیرے پہر ابن عمر نے بلال سے پوچہا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہون نے کہا کہ تین کہمبے اپنے بائین کیے اور ایک داہنے اور تین پیچہے اور کعبہ کے اندر ان دنون چہہ کہمبے تہے پہر نماز پڑہی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فنزل بفناء الکعبۃ وارسل الی عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فجاء بالمفتح ففتح الباب ثم قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ رضی اللہ عنہم وامر بالباب فاغلق فلبثوا فیہ ملیا ثم فتح الباب فقال عبد اللہ فبادرت الناس فتلقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجا وبلال علی اثرہ فقلت لبلال ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قلت این قال بین العمودین تلقاء وجھہ قال ونسیت ان اسالہ کم صلی **ترجمہ** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

فاقیت

اسد علیہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان مین اوترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بہیجا اور
وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو
حکم دیا کہ بند کر دیا اور تہوڑی دیر ٹہیرے پہر دروازہ کہولا سو مین سب لوگون سے پہلے آپ سے ملا کعبہ کے
باہر اور بلال آپ کے پیچہے تہے سو بلال سی کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے نماز پڑہی اونہون نے کہا
ہان مین نے کہا کہان انہون نے کہا کہ دو کہمبون کے بیچ مین اپنے موںہہ کے سامنے اور مین بہول گیا کہ
پوچہون کتنی پڑہی **عن** ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال اقبل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عام الفتح على ناقة لاسامة بن زيد حتى اناخ بفناء الكعبة ثم دعا
عثمان بن طلحة فقال ائتني بالمفتاح فذهب الى امه فابت ان تعطيه فقال والله
لتعطينه او ليخرجن هذا السيف من صلبي قال فاعطته اياه فجاء به الى النبي صلى
الله عليه وسلم فدفعه اليه ففتح الباب ثم ذكر بمثل حديث حماد بن زيد **ترجمہ**
عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی
پہ سوار کعبہ کے آنگن مین آئے اور اونٹنی کو بٹہایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی مان کے پاس گئے
اور انہون نے نہ دی پہر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دیدو نہین تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جاوے گی تب دی
اور وہ لیکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کہولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا
حماد کی روایت مین **عن** ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال دخل رسول الله صلى الله
عليه وسلم البيت ومعه اسامة وبلال وعثمان بن طلحة رضي الله تعالىٰ عنهم فاجافوا
عليهم الباب طويلا ثم فتح فكنت اول من دخل فلقيت بلالا فقلت اين صلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال بين العمودين المقدمين فنسيت ان اساله كم صلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جناب رسول
خدا صلی اسد علیہ وسلم کعبہ مین گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتہہ تہے اور لوگون نے آپ کے
جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک پہر دروازہ کہولا تب کے پہلے مین اندر گیا اور مین بلال
سے ملا اور کہا کہ کہان نماز پڑہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اونہون نے کہا دو کہمبون کے بیچ مین
جو آگے ہین اور مین بہولا کہ اون سے یہ نہ پوچہا کہ کتنی نماز پڑہی **عن** عبد الله بن عمر انه انتهى الى

الكعبة وقد دخلها النبي صلى الله عليه وسلم وبلال واسامة رضي الله تعالى عنهما
واجاف عليهم عثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنه الباب قال فمكثوا فيه مليا
ثم فتح الباب فخرج النبي صلى الله عليه وسلم ورقيت الدرجة فدخلت البيت فقلت
اين صلى النبي صلى الله عليه وسلم قالوا ههنا قال ونسيت ان اسالهم كم صلى
ترجمہ وہی مضمون ہے **عن** سالم عن ابيه رضي الله تعالى عنه انه قال دخل رسول
الله صلى الله عليه وسلم البيت هو واسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة رضي
الله تعالى عنهم فاغلقوا عليهم فلما فتحوا كنت في اول من ولج فلقيت بلالا
فسالته هل صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم صلى بين العمودين
اليمانيين **ترجمہ** وہی مضمون ہے پر اس مین اتنا ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑہی آپ نے یمانی دو کھمبوں
کے بیچ مین **عن** سالم بن عبد الله عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال رايت رسول
الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو واسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة رضي
الله تعالى عنهم ولم يدخلها معهم احد ثم اغلقت عليهم قال عبد الله بن
عمر رضي الله تعالى عنهما فاخبرني بلال او عثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنهما
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في جوف الكعبة بين العمودين اليمانيين
سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونہون نے کہا مین نے دیکھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کعبہ مین گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بہی اور کوئی اون کے ساتھہ نگیا پہر
دروازہ بند کر دیا عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی مجھے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑہی کعبہ کے اندر دو میانی کھمبون کے بیچ مین **عن** ابن جريج قال قلت لعطاء اسمعت
ابن عباس يقول انما امرتم بالطواف ولم تؤمروا بدخوله قال لم يكن ينهى عن دخوله
ولكني سمعته يقول اخبرني اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله
عليه وسلم لما دخل البيت دعا في نواحيه كلها ولم يصل فيه حتى خرج فلما خرج
ركع في قبل البيت ركعتين وقال هذه القبلة قلت له ما نواحيها افي زواياها قال
بل في كل قبلة من البيت **ابن جریج** نے کہا کہ مین نے عطا سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباس سے

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانیکا کہا عطا نے کہ وہ منع نہین
کرتے تھے اوس کے اندر جانے سے مگر مین نے اونکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ مین تو ہر طرف اُس مین دعا کی اور نماز نہین پڑہی پہر جب نکلے تو دو
رکعت پڑہی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے مین نے اون سے کہا کہ کیا حکم ہے اوس کے کنارون
کا اور کیا حکم ہے اوسکی کونون مین نماز کا تو اُنہون نے کہا ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے ۔

فائدہ یہی قبلہ ہے یعنے قیامت تک اسی کیطرف نماز ہوگی اور یہہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس
کیطرف نماز پڑہنا منسوخ ہوچکا یا یہ مراد ہے کہ آپنے گویا امام کا کہڑا ہونا سکہا دیا کہ امام کو مسنون یہی
ہے کہ کعبہ کے سامنے کہڑا ہو اور اسکے کونون اور کنارون مین نہ کہڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے
مگر امام کی وہی جگہہ مسنون ہو یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اوسکے گرد بنی ہے

فائدہ اور ان سب روایتون مین محدثین نے بلال کی روایت سے تمسک کیا ہے جس مین کعبہ کے اندر نماز
کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے تمسک نہین کیا اسلیے کہ بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم
ہے نافی پر اسلیے اُسکو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جسمین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے
اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ مین بہول گیا کہ اون سے پوچہون کتنی نماز پڑہی یعنے کتنی رکعات اور
اسامہ کے نہ دیکہنے کا سبب شاید یہہ ہو کہ یہ اور گوشہ مین ہون اور دعا مین مشغول ہون اور حضرت سے دور
ہون بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہون اور دروازہ بند ہونے سے اندہیرا
بہی ہو اور نماز آپ کی وہان ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے مین بعضون نے کہا
ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل
ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ
نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتین فجر کی اور دو رکعتین طواف کی جائز نہین اور بعض
اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اوسمین صحیح نہین نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی
روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہین اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بہی روا ہو پس مذہب جمہور
قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سے آپ نے کنجی لی اور پہر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ہی
پاس رہیگی غرض سدانت کعبہ کی اونہی کے خاندان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

نہ سے اور جب تک اون مین کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہین اور آپکے اندر جانے کے بعد
کعبہ کا دروازہ بند کردیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور خاطر تسکین مین رہے عن
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ وفیھا ست
سوار فقام عند کل ساریۃ فدعا ولم یصل ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اوس مین چھہ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کھڑے
ہوکر دعا کی اور نماز نہین پڑھی ف ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کی باب مین کیونکر مقبول
ہوسکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ
عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے غرض بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہین اور یہ نافی عن
اسمٰعیل بن ابی خالد قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت فی عمرتہ قال لا
اسمعیل نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ کیا داخل ہوئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین اپنے عمرہ کی حالت مین اونہون نے
فرمایا کہ نہین ف مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتوین سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب
اوسوقت مین نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت کھڑے تھے اور تصاویر تھے اور مشرک اوسکو وہان سے اوٹھانے
نہین دیتے تھے پھر جس سال مکہ فتح ہوا بت نکالدیے گئے اور آپ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر
مٹا دیے گیے باب نقض الکعبۃ وبنائھا کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا حداثۃ عہد
قومک بالکفر لنقضت البیت ولجعلتھا علی اساس ابراھیم فان قریشا حین بنت
البیت استقصرت وجعلت لھا خلفا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین
کعبہ کو توڑتا اور اسکو ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر بنا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوٹا
کردیا اور مین اس مین ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے
یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور ابوکریب نے دونون نے روایت کی ابن نمیر سے انہون نے

ہشام سو یہی حدیث اسی سند سے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی نیووں سے کم کر دیا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ کیون نہین پھیر دیتے اُس کو ابراہیم علیہ السلام کی نیوون پر سو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین البتہ ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھونا اون دو کونون کا اسیواسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی نیوون پر نہین تھا **ف** پس اگر اون دو نون کونون کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبے کے اندر کی جو حطیم کی جانب مین ہے طواف سے رہ جاتی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو مین کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ مین صرف کر دیتا (یعنی جہاد مین) اور اُس مین دروازہ زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ مین ملا دیتا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ **وہی** مضمون ہے مگر یہ زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں کعبہ کو گرا کر زمین سے اوس کے دروازے ملا دیتا اور دو دروازے رکھتا ایک شرق کی جانب دوسرا غرب کی طرف اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین کعبہ میں ملا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا تو چھوٹا کر دیا **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِينَ غَزَاهُ أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ أَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا أَمْ أُصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّينِي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا

يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْاٰخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَتَبَ الْحَجَّاجُ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذٰلِكَ وَيُخْبِرُهُ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلٰى اُسٍّ نَظَرَ اِلَيْهِ الْعُدُوْلُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ اِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيْخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ شَيْءٍ اَمَّا مَا زَادَ فِيْ طُوْلِهِ فَاَقِرَّهُ وَاَمَّا مَا زَادَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ اِلٰى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِيْ فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَاَعَادَهُ اِلٰى بِنَائِهِ -

ترجمہ عطا نے کہا کہ جب کعبہ جل گیا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین جبکہ مکہ مین آن کر شام والے لڑے تھے اور جو حال ہوا اُسکا وہ ہوا اور ابن زبیر نے کعبہ شریف کو ویساہی رہنے دیا یہانتک کہ لوگ موسم حج مین جمع ہوئے اور ابن زبیر کا ارادہ تہا کہ لوگون کو خانہ کعبہ دکہا کر جرأت دلادین اون کو اہل شام کی لڑائی پر یا اونکو تجربہ کرین کہ اونہین کچہ حمیت دین ہی یا نہین پہر جب لوگ آگئے تو اونہون نے کہا ای لوگو مشورہ دو مجہے خانہ مبترک کعبے کے لیے کہ مین اسے توڑ کر نئے سر سے بناؤن یا جو اُسمین بودا ہو گیا ہے اوسی درست کردون ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ مجہے ایک رائے سوجہی ہے اور مین تو یہ جانتا ہون کہ تم صرف جو اون مین بودا ہو گیا ہے اوسکی مرمت کردو اور خانہ کعبہ کو ویساہی رہنے دو جیسا لوگون کے وقت تہا اور اونہی پتہرون کو رہنے دو جنکو اوپر لوگ مسلمان ہوئے ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئی ہین تو ابن زبیر نے کہا کہ اگر تم مین سے کسیکا گہر جل جاوے تو اُسکا دل کبہی نہ چاہے جب تک نیا نہ بناوے پہر تمہاری رب کا گہر تو اوس سے کہین افضل ہے اوسکا کیا حال ہی اور مین اپنے رب سے استخارہ کرتا ہون تین بار پہر مصمم ارادہ کرتا ہون اپنے کام کا پہر جب تین بار استخارہ ہوچکا تو اون کی رائے مین آیا کہ خانہ مبارک کو توڑ کر بنادین اور لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہو جو شخص کہ پہلے خانہ کعبہ کے اوپر توڑنے کو چڑہے اوسپر کوئی بلائے آسمانی نازل نہو (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اُس گہر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تہا) یہانتک کہ ایک شخص چڑہا اور اُسمین سے ایک پتہر گرادیا پہر جب لوگون نے دیکہا کہ اوسپر کوئی بلا نہ اوتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈہا کر زمین تک پہونچادیا اور ابن زبیر نے چند ستون کہڑے کرکے اون پر پردہ ڈال دیا۔ (تاکہ لوگ اوسی پردہ کیطرف نماز پڑہتے رہین اور مقام کعبہ کو جانتے رہین اور وہ پردے پڑے رہے) یہانتک کہ دیوارین اوسکی اونچی ہوگئین اور ابن زبیر نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ صدیقہ سے سنا ہے

کہ فرماتی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا
خرچ بھی نہین ہے کہ اُسکو بنا سکون ورنہ مین پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اُسمین
ایسا رہنے دیتا کہ لوگ اوس مین سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اُس سے باہر جاتے پھر ابن زبیر
نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہین کہ اوسے صرف کرین اور لوگون کا خوف بھی نہین کہا راوی
نے کہ پھر ابن الزبیر نے پانچ گز اوس کی دیوارین زیادہ کر دین حطیم کی جانب سے یہان تک کہ نکلے وہان پر
ایک نیو کہ لوگون نے اوسے خوب دیکھا (اور وہ نیو تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) پھر اوسی نیو پر سے
دیوار اُٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تھا پھر جب اُسمین زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا
(یعنے چوڑان زیادہ ہوگئی اور لنبان کم نظر آنے لگی) سو اوسکی لنبان مین بھی دس ذراع زیادہ کیے اور
اُسکی دو دروازے رکھی کہ ایک مین سے اندر جاوین دوسرے سے باہر آوین پھر جب عبد اللہ بن زبیر شہید
ہوئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ انہی نیو وں
پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکھ چکے ہین (یعنے بنائے ابراہیم پر کی) سو عبد الملک نے اُسکو جواب لکھا
کہ ہم کو ابن زبیر کی لت پت سے کچھ کام نہین اور تم ایسا کرو کہ جو اُنہون نے طول مین زیادہ کر دیا ہے اُسکو
تو رہنے دو اور جو حطیم کیطرف زیادہ کیا ہے اُسکو نکال ڈالو اور پھر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ
چھوڑ دو جو کہ اونہون نے نیا کھولا ہے غرض حجاج نے اوسے توڑ کر بنائے اول پر بنا دیا **عَنِ** الْحَارِثِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ
الْحَارِثُ بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ
مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا
قَرِيبًا مِنْ سَبْعِ أَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ
فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ

تَعَزَّزًا اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا فَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ یَّدْخُلَهَا یَدَعُوْنَهٗ یَرْتَقِیْ
حَتّٰۤی اِذَا کَادَ اَنْ یَّدْخُلَ دَفَعُوْهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَکَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّیْ تَرَکْتُهٗ
وَمَا تَحَمَّلَ **ترجمہ** حارث سے روایت ہو کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد تہے حارث کے عبدالملک کو
پاس جب عبدالملک خلیفہ تہا غرض کہ عبدالملک نے عبداللہ سے کہا کہ مجہے گمان ہے کہ ابو خبیب یعنی عبداللہ
بن زبیر جو دعوی کرتے ہین کہ اُنہون نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے
(یعنے جسمین بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جہوٹ کہتے ہین اُنہون نے کچہ نہین سُنا تب حارث نے کہا کہ نہین
بلکہ اصل یہ بات ہے کہ مین نے بہی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک
نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چہوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نچہوڑا ہوتا تو مین جتنا اونہون نے
چہوڑ دیا ہے اوسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دین (یعنے جیسا مین چاہتا ہون)
میرے بعد تو آؤ مین دکہا دون جو اُنہون نے چہوڑ دیا ہے سو آپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا کو دکہایا کہ وہ قریب سات ہاتہ کے تہا (یعنے حطیم کی طرف سے) یہ تو عبیداللہ بن عبید کی روایت
ہوئی اور ولید بن عطا نے یہہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس مین
دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکہتا ایک مشرق کیطرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتی
ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اُس کا اونچا کیون کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے نے عرض
کی کہ مین نہین جانتی آپ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جا نسکے مگر جسے وہ چاہین
اور حال اون کا یہ تہا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اُسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو
اوسے ڈہکیل دیتے کہ گر پڑتا پہر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ
وہ ایسا فرماتی تہین اُنہون نے کہا ہان تب وہ اپنی چہڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ
اور متفکر ہو جاتا ہے) اور پہر کہا کہ مین آرزو کرتا ہون کہ اوسیطرح چہوڑ دیتا اور جو کچہ وہان ہے
کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن عمرو نے اون سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم
نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور اندونون نے روایت کی ابن جریج

سے اسی اسناد سے ابن بکر کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر گذری عَنْ اَبِیْ قَزَعَةَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ مَرْوَانَ بَیْنَمَا هُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ ابْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَیْثُ یَکْذِبُ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُوْلُ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْکُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَیْتَ حَتّٰی اَزِیْدَ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوْا فِی الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَا تَقُلْ هٰذَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنَا سَمِعْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تُحَدِّثُ هٰذَا قَالَ لَوْ کُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ اَنْ اَهْدِمَهُ لَتَرَکْتُهُ عَلٰی مَا بَنَی ابْنُ الزُّبَیْرِ ترجمہ ابی قزعہ سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان طواف کر رہا تہا بیت اللہ کا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالی ہلاک کرے ابن زبیر کو کہ وہ جہوٹ باندہتا تہا ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اور کہتا تہا کہ مین نے اون سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چہوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑ کر حجر کیطرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے کعبہ کم کردی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المومنین ایسا نہ فرمائیے اسلیے کہ مین نے بہی ام المومنین سے سنا ہے کہ وہ یہی حدیث بیان فرماتی تہین تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل مین یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم رکہتا ف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغییر روا نہ رکہی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ مین بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علما نے کہا ہے کہ کعبہ پانچ بار طیار ہوا ایک بار فرشتون نے بنایا پہر ابراہیم علیہ السلام نے پہر قریش نے جاہلیت مین اور یہہ تیسری بنا تہی اور یہہ حضرت کے سامنے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اوسوقت پینتیس برس کی تہی یا پچیس کے اور اسمین جب آپ کی تہمت گری ہے پہر چوتہی بار ابن زبیر نے بنایا اور پانچوین بار حجاج بن یوسف نے اور اب تک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعضون نے کہا ہے دو بار اوسکی بنا ہے یا تین بار اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا کہ مین اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دون تو انہون نے فرمایا کہ اے امیر المومنین مین آپ کو قسم دیتا ہون کہ اسکو بادشاہون کا کہلونا نہ بنایے اور یہ جو اوپر کی روایت مین آیا ہے کہ مین خرچ کردیتا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالی کی راہ مین اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اللہ کی

راہ مین درست ہی مگر بنظر مصلحت آپنے اُس مین دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماوین اور ان
روایتون سے معلوم ہوا کہ حطیم سے چھہ ذراع بیت اللہ کیطرف بیت اللہ ہی مین داخل ہی بلا خلاف اور اس
سے زائد مین اختلاف ہی اور اگر حطیم مین سے چھہ ہاتھ بیت اللہ سے چھوڑ کر طواف کیا تو اسمین دو قول
ہین ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثون کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اسکی دیوار
پر بھی اگر طواف کیا جب بھی طواف صحیح نہوا جبتک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے
اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسیکو قائل ہین جمیع علماء مسلمین کے
اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہ نے اور اُنہون نے کہا ہی کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف
کیا اور مکہ مین ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اُسکا کافی
ہوگیا اور جمہور علما کی سند یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا
اور فرمایا کہ مجھسے لو مناسک اپنے حج کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہی اس لیے مردود ہے اور
ابن زبیر جب تک دیوارین اونچی نہین ہوئین تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے
کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تمسک کیا ہی
اور کہا ہے ابن عباس نے اُنکو یعنے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا اور اون سے کہا تھا
کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگون کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑو بلکہ پردہ ڈال دو اور جابر نے کہا کہ پردہ ڈالنے
کی ضرورت نہین بلکہ زمین کعبہ بھی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین
کعبہ کیطرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اوسکی اونچی ہو یا نہ ہو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوْهُ الْبَيْتَ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ
فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا
وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ
لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا دیوار حطیم کی بیت مین
داخل ہی آپنے فرمایا ہان اس سے بھی رد ہوگیا مذہب ابی حنیفہ کا اور ناجائز ہوا طواف حطیم کے اندر

اسلیے کہ وہ داخل بیت ہی) مین نے پہر عرض کی کہ اسکو بیت اللہ مین کیون نہ داخل کیا آپنے فرمایا یہ تمہاری
قوم کی حرکت ہی کہ اون کے پاس خرچ کم ہوگیا پہر مین نے عرض کی کہ دروازہ اسکا کیون اونچا ہے آپنے
فرمایا یہ بہی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جسکو چاہین اوسی جانے دین اور جسکو چاہین نجانے دین اور اگر
تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چہوڑی ہوتی تو مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ اُنکے دل بدل جائین گے تو مین
ارادہ کرتا کہ داخل کردون دیوارون کو یعنے حطیم کی بیت اللہ مین اور دروازہ اوس کا زمین کو لگا دیتا
کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبید اللہ یعنے ابن موسے
نے اون سی شیبان نے اون سی اشعث نے اون سے اسود نے اُن سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے کہ انہون نے کہا پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر کو اور بیان کی حدیث الاحوص کی یعنی
کہم معنے اور اس مین یون ہے کہ کہا اونہون نے کہ دروازہ اُسکا اتنا اونچا کیون ہے کہ بغیر سیڑہی کے
اوسپر نہین جاسکتی اور حضرت کے جواب مین یون ہے کہ مین ڈرتا ہون کہ اُن کے دل نفرت نکر جاوین

باب الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا اَوْ لِلْمَوْتِ بوڑہے اور میت کیطرف سی حج کرنیکا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتہ سوار تہے پیچہے سو ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور
وہ پوچہنے لگی اور فضل اوس کیطرف دیکہنے لگے اور وہ فضل کو دیکہنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فضل کا سونہہ دوسری طرف پہیر دیتے تہے غرض اوس عورت نے عرض کی کہ ای رسول
اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندون پر حج فرض کیا وہ میرے باپ پر بہی ہوا اور وہ بوڑہے ہین کہ سواری
پر سوار نہین ہوسکتے کیا مین اُنکیطرف سی حج کرون آپنے فرمایا کہ ہان اور یہہ ذکر حجۃ الوداع کا
ہے **ف** اسحدیث سی کئی مسئلہ معلوم ہوئے **ایک** سواری پر دو آدمی کا بیٹہنا

روا ہے ۲ اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے ۳ اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے
۴ امر معروف ہاتہہ سو کرنا کہ آپنے ہاتھ سے فضل کا مونہہ پہیر دیا ۵ عاجز مایوس کیطرف سے نیابت
کے طور حج کرنا درست ہی اور اسیطرح میت کیطرف سے ۶ مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہی ۷
اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا اُنکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
ہے ۸ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہین رکہتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے
اور یہی مذہب ہی شافعیہ اور جمہور کا ۹ اور روا ہونا عورت کو حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
مطمئن ہو اور یہی مذہب ہی شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کی نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے
اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست
ہے اور اگر میت نے وصیت بہی کی ہو اور یہی روایت ہی امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ
بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّيْ عَنْهُ فضل سے روایت ہی کہ ایک عورت قبیلہ
خثعم کی اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالی کا فرض کیا ہوا ہے اور
وہ سواری کے پیٹہ پر بخوبی نہین بیٹہ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ
اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَّهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا
حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ کو کچہ اونٹون کے سوار لوگ ملے روحا مین اور آپنے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو انہون نے کہا کہ مسلمان
آپ اون لوگون نے پوچہا کہ آپ کون ہین آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہون تو ایک عورت نے ایک لڑکے
کو ہاتہون سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہان صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو
ہے (یعنے ماں باپ کو) ف اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
مسنون ہم لوگون کا مسلمان ہی اور اسکی سوا جو القاب اب پہیلی ہوئے ہین جیسے حنفی شافعی چشتی قادری
یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہین پس ہر مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرین اور القاب محدثہ

سے محترز رہے دوسرے یہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اُسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علمار کا مگر اتنا ہے کہ یہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی
سند ہے اور خلاف کیا ہے اسکا ابو حنیفہ نے اور کہا کہ حج اُسکا صحیح نہین اور قول اون کا خلاف حدیث
ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہے اور حدیث کے خلاف مین جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ لڑکون کو حج جائز ہونے مین کسیکا خلاف نہین مگر ایک گروہ مبتدعین کا تیسرے
یہ کہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کی عبادت کا ثواب ماباپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے نے اگر حج
کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اوسپر حج فرض ہے اسپر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ اُن کیطرف علما
نے التفات نہین کیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وہی مضمون ہے **عَنْ** كُرَيْبٍ
أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وہی مضمون
ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **بَابُ** فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً
فِي الْعُمُرِ حج ساری عمر مین ایکبار فرض ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ
فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا
تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى
أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ
حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر
حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اوس نے تین بار یہی
عرض کی پھر آپنے فرمایا اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہو سکتا سو تم مجھے اتنی
ہی بات پر چھوڑ دو کہ جسپر مین تمھے چھوڑ دون اس لیے کہ اگلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین کہ انھون
نے اپنے نبیون سے بہت سوال کیے اور اُن سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب مین تم کو کسی بات
کا حکم دون اوس مین سے جتنا ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع کرون اوس کو چھوڑ دو **ف**

اس حدیث مین بڑے فوائد ہین اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے اور اصولیون نے اس مین
اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہین سو اس مین تین مذہب ہین اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ
نہین ثالث یہ کہ محل توقف ہی اور جو قائل توقف ہین وہ اسی حدیث سی استدلال کرتے ہین کہ امر
مقتضی توقف ہی جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اوسکی کتب اصول مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ
مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہی کہ بندون پر کوئی چیز واجب نہین جب
تک شارع کی طرف سی کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہی اصولیون کا اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور س سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ مین سکوت
لیا ہے اوس مین ساکت رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کمون و بروز یا تحقیق مسئلہ تقدیر ہے
یا اور بہت سی مزخرفات او خزعبلات ہین کہ پچھلون مین اون کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہین ایسی
لا یعنی باتون اور بیہودہ تقریرون سے دور رہنا اور احکام مین آپنے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجالاؤ معلوم ہوا
کہ احکام جب فرض ہوتے ہین کہ اُنکی استطاعت ہو اور مناہی مین آپ نے یہ قید نہین لگائی کہ اُس
سے بہر حال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلب منفعت سی دفع مضر زیادہ اہم ہے غرض یہ فرمانا آپ کا کہ جب
مین حکم کرون تمکو الخ جوامع الکلم مین سے ہے کہ ہزارہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز و وضو مین سے جتنا
ممکن ہو بجالاؤ اور جسپر قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہی اور سیطرح سی ازالہ
منکرات مین جہان تک ہو سکی بجالاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالے کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

باب سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ اِلَى الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ عورت حج وغیرہ مین بے محرم کے سفر نہ کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا مگر جب کہ اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْهِ ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا
ذُوْ مَحْرَمٍ عبید اللہ سے اسی سند سی ابو بکر کی روایت مین یہ ہے کہ تین دن سے اور ابن نمیر کی
روایت مین ہے کہ اون کے باپ نے کہا کہ تین دن مگر اوسکے ساتھ کوئی ذو محرم ہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے
تین رات کا مگر اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو **ف** ابوداود کی روایت مین آیا ہی کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور
برید آدہے دن کی مسافت ہی اور یہ اختلاف بسبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا
ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہین کہ جہان تین دن کی نہی مذکور ہے وہان ایک دن کا سفر جائز ہے یا
ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے بہی تصریح کی ہے کہ مثلا کسی نے پوچہا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے
آپنے فرمایا نہین پہر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپنے فرمایا نہین اور جس نے جیسا سنا روایت کر دیا اور سب
روایتین صحیح ہین اور مطلب سبکا یہی ہے کہ مطلق جسپر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تہوڑا بے
محرم کے روا نہین ہے اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم مین وارد ہے کہ اوسمین
مطلق سفر کی نہی آئی ہے اور اسپر اجماع ہے امت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے
مرد پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے عام حکم دیا ہے عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا مگر
اس مین اختلاف ہی کہ محرم شرط ہے یا نہین سو ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے وجوب ہونے کو محرم شرط
ہے مگر اسوقت کہ مکہ کے اور اوس کے بیچ مین تین منزل سی مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین
کی اون کے موافق ہے اور اصحاب رای بہی اور یہی حسن بصری اور نخعی اور اور لوگون سے بہی مروی
ہوا ہے اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی کی مشہور روایت
یہہ ہے کہ محرم شرط نہین بلکہ یہ شرط ہے کہ اوسکو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب
شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزون سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتین
معتبر قابل اطمینان ہون اور جب تک ایک ان تینون مین سے نہ ہو تو حج واجب نہین اور اگر ایک عورت
معتبر اوسکو ملی تو حج واجب نہین مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضون نے حج نفل اور سفر
تجارت وغیرہ کو بہی روا کہا ہے جب کئی عورتین ثقہ ساتہہ ہون اور جمہور کا مذہب یہ ہی کہ جائز نہین
جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب
ابی حنیفہ نے اس روایت سے جس مین تین دن کا ذکر ہے اسلیے کہ اون کے یہان قصر بہی اتنی ہے سفر
مین روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متاع کاسد ہی اس لیے کہ روایات اس بارہ مین مختلف

انھی مین اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع ہے تھوڑا ہو خواہ بہت
اور سفر کا اطلاق ایک برید سے لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور اُنکی شبہونکا جواب دندان شکن مین نے
خوب دیا ہے شرح مہذب مین ایسا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْہُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ
قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ یَوْمَیْنِ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ
مِنْھَا اَوْ زَوْجُھَا ترجمہ قزعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجھے
بہت پسند آئی اور مین نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اُنہون
نے کہا کہ جو مین نے اون سے نہ سنی ہوتی تو مین کیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت کرتا یہ
بات کی جو آپ سے نہین سنی اب سنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندہو تم کجاوون
کو (یعنے سفر نہ کرو) مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد
اقصے (یعنے بیت المقدس کی) اور سُنا مین نے آپ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن
کا زمانہ مین سے مگر اوس کے ساتھ ذومحرم ہو یا اوسکا شوہر ہو **ف** اس مین بڑی فضیلت ہے
ان تین مسجدون کی اس لیے کہ یہ انبیا علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہین اور افضل ہین اُن مساجد
سے جو اور لوگون نے بنائی ہین اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے
اُسکو کہ قصد کرے وہان کا حج اور عمرہ کے لیے اور اُن کے سوا دو مسجدین یعنے مسجد نبوی اور مسجد اقصی
کی اگر نذر کرے تو اوس مین امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ قصد اُن کا بھی مستحب ہو
اور واجب نہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور سوا ان کے باقی
جتنی مساجد ہین ساری دنیا کی نہ اُنکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر اُنکی زیارت کی منعقد ہوتی
ہے یہی مذہب ہمارا اور کافہ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے
جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اُسکا اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ مین وہان جاتے
تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدون مین سوا ان تین مسجدون کے

اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہین ہوتی اور نہ اوسپر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ یمین یعنی قسم کا اوسپر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہی ان تین مسجدون کے سوا اور جگہہ کے سفر مین جیسے قبور صالحین کی زیارت کو یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسیطرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نووی) مترجم کہتا ہی یہی قول حدیث سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدون کے سفر درست نہ ہو اور نہ نذر اون کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خدا وند تعالے کے نام مبارک پر بنائی گئی ہین اور اون کی طرف جانے کے فضائل بھی بے شمار حدیثون مین وارد ہوے ہین کہ ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہین اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نور تام کی مساجد کی طرف اندہیرے مین جانے والون کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اون مین خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے اوس کا صاف رکھنے والا اور جہاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور خانہ خدا کہلاتا ہے پہر قبور صالحین وغیرہ کیطرف کیونکر جائز ہوگا کہ اون کے پختہ کرنے اور گنبد بنانے والے پر لعن وطعن شارع کیطرف سے مروی ہوا ہے اور جب مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی نذر مین شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوے تو اور کسی جگہہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے اور جب مسجد قبا کی نذر کے صحیح نہ ہونے مین تمام علما کا اتفاق ہوا سوا محمد بن مسلمہ کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگون نے اس کا خلاف کیا ہے اون کے پاس کوئی دلیل قوی نہین جیسے امام الحرمین وغیرہ ہین علے الخصوص اس وقت مین کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کرین یعنے وہان نذرین مانی جاوین دو دے چڑہاے جاوین اونپر سجدہ کیے جاوین طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اسوقت وہ حکم اوثان مین ہین اور نذکیین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم مین اور وہ مقابر اور جنابذ ڈہانے اور منہدم کرنے کے قابل ہین اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنا یو کہ پوجی جاوے پہر جب قبر مبارک مشرکون کے حق مین بت ہو جاوے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو مدہو شہید اور منگلو پیر کے ساتہہ تیر اکم اعتقاد ہے پناہ اللہ تعالی کی ان مشرکون گور پرستون کے عقائد باطلہ سے جنہون نے سفر مقابر کو حج

سے بڑہکر سمجھ لیا ہے اور مشرکون کی طرح اُنکو صنم اور وثن بنا لیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علماء
محققین نے اون کے ہدم و حرق کا فتوی دیا ہے چنانچہ ابن قیم نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا
دینا اماکن معصیت کا جس مین نافرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی جیسے جلا دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اوس کے گرا دینے کا حالانکہ اوس مین نماز پڑہی جاتی تہی اور
اللہ کا نام لیا جاتا تہا جب کہ بنا اوسکی ضرار کے لیے اور مسلمانون کے ایذا دینے کے لیے واقع ہوئی تھی
اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقون کے جگہہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا
اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنایا جاوے اوسکا یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے بیکار
کر دینا اُسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا اوسکی صورت بدل دینے سے اور اُسکو اس وضع
سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو ایسا مشاہد شرک کہ جنکے مجاور
لوگون کو بلاتے ہین کہ اون مشاہد کو اللہ کا شریک ٹہیراوین وہ بدرجہ اولی جلانے اور گرانے کے لائق
ہین اور اُنکا معدوم و منہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہے مقامات فسوق و معاصی
کا جیسے شراب خانے اور سپند خانے ہین اور تمام اماکن ہین ارباب منکرات کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک گاؤن پورا جلا دیا کہ جس مین شراب بکتی تہی اور حانوت رویشد ثقفی کا جلا دیا اور اُسکا نام
فویسق رکہا اور محل سعد کا سرتاپا جلا دیا جب وہ رعیت سے اپنے اس محل مین روپوش رہے اور اُن کیطرف
التفات نہ کرتے تہے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے گہرون کے جلانے کا
جو جمعہ اور جماعات مین نہ آتے تہے اور اُن گہرون کو آپنے صرف عورتون اور لڑکون کے خیال سے
نہین جلایا کہ وہ بے قصور جل جاوینگے حالانکہ اونپر حضور جماعت واجب نہین تمام ہوا مضمون
زاد المعاد کا مین کہتا ہون کہ یہ مقابر بلند بزرگون کے اور گنبد عالیہ صالحون کے یہ تو اسی غرض
کے لیے بنائے گئے ہین کہ اُنکی پرستش کی جاوے اور اسی لیے اُنکی زینت اور آرایش کی گئی ہے
کہ وہ انداد من دون اللہ ٹہیرائے جاوین اور سوا اس غرض کے وہان اور کوئی غرض ہو ہی نہین سکتی
پس یہ مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہین اسلیے کہ جب شارع نے قبرون کے بلند کرنے اور اُنپر بنا کرنے سے
منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہان ممکن نہین سواے گور پرستی کے اور جن مقامات کے
جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا اون سب مین ایک نوع کا فسق تہا اوسپر خلیفہ رشید نے اونکو جلوا دیا

پھر شرک تو اکبر کبائر ہے اور بس الفسوق ہے اسکے ارکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور واجب واجبات
اور افرض ضروریات سے ہے عَنْ قزعة قال سمعت ابا سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه
قال سمعت منه من رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعا فاعجبنني وآنقنني نهى ان تسافر المرأة
مسيرة يومين الا ومعها زوجها او ذو محرم واقتص باقي الحديث قزعہ نے کہا کہ مین نے
ابی سعید خدری سے سنا کہ انہون نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتون کو
سو مجھے پسند آئین اور اچھی معلوم ہوئین منع کیا آپنے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب
اسکے ساتھ اسکا شوہر ہو یا ناتے والا اور بیان کی باقی حدیث عَنْ ابي سعيد
الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تسافر المرأة ثلاثا الا مع ذي محرم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا تسافر امرأة فوق ثلاث
ليال الا ومع ذي محرم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ قتادة
رضي الله عنه بهذا الاسناد وقال اكثر من ثلاث الا مع ذي محرم قتادہ سے
اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے عَنْ ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة مسلمة تسافر مسيرة ليلة الا ومعها رجل
ذو حرمة منها وہی مضمون ہے عَنْ ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر
مسيرة يوم الا مع ذي محرم وہی نہی سفر بلا محرم مذکور ہے عَنْ ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة
تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة يوم وليلة الا مع ذي محرم عليها
وہی مضمون ہے عَنْ ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة تسافر ثلاثا الا ومعها ذو محرم منها وہی
مضمون ہے عَنْ ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَہَا اَبُوْہَا اَوِ ابْنُہَا اَوْ زَوْجُہَا اَوْ اَخُوْہَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْہَا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین اوس عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اوسکے ساتھ اوسکا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی ناتے دار کہ جس سے پردہ نہ ہو **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اعمش سے مثل اسی کے مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَہَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَۃُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ امْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّۃً وَاِنِّیْ اُکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَۃِ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ **ترجمہ** ابن عباس فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایک مکان مین اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور مین فلانے لشکر مین لکھا گیا ہون جو فلان طرف جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزین باہم جمع ہو جاوین اور دونون ادا نہو سکین تو اون مین سے جو ضرور زیادہ ہو اوسکو بجا لاوین اسلیے کہ غزوہ مین دوسرا شخص بھی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اوسکی عورت کے ساتھ نہین جا سکتا۔ **عَنْ** عَمْرٍو بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ عمرو سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ جُرَیْجٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَہَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ابن جریج** سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے اور اوس مرد کی خلوت کا ذکر نہین +

بَاب اسْتِحْبَابِ الذِّکْرِ اِذَا رَکِبَ دَابَّتَہٗ مُتَوَجِّہًا لِسَفَرِ حَجٍّ اَوْ غَیْرِہٖ وَبَیَانِ الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِکَ جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلٰی سَفَرٍ کَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہین سفر مین جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ سے وَالْاَہْل تک یعنی پاک ہے وہ پروردگار جس نے ہمارا ذلیل کر دیا اس جانور کو اور ہم اوس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہین یا اللہ ہم مانگتے ہین تجھسے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کر دے ہمپر اس سفر کو اور اوس کے لنبان کو ہمپر تھوڑا کر دے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور تو خلیفہ ہے گھر مین یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کی تکلیفون اور رنج اور غم سے اور برے حال مین لوٹ کر آنے سے مال مین اور گھر والون مین یہ تو جاتے وقت پڑھتے اور جب لوٹ کر آتے جب بھی مگر اوس مین اتنا زیادہ کرتے آئبون سے اخیر تک یعنے ہم لوٹنے والے ہین اور توبہ کرنیوالے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اوسکی تعریف کرنے والے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ سفر کو جاوے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے تاکہ اوسکے گھر مین اور سفر مین اللہ کی حمایت وضمانت ہووے نہ ویسا کرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گویان مبتدعین کرتے ہین کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے ہین اور اون کے نام کا پیسا روپیہ اشرفی بازو پر باندھ دیتے ہین یہ خران بے دم بصورت مردم یہ نہین سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کرین گے ہر روز لاکھون آدمی سفر کرتے ہین اور یہ طریقہ انہون نے مشرکان مکہ سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جنگل مین جب اترتے کہتے کہ اس جنگل کے جنکی پناہ مین آئے غرض غیر خدا کی حمایت مین آنے مین یہ اور وہ دونون برابر ہین نعوذ باللہ من ہولاء وہولاء **عن**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ **عبداللہ** بن سرجس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو تعلانے سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتون سے اور غمگین ہو کر لوٹنے سے اور بھلائی کے بعد برائی

کیطرف لوٹنے سے اور اہل ومال مین برائی دیکھنے سے **ف** بھلائی کے بعد برائی کیطرف لوٹنا یہ کہ طاعت سے معصیت کیطرف یا ایمان سے کفر کیطرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کیطرف آجانا پناہ اللہ تعالی کی ایسی حالت سے **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَءُ بِالْاَهْلِ اِذَا رَجَعَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ **عاصم** سے اسی اسناد سے وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبدالواحد کی روایت مین فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ہے اور محمد بن خازم کی روایت مین یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونون کی روایتون مین ہے لفظ ہے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین سفر کی مشقتون سے **باب** مَا يُقَالُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے لشکرون سے یا چھوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج وعمرہ سے تو جب پہونچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین کنکریلی پر تو تین بار لا الہ سے آخر تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہین ہے سوا اللہ تعالی کے اور کوئی شریک نہین اوسکا اوسیکی ہے سلطنت اور اوسیکو لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے ہین سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکرون کو اکیلے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا حَدِيْثَ اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** وہی مضمون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوا مگر ایوب کی روایت مین تکبیر دو بار مذکور ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيْفَتُهٗ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ

يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ انس نے کہا کہ ہم اور ابو طلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
اور صفیہ آپ کے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھیں یہانتک کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچے آپ فرمانے لگے آئبون سے
حامدون تک غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِبَطْحَاءِ
ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا بطحی ذی
الحلیفہ مین اترنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین مین ذی الحلیفہ کے اور وہان نماز ادا کی اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے
عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُنِيْخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا وَيُصَلِّيْ بِهَا نافع نے کہا ابن عمر اپنا
اونٹ بطحائے ذی الحلیفہ مین بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ
اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِيْ كَانَ يُنِيْخُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نافع نے کہا کہ عبد اللہ جب لوٹتے حج سے یا عمرہ سے تو اونٹ بٹھاتے بطحای ذی
الحلیفہ مین جہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ فِيْ مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ
مُبَارَكَةٍ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب مین ذی
الحلیفہ مین اترے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان مین ہو عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ وَهُوَ فِيْ
مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسٰى وَ
قَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهِ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهُ وَ

بَیْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ **سالم** نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب مین ذی الحلیفہ مین اوترے ہوئے تھے میدان کے
بیچ مین سو آپ سے اُس نے کہا کہ آپ مبارک میدان مین ہین اور موسی راوی نے کہا ہمارے ساتھہ سالم
بن عبداللہ نے اونٹ بٹھائے اوس جگہہ مین نماز کی جہان عبداللہ بٹھادیتے تھے اور اُسکو جانتے
اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوترنے کی جگہہ ہے اور وہ اُس مسجد سے نیچے
ہے جو بطن وادی مین بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلے کے بیچ مین وہ مقام واقعہ ہوا ہے **ف**
ان سب حدیثون کے رو سے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اُترنا بطحاے ذی الحلیفہ مین اگرچہ مناسک
حج مین نہین ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمل ہے اوسپر اہل مدینہ کا
جو برکت ڈہونڈہتے تھے مین آثار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلیے کہ وہ میدان مبارک ہے
اور امام مالک نے بہی اسے مستحب کہا ہے اور وہان نماز ادا کرنے کو بہی اور مستحب ہے کہ وہان سے آگے نہ جاوے
جبتک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹہیرا رہے کہ وقت آجاوے اور نماز
ادا کرے اور پہر چلے **باب** لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّبَيَانُ
يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مشرک کے حج اور طواف برہنہ کی نہی اور حج اکبر کے دن کا بیان **عَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُّؤَذِّنُوْنَ
فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
وَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ابو ہریرہ** نے کہا کہ مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس
حج مین روانہ فرمایا جس مین رسول اللہ نے اون کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اس جماعت
مین کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت
اللہ کا ننگا ہو کر طواف کرے (جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت مین کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے
کہا کہ عبدالرحمن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے اسی ابوہریرہ کی حدیث
کے سبب سے **ف** یعنے اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تہا وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ

یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یعنی پکار دینا ضرور ہی اللہ کی اور اوسکے رسول کی طرف سے تمام لوگون مین حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول بیزار ہین مشرکون سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کالانعام مین مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے یہ شیطان علیہ اللعنہ نے انکو بتایا ہے اور قرآن وحدیث مین کہین نہین آیا ہے اور محض خبط اور جنون عوام ذوی فنون ہے اور اکثر کٹھ ملا حضرہ ایمان بہی اس خبط مین گرفتار ہین اور اختلاف ہے علما کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا امام مالک اور شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضون کا قول ہے کہ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہین کہ حج اکبر عرفہ ہے اونہون نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث مین آیا ہے اَلْحَجُّ عَرَفَۃُ کہ حج عرفہ ہے تو یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نکرے موافق ہے اس آیت مبارک کے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِہِمْ ہٰذَا یعنے مشرک ناپاک ہین سو نزدیک آوین مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم مین کسی حال مین روا نہین یہانتک کہ اگر کسیکا قاصد بنکر آوے تب بہی حرم سے باہر ٹہیرے اور وہان سے کسی اور کو بہیجدے کہ اوسکا پیغام پہنچا دے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہوکر خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تہا تو حکم ہے کہ اوسکی قبر کہود کر مردہ کو حرم کے باہر لیکر گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت مین عرب کا قاعدہ تہا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑون سے ہمنے گناہ کیے ہین اون سے طواف کیونکر کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹادیا

بَابٌ فَضْلِ یَوْمِ عَرَفَۃَ

عرفہ کے دن کی فضیلت

عَنْ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَۃَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاہِیْ بِہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ ہٰٓؤُلَآءِ

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑھکر کوئی دن ایسا نہین ہے جس مین اللہ تعالی بندون کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالی قریب ہوتا ہے اور فرشتون پر بندون کا حال دیکہکر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہین **ف**

عبدالرزاق نے اپنی سند مین ابن عمر سے اسحدیث کو ذکر کیا ہے اور اس مین یون ہو کہ اللہ پاک اوترتا ہے
آسمان دنیا پر اور بندون کا فخر کرتا ہے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہین کہ میرے پاس حاضر ہوئے
ہین پریشان بال اور گردآلود چہرون سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہین اور میرے عذاب سے ڈرتے
ہین حالانکہ مجھے اُنہون نے دیکھا نہین اور کیا حال ہو اُن کا اگر مجھے دیکھین پھر باقی حدیث ذکر کی اور
اس سے اوترنا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہین اور کیفیت
اوسکی پروردگار کو سونپتے ہین اور نہین تاویل کرتے اور یہی مسلک ہو صحابہ کرام اور تابعین اور
تمامی اسلاف صالحین کا **باب** فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان -

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ
اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا
ہے بیچ کے گناہون کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہین ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ **ابوہریرہ** سے
وہی روایت مروی ہوی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر مین آیا اور بیہودہ
شہوت رانی کی باتین نہ کین نہ گناہ کیا وہ ایسا پھرا کہ گویا اُسے ماں نے ابھی جنا یعنے گناہون سے
پاک ہوگیا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ
يَفْسُقْ **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یون ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت
کی باتین اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہے **ف** حدیث اول سے اکثر اصحاب نے استدلال
کی ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر کرنا ایک سال مین بجالانا مستحب ہے اور مالک نے اور اکثر
اون کے شاگردون نے کہا ہے کہ ہر سال مین ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض
اور دوسرے عالمون نے کہا کہ ہر ماہ مین ایک عمرہ سے زیادہ نہ لاوے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ

کا وقت ہی مگر جو شخص افعال حج مین مشغول ہو سو اسکا عمرہ صحیح نہین جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو حاجی نہین اوسکو عرفہ کے دن بہی عمرہ مکروہ نہین اور یہی حکم ہے عید اضحی اور ایام تشریق کا جو حاجی نہو اور اسیطرح ساری برس کے دنون کا غرض کسی دنون مین عمرہ مکروہ نہین ہمارے نزدیک اور یہی قول ہی امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ مین مکروہ نہین ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہین ہوتا کہ انکی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسیکا قول قابل تسلیم نہین اور عمرہ کے وجوب مین بہی علما کا اختلاف ہی شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ واجب ہی اور اوسکے قائل ہین عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاوس اور عطا اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے کہا ہے کہ سنت ہی اور واجب نہین اور حج مقبول وہ ہے کہ اوس مین کسی گناہ کی ملونی نہو اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پہر گناہون کیطرف کبہی مائل نہ ہو اللہ تعالے ہم سب کو بہ قبولیت نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائی

باب نُزُوْلِ الْحُجَّاجِ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيْثِ دُوْرِهَا

حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین اور اوسکے گہرون کے وارث ہونے کا بیان

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عُقَيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عُقَيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ

ترجمہ اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ مین کیا اپنے گہر مین اوترینگے تو آپ نے فرمایا کہ بہلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چہوڑا ہے اور حقیقت اوسکی یہ تہی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابو طالب کے اور جعفر اور علی کو اونکی ورثہ مین سے کچہ نہ ملا اسلیے کہ وہ دونون مسلمان تہے اور عقیل اور طالب دونون کافر تہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گہر مین اترینگے مراد اوس سے یہ ہے کہ جس گہر آپکی سکونت تہی اسلیے کہ اصل مین تو وہ گہر ابو طالب کا تہا اسلیے کہ وہی متکفل تہے آپ کی پرورش کے اور ابو طالب بڑے بیٹے تہے عبد المطلب کے اور عبد المطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلے وارث

وارث ہوئے جیسا قاعدہ تہا ایام جاہلیت کا اور یہہ بہی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گہر بیچڈالے
ہون اور اپنے ملک سے نکالدیے ہون جیسے ابوسفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گہر تمام بیچڈالے چنانچہ
داؤدی نے ایسا ہی کچہ کہا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا
ہے شافعیہ نے اور اون کے موافقین نے کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے اور مکان اوسکے مملوک ہین مکان
والون کے جیسے اور شہرون کے مکان ہین اور اون مین میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور
رہن اور اجارہ اون مکانون کا روا ہے مثل اور تصرفات کے اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور
دوسری فقہا کا قول ہے کہ وہ جبراً اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہان کے مالکون
کو اپنے مکانون پر روا نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور یہہ
تمام علماء کا مذہب ہے **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ
تَنْزِلُ غَدًا اَوْ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهٖ حِيْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مَنْزِلًا
ترجمہ وہی مضمون ہے بالاختصار **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا
عُقَيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ **اسامہ** نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کل جو اللہ نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ کہان
اوترینگے اور یہ بات فتح مکہ کے دنون مین کہی تو آپ نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گہر چہوڑا
ہی ہے **باب** اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان **عَنْ** عُمَرَ
ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ
السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا
عمر بن عبد العزیز سائب بن یزید سے پوچہتے تہے کہ تمنے مکہ مین رہنے کے باب مین کچہ سنا ہے
تو انہون نے کہا کہ مین نے علاء بن حضرمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کے بعد لوٹنے کے پیچہے تین روز تک مکہ مین رہنے کی مراد یہ تہی کہ
اس سے زیادہ نہ رہے **ف** مراد اس سے یہہ ہے کہ جو لوگ مکہ مین رہتے تہے اور پہر اسلام کی وجہ
سے انہون نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تہی وہ اگر حج کو آوین یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز

نسے زیادہ مکہ مین رہین اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت مین اقامت مین داخل نہین بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہین اور حکم مسافر مین ہو اور رخصتین مسافر کی سب اسکو روا ہین جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا وہی مضمون ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ وہی مضمون ہے **عَنْ** الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وہی مضمون دونون سندون سے مذکور ہوا

بَابُ تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ

مکہ مین شکار وغیرہ کا حرام ہونا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج سے مکہ کی ہجرت نہین رہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو امام جہاد کو بلائین تو نکلو اور چلو اور فرمایا کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالے نے اسکو ادب کی جگہہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا

ہے غرض وہ اسکے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین قتال روا نہین ہوا مجہہ سے پیشتر اور مجہے بھی ایک دن کی صرف ایک گہڑی اجازت ہوی تہی (یعنے لڑائی کی) اور وہ پہر ویساہی حرام ہوگیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اسکا کانٹا اوکہاڑا جاوے اور نہ اسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اسکی گری پڑی چیز اٹہای جاوے مگر وہ اٹہاوے جو اوسکو پہچنوائی (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی ہری گہاس اوکہاڑی جاوے سو عباس یعنے اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سنارون لہارون کے کام آتی ہے اور اُس سے گہر چہانے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکی توڑنے کاٹنے کی اجازت ہی۔

ف علمار نے کہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام ہوگیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنہون نے قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اُس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اُسکو ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اوسیدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہوگئی تہی پہر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہوگئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے مین دونون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت کرین تو انکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

ور اسپر تخصیص کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب
شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بہی قلعہ نشین ہو جاوے مکہ مین تو ہم کو اُن سے لڑنا بہی روا
نہین جب تک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان
احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک
بلیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے
تو پہر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان بطور روا ہے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ
بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْكُرْ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ یَلْتَقِطُ
لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا
کیا آسمان و زمین کو اور کچہ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے **عَنْ** اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ
اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ
قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ
قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ
حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا
دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا
فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ
لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ
یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ **ترجمہ** ابو شریح
عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعد سے کہا جس وقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تہا مکہ کے اوپر یعنی عبد اللہ بن
زبیر کے قتل کو کہ اجازت دو مجہے اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کہڑے ہو کر
فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانون نے سنی اور دل
نے یاد رکہا اور میری آنکہون نے دیکہا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اسکی حمد وثنا
کی پہر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اُس مین کسیکا خون بہاوے اور نہ یہ حلال ہے کہ اُس مین کوئی درخت کاٹے پہر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اُس سے کہدینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی اوس کی اور تمکو اجازت نہین دی اور مجھہ بہی دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت دی اور پہر اوسکی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تہی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبون کو یہہ حدیث پہنچا دے لوگون نے ابو شریح سے کہا کہ پہر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا اونہون نے فرمایا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اس سے تم سے زیادہ جانتا ہون (یعنی ظالم) حرم پناہ نہین دیتا نافرمان کو (یعنی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا معاذ اللہ من ذلک) اور نہ اوس کو جو خون کر کے بہاگا ہو اور نہ اسکو جو چوری اور فساد کر کے بہاگا ہو **ف** قولہ روا نہین ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے جو کہتے ہین کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہین ہین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہین فروع کے بہی جیسے مخاطب ہین اصول کے اور آپنے جو اسلیے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہہ مراد نہین کہ جو مومن نہو وہ مخاطب ہی نہین قولہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے الخ اس معلوم ہوا کہ مکہ فیضہ قہراً اور قتالاً فتح ہوا ہے نہ صلحاً اور جو کہتے ہین صلحاً فتح ہوا ہے وہ اسکی تاویل یون کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار رہتے تہے مگر ضرورت نہ پڑی پس طیاری سبب جواز قتال کے تہی گو اتفاق قتال نہ ہوا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْشَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ قَالَ الْوَلِیْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِیِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ

اللهِ قَالَ هٰذِہٖ لَخُطْبَۃُ الَّتِیْ سَمِعَھَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ابوہریرہ نے کہا
جب اسد تعالی نے مکہ کی فتحدی اپنے رسول کو تو آپ لوگون مین کھڑے ہوئے تو اسکی حمد وثنا کہی پہر فرمایا کہ
اسدپاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنون کو اُسکا حاکم بنایا اور اُس مین
لڑنا کسی کو حلال نہین ہوا مجہسے پہلے اور مجہو بہی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبہی حلال
نہوگا میرے بعد کسیکو پہر اُسکا شکار بہگایا نہ جاوے اوسکا کانٹا توڑا نہ جاوے اوسکی پڑی گری چیز اُٹہائی
نجاوے مگر وہ شخص اُٹہاوے جو بتاتا پہرے کہ جس کی ہو اسے دیدے اور جس کا کوئی شخص مارا گیا اُسکو
دو باتون کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے یعنے خون بہا خواہ قاتل کو قصاص مین مروا ڈالے سو عباس
رضی اسد تعالے عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یارسول اسد کہ ہم اوسکو اپنی قبرون مین ڈالتے ہین اور
گہرون کو اس سے چہاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ خیر اذخر توڑلو (گہانس کو اذخر کہا) پہر ابوشاہ ایک شخص
یمن کا اُٹہا اور اُس نے عرض کی کہ یارسول اسد یہ مجہو لکہدو آپنے فرمایا لکہدو ابوشاہ کو ولید نے کہا کہ
مین نے اوزاعی سے پوچہا کہ اس کا کیا مطلب یارسول اسد یہ مجہے لکہدو اونہون نے کہا یہی خطبہ جو
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا (یعنے اُسکو ابوشاہ نے لکہوالیا کہ بڑے نفع کی بات تہی **ف**
اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے
اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابوثور
کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہین مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہین مگر
برضائے قاتل اور یہ حدیث کے خلاف ہی اور ابوشاہ کا نام نہین معلوم سوا کنیت کی اور آپنے جو حدیث
لکہوادی اس سے علم کا لکہنا اور حدیثون کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہوگیا اور اس
کا جواز اور بہی روایتون سے پوچہا جاتا ہے اور اب تو امت کا اجماع ہے اسکا استحباب پر **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَۃَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ
مَکَّۃَ بِقَتِیْلٍ مِّنْھُمْ قَتَلُوْہُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَکِبَ
رَاحِلَتَہٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَّکَّۃَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھَا رَسُوْلَہٗ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّھَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّھَا
اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنَ النَّھَارِ اَلَا وَاِنَّھَا سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ حَرَامٌ لَا یُخْبَطُ شَوْکُھَا وَلَا یُعْضَدُ

شجرها ولا یلتقط ساقطتها الا منشد ومن قتل له قتیل فهو بخیر النظرین اما ان یعطی یعنی الدیة واما ان یقاد اهل القتیل قال فجاء رجل من اهل الیمن یقال له ابو شاہ فقال اکتب لی یا رسول اللہ فقال اکتبوا لابی شاہ فقال رجل من قریش الا الاذخر فانا نجعله فی بیوتنا وقبورنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا الاذخر ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تہے کہ خزاعہ والون نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال مکہ فتح ہوا آپنے ایک مقتول کے بدلا جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تہا اور اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنون کو اوسپر حاکم کیا اور وہ مجہسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا تہا اور نہ میرے بعد کسی کو ہوگا اور مجہے بہی ایک گہڑی کے لیے حلال ہوا تہا اور اب اس گہڑی مین پہر ویساہی مجہپر بہی حرام ہوگیا (یعنے جیسا پہلے تہا) سو اسکا کانٹا نہ اوکہاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ اُٹہائی جاوے مگر بتانے والا اُٹہاوے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے اوسکو دو چیزون کا اختیار ہے خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے سے پہر ایک شخص یمن کا آیا کہ اوسے ابو شاہ کہتے تہے اور اس نے کہا یہ مجہے لکہد یجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے یارون سے فرمایا کہ اُسکو لکہد و پہر ایک شخص نے قریش مین سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گہرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپنے فرمایا کہ خیر مگر اذخر **باب**

النهی عن حمل السلاح بمکة من غیر حاجة ہتہیار اوٹہانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے۔

عن جابر رضی اللہ تعالی عنه قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول لا یحل لاحد کم ان یحمل بمکة السلاح **جابر** رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے حلال نہین کسیکو کہ مکہ مین ہتیار اُٹہاوے **ف** یعنے بیحاجت کے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا جماہیر کا قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہ نہی محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نہ اُٹہاوے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطا کا اور حسن بصری نے مطلق ہتیار باندہنا مکروہ کہا ہے بنظر ظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین شرط کیے تہے کہ ہتیار لاوینگے میان مین اور اُٹہانے سے مراد تہیار باندہنا ہے **باب**

جواز دخول مکة بغیر الاحرام مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے **ع**

وَاللَّفْظُ لَهٗ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ **ترجمہ** یحییٰ نے یہ لفظ بیان کیے کہ مین نے مالک سے پوچھا کہ کیا ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے اور آپ کے سر پر خود تہا جس سال مکہ فتح ہوا پہر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردون مین لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو مالک نے کہا کہ ہان مجہسے یہ روایت بیان کی ہے **ف** ایک روایت مین ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تہا اور دونون مین تطبیق اس طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تہا پہر اوسے اتار کر عمامہ باندہ لیا اور اس حدیث سے سند لی ہے انہون نے جنہون نے کہا ہے کہ مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اوسکو جو ارادہ حج وعمرہ کا نرکہتا ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا اون کو روا ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہین جیسے لکڑیان باہر سے لانے والے یا گہانس یا شکار لانے والے یا آدن کے سوا کوئی اور ہو غرض سب کو رخصت ہے بلا احرام داخل ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نرکہتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوف ناک اور یہی صحیح تر قول ہے شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے نہین روا ہے اوسکو جسکو بار بار حاجت آنے کی نہین ہوتی مگر اُسکو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم کے کہ اگر اوسپر ظاہر ہو جاوے تو اسکو ضرر پہنچیگا اور نقل کیا قاضی نے یہ قول اکثر علما سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ اَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تہا بغیر احرام کے اور آگے کی روایت مین ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے فتح مکہ کے دن اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تہا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ عمرو بن حریث کو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور آپ پر سیاہ عمامہ تہا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْہَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَلَمْ یَقُلْ اَبُوْ بَکْرٍ عَلَی الْمِنْبَرِ۔

ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین گویا دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے اوپر اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اوسکے دونون کنارون کو اپنے شانون کے بیچ مین لٹکا دیا ہے اور ابوبکر کی روایت مین منبر کا ذکر نہین ہے **ف** ان روایتون سے سیاہ کپڑے پہننے کا جواز معلوم ہو گیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اوس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے

بَابُ فَضْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَدُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا بِالْبَرَکَۃِ وَبَیَانِ تَحْرِیْمِہَا وَتَحْرِیْمِ صَیْدِہَا وَبَیَانِ حُدُوْدِ حَرَمِہَا۔

مدینہ کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور اوسکی شکار حرام ہونے اور اوسکے حرم کی حد کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لِاَہْلِہَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاہِیْمُ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِہَا وَمُدِّہَا بِمِثْلَیْ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاہِیْمُ لِاَہْلِ مَکَّۃَ

ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنے حرمت اوس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اوس کی آسمان و زمین کے بننے کے دن سے تہی) اور اوسکے لوگون کی دعا کی اور مین نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور مین نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اوس سے دو حصہ برابر جیسے ابراہیم نے کی تہی اہل مکہ کے لیے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی بِہٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَدِیْثُ وُہَیْبٍ فَکَرِوَایَۃِ الدَّرَاوَرْدِیِّ بِمِثْلَیْ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاہِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَمَّا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِیْ رِوَایَتِہِمَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاہِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ **ترجمہ** عمرو سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور وہیب کی روایت مین تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ مین نے دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دو حصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز کی روایت مین یہ ہے

کو دعا کی جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دونا برابر اسکے **عن** رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان ابراهيم عليه الصلوة والسلام حرم مكة واني احرم ما بين لابتيها يريد
المدينة **ترجمہ** رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم
قرار دیا اور میں دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیتا ہوں مراد اسکی مدینہ ہے **عن**
نافع بن جبير ان مروان بن الحكم رضي الله تعالى عنه خطب الناس فذكر مكة و
اهلها وحرمتها فناداه رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه فقال مالي اسمعك ذكرت
مكة واهلها وحرمتها ولم تذكر المدينة واهلها وحرمتها قد حرم رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما بين لابتيها وذلك عندنا في اديم خولاني ان شئت
اقراتكه قال فسكت مروان ثم قال قد سمعت بعض ذلك **نافع** رضی اللہ تعالے
عنہ نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اُس کے رہنے والوں کا سو پکارا اُس کو رافع بن خدیج
صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا ہوں میں تجھ سے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اُسکے لوگوں کا اور اُسکے حرم ہونیکا
اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہان کے لوگوں کا اور نہ اوسکے حرم ہونیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
وسلم نے حرم ٹھیرایا ہے دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں اور یہ حدیث رسول اللہ صلعم کے حرم ٹھیرانیکی ہمارے پاس ایک خولانی
چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو میں تمکو پڑھا دوں راوی نے کہا کہ مروان چپکا ہو رہا اور کہا کہ میں نے بھی اُسمین سے کچھ سنا ہے **عن** جابر
رضي الله تعالى عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان ابراهيم حرم مكة
واني حرمت المدينة ما بين لابتيها لا يقطع عضاهها ولا يصاد صيدها **ترجمہ** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ
کا اور میں حرم مقرر کرتا ہوں مدینہ کا کہ دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں (یعنے جو مدینہ
کے دونوں طرف واقع ہیں) کوئی کانٹے دار درخت نکاٹا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے
عن عامر بن سعد عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اني احرم ما بين لابتي المدينة ان يقطع عضاهها او يقتل صيدها وقال المدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون لا يدعها احد رغبة عنها الا ابدل الله فيها من هو خير
منه ولا يثبت احد على لاوائها وجهدها الا كنت له شفيعا او شهيدا يوم القيمة **ترجمہ**

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حرم مقرر کر دیا درمیان
دونو میدانون کالے پتھرون والے کے کہ نہ کاٹا جاوے کانٹے دار درخت وہان کا اور نہ مارا جاوے شکار
وہان کا اور فرمایا کہ مدینہ اُن لوگون کے لیے بہتر ہے کاش وہ اُسکو سمجھتے (یہ خطاب ہے اون لوگون کو جو مدینہ
چھوڑکر اور جگہہ چلے جاتے ہین یا تمام مسلمانون کو) اور نہین چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالی اوس سے بہتر کوئی
آدمی اوس مین بہیجدیتا ہے اور نہین صبر کرتا ہے کوئی اوسکی بہوک پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر
مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن **ف** ان حدیثون سے استدلال کیا ہے ایک
جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہان کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب
ہے امام شافعی اور امام مالک اور اون کے موافقین کا اور ابو حنیفہ نے ان حدیثون کا خلاف کیا ہے بسبب
قلت علم حدیث کی اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ سے اور نغیر
ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپنے اون سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئے حالانکہ اس حدیث سے استدلال
اون کا محض لنگڑا اور بے جو ہین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثون کے پکڑی گئی ہو
جب شکار حرام نہ ہوا ہو دوسرے یہ احتمال ہے کہ اُسکو حل مدینہ سے یعنے حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہون اور یہہ
احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہین ہوتا اسلیے کہ اُن کا مذہب ہے کہ حل مین سے جو شکار پکڑ کر حرم
مین لاوین اوسکا بہی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اُس کا بہی حکم صید حرم کا ہے اور یہہ اصل مذہب انکا
بہی محض بے اصل اور ضعیف و سست ہے اور جب حدیث نُغیر مین احتمال ہوا تو قابل استدلال نہین خصوصاً
ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے روبرو جس مین صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور
مذہب مالک اور شافعی یہہ ہے کہ صید مدینہ مین اور اوس کے درخت اکہاڑنے مین ضمان نہین ہے اگرچہ
حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اوس مین بہی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ صید
وقطع اشجار مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان
چہین لیا جاوے یعنے جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت
مین جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی اس کا
قائل نہین ہوا سوا امام شافعی کے کہ اون کا قول قدیم یہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے
کہ مدینہ والون کے لیے یہ جو فرمایا کہ مین شفیع ہونگا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والون کے

لیے گواہ ہون گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہونگا اور اس مین مزید فضیلت اور زیادت خصوصیت نکلی مدینہ والون کے لیے جیسے آپنے شہداء احد کے لیے فرمایا کہ مین اون لوگون پر گواہ ہون اور اس سے فضیلت ثابت ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہان کی سکونت کی اللہ تعالی اس خادم حدیث کو مع اقارب مومنین و احباب مخلصین کے وہان سکونت اور موت عنایت فرماوے آمین یارب العلمین **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ **ترجمہ** عامر نے وہی روایت بیان کی اور ابن نمیر نے اس مین زیادہ کیا کہ آپنے فرمایا نہین ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھہ برائی کا مگر اللہ تعالی اوسکو گہلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ مین یا نمک گل جاتا ہے پانی مین **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق مین تہا راہ مین ایک غلام کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے سو اوسکے کپڑے لتے چہین لیے اور اوسکے گہر والے آئے اور انہون نے کہا آپ وہ اوسکو پہیر دیجیے یا ہم کو عنایت کیجیے انہون نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین وہ چیز پہیر دون جو مجہے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہرگز نہ پہیرا انہون نے سامان اوسکا **ف** غرض ان سب احادیث صحیحہ متواتر المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہ احادیث نہ پہنچی سو اُن کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جنکو بخوبی اون کے آواز مین کان تہونک چکین اون کا معلوم نہین کیا حال ہوگا کہ بسبب تعصب اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول مردود کو لیے جاتے ہین امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کہ رد کردیا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے بیس پر کئی صحابیون نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہان کا شکار حرام ہے اور دعوی کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اسکا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا ای

ابا عمیر ہے کیا حال ہے نغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہے یا اسد وہ کون سا اصول ہے جو ان سنن صحیحہ کا مقابل
ہوسکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تہا کہ حدیث ابو عمیر کو ان روایتون کے روسے جو شہرت اور
تصریح مین مدرجہا اوس سے زیادہ تہین رد کیا جاتا اور ہم تو اسد پاک کی پناہ مانگتے ہین اس سے کہ رد کرین
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اوس کا نسخ نہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث
ابی عمیر مین چار احتمال ہوسکتے ہین کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے
مقدم ہو اور ان حدیثون نے اوسے منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ ان سے متاخر ہو اور ان حدیثون کو منسوخ
کر دیا تیسری یہ کہ نغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور پہر حرم مین لائی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانورون
مین ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہین چوتہے یہ کہ خاص اوس لڑکے کے لیے اجازت دی
گئی دوسرون کو نہین جیسے ابی بردہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چارون احتمالات
کی وجہ سے یہ حدیث نغیر متشابہہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نہی جو صراحۃً بلا اشتباہ
دلالت کرتی ہین حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی روضۃ الندیہ اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ ضمان
واجب ہونا اوس شخص پر جو بیٹے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کے یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور سعد
سعد کی ہی ثابت ہوتا ہے اور سعدیث کا کوئی معارض نہین اور ضمان کی کیفیت مین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ وہ شکار جو اوس نے مارا
اور وہ درخت یا گہانس جو کاٹی ہے اوسی کی ضمانت اوسپر آتی ہے یعنے قیمت اوسکی لازم ہوتی ہے
اور **دوسری** صورت یہ ہے کہ اوس شخص کے اشیا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جاوین اور
اس مین بہی دو قول ہین **اول** یہ کہ فقط کپڑے اوسکے چہین لیے جاوین اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اوس کا
سب سامان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اوس مین گہوڑا
اور ہتیار اور نفقہ اوس کا سب داخل ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب لب کا ہے جس نے اوس سے
سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه يقول قال رسول
الله صلى الله عليه لابى طلحة رضى الله تعالى عنه التمس لى غلاما من غلمانكم يخدم منى
فخرج بى ابو طلحة يردفنى وراءه فكنت اخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما
نزل وقال فى الحديث ثم اقبل حتى اذا بدا له احد قال هذا جبل يحبنا ونحبه فلما
اشرف على المدينة قال اللهم انى احرم ما بين جبليها مثل ما حرم به ابراهيم عليه

الصلوٰۃ والسلام مکۃ اللّٰھم بارک لھم فی مدھم وصاعھم

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈھونڈھو جو ہماری خدمت کرے سو ابوطلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ اُترتے تھے اور پھر اسے باتون مین کہا کہ پھر آپ تشریف لائے یہانتک کہ جب کوہ احد آپکو دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا احد ہمکو دوست رکھتا ہے ہم اوسکو دوست رکھتے ہین پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ مین حرام کرتا ہون ان دونون پہاڑون کے درمیان کو جیسا ابرہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو یا اللہ برکت دی انکو اون کے مد اور صاع مین کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اون سے یعقوب نے اون سے عمرو بن ابی عمرو نے اون سے انس نے اونہون نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی جو اوپر گذری مگر اوس مین یہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا مین حرام ٹھیراتا ہون درمیان دونون کالے پتھر ون کے میدانون کے بیچ مین عن عاصم قال قلت لانس بن مالک احرم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المدینۃ قال نعم ما بین کذا الی کذا فمن احدث فیھا حدثا قال ثم قال لی ھذہ شدیدۃ من احدث فیھا حدثا فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللّٰہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا قال فقال ابن انس او اوی محدثا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھیرایا مدینہ کو کہا ہان فلان مقام سے فلان تک سو جو اوس مین کوئی نئی بات نکالے یعنے گناہ کی تو اوسپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہ دی کسی نئی گناہ کی بات کو۔

عن عاصم الاحول قال سألت انسا رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ احرم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المدینۃ قال نعم ھی حرام لا یختلی خلاھا فمن فعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملٰئکۃ والناس اجمعین۔ ترجمہ عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مین نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹھیرایا ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاویگا درخت اوسکا اور جو ایسا کرے اوسپر اللہ

اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لھم فی مکیالھم وبارک لھم فی صاعھم
وبارک لھم فی مدھم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی کہ یا اللہ برکت دے اون کو یعنے مدینہ والوں کو اور ان کے ماپ میں اور برکت دے ان کے صاع
میں اور برکت دے اون کے مد میں عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما بمکۃ من البرکۃ
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ
مدینہ میں مکہ سے دونی برکت دے عن ابراھیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال من زعم ان عندنا شیئا نقرأہ الا کتاب
اللہ وھذہ الصحیفۃ معلقۃ فی قراب سیفہ فقد کذب فیھا اسنان الابل و
اشیاء من الجراحات وفیھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین
عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ
والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا وذمۃ المسلمین واحدۃ
یسعی بھا ادناھم ومن ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ
اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا و
انتھی حدیث ابی بکر و زھیر عند قولہ یسعی بھا ادناھم لم یذکر ما بعدہ
ولیس فی حدیثھما معلقۃ فی قراب سیفہ ابراھیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ
خطبہ پڑھا ہم پر علی بن ابیطالب نے اور فرمایا کہ جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس (یعنے اہل بیت کے
پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا
تہا اون کی تلوار کے میان میں تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں اونٹوں کے عمریں (یعنے
زکوۃ کے متعلقات) اور کچھہ زخموں کا بیان تہا (یعنے اون کے قصاص اور دیتوں کا بیان) اور
اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور
کے بیچ میں سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اوس جگہہ یا جگہہ دے کسی نئی بات نکالنے والے

کو اوس پر لعنت ہی اللہ تعالی اور فرشتون اور سب لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالی اوس سے کوئی فرض
نہ سنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی
اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھیرایا یا اپنے آقاؤن کے سوا کسی دوسرے کا غلام
اپنے کو قرار دیا اوس پر اللہ تعالی اور فرشتون اور سب لوگون کی لعنت ہے اور نہ قبول کریگا
اس سے اللہ تعالی قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابو بکر و
زہیر کی تو یہین تک ہو چکی کہ ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونون کی
روایت مین یہ ذکر نہین کہ صحیفہ تلوار کے میان مین لٹکا ہوا تھا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّ
لَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ ذِكْرُ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **اعمش** نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی کریب کی روایت کیا جو ابی معاویہ سے
مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اوس پر لعنت ہے اللہ تعالی کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی
نہ قبول کرے گا اللہ تعالے اوس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور اونکی حدیثون مین یہ
مضمون نہین ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بنا دے اور وکیع کی روایت مین قیامت
کا دن مذکور نہین **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّوَكِيْعٍ
اِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهٗ **اعمش** سے اسی اسناد سے یہی مضمون
مروی ہے مثل حدیث ابن مسہر کی اور وکیع کی مگر اوس مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو مولے بناوے
اپنے موالی کے سوا اورون کو اور نہ اوس پر لعنت کا **فائدہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو
خطبہ مین فرما دیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچھ نہین الخ اس مین رد کر دیا زعم
باطل کو رافضیون اور شیعون کے اور جھوٹا کر دیا اون کے اس قول کو جو کہتے ہین کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتین کی تہین اور اسرار علوم اور قواعد
دین اور غوامض شریعت بتائے تہے اور اپنا وصی قرار دیا تہا اور اہل بیت کو بعض اشیاء ایسی تعلیم

کیے تھے کہ اونکے سوا اور کوئی اونپر مطلع نہین ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ
اور خیالات فاسدہ ہین اور اونکی کوئی اصل نہین اور اون دعاوی کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا لکھنا علم کا اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور
ثور کے بیچ مین ثور کا لفظ غالبًا بیان غلط ہے راوی سے بھول ہو گئی اس لیے کہ جبل ثور تو
مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ مین چنانچہ مازری اور بعض علمانے
اسپر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح
مدینہ مین اور اب وہ نام مخفی ہو گیا اور اوپر کی روایتون مین جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر
والے میدانون کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس
روایت مین جو وارد ہوا کہ حد اوسکی درمیان دونون پہاڑون کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے
اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ ادنے سے اعلے تک جو مسلمان کسی کافر
کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانون کی پناہ مین آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہین کہ اب اوسکو ایذا دے اور
یہی مذہب ہے شافعی کا اور اون کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان
دے تو امان دینا اسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد
کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو مولا ٹھیرانا اور وعید ہے اس مین اون لوگون کو جو
اپنی ذات بدل دیتے ہین یعنے شیخ سے سید ہو جاتے ہین یا دوسرون کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھیرا
لیتے ہین مثلاً نام رکھہ لیتے ہین غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی **قولہ** اور جس نے پناہ توڑی
کسی مسلمان کی یعنے ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اوسکو ایذا دے اوس نے پناہ توڑی اور
وہ موذی ملعون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ابوہریرہ**
رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوسمین کوئی
گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہہ دے اوسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہے
اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالے اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا

اَلْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَقُلْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزَادَ وَذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ترجمہ** اعمش سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین قیامت کا لفظ نہین اور مضمون پناہ دینے اور توڑنے کا زیادہ ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَآءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَۃِ مَا ذَعَرْتُھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا حَرَامٌ **ابوہریرہ** کہتے تھے کہ اگر مین کسی ہرن کو مدینہ مین چرتا دیکھون تو کبھی نہ ڈراؤن اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونو کالے پتھرون والے میدانون کے بیچ مین حرم ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَلَوْ وَجَدْتُّ الظِّبَآءَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا مَا ذَعَرْتُھَا وَجَعَلَ اثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی **ابوہریرہ** نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونون کالے پتھرون والے میدانون کے کہ جو مدینہ کے مشرق اور مغرب کیطرف واقع ہین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر مین کسی ہرن کو پاؤن جو اُن کے بیچ مین چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤن اور نہ بھگاؤن اوسکو اور آپنے بارہ میل کو مدینہ کے گرد اگرد رمنہ مقرر کردیا **ف** رمنہ اوس زمین کو کہتے ہین جس مین حکام و امرا حکم کردیتے ہین کہ سوا ہمارے جانورون کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالے کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانورون کے جو وہان کے باشندے ہین اور کوئی نہ چرے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ لوگون کی عادت تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے تھے یعنی نئے فصل کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے

اور آپ جب اوسکو لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے پہلون مین اور برکت دے ہمارے شہر مین اور برکت دے ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمارے مدمین یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور مین تیرا غلام اور نبی ہون اور اونہون نے دعا کی تجھسے مکہ کے لیے اور مین دعا کرتا ہون تجھسے مدینہ کے لیے اوس کے برابر جو اونہون نے مکہ کے لیے کی اور مثل اوسکی اور بھی اوس کے ساتھہ پھر بلاتے آپ کسی چھوٹے لڑکے کو اپنے اور دیتے وہ پہل۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَکَةً مَعَ بَرَکَةٍ ثُمَّ یُعْطِیْهِ اَصْغَرَ مَنْ یَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پہل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین اور ہمارے پہلون مین اور ہمارے مدمین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت پھر وہ پہل دیدیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اُسوقت حاضر ہوتا ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ پہل اسی لیے لاتے تھے کہ آپ کی دعائے خیر کا ثمرہ پادین اور موجب برکات ہو اور مد ایک سیر اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین غلون اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیے ان مین برکت کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچون کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و شفقت کا باعث ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَاَنَّهُ اَتٰی اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اِنِّیْ کَثِیْرُ الْعِیَالِ وَقَدْ اَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَنْقُلَ عِیَالِیْ اِلٰی بَعْضِ الرِّیْفِ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا تَفْعَلْ اِلْزَمِ الْمَدِیْنَةَ فَاِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِیِّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَظُنُّ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَیَالِیَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللهِ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِیْ شَیْءٍ وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ یَبْلُغُنِیْ مِنْ حَدِیْثِکُمْ مَا اَدْرِیْ کَیْفَ قَالَ وَالَّذِیْ اَحْلِفُ بِهٖ اَوْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اِنْ شِئْتُمْ لَا اَدْرِیْ اَیَّتَهُمَا قَالَ لَاٰمُرَنَّ بِنَاقَتِیْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰی اَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَکَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ

المدینۃ حراما ما بین مازمیھا ان لا یھراق فیھا دم ولا یحمل فیھا سلاح لقتال ولا تخبط
فیھا شجرۃ الا لعلف اللھم بارک لنا فی مدینتنا اللھم بارک لنا فی صاعنا اللھم
بارک لنا فی مدنا اللھم بارک لنا فی صاعنا اللھم بارک لنا فی مدنا اللھم بارک
لنا فی مدینتنا اللھم اجعل مع البرکۃ برکتین والذی نفسی بیدہ ما من
المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانھا حتی تقدموا الیھا ثم قال
للناس ارتحلوا فارتحلنا فاقبلنا الی المدینۃ فوالذی نحلف بہ او یحلف بہ شک
من حماد ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ
بن غطفان وما یھیجھم قبل ذلک شیئ **ترجمہ** ابوسعید مولی مہری نے کہا کہ ہم کو مدینہ
میں ایکبار محنت اور شدت فاقہ کی پہنچی اور میں ابوسعید خدری کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں
کثیر العیال ہوں اور ہمکو سختی پہنچی ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزان
اور سرسبز ملک میں لیجاؤں ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ
ہم ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا یہانتک کہ
عسفان تک گئے اور وہاں کئی شب ٹھیرے سو لوگوں نے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ ہم یہاں
بیکار ٹھیرے ہوئے ہیں اور ہمارے عیال پیچھے ہوئے ہیں اور ہم کو ان کے اوپر
اطمینان نہیں (یعنے خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستاوے) اور یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھکو پہونچی ہے راوی نے کہا کہ میں نہیں
جانتا کہ کیا لفظ کہا قسم ہے اُس خدا کی کہ جس کی میں قسم کھاتا ہوں یا فرمایا قسم ہے اُس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ میں ہے البتہ میں نے ارادہ کیا یا فرمایا اگر چاہو تم میں نہیں جانتا
کہ کیا فرمایا ان دونوں باتوں میں سے فرمایا کہ البتہ حکم کروں میں اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جاوے
اور پھر اوسکی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہانتک کہ داخل ہوں میں مدینہ منورہ میں اور فرمایا کہ یا اللہ
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ کو حرم ٹھیرایا دو گھاٹیوں
یا دو پہاڑوں کے بیچ میں کہ نہ اوس میں خون بہایا جاوے اور نہ اوس میں لڑائی کے لیے ہتیار
اٹھایا جاوے نہ اوس میں کسی درخت کے پتے جھاڑے جاویں مگر صرف چارہ کے لیے (کہ

اوس سے درخت کا چندان نقصان نہین ہوتا) یا اللہ برکت دی ہمارے شہر مین یا اللہ برکت دے ہماری
جو سیری مین یا اللہ برکت دی ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دی ہماری جو سیری مین یا اللہ برکت دی ہمارے سیر
مین یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ ایک برکت کے ساتھ دو برکتین اور دے اور فرمایا قسم ہے
اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہین ہے
جسپر دو فرشتے نگاہبان نہ ہون جب تک کہ تم وہان نہ پہنچوگے (یعنے جب تک وہ نگہبان رہینگے) پھر فرمایا
آپنے کوچ کرو اور ہمنے کوچ کیا اور مدینہ مین آئے سو ہم قسم کہاتے ہین اُس پروردگار کی جسکی ہمیشہ قسم
کہایا کرتے ہین یا کہا جسکی قسم کہائی جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ
پہنچے تو ہمنے ابھی کجاوے اونٹون پر سے نہین اوتارے تھے کہ بنو عبد اللہ بن غطفان نے
ہمپر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے اُنکی ہمت نہ ہوئی کہ وہان آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہان نگہبان ہین **عن** اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا وَ
صَاعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ **ابو سعید** خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دی ہمارے مدمین اور ہمارے صاع مین اور ایک برکت
پر دو برکتین اور عنایت فرما **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَھْرِیِّ اَنَّہٗ جَاءَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ لَیَالِیَ الْحَرَّۃِ فَاسْتَشَارَہٗ فِی
الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَشَکٰی اِلَیْہِ اَسْعَارَھَا وَکَثْرَۃَ عِیَالِہٖ وَاَخْبَرَہٗ اَنْ لَّا صَبْرَ لَہٗ عَلٰی جَھْدِ الْمَدِیْنَۃِ وَلَاْوَائِھَا فَقَالَ لَہٗ
وَیْحَکَ لَا اٰمُرُکَ بِذٰلِکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا فَیَمُوْتَ اِلَّا کُنْتُ
لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِذَا کَانَ مُسْلِمًا **ابو سعید** مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ
ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتون مین (یعنے جن دنون مدینہ طیبہ مین ایک فتنہ مشہور
ہوا ہے اور ظالمون نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے سنہ ترسٹھ ہجری مین) اور مشورہ کیا اون سے کہ
مدینہ سے کہین اور چلے جاوین اور شکایت کی اون سے وہان کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال
کی اور خبر دی اونکو کہ مجھے صبر نہین آسکتا مدینہ کی محنت اور بھوک پر تو ابو سعید خدری نے فرمایا
کہ خرابی ہو تیرے مین تجھے تھوڑے یہان رہنے کا حکم کرتا ہون بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ صبر نہین کرتا ہے کوئی یہان کی تکلیفون پر اور پھر

مرجاتا ہے مگر مین اسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی حرمت ما بین لابتی المدینۃ کما حرم
ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ قال ثم کان ابو سعید یاخذ وقال ابو بکر یجد
احدنا فی یدہ الطیر فیفکہ من یدہ ثم یرسلہ **ابو سعید** نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے مین نے حرم مقرر کیا ہے درمیان کالے پتھرون کے میدانون مین مدینہ کے جیسے حرم
قرار دیا تھا ابراہیم نے یہانتک کہ ایک ہم مین کا پاتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ مین چڑیا اور اسکو جدا کر دیتا تھا
پھر چھوڑ دیتا تھا **عن** سہل بن حنیف قال اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی المدینۃ
فقال انھا حرم امن **سہل** حنیف کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست
مبارک مدینہ کیطرف جھکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہہ ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا قالت قدمنا المدینۃ وھی وبیئۃ فاشتکی ابو بکر واشتکی بلال فلما رای رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوی اصحابہ قال اللھم حبب الینا المدینۃ کما
حببت مکۃ او اشد وصححھا وبارک لنا فی صاعھا ومدھا وحول حماھا الی الجحفۃ
عن ھشام بن عروۃ بھذا الاسناد نحوہ **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہان وبا تھی اور ابو بکر اور بلال بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ دوست کردے ہمارا مدینہ کو جیسے دوست
کیا تھا تو نے مکہ کو یا اوس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والون کو اور برکت دے ہم کو اوسکے
چوسیری اور سیر مین اور اوسکی بخار کو جحفہ کیطرف پھیر دے اور ہشام بن عروہ سے بھی یہی مضمون مروی
ہے **ف** جحفہ اون دنون وطن تھا یہود کا غرض اس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافرون
پر بیماری اور ہلاکت اور خسران سے ساتھہ درست ہے اور اس مین دعائے خیر ہوئی مسلمانون کے ساتھہ
صحت اور تندرستی کے لیے اور یہی مذہب ہے کافہ علمار کا کہ بددعا کافرون پر درست ہے اور قول بعض
جہلائے صوفیہ کا مقبول نہین جو اسکو منع کرتے ہین اور موافقت کی ہے اون جہلائے متصوفہ نے
معتزلہ کی کہ وہ بھی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہین غرض دونون قول اس حدیث سے مردود ہوگئے اور اس
حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آج تک جحفہ کا پانی جو پیتا ہے اوسی بخار چڑھتا

ہے **باب** الترهیب فی سکنی المدینة وفضل الصبر علی لأوائها وشدتها مدینہ کی سکونت کی
فضیلت اور وہان کی شدت ومحنت پر صبر کرنے کا ثواب **عن** ابن عمر رضی الله تعالی عنهما
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صبر علی لأوائها کنت له شفیعا
او شهیدا یوم القیامة **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بھوک پر مین اسکا شفیع یا گواہ ہون گا قیامت کو۔ **عن**
یحنس مولی الزبیر اخبره انه کان جالسا عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنه
فی الفتنة فاتته مولاة له تسلم علیه فقالت انی اردت الخروج یا ابا عبد الرحمن
اشتد علینا الزمان فقال لها عبد الله اقعدی لکاع فانی سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول لا یصبر علی لأوائها وشدتها احد الا کنت له شفیعا او شهیدا یوم
القیامة **یحنس** زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اون
کی ایک آزاد باندی آئی اور اون کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنے فتنہ حرہ کے دن جسکا ذکر ابھی تمہید مین ہوکر
دور گذرا) اور اُس نے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) ہم پر سخت دن ہین اور مین
ارادہ کرتی ہون مدینہ سے نکلنے کا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ بیٹھ اے نادان اسلیے
کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بھوک پیاس محنت پر تو مین
اُسکا شفیع ہونگا (یعنے اگر وہ گنہگار رہے) یا گواہ ہون گا (یعنے اگر وہ نکوکار رہے) قیامت کے دن۔
عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال سمعت رسول الله صلی الله علیه و
سلم یقول من صبر علی لأوائها وشدتها کنت له شهیدا او شفیعا یوم القیامة یعنی
المدینة۔ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے وہی قول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا یصبر علی لأواء المدینة وشدتها احد من امتی الا کنت له شفیعا یوم
القیامة او شهیدا۔ **وہی مضمون** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہوا **عن** ابی عبد الله
القراظ یقول سمعت ابا هریرة رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم بمثله **وہی مضمون ہے** **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصبر احد علی لأواء المدینۃ بمثلہ وہی مضمون

باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیہا طاعون اور دجال سے مدینہ

طیبہ کا محفوظ رہنا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال **ابو ہریرہ**

رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکون پر فرشتے ہین کہ اوس مین

طاعون اور دجال نہین آسکتا **ف** اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہان کی سکونت کا

اور درجہ وہان کے ساکنین کا معلوم ہوا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ہمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف

الملائکۃ وجہہ قبل الشام وہنالک یہلک **ابو ہریرہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا مشرق کیطرف سے اور ارادہ اوسکا مدینہ کا ہوگا یہانتک کہ اترے گا

کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اوس کا مونہہ وہین سے شام کیطرف پھیر دینگے اور وہین تباہ ہوجاوے گا۔

ف مسیح کا لفظ جناب عیسی علیہ السلام کے واسطے بہی بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے اور اسکے دو

معنے ہین ایک چھونے والا اس معنے سے حضرت عیسی علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جسکو چھو دیتے تھے

اچھا ہوجاتا تھا اور مسیح کے معنے ممسوح بہی ہین یعنے ملا ہوا دبا ہوا اوس کی ایک آنکھ چونکہ اندہی ہے

اس لیے اوسے بہی مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بہی دعوے کرے گا کہ مین مسیح ہون اور لوگ اوس خبیث

کے ہوکے اور فریب مین آجاوین گے **باب** المدینۃ تنفی خبثہا وتسمی طابۃ وطیبۃ

مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزون کو اپنے سے دور کرنا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی

عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ

ہلم الی الرخاء ہلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ

لا یخرج منہم احد رغبۃ عنہا الا اخلف اللہ فیہا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر

تخرج الخبیث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارہا کما ینفی الکیر خبث

الحدید **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت

لوگون پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اور اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آؤ ارزانی کے ملک

مین آؤ ارزان کے ملک مین اور مدینہ انکے لیے بہتر ہوگا کاشکے وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہوکر نہین نکلتا ہے کہ اللہ تعالے اوس سے
بہتر دوسرا شخص نہین بھیجدیتا مدینہ مین آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسی لوہار کی بھٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور
قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شریر لوگون کو جیسیکہ بھٹی نکالدیتی ہے لوہے کی میل کو
ف شاید یہ بات دجال کیوقت ہوگی کہ حدیث مین آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچیگا تو مدینہ
مین تین بار زلزلہ آوے گا اور اللہ تعالی اوس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکالدیگا یا ہمیشہ مدینہ مین ایسا
ہوتا ہو **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ
بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے حکم ہوا ہے (یعنے ہجرت کا) ایسی قریہ
کی طرف جو سب قریون کو کہا جاوے گا لوگ اوسے یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے اور لوگون کو ایسا چھانٹتا
ہے جیسی بھٹی لوہے کی میل چھانٹتی ہے **ف** سب قریون کو کہا جاوے گا یعنے وہین لشکر اسلام جمع
ہوکر چارونطرف پھیلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنادے گا یا سب طرفسے اموال غنیمت اوسی مین
اکر جمع ہونگے اور وہان کے لوگون کے صرف مین آوین گے اور یہ بھی فرمایا کہ یثرب وسے لوگ کہتے ہین اور
یثرب کو آپ نے مکروہ جانا اسلیئے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنے جھڑکنا اور ملامت ہے اور مسند امام
احمد مین ایک روایت آئی ہے کراہت مین یثرب کہنے کے اور قرآن مجید مین جو یثرب واقع ہوا ہے وہ
بھی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بھی جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول نہین
غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچھی چیز کا نام برا کہنا یہ بھی ایک نفاق کا شعبہ کا ہے اور مسلک نبوت کے
خلاف ہے جیسے محبت الہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الہی کو جنون سے یا خداوند تعالے کو معاذ اللہ
صنم یا معشوق یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان زد ہین وہ سب مردود اور مذموم ہین اور
منجملہ محدثات اور شر امور مین ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے **عن** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ الْخَبَثَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْحَدِیْدَ **ترجمہ** یہی مضمون مروی ہے مگر
اوسمین لوہے کا لفظ نہین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ

صلى اللهُ علیہِ وسلّم فقال یا محمّدُ اقلنی بیعتی فابی رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم ثمّ جاءہٗ فقال اقلنی بیعتی فابی ثمّ جاءہٗ فقال یا محمّدُ اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابیُّ فقال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اِنّما المدینۃُ کالکیرِ تنفی خبثھا وتنصعُ طیّبھا

ترجمہ جابر رضی اسد تعالی عنہ نے کہا کہ ایک گاؤن کا آدمی تہا کہ اوس نے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکو شدت سے بخار آنے لگا مدینہ مین پہر وہ آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجہسو اپنی بیعت پہیر لو تو آپنے انکار کیا وہ پہر آیا اور کہا کہ مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے پہر انکار کیا اور وہ پہر آیا اور کہا کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ توبہٹی کے مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے **ف** اوس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتھ قیام پر بیعت کی تہی پہر اسکا اقالہ آپ کیون فرماتے **عن** زیدِ بنِ ثابتٍ رضی اللہُ تعالٰی عنہٗ عنِ النّبیِّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم قال اِنّھا طیبۃُ یعنی المدینۃَ واِنّھا تنفی الخبثَ کما تنفی النّارُ خبثَ الفضّۃِ **زید بن** ثابت نے نبی صلے اسد علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنے مدینہ اور یہ میل کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے **ف** مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنے پاکیزہ کہ نجاسات شرک سے اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عیش وہان حاصل ہے اور طابہ بہی اسی معنے سے فرمایا جیسے آگے آتا ہے **عن** جابرِ بنِ سمرۃَ رضی اللہُ تعالٰی عنہٗ قال سمعتُ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یقولُ اِنّ اللہَ سمّی المدینۃَ طابۃَ **ترجمہ** جابر رضی اسد تعالی عنہ نے سنا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسد جل جلالہ نے نام رکہا مدینہ کا طابہ

باب تحریمِ ارادۃِ اھلِ المدینۃِ بسوءٍ واِنّ من ارادھم بہٖ اذابہُ اللہُ

مدینہ طیبہ والون کی بدخواہون کی سزا سی

عن ابی عبدِ اللہِ القرّاظِ انّہٗ قال اشھدُ علٰی ابی ھریرۃَ رضی اللہُ تعالٰی عنہٗ انّہٗ قال قال ابو القاسمِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم من ارادَ اھلَ ھذہِ البلدۃِ بسوءٍ یعنی المدینۃَ اذابہُ اللہُ کما یذوبُ الملحُ فی الماءِ **ابو عبد اسد** قراظ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والون کی برائی کا کرے یعنے مدینہ کی تو اسد تعالی اوسکو ایسا گہلا دیگا جیسے نمک پانی مین گہل جاتا ہے **عن** عمرِو بنِ یحیٰی بنِ

عمارة انه سمع القراظ وكان من اصحاب ابي هريرة يزعم انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اراد اهلها بسوء يريد المدينة اذابه الله كما يذوب الملح في الماء قال ابن حاتم في حديث
ابن يحنس بدل قوله بسوء شرا ترجمہ عمرو بن یحییٰ نے قراظ سے وہی مضمون سنا جو اوپر گذرا **عن** ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** سعد بن ابي وقاص يقول قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء وہی مضمون ہے **عن** سعد
ابن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال بدهم او بسوء وہی مضمون ہے
عن ابي هريرة وسعد يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لاهل المدينة في مدهم
وساق الحديث وفيه من اراد اهلها بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء ابوہریرہ وسعد دونوں نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے مدینہ والوں کے مد میں اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کئی بار گذرا

باب ترغيب الناس في سكنى المدينة عند فتح الامصار مدینہ کی سکونت کی فضیلت میں **عن** سفيان بن ابي
زهير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تفتح الشام فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون ثم يفتح اليمن فيخرج قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم يفتح العراق فيخرج من المدينة قوم باهليهم يبسون والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ سفیان نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور ایک لوگ مدینہ سے نکلینگے اپنے گھروالوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے
اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پھر فتح ہوگا یمن اور نکلیگی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھروالوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتی
ہوئے اور مدینہ انکے حقمیں بہتر تھا کاشکہ وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم نکلیگی مدینہ سے اپنے گھروالوں کے ساتھ اونٹوں
کو ہانکتی ہوئی اور مدینہ انکے حقمیں بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے **عن** سفيان بن ابي زهير قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول يفتح اليمن فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون ثم يفتح الشام فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
ثم يفتح العراق فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ترجمہ
سفیان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یمن فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لیجاوینگے
اپنے گھروالوں کو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے پھر شام فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور اپنے گھر
والوں کو لادیجاوینگے اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر تھا اگر وہ جانتے ہوتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے

ہوتا عمدہ لاد لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اون کا کہنا مانتے اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ اون کے حقمین بہتر تہا
ف ان حدیثون مین چند معجزے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **اول** یہ کہ آپ نے شام اور عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفاے راشدین کے ہاتہہ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹہیرے اور مواعید آلہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے **دوسرے** یہ کہ لوگ اُن ملکون مین جابسینگے اور اپنے اہل وعیال کو لے جاوینگے اور ایسا ہی ہوا **تیسرے** یہ کہ مفتوح ہونا اُن بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پہر شام پہر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے اور ان روایتون سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی **باب** اِخْبَارِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰی خَيْرِ مَا كَانَتْ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِيْنَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا اَهْلُهَا عَلٰی خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِيْ يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيْمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِيْنَ كَانَ فِيْ حِجْرِهٖ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہان کے مدینہ کو چھوڑ دینگے اور مدینہ انکو لیے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑ دینگے کہ وطن ہو جاوے گا درندون اور پرندون کا **ف** یہ پیشین گوئی بہی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی **مسلم** نے کہا کہ ابو صفوان جنکا نام عبداللہ بن عبد الملک ہے وہ یتیم تہے اور ابن جریج کی گود مین دس برس پرورش پائی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰی خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْهِهِمَا **حضرت ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے لوگ مدینہ کو چہوڑ دینگے اور وہ بہتر ہوگا اور نہ رہیگا اوس مین کوئی مگر درندے اور پرندے پہر نکلین گے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے ارادہ کرتے ہون گے مدینہ کا للکارتے ہونگے اپنی بکریون کو اور پاوینگے مدینہ کو ویران یہان تک

کہ جب پہنچینگی ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر پڑینگی اپنے مونہہ کے بہل **ف** یہ اخیر زمانہ مین ہوگا نزدیک
کے قریب کہ جب وہ دونون ٹیلہ کے پاس پہنچینگی قیامت آجاویگی اور وہ اخیر مین ہون گے اون سب لوگو
کے جنکا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری مین ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فتن مین ایسا ہو بہی چکا ہے **بَاب** فَضْلِ مَا بَيْنَ
قَبْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهٖ قبر مبارک اور منبر کے درمیان
کی اور موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ
عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر
اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِيْ وَبَيْتِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ
الْجَنَّةِ وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ
ترجمہ ابوہریرہ رضے اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر
اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی کیاریون سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے **ف**
اس حدیث کے دو معنی ہوسکتے ہین کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت مین چلا جاوے گا قیامت
کے دن دوسرے یہ کہ وہان عبادت کرنا جنت مین جانے کا سبب ہے کہ جس نے وہان عبادت کی گویا داخل
جنت ہوا اور بعضی روایتون مین یون آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت
کی اور مطلب اوس کا بہی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے کہ قبر حجرے کے اندر ہے
اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بہی دو مرادین ہوسکتی ہین ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے
گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر رکہہ دیا جاوے گا
یا میدان قیامت مین جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکہا جاوے گا **بَاب** فَضْلِ اُحُدٍ
فضیلت کوہ احد کی **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْکُمْ فَلْیُسْرِعْ مَعِی وَمَنْ شَاءَ فَلْیَمْکُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰی اَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ ھٰذِہٖ طَابَۃُ وَھٰذَا اُحُدٌ وَّھُوَ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ

ابی حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین اور حدیث بیان کی اور اس مین یہہ کہا کہ چلے ہم یہانتک کہ پہونچے وادی قرے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جلدی چلنے والاہون جسکا جی چاہے میرے ساتھہ چلے اور جس کا جی چاہے ٹھیر کر آوے سو ہم نکلے یہانتک کہ دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اُسکو دوست رکھتے ہین اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اُسکو **ف** معلوم ہوا کہ جس دل مین آپ کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ وہی مضمون ہے

بَاب فَضْلِ الصَّلٰوۃِ بِمَسْجِدَیْ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ

مسجد مکہ اور مدینہ مین نماز کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کی افضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنے مکہ کی مسجد کے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْ غَیْرِہٖ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین ہزار نمازون سے اور مسجدون کے افضل ہے سوا مسجد الحرام کے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدَہٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ

وَاَبُوعَبْدِ اللهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا
تُوُفِّيَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا
اَبَاهُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ
فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ
الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا
عَبْدُ اللهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ **ترجمہ** ابوہریرہ
کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے
سوا مسجد الحرام کے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا ہین اور آپ کی مسجد آخر مساجد ہے (یعنے جو
نبیون نے بنائی ہین) اور ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نے کہا کہ بلاشک ابوہریرہ نے جو یہ بات کہی تو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے کہی ہوگی (اسلیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہین کہہ سکتا) اور
ہمنے اسحدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے پکے طور سے دریافت نہین کیا تو اسیوجہ سے کہ انہون
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہوگا جب تو کہا یہانتک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ
تعالے عنہ کی تو ہمنے آپس مین اُسکا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیون نہ پوچھ لیا ہمنے
ابوہریرہ سے اُسکو کہ وہ نسبت کرتے اسحدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر آپ سے سنی ہوتی
غرض ہم اسیبات چیت مین کہ عبداللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور اون سے اسکا ذکر کیا اور
وجہ بھی بیان کی جسکے سبب سے ہمنے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اُسکو دریافت نہین کیا
تھا تب عبداللہ نے ہمسے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے سُنا کہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک مین آخر انبیا ہون
اور میری مسجد آخر مساجد ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ
اَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

قارظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ اَوْ كَاَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ
اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **یحیی** بن سعید کہتے تھے کہ مین نے ابو صالح سے پوچھا کہ تم نے ابوہریرہ
سے سُنا ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین نماز کی فضیلت بیان فرماتے
تھے اُنہون نے کہا کہ نہین مگر مجھے عبد اللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ اونہون نے ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک نماز میری اس مسجد مین بہتر
ہے ہزار نمازون سے جو اور مسجدون مین ادا ہون مگر مسجد حرام مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **یحیی** بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ
مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون مین
سوا مسجد الحرام کے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **عبید اللہ** سے اس اسناد سے بھی یہی مروی
ہوا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ وہی
مضمون ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى فَقَالَتْ
اِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ لَاَخْرُجَنَّ فَلَاُصَلِّيَنَّ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَاَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيْدُ
الْخُرُوْجَ فَجَاءَتْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَاَخْبَرَتْهَا
ذٰلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ فَكُلِيْ مَا صَنَعْتِ وَصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ
فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے
کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالے نے مجھے شفا دی تو مین جاؤن گی اور
بیت المقدس مین نماز پڑھون گی پھر وہ اچھی ہوگئی اور طیاری کی وہان جانے کی اور میمونہ
ام المؤمنین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور اُنکو سلام کیا اور اپنے

اراد کی خبر دی تو اونہون نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ طیار کیا ہے وہ کھاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین نماز پڑہو اس لیے کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ایک نماز اس مین ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد کعبہ کے

باب فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ باب تین مسجدون کی فضیلت مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ابو ہریرہ کہتے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے جاوین مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد یعنے جو مدینہ مین ہے اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس **عَنْ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کجاوے باندہے جاوین ان تین مسجدون کی طرف **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ یُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یُسَافَرُ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْکَعْبَةِ وَمَسْجِدِیْ وَمَسْجِدِ اِیْلِیَاءَ **ترجمہ** ابو ہریرہ خبر دیتے تہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدون کیطرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا یعنے بیت المقدس

ف جب کسی خانہ خدا کیطرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبرون کی زیارت کے لیے کیسے درست ہوگا کہ وہ خانہ عباد ہین اور اوپر اسکی شرح ہم خوب کر آئے ہین جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر درست نہین

باب بَیَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی تقوی پر جس مسجد کی بنا ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ بِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ کَیْفَ سَمِعْتَ اَبَاکَ یَذْکُرُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ قَالَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْمَسْجِدَیْنِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ فَاَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُکُمْ هٰذَا الْمَسْجِدِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَقُلْتُ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاکَ هٰکَذَا یَذْکُرُهٗ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبد الرحمن بن ابی سعید خدری گذرے

مین نے اون سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون ہے جسکی بنا
تقوی پر ہوئی ہے تو اونہون نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آپ کی بیبیون سے کسی کے گھر مین اور مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے
وہ مسجد کون سی ہے جسکو اللہ فرماتا ہے کہ تقوی پر بنائی گئی ہے سو آپ نے ایک مٹھی کنکر لیے اور زمین
پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو مین نے کہا کہ مین بہی گواہی دیتا ہون
کہ مین نے بہی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا **عن** اَبِي سَعِيدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ
فِي الْاِسْنَادِ **ترجمہ** ابو سعید سے مضمون وہی مروی ہے مگر اس سند مین عبد الرحمن کا ذکر نہین
ہے **ف** اس روایت سے صاف کہل گیا ہے کہ قرآن مین اللہ تعالی نے جس مسجد کو فرمایا ہے
کہ تقوی پر بنائی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور رد ہو گیا اون مفسرین کا قول جنہون
نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کنکر اوٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تہا کہ خوب یقین آجاوے
سامع کو کہ یہی مسجد ہے **باب** فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ مسجد
قبا کی فضیلت اور وہان نماز پڑہنے کی اور اوسکی زیارت کرنے کا ذکر **عن** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تہے
مسجد قبا کی سوار بہی اور پیادہ بہی **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ
رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کو تشریف
لاتے تہے سوار بہی اور پیادہ بہی اور اوس مین دو رکعت ادا کرتے تہے **عن** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا **ترجمہ**
اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ وہی روایت ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَّمَاشِيًا ترجمہ اور گذرا عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي
قُبَاءً رَاكِبًا وَّمَاشِيًا ترجمہ اور گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہر ہفتہ مین ایک بار جاتے تھے مسجد
قبا مین اور کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتہ مین
جاتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
يَفْعَلُهُ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا مین
آتے تھے ہر ہفتہ مین اور آتے تھے آپ سوار بھی اور پیادہ بھی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر
بھی ایسا ہی کرتے تھے عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ
ترجمہ ابن دینار سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین ہر ہفتہ کا ذکر نہین ہے ف
سے فضیلت قبا کی اور فضیلت وہان کی مسجد کی اور فضیلت اُسکی زیارت کی معلوم ہوئی
اوسکی سوار پیادہ دونو طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہے یہی مذہب
ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکا خلاف کیا ہے اور قول اُن کا بخلاف
حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد یہی ہے کہ اوس مین دو رکعت ادا کرے نہ یہ
کہ اوسکی گلکاریان دیکھتا پھرے یا اینٹین گنا کرے کہ یہ تماشائیون کا کام ہے نہ متبعان انبیا
کا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب الحج تمام ہوئی

تمت

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ تیسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب مہتمم مطبع صدیقی ساکن
لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۳۱۵ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ
ہو کر عاملان حدیث کے لیے فرحت جان و ایمان ہوئی اللہ تبارک و تعالی اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول
فرمادے اور اسکی چوتھی جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اُسکو تمام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یا رب العلمین